صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ
۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

ترجمہ
علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ
فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

www.KitaboSunnat.com

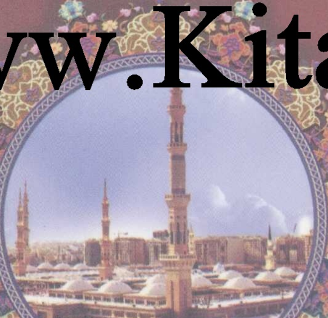

2

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

۳-۴

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ

فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

الکتاب انٹرنیشنل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب .... صحیح مسلم

تالیف .... ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

ترجمہ .... علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ

ناشر .... الکتاب انٹرنیشنل

اشاعت اول .... اکتوبر ۲۰۱۰ء

قیمت ۱۲۵۰

ملنے کا پتا

الکتاب انٹرنیشنل

F-50B مرادی روڈ، بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی - ۲۵

Mob:- 09312508762, Ph. 011-26986973

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
زکوۃ کے مسائل	9
پانچ اوسق سے کم میں زکوۃ نہیں	9
عشر اور نصف عشر کا بیان	11
غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہیں	12
زکوۃ کی تقدیم اور اس سے روکنا	13
مسلمانوں پر کھجور اور جو میں سے صدقہ فطر کا بیان	14
عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کیا جائے	17
زکوۃ نہ دینے کا عذاب	17
زکوۃ کے تحصیلداروں کو راضی کرنے کا بیان	23
زکوۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دیئے جانے کا بیان	24
صدقہ کی ترغیب دینا	25
مال کو خزانہ بنانے والوں کے بارے میں اور ان کو ڈانٹ	27
سخاوت کی فضیلت کا بیان	29
اہل وعیال پر خرچ کرنے کا بیان	30
پہلے اپنی ذات پر، پھر اپنے گھر والوں پر، پھر قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان	31
والدین اور دیگر اقربا پر خرچ کرنے کی فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں	31
میت کے ایصال ثواب کا بیان	35
ہر نیکی صدقہ ہے	36
سخی اور بخیل کے بارے میں	38
صدقہ قبول کرنے والا نہ پانے سے پہلے پہلے صدقہ کرنے کی ترغیب کا بیان	38
پاک کمائی سے صدقہ کا قبول ہونا اور اس کا پرورش پانا	40
ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے	41
حمّال (قلی وغیرہ) مزدوروں کو بھی صدقہ کرنا چاہیے اور تھوڑی مقدار میں صدقہ کرنے والوں کی اہانت کرنے کو سختی سے منع فرمایا	45
دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت	45
سخی اور بخیل کی مثال	46
صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ اس کے حقدار کو نہ پہنچے	47
خازن امانتدار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دے	48
غلام کا اپنے مالک کے مال سے خرچ کرنا	49
صدقہ سے اور چیز ملانے کی فضیلت کا بیان	51
خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی کراہت	52
تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو حقیر نہ جاننے کا بیان	53
صدقہ کو چھپا کر دینے کی فضیلت	53
خوش حالی اور تندرستی میں صدقہ کرنے کی فضیلت	54
صدقہ دینا افضل ہے لینا افضل نہیں	55

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
سوال کرنے کی ممانعت	56
مسکین کون ہے؟	57
لوگوں سے سوال کرنے کی کراہت	58
کس شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے؟	60
بغیر سوال اور خواہش کے لینے کا بیان	60
حرص دنیا کی مذمت	62
اگر آدم کے بیٹے کے پاس دو وادیاں مال کی ہوں تو وہ تیسری چاہے گا	63
قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب کا بیان	64
دنیا کی کشادگی اور زینت پر مغرور مت ہو	64
صبر وقناعت کی فضیلت	67
کفایت شعاری اور قناعت پسندی کا بیان	67
مؤلفۃ القلوب اور جسے اگر نہ دیا جائے تو اسکے ایمان کا خوف ہو اسے دینے اور جو اپنی جہالت کی وجہ سے سختی سے سوال کرے اور خوارج اور ان کے احکامات کا بیان	67
ضعیف الایمان لوگوں کو دینے کا بیان	69
قوی الایمان لوگوں کو صبر کی تلقین	70
خوارج اور ان کی صفات کا ذکر	77
خوارج کے قتل پر ابھارنے کے بارے میں	84
خوارج کا ساری مخلوق سے بدتر ہونے کا بیان	87
رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب پر زکوۃ حرام ہے	88
آل نبی ﷺ کا صدقہ کو استعمال نہ کرنے کا بیان	90
حضور اکرم ﷺ اور آپ کی اولاد پر ہدیہ حلال ہے	92
رسول اللہ ﷺ کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ کو رد کرنا	94
صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا بیان	94
تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکھنے کا بیان جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے	95
روزے کے مسائل	96
ماہ رمضان کی فضیلت	96
اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں	97
رمضان کے استقبال کے طور پر ایک یا دو روزے رکھنے کی ممانعت	100
مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے	101
شہر میں وہیں کی رُویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں کام نہیں آتی	102
چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو	103
دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے	104
روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے	104
سحری کی فضیلت	108
روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا	109
وصال کی ممانعت	111
روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو	113
روزے میں جنبی کو اگر صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہے	116
روزہ دار پر رمضان میں دن کو جماع حرام ہے	118
رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے	121
سفر میں مفطر کا اجر	125
رمضان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان	126
حاجی عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے	128
عاشورے کے روزے کا بیان	129

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
عاشوراء کا روزہ کس دن رکھا جائے	134
عاشوراء کے دن اگر ابتدائے دن میں کچھ کھا لیا ہو تو باقی دن کھانے پینے سے رک جانے کا بیان	135
یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنا حرام ہے	136
ایامِ تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے	138
اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت	138
آیت ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ کے منسوخ ہونے کا بیان	140
ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونے کا بیان	141
میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان	142
صائم کو دعوت دی جائے اور وہ افطار کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا اسے گالی دے جائے یا اس سے لڑا جائے تو اسے یہ کہہ دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں	144
روزے دار کو زبان کی حفاظت کرنی چاہیے	145
روزے کی فضیلت	145
مجاہد کے روزے کی فضیلت	147
نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے قبل ہو سکتی ہے	148
بھولے سے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	149
نبی ﷺ کے نفلی روزوں کا بیان	149
صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت	152
ہر ماہ میں تین روزوں کی اور یوم عرفہ کے روزے عاشوراء سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت	160
شعبان کے روزوں کا بیان	162
محرم کے روزے کی فضیلت	163
شش عید کے روزوں کی فضیلت	164
شب قدر کی فضیلت اور اس کے تعین کا ذکر	165

مضمون	صفحہ نمبر
اعتکاف کے مسائل	172
رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا	172
اعتکاف کا ارادہ رکھنے والا اپنے معتکف میں کب داخل ہو	173
رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنی چاہیے	174
عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان	175
حج کے مسائل	176
اس بات کے بیان میں کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کے لیے کونسا لباس پہننا جائز اور کونسا ناجائز ہے؟	176
میقاتِ حج کا بیان	181
لبیک کا بیان	183
رسول اللہ ﷺ کے حج کی کیفیت	185
اہل مدینہ ذوالحلیفہ کی مسجد سے احرام باندھیں	186
جب اونٹ مکہ کی طرف متوجہ ہو کر اٹھے اس وقت احرام باندھنے کا بیان	187
ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان	188
احرام کے قبل بدن میں خوشبو لگانا جائز ہے	189
محرم کیلئے جنگلی شکار کی حرمت	192
حل وحرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے	198
عذر کی وجہ سے محرم سر منڈا سکتا ہے	201
محرم کیلئے پچھنے لگانے کا جواز	203
محرم کو آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے	204
محرم کیلئے بدن اور سر دھونا روا (جائز) ہے	205
محرم مر جائے تو کیا کریں؟	206
محرم کی شروط	208
حائضہ اور نفاس والی کے احرام اور غسل کا بیان	210
احرام کی قسموں کا بیان	211

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
حج اور عمرہ میں تمتع کے بارے میں	236
نبی ﷺ کے حج کا بیان	238
اس بیان میں کہ عرفات سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے	255
وقوف کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ "جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی لوٹو"	255
ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو فلاں شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی ہے اس کے جائز ہونے کا بیان	257
تمتع کے جائز ہونے کا بیان	260
متمتع پر قربانی واجب ہے	264
قارن، مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے	266
حاجی بوقت احصار احرام کھول سکتا ہے	267
افراد اور قران کا بیان	270
طواف قدوم اور اس کے بعد سعی مستحب ہے	270
معتمر کا احرام سعی کے قبل اور حاجی اور قارن کا طواف قدوم سے نہیں کھلتا	272
حج تمتع کے بارے میں	276
حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان	277
قربانی کی کوہان چیرنے اور اس کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان	279
معتمر اپنے بال کتر بھی سکتا ہے مونڈنا واجب نہیں	281
حج میں تمتع اور قران جائز ہے	282
نبی اکرم ﷺ کے احرام اور ھدی کے بیان میں	283
نبی ﷺ کے عمروں اور ان کے اوقات کا بیان	284
رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت	286
مکہ میں دخول بلند راستے سے اور خروج نشیب سے مستحب ہے	287
ذی طویٰ میں رات کو رہنا اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا مستحب ہے	288
طواف عمرہ اور حج کے طواف اول میں رمل مستحب ہے	289
طواف میں دو یمانی رکنوں کے استلام کے مستحب ہونے کا بیان	291
طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے	294
سواری پر طواف کرنا جائز ہے اور حجر اسود کو چھڑی سے چھو سکتا ہے	295
صفا و مروہ کی سعی حج کا رکن ہے اس کے بغیر حج درست نہیں ہے	296
سعی دوبارہ نہیں ہوتی	300
حاجی جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے تک لبیک پکارتا جائے	301
لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منیٰ سے عرفات کو جائے عرفہ کے دن	303
عرفات سے مزدلفہ لوٹنے اور اس رات مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھنے کا بیان	304
بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح کو	308
ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے	309
جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا بیان اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنے کا بیان	312
نحر کے دن رمی جمار کا حکم	314
کنکریاں مٹر کے برابر ہونی چاہئیں	315
رمی کے لیے کونسا وقت مستحب ہے	315
کنکریوں کی تعداد سات ہونے کا بیان	316

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مضمون	صفحہ نمبر
سر مونڈنا افضل ہے کتروانا جائز ہے	316
نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر باقی کام	318
رمی سے پہلے ذبح اور ذبح سے پہلے حلق جائز ہے	320
طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے	323
کوچ کے دن محصب میں اترنا مستحب ہے	323
ایام تشریق میں منیٰ میں رات گزارنا واجب ہے	325
حج میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس کے دینے کی فضیلت	326
قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب صدقہ کردو	327
قربانی میں شریک ہونا جائز ہے	328
اونٹ کو بندھا کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے	329
قربانی کو حرم محترم میں بھیجنا مستحب ہے	330
قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا جائز ہے	332
جب قربانی کا جانور راہ میں چل نہ سکے تو کیا کرے	334
طواف وداع کا واجب ہونا اور حائضہ سے ساقط ہونے کا بیان	335
کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے	337
کعبہ توڑ کر بنانے کا بیان	341
کعبہ کی دیوار اور دروازے کا بیان	346
بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان	347
بچے کا حج درست ہے اور حج کرانے والے کو اس کا ثواب ہے	348
حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے	349
عورت حج وغیرہ میں بغیر محرم کے سفر نہ کرے	349
مسافر کو سواری پر سوار ہو کر دعا پڑھنا (ذکر کرنا) مستحب ہے	354
سفر حج وغیرہ سے واپس آکر کیا دعا پڑھے	355
بطحائے ذوالحلیفہ میں اترنے وغیرہ کا بیان	356
مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم حج اکبر کا بیان	357
عرفہ کے دن کی فضیلت	358
حج اور عمرے کی فضیلت	358
حاجیوں کے مکہ میں اترنے کا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان	359
مہاجر کے مکہ میں رہنے کا بیان	360
مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا	361
مکہ مکرمہ میں بلاضرورت ہتھیار اٹھانا منع ہے	365
مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے	365
مدینہ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی دعا اور اس کے شکار کے حرام ہونے اور اس کے حرم کی حدوں کا بیان	367
مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی مصیبتوں پر صبر کرنے کی فضیلت	374
طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا	378
مدینہ کا نام طابہ اور طیبہ ہونا اور بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا	378
اہل مدینہ سے برائی کرنا منع ہے اور جو ایسا کرے گا اللہ اس کو سزا دے گا	380
لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا جب شہر فتح ہو جائیں	381
جناب رسول اللہ ﷺ کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ چھوڑ دیں گے	382
قبر مبارک اور منبر کے درمیان اور موضع منبر کی فضیلت کا بیان	383
احد پہاڑ کی فضیلت	383

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
مسجد مکہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت	384
تین مسجدوں کی فضیلت	386
اس مسجد کا بیان جس کی بنا تقویٰ پر ہے	387
مسجد قباء کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کا ذکر	387

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ لغت میں بڑھنے اور پاک کرنے کو کہتے ہیں اور زکوٰۃ شرعی سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور اس کا دینے والا گناہوں سے اور رذالت بخل سے پاک ہو جاتا ہے اس لیے اس کو زکوٰۃ کہا اور بعض لوگوں نے کہا: اس کا اجر بڑھتا ہے اس لیے زکوٰۃ کہا اور بعض نے کہا: زکوٰۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے۔ یعنی گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ((اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ)) یعنی "صدقہ دعویٰ ایمان کی دلیل ہے۔" اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے نقل کیا مازری رحمہ اللہ سے کہ زکوٰۃ شرع میں مواسات کیلئے ہے اور مواسات نہیں ہوتی مگر بڑھتے ہوئے مال میں؛ اسی لیے مال نصاب میں جو نامی یعنی بڑھنے والا ہو جیسے نقد اور کھیتی اور چار پائے ہیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال میں بالا جماع زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالوں میں اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ میں یعنی سامان خانگی وغیرہ میں۔

بَابُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ . باب: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

(۲۲۶۳) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَافِيْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ)) .

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا: "پانچ ٹوکروں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں۔"

[بخاری: ١٤٠٥؛ ابو داؤد: ١٥٥٨؛ ترمذی: ٦٢٤٥]

○ ○ ○ ○

وسق، صاع اور رطل کی تحقیق

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وسق یعنی ٹوکرا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے۔ اور بغداد کے رطل میں کئی قول ہیں: سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایک سو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے۔ اور بعض نے ایک سو تیس درہم کہا ہے۔ غرض پانچ وسق اس حساب سے ایک ہزار چھ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ صاع نبی ﷺ کا بھی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والوں کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ تمام ہوا کلام ترمذی رحمہ اللہ کا۔

اوقیہ اور درہم کی تحقیق

مترجم کہتا ہے: پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا ہے۔ اور امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہاء و اہل لغت کے چالیس درہم ہے [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) سات مثقال ہوتے ہیں اور مثقال جاہلیت اور اسلام میں یکساں رہا ہے۔ مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہیں اور تولوں کے حساب سے دوسو درہم ساڑھے باون تولے ہیں اور یہ نصاب چاندی کا ہے کہ اس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

(٢٢٦٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ . [راجع:٢٢٦٣]

عمرو بن یحییٰ نے اس اسناد سے گزشتہ حدیث کے مثل روایت کی۔

○ ○ ○ ○

(٢٢٦٥) عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَاَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهٖ بِخَمْسِ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [راجع:٢٢٦٣]

یحییٰ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ پانچ انگلیوں سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٢٢٦٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ)). [راجع:٢٢٦٣]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں۔''

○ ○ ○ ○

(٢٢٦٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ)). [راجع:٢٢٦٣]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق (یعنی ٹوکرا یا گونی) سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ اس سے کم غلہ میں زکوٰۃ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٢٦٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ)). [راجع:٢٢٦٣]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور اس زمانہ میں کہ سن ایک ہزار تین سو چار (١٣٠٤ھ) ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپے کلدار ہوتے ہیں اور تئیس ریال فرانسہ مکہ میں ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہیں اور سونے کا نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنے سے کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق ساٹھ صاع اور صاع چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدھ سیر آدھ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا۔ یہ تفصیل روپیہ کی مولانا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبداللہ سراج محدث مکہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے۔ خیر دی اس کی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکی نے قرات مسلم کے وقت اللہ جل شانہ ان پر رحمت کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۲۶۹) حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ' مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. [راجع:۲۲۶۳]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۲۷۰) عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ : ثَمَرٍ . [راجع:۲۲۶۸]

ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں تمر کی جگہ ثمر کا لفظ ہے یعنی پھلوں میں زکوٰۃ نہیں جب تک پانچ وسق نہ ہوں۔

○ ○ ○ ○

(۲۲۷۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)).

ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس میں پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ نہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ورق بکسر راء مہملہ چاندی کو کہتے ہیں مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس میں اختلاف ہے کہ اصل اس کی کیا ہے؟ بعض نے کہا: ہر چاندی پر استعمال کرتے ہیں اور بعض نے کہا: ورق اسی کو بولیں گے جس پر سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازاً بول سکتے ہیں۔ اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور نصاب سونے کا کسی روایت صحیح میں وارد نہیں ہوا مگر بعض احادیث میں بیس مثقال مروی ہوا ہے اگر چہ وہ روایتیں ضعیف ہیں مگر اس پر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتوں کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ جانوروں میں اور سونے چاندی میں جب تک پورا سال نہ گزرے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی سوائے ان چیزوں کے جن میں عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی رحمہ اللہ نے کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس میں زکوٰۃ نہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے مگر مذہب ان کا بے دلیل ہے اور یہ احادیث ان پر حجت ہیں اور شافعی رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنی کھوٹے روپیوں میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں جب تک ان سے ساڑھے باون تولہ کو نہ پہنچے جو نصاب ہے چاندی کا اور یہ حدیث ان کی مؤید ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

باب: عشر اور نصف عشر کا بیان۔

(۲۲۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). [ابو داؤد: ۱۵۹۷؛ نسائی: ۲۴۸۹]

جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جس میں نہروں سے اور مینہ سے پانی دیا جائے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ حکم ہے زراعتوں کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہوں، جس میں محنت کم ہوتی ہے تو دسواں حصہ زکوٰۃ ہے ورنہ بیسواں حصہ اور اس پر اتفاق ہے۔ مگر اس میں اختلاف ہے کہ جتنی چیزیں زمین سے نکلتی ہیں جیسے پھل، غلہ اور پھول وغیرہ سب میں زکوٰۃ ہے سوائے گھاس اور لکڑی کے یا خاص چیزوں میں ہے۔ غرض ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان سب میں ہے اور جمہور نے بعض میں زکوٰۃ خاص کی ہے جیسے گیہوں اور جو اور جوار اور کھجور اور انگور ہے اور حضرت عمر، علی، عائشہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ سبزی میں زکوٰۃ نہیں اور نخل میں عشر ہے (شے کے ساتھ) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اس کا بھی حکم مینہ سے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اس میں بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عثری وہ زمین ہے جس میں اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑوں سے رطوبت زمین کی جذب کریں اور تر و تازہ رہیں۔

بَابُ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَفَرَسِهٖ.

باب: غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں۔

(۲۲۷۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ)). [بخاري: ۱۴۶۳، ۱۴۶۴؛ ابو داؤد: ۱۵۹۴، ۱۵۹۵؛ ترمذي: ۶۲۸؛ نسائي: ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱؛ ابن ماجه: ۱۸۱۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں۔''

O O O O

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزوں میں زکوٰۃ نہیں جیسے گھوڑے اور غلام ہیں اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک۔ مگر ابو حنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر رحمہ اللہ نے اس میں بھی زکوٰۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گھوڑے نر مادہ ملے ہوں یا صرف مادہ ہوں تو ہر ایک میں ایک دینار زکوٰۃ دے یا نہیں تو اس کی قیمت کر کے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم دے مگر ان کی کوئی حجت نہیں اور یہ حدیث صریح ان کے مذہب کو رد کرنے والی ہے۔

(۲۲۷۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ـ قَالَ عَمْرٌو: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ: يَبْلُغُ بِهٖ ـ ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ)). [راجع: ۲۲۷۳]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔''

O O O O

(۲۲۷۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ۲۲۷۴، ۲۲۷۳]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

O O O O

(۲۲۷۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)). [راجع: ۲۲۷۳]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے۔''

O O O O

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کی طرف سے مالک کو دینا ضروری ہے خواہ غلام اپنی خدمت کیلئے ہو خواہ تجارت کیلئے اور امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلاموں میں صدقہ فطر واجب نہیں اور داؤد ظاہری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہیں بلکہ غلام اپنی مزدوری میں سے باجازت مالک کے ادا کر دے اور قاضی عیاض نے ابی ثور سے بھی یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علما کا مذہب، مکاتب کیلئے یہ ہے کہ نہ اس پر فطرہ واجب ہے، نہ مالک پر۔ عطاء، مالک، ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مکاتب غلام ہے جب تک کہ اس پر ایک درہم بھی باقی ہے۔'' اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے اس کے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلاً سو دو سو ہم کو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِيْ تَقْدِيْمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا.

باب: زکوٰۃ کی تقدیم اور اس سے روکنا۔

(۲۲۷۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ؟)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور انہوں نے آکر کہا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ان صاحبوں نے زکوٰۃ نہیں دی تو آپ ﷺ فرمایا: ''ابن جمیل تو اس کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا اور اللہ نے اس کو امیر کر دیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اس لیے کہ اس نے تو زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دیدیے ہیں (یعنی پھر زکوٰۃ کیوں نہ دے گا) اور رہے عباس سو ان کی زکوٰۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! چچا تو باپ کے برابر ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے خالد رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کیلئے ہیں اور زکوٰۃ اس میں واجب ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا ''کہ وہ تو جہاد کیلئے ہیں اور ابھی حولان حول نہیں ہوا۔'' اور یا یہ مراد ہے کہ جب اس نے مال سارا اللہ کی راہ میں کر دیا ہے تو زکوٰۃ واجبہ کیوں نہ ادا کرے گا اور بعض نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ نہیں۔ تمام ہوا قول نووی رحمہ اللہ کا اور شوکانی رحمہ اللہ نے الدرر البھیہ میں لکھا ہے کہ اموال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں اور جناب مولانا مولوی صدیق حسن صاحب رحمہ اللہ نے روضۃ الندیہ میں اس کی شرح میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال میں زکوٰۃ واجب کرے وارد نہیں ہوئی اور وہ جو ابوداؤد اور دار قطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم فرماتے تھے کہ ہم زکوٰۃ دیتے رہیں ان مالوں کی جو بیچنے کیلئے رکھے ہیں تو اس کو ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی اسناد میں جہالت ہے اور جو حاکم اور دار قطنی نے عمران سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اونٹ میں صدقہ ہے اور بکری میں صدقہ ہے اور بز از اء نقطہ دار سے ضعیف ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو فتح الباری میں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سب طرق ضعیف ہیں اور اس کی ایک سند کے بارے کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ (یہ کہنا بھی ضعیف ہونے سے خالی نہیں) اور ایسی روایتوں سے حجت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہو سکتی علی الخصوص ایسے امور میں جو نہایت کثرت سے جاری ہوں اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک میں جو یہ حدیث آئی ہے تو اس میں یہ لفظ ہے کہ بُرّ میں صدقہ ہے اور بُرّ بے نقطہ کی راسے گیہوں کے معنوں میں ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ دار قطنی نے اس کو نقطہ دار زا سے روایت کیا ہے مگر طرق اس کے ضعیف ہیں اور حاکم نے اگرچہ اس حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج میں ہے مگر جب اس میں احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ را سے ہے یا زا نقطہ دار سے تو استدلال کے قابل نہ رہا اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تضعیف کر رہے ہیں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔'' اس سے معلوم ہوا کہ کسی حال میں صدقہ نہیں اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے پر اجماع ہوا ہے، مگر یہ نقل ان کی صحیح نہیں اس لیے کہ اول تو ظاہر یہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہا ہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیوں کر ہو سکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ان سے تجارت کا مال خیال کر کے زکوٰۃ طلب کی (یعنی جیسے ابھی نووی رحمہ اللہ کے کلام میں اسی فائدہ کے ابتدا میں گزرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ یہ استدلال بھی صحیح نہیں اس لیے کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا۔ دوسرے رسول اللہ ﷺ نے خود فرما دیا کہ اس نے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوٰۃ نہیں۔ تیسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا اللہ کی راہ میں دے چکا ہے تو زکوٰۃ کیوں رکھے گا۔'' (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) غرض اس سے اموال تجارت میں زکوٰۃ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا غرض وجوب زکوٰۃ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی موجود نہیں اور اصل اشیاء میں براءت ہے جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہ ہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول میں مذکور ہے۔ تمام ہوا کلام مولانا صدیق حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مترجم کہتا ہے: غرض یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اس لیے اکابر نے تصحیح کی ہے اس قول کی کہ اس کا منکر کافر نہیں اور یہ موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہیں مگر امام کو جبراً وصول کرنا نہیں پہنچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آئے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ .

باب: مسلمانوں پر کھجور اور جو میں سے صدقہ فطر کا بیان۔

(۲۲۷۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

[بخاري: ١٥٠٤؛ ابوداؤد: ١٦١١؛ ترمذي: ٦٧٦؛ نسائي: ٢٥٠١، ٢٥٠٢؛ ابن ماجه: ١٨٢٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد وعورت پر جو مسلمان ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: صدقہ فطر جمہور سلف وخلف کے نزدیک فرض ہے اس حدیث کے ظاہر کی رو سے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہیں۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ واجب ہے فرض نہیں اس لیے کہ ان کے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے۔ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: وہ منسوخ ہو گیا جب زکوٰۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور صواب یہ ہے کہ وہ فرض وواجب ہے (کذا قال النووی فی شرح) اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اس کا رمضان کے بعد ہے چنانچہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب غروب شمس ہو پچھلی تاریخ میں رمضان کی اور رات شروع ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے۔ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عید کے طلوع فجر سے واجب ہوتا ہے۔

(۲۲۷۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مقرر کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے اور بڑے پر۔

○ ○ ○ ○

(۲۲۸۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ . [بخاري: ١٥١١؛ ابوداؤد: ١٦١٥؛ ترمذي: ٦٧٥؛ نسائي: ٢٤٩٩، ٢٥٠٠]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ ہر آزاد، غلام، مذکر اور مؤنث پر ایک صاع کھجور یا جو سے فرض کیا۔ حضرت نافع نے کہا: پھر لوگوں نے تجویز کر لیا اس کو آدھا صاع گیہوں کے برابر۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۲۸۱) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔ [بخاري: ۱۵۰۷؛ ابن ماجه: ۱۸۲۵]

نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا صدقہ فطر کا یا ایک صاع کھجور کا ایک صاع جو کا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کیا کہ دو مد گیہوں کے (جو قیمت میں اس کے برابر ہوتے ہیں)

○ ○ ○ ○

فائدہ: جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کی طرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث میں بیان ہو چکا۔ اور ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والوں پر اس کا وجوب ہے ویسے ہی گاؤں والوں پر اور جنگلیوں پر اور یہی مذہب ہے مالک، ابوحنیفہ، شافعی، احمد اور جمہور علما رحمہم اللہ کا اور عطاء، زہری، ربیعہ اور لیث رحمہم اللہ کا قول ہے کہ سوائے شہر والوں کے اوروں پر واجب نہیں ہوتا۔ اور ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اس پر صدقہ واجب ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جس کو زکوٰۃ لینا روا ہے اس پر صدقہ واجب نہیں۔ اور امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب میں اختلاف ہے اور ان روایتوں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنا صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اس کی طرف سے دے جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت میں کہ جو مسلمان ہو۔ اس سے کافر نکل گئے۔ غرض کسی کا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں اگرچہ نفقہ ان کا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور جماہیر علما کا اور کوفیوں اور اسحق اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر کی طرف سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع واجب ہے پھر اگر سوائے گیہوں کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع واجب ہے اور اگر گیہوں اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک تب بھی صاع ہی واجب ہے اور ابوحنیفہ اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو آگے آتی ہے کہ اس میں ایک صاع انگور مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا۔ اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح میں گیہوں کو کہتے ہیں اور صاع کا بیان اس سے اوپر کے باب میں ہو چکا۔

(۲۲۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْرَجُلٍ اَوِامْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔

○ ○ ○ ○

(۲۲۸۳) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًامِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْصَاعًامِّنْ زَبِيْبٍ۔ [بخاري: ۱۵۰۶، ۱۵۰۸، ۱۵۱۰، ۱۵۰۵؛ ابوداؤد: ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸؛ ترمذي: ۶۷۳؛ نسائي: ۲۵۱۰،

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے (یعنی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں) ایک صاع طعام کا (یعنی گیہوں کا) یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۶؛ ۲۵۱۷،

ابن ماجه: ۱۸۲۹]

○ ○ ○ ○

(۲۲۸٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ اِذْ كَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِیْرٍ وَكَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاوِیَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِیْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اَنْ قَالَ: اِنِّیْ اُرٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ اَبَدًا مَا عِشْتُ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صدقہ فطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام کی طرف سے ایک صاع گیہوں یا ایک صاع پنیر یا جَو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو یا عمرہ کو آئے تو لوگوں میں منبر پر وعظ کیا اور اس میں کہا کہ میں جانتا ہوں کہ دو مد (یعنی نصف صاع) شام کے سرخ گیہوں کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنی قیمت میں) سو لوگوں نے اس کو لے لیا اور ابو سعید نے کہا: میں تو وہی نکالے جاؤں گا جو نکالتا تھا (یعنی ایک صاع) جب تک جیوں گا (سبحان اللہ! یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے)۔

[راجع: ۲۲۸۳]

○ ○ ○ ○

(۲۲۸۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْنَا عَنْ كُلِّ صَغِیْرٍ وَكَبِیْرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰی كَانَ مُعَاوِیَةُ فَرَاٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَذٰلِكَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ۲۲۸۳]

○ ○ ○ ○

(۲۲۸۶) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافِ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ. [راجع: ۲۲۸۳]

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم صدقہ فطر دیتے تھے پنیر، کھجور اور جو سے۔

○ ○ ○ ○

(۲۲۸۷) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ مُعَاوِیَةَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نصف صاع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَمَّاجَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عِدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَنْكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَقَالَ: لَا اُخْرِجُ فِيْهَا اِلَّا الَّذِیْ كُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْصَاعًامِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ. [راجع:٢٢٨٣]

کھجور کو ایک صاع گیہوں کے برابر مقرر کیا تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا کہ میں تو وہی دوں گا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیتا تھا ایک صاع کھجور یا انگور یا جو یا پنیر۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاَمْرِ بِاِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

باب: عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کیا جائے۔

(٢٢٨٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقۂ فطر ادا کیا جائے نماز کو نکلنے سے پہلے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اوپر کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع حنطہ، صدقۂ فطر میں دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس کے خلاف ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید رضی اللہ عنہ وغیرہ جو مدت تک آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور زمانہ کا جو معمول تھا اس کو سند لائے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول کو کیوں کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمانہ مبارک کے معمول پر، دوسرے یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولیٰ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اب حدیث اور قیاس دونوں کو دیکھنا چاہیے تو دونوں سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث میں تو آ ہی چکا ہے اور قیاس بھی چاہتا ہے کہ انگور، کھجور کے برابر گیہوں بھی ہے اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے جیسا حدیث میں آ چکا ہے۔

(٢٢٨٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ. [بخاری: ١٥٠٩؛ ابوداود: ١٦١٠؛ ترمذی: ٦٧٧؛ نسائی: ٢٥٢٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے لوگوں کے نماز کو جانے سے پہلے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ.

باب: زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب۔

(٢٢٩٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہیں کہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہو گا کہ اس کی چاندی، سونے کے تختے بنائے جائیں گے اور وہ جہنم کی آگ میں گرم کیے جائیں گے پھر اس کا ماتھا اور کروٹیں اس سے داغی جائیں گی اور اس کی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے پھر گرم کیے جائیں گے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) قِيلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: ((الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

پچاس ہزار برس کے دن پھر اس کو یہی عذاب ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو اور بندوں کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کی طرف۔'' ان سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اونٹ والا اپنے اونٹوں کا حق نہیں دیتا اور اس کے حق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دودھ دوہے جس دن ان کو پانی پلائے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹوں کو پانی پلانے لے جاتے وہاں مسکین جمع رہتے اونٹوں کے مالک ان کو دودھ دوہ کر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہیں ہے مگر آپ ﷺ نے اونٹوں کا ایک حق اس کو بھی قرار دیا ہے) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہو کر آئیں گے کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے پھر جب ان میں سے پہلا جانور روندتا چلا جائے گا پچھلا آ جائے گا۔ یوں یہ عذاب ہوتا رہے گا سارا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو جائے بندوں کا پھر اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کی طرف۔'' پھر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اور گائے بکری کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی گائے بکری والا ایسا نہیں جو اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا ایک پٹ پر صاف زمین پر اور ان گائے بکریوں میں سب آئیں گی کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسی ہوں گی کہ ان میں سینگ مڑی ہوئی نہ ہوں گی، نہ بے سینگ کی، نہ سینگ ٹوٹی اور آ کر اس کو ماریں گی اپنے سینگوں سے اور روندیں گی اپنے کھروں سے جب اگلی اس پر سے گزر جائے گی پچھلی پھر آئے گی یہی عذاب ہوگا اس پر پچاس ہزار برس کے دن پھر یہاں تک کہ فیصلہ ہو جائے بندوں کا پھر اس کی راہ کی جائے جنت یا دوزخ کی طرف'' پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اور گھوڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے تین طرح پر ہیں ایک اپنے مالک پر بار ہے یعنی وبال ہے۔ دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈھانپنے والا ہے۔ تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے۔ اب اس وبال والے گھوڑے کا حال سنو جو باندھا ہے اس لیے کہ لوگوں کو دکھلائے اور لوگوں میں بڑ مارے اور

www.KitaboSunnat.com

لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِىْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَمَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: ((مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِى الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ○﴾)). [٩٩/ الزلزال: ٧، ٨]

[بخاری: ٢٣٧١، ٣٦٤٦، ٤٩٦٢، ٧٣٥٦؛ نسائی: ٣٥٦٥]

مسلمانوں سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق میں وبال ہے اور وہ جو عیب ڈھانپنے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اس کو اللہ کی راہ میں باندھا ہے (یعنی جہاد کیلئے) اور اس کی سواری میں اللہ کا حق نہیں بھولتا اور نہ اس کے گھاس چارہ میں کمی کرتا ہے تو وہ اس کا عیب ڈھانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اس کا کیا کہنا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ میں پھر اس نے جو کھایا اس چراگاہ یا باغ سے اس کی گنتی کے موافق نیکیاں اس کے مالک کے لیے لکھی گئیں اور اس کی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں لکھا گیا اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر چڑھ جاتا ہے تو اس کے قدموں اور اس کی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا مالک کسی ندی پر لے جاتا ہے اور وہ گھوڑا اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کا پلانے کا ارادہ بھی نہ تھا، تب بھی اس کیلئے ان قطروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اس نے پیئے ہیں۔'' (یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے میں ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جائے تو کیا کچھ ثواب نہ پائے گا) پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اور گدھے کا حال فرمائیے؟ آپ ﷺ نے گدھوں کے بارہ میں فرمایا: ''میرے اوپر کوئی حکم نہیں اترا بجز اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ﴾ آخر تک یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا یعنی قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بھی اسے دیکھے گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے دوسرے یہ کہ جونسی نعمت الٰہی کا حق نہ ادا کیا جائے وہ باعث وبال ہے تیسرے واجب ہونا زکوٰۃ کا گائے بیل میں اور یہ روایت اس کے وجوب کی سب روایتوں سے زیادہ صحیح ہے۔ چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث سے حنفیہ نے کہ گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور مذہب ان کا یہ ہے کہ اگر سب گھوڑے نر ہوں تو زکوٰۃ نہیں اور اگر نر مادہ دونوں ملے ہوئے ہوں یا صرف مادہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے اور مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گھوڑے کے بدلے ایک دینار دے چاہے ان کی قیمت جوڑ کر چالیسواں حصہ قیمت کا ادا کرے اور امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما ﷭ کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں اگلی حدیث کے موافق کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں۔'' اور جو حق اس حدیث میں مذکور ہے اس سے اس کی خبر گیری مراد ہے اور کسی دوست کو مانگے دینا۔ پانچویں فضیلت مجاہد کے گھوڑے کی کہ مرد عابد، زاہد، گوشہ نشین، چلہ کش سے ہزار درجہ اس کا گھوڑا افضل ہے۔ چھٹا استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ ﷺ کو اجتہاد روا نہیں آپ ﷺ جو حکم فرماتے تھے وحی سے فرماتے تھے اسی لیے گدھوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ''کہ مجھ پر کچھ وحی نہیں ہوئی۔'' مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدھوں کے بارے میں آپ ﷺ کا اجتہاد یہی ٹھہرا کہ ان میں زکوٰۃ فرض نہ کی جائے۔

(٢٢٩١) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ... مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بِمَعْنٰی حَدِیْثِ حَفْصِ بْنِ مَیْسَرَةَ اِلٰی اٰخِرِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّهَا)) وَلَمْ یَقُلْ: ((مِنْهَا حَقَّهَا)) وَذَكَرَ فِیْهِ: ((لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَاحِدًا وَقَالَ: یُكْوٰی بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهٗ وَظَهْرُهٗ)). [راجع: ۲۲۹۰]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ کوئی اونٹوں والا نہیں ہے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو'' اور نہیں کہا کہ اس کا حق اس سے۔ اور اس میں ذکر کیا کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور کہا کہ داغی جائیں گی اس کے ساتھ اس کی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پشت۔

○ ○ ○ ○

(۲۲۹۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا اُحْمِیَ عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُجْعَلُ صَفَائِحَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِیْنُهٗ حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَ عِبَادِهٖ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ یُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَكٰوتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَیْهِ كُلَّمَا مَضٰی عَلَیْهِ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَ عِبَادِهٖ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ یُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ زَكٰوتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا لَیْسَ فِیْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضٰی عَلَیْهِ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَ عِبَادِهٖ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ یُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ)) قَالَ سُهَیْلٌ: وَلَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ الْبَقَرَ اَمْ لَا قَالُوْا: فَالْخَیْلُ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْخَیْلُ فِیْ نَوَاصِیْهَا ـ اَوْ قَالَ: اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا)) قَالَ سُهَیْلٌ: اَنَا اَشُكُّ ـ ((اَلْخَیْرُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی صاحب کنز (یعنی خزانہ والا) ایسا نہیں ہے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جائے گا وہ خزانہ اس جہنم کی آگ میں اور اس کے تختے بنائے جائیں گے پھر داغی جائیں گی اس سے ان کی دونوں کروٹیں اور ماتھا جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اس کی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ ان کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ لٹایا جائے گا ایک پٹ پر زمین برابر میں اور وہ اونٹ آئیں گے فربہ ہو کر جیسے دنیا میں بہت فربہی کے وقت تھے اور وہ اس کو روندیں گے اور جب ان میں کا پچھلا اس پر سے نکل جائے گا اگلا پھر لوٹ آئے گا (یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب ان میں کا پہلا روندتا چلا جائے گا پچھلا آئے گا یہ راوی کی غلطی ہے اس لیے کہ اس میں معنی صحیح نہیں ہوتے نووی) یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اس کی راہ نکلے جنت میں جانے کی یا دوزخ میں اور جو بکری والا ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ لٹایا جائے گا ایک پٹ پر برابر زمین میں اور وہ آئیں گی بہت موٹی ہو کر جیسی دنیا میں تھیں اور اس کو روندیں گی اپنے کھروں سے اور کونچیں گی اپنے سینگوں سے کہ ان میں کوئی سینگ مڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہوگی' جب اس پر سے پچھلی گزر جائے گی اگلی پھر آ جائے گی یہی عذاب ہوتا رہے گا' جب تک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندوں کا ایسے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری زندگی کے حساب سے پھر اس کی راہ نکالی جائے گی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔'' سہیل نے کہا: اور میں نہیں جانتا کہ گائے کا ذکر بھی آپ نے کیا یا نہیں؟ پھر عرض کی اور گھوڑے اے اللہ کے رسول ﷺ؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ الْخَیْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ اَجْرٌ فَالرَّجُلُ یَتَّخِذُهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیُعِدُّهَا لَهٗ وَلَا تُغَیِّبُ شَیْئًا فِیْ بُطُوْنِهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرًا وَلَوْرَعَاهَا فِیْ مَرْجٍ مَا اَكَلَتْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا اَجْرًا وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَیِّبُهَا فِیْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ ـ حَتّٰی ذَكَرَ الْاَجْرَ فِیْ اَبْوَالِهَا وَاَرْوَاثِهَا. وَلَوِاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا اَجْرٌ وَاَمَّا الَّذِیْ هِیَ لَهٗ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ یَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا یَنْسٰی حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِیْ عُسْرِهَا وَیُسْرِهَا وَاَمَّا الَّذِیْ هِیَ عَلَیْهِ وِزْرٌ فَالَّذِیْ یَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِیَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِیْ هِیَ عَلَیْهِ وِزْرٌ)) قَالُوْا: فَالْحُمُرُ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ: ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ○ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ﴾)). [۹۹/ الزلزال:۷،۸] [راجع: ۲۲۹۱]

آپ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانی میں بہتری یا فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں بہتری بندھی ہے۔“ سہیل نے کہا: مجھے اس میں شک ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی جہاد کا بڑا سامان گھوڑا ہے اور بہتری دین ودنیا کی جہاد میں ہے) پھر فرمایا: ”گھوڑے تین قسم میں ہیں ایک تو آدمی کے لیے ثواب ہے۔ دوسرا پردہ ہے (اس کے عیبوں کا) تیسرا وبال وعذاب ہے۔ سو جو ثواب ہے تو وہ اس شخص کے لیے ہے جس نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں اور تیار رکھا اسی واسطے (یعنی جہاد کو) سو وہ جو غائب کرتا ہے اپنے پیٹ میں اللہ اس کے مالک کے لیے ثواب لکھتا ہے (یعنی اس کا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور اگر اس کو کسی چراگاہ میں چرایا تو جو کچھ اس نے کھایا اللہ نے اسے ثواب میں لکھایا جس نہر سے اس نے پانی پلایا اس کے ہر قطرہ پر جو اس نے پیٹ میں اٹھایا ایک ثواب ہے یہاں تک کہ اس کے پیشاب اور لید میں ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اس نے رکھا ایک ثواب لکھا گیا اور جو مالک کا پردہ ہے وہ اس کا گھوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیے باندھا اور اس کی سواری کا حق نہ بھولا (یعنی دوستوں کو مانگے دیا کبھی کبھی غربا کو چڑھا لیا) اور نہ اس کے پیٹ کا (یعنی دانے چارے پانی مصالحے کی خبر رکھے) اس کی تکلیف اور آرام میں اور جو وبال وعذاب ہے وہ اس کا گھوڑا ہے جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کیلئے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے باندھا سو وہ اس پر وبال ہے۔“ پھر عرض کی کہ گدھے کا حال فرمایئے اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا: ”اللہ نے مجھ پر اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں اتارا مگر یہ آیت جامع بے مثل ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ﴾ الآیة۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۲۹۳) وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ.

سہیل ہی سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۲۹۴) عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ـ بَدَلَ عَقْصَاءُ: ((عَضْبَاءُ)) وَقَالَ: ((فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَظَهْرُهٗ)) وَلَمْ

سہیل سے تیسری سند سے یہی روایت آئی ہے اور اس میں عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَذْكُرْ جَبِيْنَهُ .

○ ○ ○ ○

(٢٢٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللّٰهِ اَوِ الصَّدَقَةَ فِيْ اِبِلِهِ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ. [بخاري: ١٤٠٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت مروی ہے جو سہیل نے اپنے باپ سے اوپر روایت کی۔

○ ○ ○ ○

(٢٢٩٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَمَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبَ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيْهَا جَمَّآءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهِ حَقَّهُ اِلَّا جَآءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيْهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِيْ خَبَأْتَهُ فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا رَاٰى اَنْ لَّا بُدَّ لَهُ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِيْ فِيْهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ)) قَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ ابْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ: ثُمَّ سَاَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْاِبِلِ؟ قَالَ: ((حَلَبُهَا عَلَى الْمَآءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ”جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آئے گا اور وہ اونٹ بھی بہت سے بہت ہو کر آئیں گے اور مالک ان کا ایک پٹ پر زمین پر بٹھایا جائے گا اور وہ اس پر اپنے پیروں اور کھروں سے کودیں گے اور جو گائے والا اس کا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آئیں گی بہت سے بہت اور اس کو بٹھا کر ایک پٹ پر زمین میں اپنے سینگوں سے کوچیں گی اور پیروں سے روندیں گی اور جو بکری والا اس کا حق ادا نہیں کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سے بہت ہو کر آئیں گی اور اس کو ایک پٹ پر زمین میں بٹھا کر اپنے سینگوں سے کوچیں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی اور ان میں بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی۔ اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اس کا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن آئے گا ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنی جس کے زہر کی تیزی سے اس کے خود بال جھڑ جاتے ہیں اور اپنی دم پر اتنا کھڑا ہو جاتا ہے کہ سوار کے سر تک اس کا منہ پہنچ جاتا ہے) اور اس کے پیچھے لگے گا منہ کھول کر جب اس کے پاس آئے گا تو مالک اس سے بھاگے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ تو نے چھپا رکھا تھا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے شاید یہ ندا اللہ کی طرف سے ہوگی پھر جب وہ دیکھے گا مر کر یہ بھی نہیں چھوڑتا تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اسے ایسا چبائے گا جیسے اونٹ چباتا ہے۔“ ابوالزبیر نے کہا: ہم نے سنا عبید بن عمیر سے وہ یہی بات کہتے تھے، پھر ہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو وہ بھی بولے مثل عبید بن عمیر کے، اور ابوالزبیر نے کہا: سنا میں نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اونٹ کا کیا حق ہے؟ فرمایا: ”اس کو پانی پر دودھ لینا (کہ اس میں جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقیروں کو کچھ دودھ مل جاتا ہے) اور اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

کا ڈول مانگے کو دینا (یعنی پانی پلانے کا) اور اس کے نر کو نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اس کو اللہ کی راہ میں سواری میں دینا۔'' (یعنی جہاد میں)

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۲۹۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهُ اِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَيُقَالُ: هٰذَا مَالُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَاِذَا رَاٰى اَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ)). [نسائي:۲۴۵۳]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ قیامت کے دن بٹھایا جائے گا' ایک پٹ پڑ زمین پر اور کھروں والا جانور اس کو اپنے کھروں سے روندے گا اور سینگوں والا اپنے سینگوں سے کونچے گا اس دن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا۔'' ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہے حق ان کا؟ فرمایا: ''اس کے نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اس کے ڈول کو مانگے دینا اور اس کو دودھ پینے کے لیے مانگے دینا اور جب پانی پلادیں اس کو دوھ لینا (اونٹوں کو چوتھے پانچویں دن پانی پلانے کو لاتے ہیں اور وہاں فقرا جمع ہوتے ہیں پھر وہاں دوہنے میں بھی جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بھی دودھ مل جاتا ہے) اور اللہ کی راہ میں سواری اور بوجھ لادنے والے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ مال اس کا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا بن جائے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا' جدھر وہ بھاگے گا، اور وہ اس سے بھاگے گا پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی مال ہے جس میں تو بخیلی کرتا تھا (یعنی زکوٰۃ نہ دیتا تھا' صدقہ فطر نہ ادا کرتا تھا) پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ میرا پیچھا نہ چھوڑے گا تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اژدہا اس کا ہاتھ ایسا چبا ڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ اِرْضَاءِ السُّعَاةِ.

باب: زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو راضی کرنے کا بیان۔

(۲۲۹۸) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: اِنَّ اُنَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ)) قَالَ جَرِيْرٌ: مَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَهُوَ عَنِّيْ رَاضٍ.

جریر رضی اللہ عنہ نے کہا چند لوگ گاؤں کے آئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کی بعضے تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہیں اور وہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں (یعنی جانور اچھے سے اچھا لیتے ہیں حالانکہ متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم راضی کر دیا کرو اپنے تحصیل داروں کو۔'' (یعنی اگرچہ وہ تم پر زیادتی بھی کریں) جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے تب سے کوئی تحصیل دار میرے پاس سے نہیں گیا مگر خوش ہو کر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[ابوداود: ۱۵۸۹؛ نسائی: ۲٤٥۹]

فائدہ: یعنی ان سے نرمی سے بات کرو۔ تکرار نہ کرو۔ جو زکوٰۃ ہے اس کو بخوشی ادا کرو۔ اور اس زیادتی سے تحصیلداروں کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل (گرفت) ہے اور اس صورت میں حد شرعی سے زیادہ اس کو دینا جائز نہیں۔

(۲۲۹۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ۲۲۹۸]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَغْلِيْظِ عُقُوْبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكٰوةَ.

باب: زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دیئے جانے کا بیان۔

(۲۳۰۰) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ: ((هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)) قَالَ: فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. وَقَلِيْلٌ مَاهُمْ مَامِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَوُّهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)).

[بخاری: ۱٤٦۰، ٦٦۳۸؛ ترمذی: ٦۱۷؛ نسائی: ۲٤۳۹؛ ابن ماجه: ۱۷۸٥]

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم! وہی نقصان والے ہیں۔“ تب میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور جدھر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں (یعنی جہاں دین کی تائید اور خدا، رسول ﷺ کی مرضی دیکھے وہاں بے تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا، گائے والا، بکری والا کہ ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا قیامت کے دن آئیں گے وہ جانور ان سب دنوں سے موٹے ہو کر اور چربیلے جیسے دنیا میں تھے اور اپنے سینگ سے اس کو کوچیں گے اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے جب پچھلا ان کا گزر جائیگا اگلا پھر اس پر آ جائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک کہ فیصلہ ہو بندوں کا۔“

○ ○ ○ ○

(۲۳۰۱) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ يَمُوْتُ فَيَدَعُ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے جو زمین پر مر جائے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جائے اور اس کی زکوٰۃ نہ دے۔“ آگے وہی حدیث بیان کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِبِلًا اَوْبَقَرًا اَوْغَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا)).

[راجع: ٢٣٠٠]

○ ○ ○ ○

(٢٣٠٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِيْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ آرزو نہیں کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہو جائے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ وہ اپنے کسی قرض خواہ کو دینے کے لیے اٹھا رکھوں۔''

(٢٣٠٣)عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ.

باب: صدقہ کی ترغیب دینا۔

(٢٣٠٤) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَآءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ)) قَالَ : قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاكَ عِنْدِيْ ذَهَبٌ اُمْسِيْ ثَالِثَةً عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا۔ حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ۔ وَهٰكَذَا۔ عَنْ يَمِيْنِهِ۔ وَهٰكَذَا۔ عَنْ شِمَالِهِ))۔ قَالَ: ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ)) قَالَ:قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قَالَ: ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اٰتِيَكَ)) قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ قَالَ: سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ : فَقُلْتُ: لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَ لَهُ قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَّبِعَهُ۔ قَالَ: ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: ((لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ))

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا مدینہ کی کنکریلی زمین میں بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھ رہے تھے، تب مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی حاضر ہوں اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بھی اس میں سے ایک دینار میرے پاس بچے مگر وہ دینار کہ میں کسی قرض کے سبب سے اٹھا رکھوں اور اگر یہ سونا ہو جائے تو میں اللہ کے بندوں میں یوں بانٹوں اور آپ نے اپنے آگے ایک لپ بھر کر اشارہ کیا اور اسی طرح داہنے اور بائیں اشارہ کیا'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی حاضر ہوں اے اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہیں قیامت کے دن (یعنی زہد کے درجات عالیہ سے محروم رہنے والے) مگر جس نے خرچ کیا اِدھر اُدھر اور جدھر مناسب ہوا۔'' آپ ﷺ نے پھر ایسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تھا پھر ہم چلے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنی یہاں سے کہیں جانا نہیں) جب تک کہ میں نہ آؤں۔'' پھر آپ چلے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر میں نے کچھ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو کوئی دشمن ملا ہو اور میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ کے پیچھے جاؤں اتنے میں یاد آیا کہ آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا جَآءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ: فَقَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - اَتَانِيْ فَقَالَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ)).

[بخاري: ۲۳۸۸، ۳۲۲۲، ٦٢٦٨، ٦٤٤٣، ٦٤٤٤؛ ترمذي: ۲٦٤٤]

نے فرمایا تھا کہ ''یہیں رہنا جب تک میں نہ آؤں تمہارے پاس۔'' غرض میں آپ ﷺ کا منتظر رہا پھر آپ ﷺ جب تشریف لائے تو میں نے اس آواز کا جو سنی تھی آپ ﷺ سے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبرئیل علیہ السلام تھے (ان کے اوپر سلامتی ہو) اور وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا: جو مرے آپ کی امت میں سے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ کا کسی چیز کو (یعنی پنجہ، شدہ، جھنڈے، نیزے، گرو چیلے، نبی و بھوت و پری کو) وہ جنت میں جائے گا (یعنی اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد یا انبیا و اولیا کی شفاعت یا ارحم الراحمین کی رحمت کاملہ کے سبب سے بخشے جانے کے بعد) میں نے کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، جبرائیل نے کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث میں ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر میں اور اشارہ ہے اس طرف کہ کسی امر خیر میں مال کو نہ روکے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب میں بہ دل خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکر ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے نفسانی اور تقاضائے شیطانی میں اسراف بے جا کرے اور اس روایت سے اوپر جو روایتیں گزریں ان سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے تاکید کلام کیلئے بھی کھانا درست ہے اور احادیث صحیحہ میں ایسی قسمیں بہت آتی ہیں اور اہل سنت کا ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جس کا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی جو لوگ کبیرہ گناہوں میں آلودہ ہوئے ہیں اور توحید پر مرے ہیں وہ دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں جائیں گے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہوں کی سزا پانے کیلئے دوزخ میں مقیم و معذب رہیں اور خوارج نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور معلوم ہوا کہ زنا اور چوری تمام کبائر میں زیادہ بے حیائی کی بات ہے۔

(۲۳۰۵) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ اِنْسَانٌ قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَكْرَهُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَهُ اَحَدٌ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: اَبُوْ ذَرٍّ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ)) قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَآءَهُ وَعَمِلَ فِيْهِ خَيْرًا)) قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ: ((اجْلِسْ هٰهُنَا)) قَالَ: فَاَجْلَسَنِيْ فِيْ قَاعٍ حَوْلَهُ

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نکلا ایک رات اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے جا رہے تھے۔ کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہے، تو میں سمجھا کہ آپ ﷺ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آئے (ورنہ صحابہ کب آپ ﷺ کو اکیلا چھوڑتے تھے) تو میں یہ سمجھ کر چاندنی کے سایہ میں چلنے لگا (تاکہ حضور ان کو نہ دیکھیں) تو آپ ﷺ نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کی ابوذر اللہ مجھ کو آپ ﷺ پر فدا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر آؤ!'' پھر آپ ﷺ کے ساتھ میں چلا، تھوڑی دیر اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ دنیا میں بہت مال والے ہیں وہ کم درجہ والے ہیں قیامت کے دن مگر جسے اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ پھونک پر اڑا دے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت خوبیاں۔'' پھر انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کے ساتھ تھوڑی دیر ٹہلتا رہا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہاں بیٹھو'' (اور مجھے ایک صاف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حِجَارَةٌ فَقَالَ لِيْ: ((اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ)) قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا اَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّيْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى)) قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ اَصْبِرْ فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرْجِعُ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ: بَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهُ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ قُلْتُ: وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ)). [راجع: ٢٣٠٤]

زمین پر بٹھا دیا کہ اس کے گرد کالے پتھر تھے) اور مجھ سے فرمایا: ”تم یہیں بیٹھے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤں۔“ اور آپ ﷺ چلے گئے ان پتھروں میں یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کو نہ دیکھتا تھا اور وہاں بہت دیر تک ٹھہرے رہے، پھر میں نے سنا کہ آپ کہتے چلے آ رہے تھے کہ ”اگر چوری کرے اور زنا کرے؟“ پھر آئے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ ﷺ پر فدا کرے (سبحان اللہ! یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زباں زد رہتا تھا) کون تھا ان کالے پتھروں میں؟ میں نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپ ﷺ کو جواب دیتا آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل علیہ السلام تھے کہ وہ میرے آگے آئے ان پتھروں میں اور فرمایا: بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! اگر چہ وہ چوری کرے اور زنا کرے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے دوبارہ پھر کہا: اگر چہ وہ چوری کرے اور زنا کرے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے تیسری بار پھر کہا: اگر چہ وہ چوری اور زنا کرے؟ انہوں نے کہا: ہاں اگر چہ وہ شراب بھی پیئے۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا جبرائیل اور نبی ﷺ کے ذہن میں یہ بہت بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا سے بڑھ کر تھا تب اس کا ذکر کیا آنحضرت ﷺ کے تعجب دور کرنے کو۔

بَابٌ فِي الْكَنَّازِيْنَ لِلْاَمْوَالِ وَالتَّغْلِيْظِ عَلَيْهِمْ.

باب: مال کو خزانہ بنانے والوں کے بارے میں اور ان کو ڈانٹ۔

(٢٣٠٦) عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا مَلَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ

احنف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مدینہ میں آیا اور ایک حلقہ میں بیٹھا تھا کہ اس میں قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرے والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری دے مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس کی چھاتی کی نوک پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلے گا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے پھوٹ نکلے گا، وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا۔ کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگوں نے سر اور میں نے ان میں سے کسی کو نہ دیکھا کہ ان کو کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

يَتَزَلْزَلُ قَالَ: فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُؤُوْسَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ: فَاَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ: مَارَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا كَرِهُوْا مَا قُلْتَ لَهُمْ قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ دَعَانِيْ فَاَجَبْتُهُ فَقَالَ: ((اَتَرٰى اُحُدًا؟)) فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّهُ يَبْعَثُنِيْ فِيْ حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ: اَرَاهُ فَقَالَ: ((مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ مِثْلَهُ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ كُلَّهُ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا)) قَالَ قُلْتُ: مَالَكَ وَلِاِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ قَالَ: لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. [بخاري: ١٤٠٧]

جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور میں ان کے پیچھے ہوا (کیوں نہ ہوں یہ طالب حدیث ہیں) یہاں تک کہ ایک کھمبے کے پاس پہنچ گئے اور میں نے کہا کہ میں تو یہی خیال کرتا ہوں ـــ کہ آپ نے جو کچھ کہا ان کو بہت برا لگا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہیں رکھتے (یعنی دین کی) اور میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے مجھ کو بلایا اور میں گیا اور فرمایا: ''کہ تم ......احد کو دیکھتے ہو؟'' میں نے اپنے اوپر کی دھوپ کو دیکھا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ ﷺ مجھے اپنے کسی کام کیلئے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں اور میں نے عرض کیا کہ ہاں دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ نہیں چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو میں خرچ کر دوں مگر تین دینار (یعنی تین جن کا اوپر ذکر ہوا کہ قرض کیلئے رکھوں) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے۔'' پھر میں نے ان سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیوں قریش کے ساتھ کیا حال ہے؟ کہ تم ان کے پاس کسی ضرورت کیلئے نہیں جاتے اور نہ ان سے کچھ لیتے ہو انہوں نے کہا: مجھے قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ میں ان سے دنیا مانگوں گا نہ دین میں کچھ پوچھوں گا (اس لیے کہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں) یہاں تک کہ ملوں گا میں اللہ سے اور اللہ کے رسول ﷺ سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث میں تعلیم ہے زہد اور دنیا سے بے رغبتی کی اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوٰۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جس کی برائی قرآن میں ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾ آئی ہے اور اسی طرح اس حدیث میں وہ ہے جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اور جب زکوٰۃ دے دے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور ابوذر رضی اللہ عنہ امیر الزاہدین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت ضروری سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے وہ سب کنز ہے، غرض ان کا مذہب مشہور وہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا۔

(٢٣٠٧) عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ: بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ: ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ. قَالَ: فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں قریش کے چند لوگوں ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابوذر آئے اور فرمانے لگے: بشارت دو کنز جمع کرنے والوں کو ایسے داغ سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جائیں گے اور ان کی کروٹوں سے نکل جائیں گے اور ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل آئیں گے پھر وہ کنارے ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں اور میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے کہا: یہ کیا تھا جو میں نے ابھی سنا کہ آپ ابھی کہہ رہے تھے۔ انہوں نے کہا: میں وہی کہہ رہا تھا جو سنا میں نے ان کے نبی ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ قُلْتُ: مَا تَقُوْلُ فِي هٰذَا الْعَطَآءِ؟ قَالَ: خُذْهُ فَاِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ. [راجع:٢٣٠٦]

سے، پھر میں نے کہا: آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس عطا میں (یعنی جو مال غنیمت سے امرا مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں) انہوں نے فرمایا: تم اس کو لیتے رہو کہ اس میں مدد خرچ ہے پھر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جائے تب چھوڑ دینا (یعنی دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہیں تو نہ لینا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ.

باب: سخاوت کی فضیلت کا بیان۔

(٢٣٠٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ)) وَقَالَ: ((يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى۔ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: مَلْاٰنُ۔ سَحَّآءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے آدم کے بیٹے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں۔“ اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ ”اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیف کہ اللہ پاک کیلئے ثابت ہے اور اسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونوں ہاتھ اس کے قرآن سے ثابت ہیں کہ فرماتا ہے: ﴿لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ اور فرماتا ہے: ﴿بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ﴾ اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے جن میں دونوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت، قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے پس تاویل ان کی قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اس کی امام اعظم رحمہ اللہ نے اپنے وصیت نامہ میں جو فقہ اکبر مشہور ہے۔

(٢٣٠٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِیْ: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا سَحَّآءُ ـ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِیْ يَمِيْنِهٖ)) قَالَ: ((وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ)). [بخاری: ٧٤١٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ”تم لوگوں پر خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔“ اور فرمایا کہ ”اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے کم نہیں ہوتا رات دن کے خرچ کرنے میں، بھلا غور تو کرو کہ کیا کچھ خرچ کیا ہوگا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہیں ہوا جو اس کے سیدھے ہاتھ میں ہے۔“ فرمایا: ”اور عرش اس کا پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں موت ہے اور جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جس کو چاہتا ہے پست کرتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے دو ہاتھ ہیں اور تاویل ہاتھ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین ان پر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ ﷺ ہم سے نہ بیان فرماتے یہاں تک کہ گلزار دنیا سے تشریف لے جاتے اور اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کے کان میں لفظ ید کا جس کی اردو ہاتھ ہے پڑتا اور ان کے عقیدوں کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت ﷺ سے اس کی مراد کو جو حقیقت میں اس لفظ سے مباینت رکھتی ہوتی۔ دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور یہ تقلید فلاسفہ مسلمانوں میں پھیلی ہے، پس مومن کامل کو ضروری ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب وسنت میں وارد ہوئی ہیں ایمان رکھے اور کیفیت اس کی اللہ کے سپرد کرے۔ یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ وتابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے اور اس روایت میں جو لفظ قبض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھ یہی مشہور روایت ہے اور معنی اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ میں مذکور ہوئے۔ دوسری فا اور بے کے ساتھ اس کے معنے احسان اور عطاء اور رزق واسع کے ہیں اور بلندی اور پستی سے مراد رزق کی کشادگی اور تنگی ہے۔

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوْكِ وَاِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ اَوْحَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ.

باب: اہل وعیال پر خرچ کرنے کا بیان۔

(۲۳۱۰) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَآبَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ۔ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهٖ۔ وَيُغْنِيْهِمْ.

[ترمذی: ۱۹٦٦؛ ابن ماجہ: ۲۷٦۰]

ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر اشرفی جس کو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے (اس لیے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی، صغیر اولاد) اور اسی طرح وہ اشرفی جس کو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے، اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) اور وہ اشرفی جس کو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقوں پر، اللہ کی راہ میں۔'' اور ابوقلابہ نے کہا: شروع کیا عیال سے پھر کہا ابوقلابہ نے کہ اس سے بڑھ کر کس کا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا نفع دے ان کو اللہ پاک اس کے سبب سے اور بے پروا کر دے ان کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ میں خرچ کرنا ضروری ہے پھر نفقات مستحبہ میں جب واجبات سے فاضل ہو۔

(۲۳۱۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک اشرفی تم نے اللہ کی راہ میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے میں دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچ کی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ کی۔''

○ ○ ○ ○

(۲۳۱۲) عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذْجَآءَهٗ قَهْرَمَانٌ لَهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ: اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ؟ قَالَ: لَا قَالَ:

خیثمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہوں نے پوچھا کہ تم نے غلاموں کو خرچ دے دیا؟ اس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: دیدو، اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَفٰى [بِالْمَرْءِ] اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ)).

''آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کو خرچ دیتا ہے اس کا خرچ روک رکھے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاِبْتِدَاءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ اَهْلِهٖ ثُمَّ الْقَرَابَةِ.

باب: پہلے اپنی ذات پر، پھر اپنے گھر والوں پر، پھر قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان۔

(٢٣١٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهٗ؟)) فَقَالَ: لَا فَقَالَ: ((مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) يَقُوْلُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

[نسائی: ٢٥٤٥]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص نے ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنی کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس کی خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ کو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے پاس اور مال ہے اس کے سوا؟'' اس نے کہا: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون خریدتا ہے اس کو مجھ سے؟'' تو نعیم نے اس کو آٹھ سو درہم کو خرید لیا اور درہم حضور کے پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دے دیئے اور فرمایا: ''پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو اپنے گھر والوں پر پھر بچے تو اپنے ناتے والوں پر پھر بچے تو ادھر ادھر'' اور اشارہ کرتے تھے آپ ﷺ آگے اور داہنے اور بائیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث میں کئی فائدے ہیں۔ ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب۔ دوسرے جب دو خرچ آن پڑیں تو اس میں سے جس کی تاکید زیادہ ہو اس کو مقدم رکھے۔ تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر میں خرچ کرے نہ کہ ایک نوع خاص میں۔ چوتھے معلوم ہوا کہ بیع مدبر کی روا (جائز) ہے اور مدبر وہ غلام ہے جس سے میاں کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا نہیں مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف ان پر حجت ہے۔

(٢٣١٤) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ: يَعْقُوْبُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ. [ابوداؤد: ٣٩٥٧؛ نسائی: ٤٦٦٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بھی یہی روایت مروی ہوئی۔ اتنی بات زیادہ ہے کہ اس مالک کا نام ابو مذکور تھا اور غلام کا یعقوب۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْاَقْرَبِيْنَ وَالزَّوْجِ وَالْاَوْلَادِ

باب: والدین اور دیگر اقربا پر خرچ کرنے کی فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوْا مُشْرِكِيْنَ.

(٢٣١٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [٣/ آل عمران: ٩٢] قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ)) فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ.

[راجع: بخاري: ١٤٦١، ٢٣١٨، ٢٧٥٢، ٢٧٦٩، ٤٥٥٤، ٥٦١١]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال ان کا بیرحاء ایک باغ تھا۔ مسجد نبوی ﷺ کے آگے اور رسول اللہ ﷺ اس میں جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری کہ ''نہ پہنچو گے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کرو گے اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں'' تو ابوطلحہ نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ ''تم نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو'' اور میرے سب مالوں سے زیادہ محبوب بیرحاء ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اس کے ثواب کا اور اس کے آخرت میں جمع ہو جانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں سو اس کو آپ جہاں چاہیں رکھ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا خوب! یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے۔ میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو۔'' پھر اس کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے کئی مسائل ثابت ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور مطرف بن عبداللہ بن شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہیں۔ غرض یہ حدیث ان پر حجت ہے۔ دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور خیرات میں اہل علم و فضل سے مشورہ لینا جیسے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشورہ لیا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں، قرابت داروں کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیروں کے جب عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہوں تو قرابت بعیدہ والوں کو دے اس لیے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کے ساتویں دادا میں جا کر ملتے ہیں چنانچہ آگے آتا ہے۔

(٢٣١٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اُرٰى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِيْ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب آیت مذکورہ اتری۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا پالنے والا، رزق دینے والا، ہمارے مال طلب فرماتا ہے۔ (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہ ہے کہ شہنشاہ عالی جاہ بے پروا ادنیٰ غلام سے کوئی شے طلب فرمائے۔ زہے وزہے قسمت) سو میں گواہ کرتا ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَيْرُحَاءَ لِلّٰهِ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ)) قَالَ: فَجَعَلَهَا فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

[ابو داود: ۱٦٨٩؛ نسائی: ۳٦۰٤]

آپ ﷺ کو اے اللہ کے رسول! کہ میں نے اپنی زمین جس کا نام بیرحاء ہے اللہ کی نذر کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قرابت والوں کو دے دو۔'' سوانہوں نے حسان اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو بانٹ دیا۔

○ ○ ○ ○

(۲۳۱۷) عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ)).

[بخاری: ۲۵۹۲]

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور اس کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کے سامنے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو بڑا ثواب ہوتا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور بخاری میں اصیلی کی روایت میں ''اخواتك'' وارد ہوا ہے یعنی اگر تم اپنی بہنوں کو دیتیں تو ثواب ہوتا اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور نبی ﷺ نے دونوں بار ایسا ہی فرمایا اور اس میں ماں کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے۔

(۲۳۱۸) عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْنَ يَامَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) قَالَتْ: فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ: اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهٖ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ: فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ: بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتَجْزِي الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هُمَا؟)) فَقَالَ: امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ

زینب رضی اللہ عنہا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بی بی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کے گروہ! صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو۔'' انہوں نے کہا: پھر میں عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور میں نے کہا: تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دیں سو تم جا کر حضور سے پوچھو کہ اگر میں تم کو دے دوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ اور کسی کو دے دوں۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم ہی جا کر حضور سے پوچھو پھر میں آئی اور ایک عورت انصار کی حضور کے دروازے پر کھڑی تھی اس کا بھی یہی کام تھا جو میرا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا رعب بہت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو ادا ہو جائے گا یا نہیں۔ یا ان یتیموں کو دیں جن کو وہ پالتے ہیں اور حضور کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہیں؟ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر بلال گئے اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کون ہیں؟'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور دوسری زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی زینب ہیں؟'' انہوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بی بی۔ تب آپ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ان کو اس میں دوہرا ثواب ہے ایک ثواب تو قرابت والوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّ الزَّيَانِبِ)) قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُالْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ)).

[بخاري: ١٤٦٦؛ ترمذي: ٦٣٥، ٦٣٦؛ ابن ماجه: ١٨٣٤]

سے سلوک کرنے کا دوسرا صدقہ کا۔''

○ ○ ○ ○

(٢٣١٩) عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِهِ سَوَآءً قَالَ [قَالَتْ] كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاٰنِي النَّبِيُّ ﷺ۔ فَقَالَ: ((تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ. [راجع:٢٣١٨]

زینب رضی اللہ عنہا سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ میں مسجد میں تھی اور حضور نے مجھے دیکھا اور فرمایا: ''صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٢٣٢٠) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِيْ اَجْرٌ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ؟ اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ: ((نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ)). [بخاري:١٤٦٧، ٥٣٦٩]

زینب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا مجھے ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے ثواب ہے؟ اور میں ان کو چھوڑنے والی نہیں کہ ادھر ادھر پریشان ہو جائیں' اس لیے کہ وہ میرے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک جو تم ان پر خرچ کرتی ہو اس میں ثواب ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: زینب رضی اللہ عنہا کی ان سب روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٢٣٢١) عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٢٣٢٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٣٢٢) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).

[بخاري:٥٥، ٤٠٠٦، ٥٣٥١؛ ترمذي: ١٩٦٥؛ نسائي: ٢٥٤٤]

ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھر والوں پر اور اس میں ثواب کی امید رکھتا ہے تو وہ صدقہ ہے اس کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٣٢٣) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[راجع:٢٣٢٢]

○ ○ ○ ○

(٢٣٢٤) عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ۔ اَوْرَاهِبَةٌ۔ اَفَاَصِلُهَا قَالَ: ((نَعَمْ)). [بخاری: ٢٦٢٠، ٣١٨٣، ٥٩٧٨؛ ابوداود: ١٦٦٨]

اسماء ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے)۔ کیا میں اس سے سلوک اور احسان کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

(٢٣٢٥) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ)). [راجع:٢٣٢٤]

اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی میری ماں آئی ہے اور مشرکہ ہے جس زمانہ میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ سے صلح کی تھی پھر کیا میں اس سے احسان کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں احسان کرو اپنی ماں سے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ.

باب: میت کے ایصال ثواب کا بیان۔

(٢٣٢٦) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں فوراً مرگئی اور وصیت نہ کرنے پائی۔ اگر بولتی تو صدقہ دیتی' میں صدقہ دوں تو اسے ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اس کو باتفاق علمائے اہل سنت کے ثواب پہنچتا ہے اور اسی طرح دعا کے پہنچنے میں بھی اجماع ہے اور دین کے ادا میں بھی اور ان سب میں نصوص وارد ہوئے ہیں اور ایسے ہی قرض کا بھی اور ایسے ہی حج کے تطوع کا بھی اگر اس نے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزوں میں جو میت کے ذمہ ہیں اور مذہب راجح اس کا جواز ہے اس لیے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے مذہب میں قرأت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بھی پہنچتا ہے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتیں اس کا ثواب شافعیہ اور جمہور کے نزدیک نہیں پہنچتا اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہنچتا ہے حج کی طرح سے، کذا قال النووی۔ مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو۔ اور کوئی بدعت اس کے ساتھ مخلوط نہ ہو جیسے سوم، چہارم، برسی اور ششماہی وغیرہ تاریخوں کا اپنی طرف سے مقرر کرنا یا کھانے کے اقسام اپنی جہالت سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکے ہی پر ہو اور نہ کھانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتیں کھائیں مرد نہ کھائیں دو خصمی نہ کھائے۔ شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والے نہ کھائیں، چاہے شراب پینے والے کھائیں۔ اور پھر اس میں نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری میں نام ہو کہ واہ صاحب باوا کا سوم کس دھوم سے کیا اور دادا کے چالیسویں میں خوب حصے بانٹے اس کے بجائے مصارف صدقات میں خرچ کیا جائے۔ غرض جب یہ امور موجود ہوں گے تب وجود ثواب کا تحقق ہوگا' پھر ایصال کا خیال بھی ہو سکتا ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہیں ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہیں تو نماز کا کیا ذکر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۲۳۲۷) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَلَمْ تُوْصِ۔ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ۔ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ الْبَاقُوْنَ. [ابن ماجه: ۲۷۱۷، وانظر في مسلم: ۴۲۲۰، ۴۲۲۲]

ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابواسامہ کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے وصیت نہیں کی جیسے ابن بشر کی روایت میں ہے اور راویوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ.

باب: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۳۲۸) عَنْ حُذَيْفَةَ۔ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ)). [ابوداود: ۴۹۴۷]

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی میں ثواب ہے اور کسی نیکی میں بخل نہ کرنا چاہیے۔

(۲۳۲۹) عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهِ؟ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا اَجْرٌ؟ قَالَ: ((اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ)).

ابوالاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چند اصحاب، نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مال والے سب مال لوٹ لے گئے، اس لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اپنے زائد مالوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے۔'' لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اس میں ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف کرلے تو وبال ہوا کہ نہیں؟ اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۲۳۳۰) عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ سو جس نے اللہ کی بڑائی کی اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَنِي اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْشَوْكَةً اَوْعَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ)) قَالَ اَبُوْ تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ: ((يُمْسِيْ)).

اللہ کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر وہ اس دن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لے کر دوزخ سے۔'' ابوتوبہ نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ ''شام کرتا ہے وہ اسی حال میں۔''

○ ○ ○ ○

(۲۳۳۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ زَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَوْاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ)) وَقَالَ: ((فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ)).

معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ ((اوامر بمعروف)) کہا یعنی واؤ عطف کی جگہ اور کہا کہ ''وہ اس دن شام کرتا ہے۔''

(۲۳۳۲) عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ)) بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ: ((فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت مروی ہوئی دوسری سند سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ ثابت ہوا کہ یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں۔

(۲۳۳۳) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قِيْلَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالَ [قِيْلَ]: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: ((يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ)). قَالَ۔ قِيْلَ لَهٗ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: ((يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِالْخَيْرِ)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ)).

[بخاری: ۱۴۴۵، ۶۰۲۲؛ نسائی: ۲۵۳۷]

سعید بن ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ دادا سے، وہ نبی ﷺ سے کہ ''ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے۔'' پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمائے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے۔'' پھر عرض کی: بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''حاجت والے کو جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے۔'' پھر عرض کی: بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دستور کی اور نیک بات سکھا دے۔'' پھر عرض کی: بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا: ''شر سے باز رہے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب صدقات سے تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ۔

(۲۳۳۴) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٢٣٣٣]

○ ○ ○ ○

(٢٣٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ [فِيْهِ] الشَّمْسُ)) ـ قَالَ: ((تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْتَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ)) ـ قَالَ: ((وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ)).

[بخاري: ٢٧٠٧، ٢٨٩١، ٢٩٨٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بہت روایتیں کیں انہی میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیوں میں انصاف کر دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے، کسی کی مدد کر دینا اتنی بھی کہ اسے سواری پر چڑھا دیا، یا اس کا مال لاد دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے۔“ اور فرمایا ”کہ عمدہ بات، یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے ہوئے رکھتا ہے نماز کیلئے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے۔“

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ.

باب: سخی اور بخیل کے بارے میں۔

(٢٣٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [قَالَ:] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)). [بخاري: ١٤٤٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت بندے صبح کرتے ہیں، دو فرشتے اترتے ہیں ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے، اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ! بخیل کو تباہ کر۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کوستے ہیں۔ آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوْجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا.

باب: صدقہ قبول کرنے والا نہ پانے سے پہلے پہلے صدقہ کرنے کی ترغیب کا بیان۔

(٢٣٣٧) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أُعْطِيَهَا: لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا)).

حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے تھے: سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ”صدقہ دو قریب ہے کہ ایسا وقت آ جائے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر نکلے گا اور جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تو مجھے حاجت نہیں ہے غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کر لے۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[بخاري: ١٤١١، ١٤٢٤، ٧١٢٠؛ نسائي: ٢٥٥٤]

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ صدقہ دینے میں دیر نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے لو کل پر مت رکھو اور ڈراتا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اس وقت مال کی کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑیں گے اور برکتوں کا مینہ برسے گا اور یہ یاجوج وماجوج کے ہلاک ہونے کے بعد ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام کے دین کی خدمت گزاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا۔

(٢٣٣٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَآءِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ: ((وَتَرَى الرَّجُلَ)).

[بخاري: ١٤١٤]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اس کو قبول کرلے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اس کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگی ہوں گی اور پناہ پکڑیں گی اس کی مردوں کے کم ہونے سے اور عورتوں کے زیادہ ہونے سے۔'' اور ابن براد کی روایت میں ہے کہ ''دیکھے گا تو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں خبر ہے بڑی بڑی لڑائیوں کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردان میں کام آئیں گے، عورتیں رہ جائیں گی کہ اپنے سودا سلف کام کاج کیلئے ایک مرد سے زیادہ نہ پائیں گی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام رونق افروز دنیا ہوں گے اور پروردگاران کے دیدار فرحت آثار سے ابصار امت مرحومہ کو پرانوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

(٢٣٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ آئے گی جب تک کہ مال بہت نہ ہو جائے اور بہہ نہ نکلے یہاں تک کہ اپنی زکوٰۃ لے کر آدمی نکلے اور کسی کو نہ پائے گا جو اس کو قبول کرلے یہاں تک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہریں ہو جائیں گی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی قلت سے مردوں کے زمین میں کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑ جائے کہ جانوروں کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہ رہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہوگا۔

(٢٣٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهٗ صَدَقَةً مِنْهُ وَيُدْعٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: لَا اَرَبَ لِيْ فِيْهِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ آئے گی جب تک مال بہت ہو کر بہہ نہ نکلے اور یہاں تک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اس کا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جائے تو وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٣٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو قے کر دے گی جیسے بڑے کھمبے ہوتے ہیں سونے سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا)).

[ترمذی: ۲۲۰۸]

اور چاندی سے اور خونی آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے خون کیا تھا اور ناتوں کا کاٹنے والا آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے اپنے ناتے والوں کا حق کاٹ لیا اور چور آئے گا اور کہے گا کہ اس کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر سب کے سب اسے چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لے گا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے یہ خبر ہے کہ قیامت کے قریب زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور ہر شخص اس کی برائی بیان کرے گا اور اس کی آفتوں اور بلاؤں کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لے گا۔

بَابُ قَبُوْلِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا.

باب: پاک کمائی سے صدقہ کا قبول ہونا اور اس کا پرورش پانا۔

(۲۳۴۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ)).

[بخاری: ۱۴۱۰، ۷۴۳۰؛ ترمذی: ۶۶۱؛ نسائی: ۲۵۲۴؛ ابن ماجہ: ۱۸۴۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو (یعنی حلال کو) پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے ہاتھ میں اس کو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور بھی ہو (عرب میں اس سے حقیر کوئی شے نہیں) اور وہ رحمن کی ہتھیلی میں بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھ ہیں اور اس میں چیزوں کو لیتا ہے اور پالتا ہے اور پرورش کرتا ہے اور بلا کیف اس پر ایمان لانا ہر مؤمن پر ضروری ہے اور جو کیفیت اس کے وہم میں آئے اس سے باری تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور سوا اس کے اور چہ میگوئیاں مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کی ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔

(۲۳۴۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَصَدَّقُ اَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ اِلَّا اَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ اَوْ اَعْظَمَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون روایت کیا ہے دوسری سند سے مگر اس میں اونٹ کے بچے کی جگہ جوان اونٹنی مذکور ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۳۴۴) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا، مگر اس میں پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَدِيْثِ رَوْحٍ ((مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِيْ حَقِّهَا)) وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ((فَيَضَعُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا)). [بخاري: ١٤١٠، ٧٤٣٠]

ہے کہ "اس صدقہ کو اپنے حق کی جگہ میں خرچ کرے۔"

(٢٣٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ.

[بخاري: ١٤١٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: ﴿يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ [٢٣/ المؤمنون: ٥١] وَقَالَ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ [٢/ البقرة: ١٧٢] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟)). [ترمذي: ٢٩٨٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے (یعنی صفات حدوث اور سمات نقص وزوال سے) اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنی حلال کو) اور اللہ پاک نے مؤمنوں کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا: اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو دیں' پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور گرد وغبار میں بھرا ہے اور پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے رب! اے رب! حالانکہ کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور لباس اس کا حرام ہے اور غذا اس کی حرام ہے پھر اس کی دعا کیونکر قبول ہو۔"

فائدہ: یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان واسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کھانا، کپڑا، گھر، مکان سب حلال کمانا ضروری ہے ورنہ اللہ کی مقبولیت سے ہاتھ دھونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بھی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہیں کہ دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پھر جو اس کے بھی منکر ہیں وہ حرام خوروں سے بھی بدتر ہیں اور حلال خوروں سے بھی بدتر۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَاَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ.

باب: ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے۔

(٢٣٤٧) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)).

عدی رضی اللہ عنہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: "جو کر سکے تم میں سے کہ بچے آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا بھی دے کر ہو تو بھی کر گزرے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ۔ یعنی اس کو بھی حقیر نہ جانے اور خوشی سے بجالائے کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جائے تو نجات کے لیے کافی ہے۔

(٢٣٤٨) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) وَقَالَ اِسْحَاقُ: قَالَ الْاَعْمَشُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ . [بخاري: ٦٥٣٩، ٧٤٤٣، ٧٥١٢؛ ترمذي: ٢٤١٥؛ ابن ماجه: ١٨٥، ١٨٤٣]

عدی رضی اللہ عنہ نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے بات کرنا ہوگی اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھے گا تو اس کے اگلے پچھلے عمل نظر آئیں گے اور بائیں طرف دیکھے گا۔ تو وہی نظر آئیں گے اور آگے دیکھے گا تو کچھ نہ سوجھے گا سوا دوزخ کے جو اس کے منہ کے سامنے ہوگی۔ سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر بھی ہو۔'' اور دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ''اگرچہ ایک پاکیزہ بات بھی کہہ کر ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس میں ترغیب ہے صدقہ کی اور تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی عار نہ کرے اور نہ لینے والا اس سے شرمائے۔

(٢٣٤٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّارَ فَاَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ)) ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ كُرَيْبٍ: كَاَنَّمَا وَقَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ . [بخاري: ٦٠٢٣، ٦٥٤٠، ٦٥٦٣؛ نسائي: ٢٥٥٢]

عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا اور منہ پھیر لیا اور بہت منہ پھیرا اور فرمایا: ''بچو تم دوزخ سے۔'' پھر منہ پھیرا اور بہت منہ پھیرا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: ''بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر ہو اور یہ بھی نہ پائے تو اچھی سی کوئی بات کہہ کر سہی۔'' اور ابوکریب کی روایت میں گویا کا لفظ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سبحان اللہ! یہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ حبیبوں کو کمال خوف و خطر دوزخ کا ہو جائے اور شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے دوزخ کر دی ہو یا یہ بھی کچھ بعید نہیں اس لیے کہ دوزخ اور جنت دونوں موجود ہیں اور جو موجود ہو اس کا دیکھنا محال نہیں ہے۔ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری میں سیر کی ہے۔

(٢٣٥٠) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ

عدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور تین بار منہ پھیرا اور فرمایا: ''بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)). [راجع: ٢٣٤٩]

(٢٣٥١) عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ: فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: (({يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ} إِلَى آخِرِ الْآيَةِ {إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا} [٤/ النساء: ١] وَالْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ {يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ})) [٥٩/ الحشر: ١٨] تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ: ((وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)). قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ [illegible]

ٹکڑا دے کر ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہہ کر۔“

○ ○ ○ ○

منذر بن جریر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے دن کے شروع میں۔ سو کچھ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن، گلے میں چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئیں، اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر آپ ﷺ اندر آ گئے، پھر باہر آئے (یعنی پریشان ہو گئے سبحان اللہ! کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی ”کہ اے لوگو! ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے“ (یہ اس لئے پڑھی کہ معلوم ہو کہ سارے بنی آدم آپس میں بھائی بھائی ہیں {إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا} [۴/النسآء:۱] تک پھر سورۂ حشر کی آیت پڑھی ”اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کے لیے کیا بھیج رکھا ہے جو کل کام آئے۔“ (پھر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسی نے اشرفی دی اور کسی نے درہم، کسی نے ایک صاع گیہوں، کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کیے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ٹکڑا بھی کھجور کا ہو۔“ (جب بھی لاؤ) پھر انصار میں سے ایک شخص توڑا لایا کہ اس کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا (واہ! شاباش جوان مرد! اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانوں کو) پھر تو لوگوں نے تار باندھ دیا یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر دیکھے کھانے اور کپڑے کے اور یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چمکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا تھا، جیسے کندن پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ”جس نے اسلام میں آ کر نیک بات (یعنی کتاب و سنت کی بات) جاری کی اس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں (اس کی دیکھا دیکھی) ان کا بھی ثواب ہے بغیر اس کے کہ [illegible] آ کر بری چال ڈالی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اَوْزَارِ هِمْ شَيْءٌ))۔ [نسائي: ٢٥٥٣؛ ابن ماجه: ٢٠٣]

(یعنی جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اس کے اوپر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا بار کچھ گھٹے۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ رسول اللہ ﷺ کو خوشی لوگوں کی ہمدردی دیکھ کر ہوئی اور غریبوں کی پرورش اور لوگوں کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری اور مسلمانوں کی شفقت اپنے بھائیوں پر دیکھ کر اور ایسے مقام میں ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جن کو مذاق حدیث نہیں ہے اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روایت مخصص ہے کل بدعة ضلالة کی اور مراد اس سے محدثات باطلہ ہیں اور بدع مذمومہ اور غرض ان کے پاس یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے موافق ہوں ان کو اس کلیہ سے خارج کر کے جاری رکھیں حالانکہ یہ استدلال اور تقریر ان کی محض باطل ہے کئی وجوہ سے، اول یہ کہ یہاں حضور ﷺ نے کسی نئے احداث کا ذکر نہیں کیا جو یہ حدیث احداث کی مخصص ہو۔ ثانیاً یہ کہ صحابہ ؓ نے اس وقت کوئی نئی بات نہیں کی تھی کہ جس پر آپ نے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سباق وسیاق کلام سے منہ موڑنا ہے۔ ثالثاً یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ مسلوکہ ہیں لغت میں نہ احداث امر جدید۔ تو اب اس حدیث میں وہی طریقہ مسلوکہ جاری کر دینا مراد ہے نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا۔ رابعاً یہ کہ صدہا حدیثوں میں احداث اور بدعت کی برائی ہی برائی ہے پھر اس میں رسول اللہ ﷺ اس کو حسن کیوں فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہیے کہ جو سنتیں اور مستحبات ایسے ہیں کہ جن پر لوگوں نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسی طرح جو مکروہات و محرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی میں داخل ہوا اس صورت میں کل محدثة بدعة کی تاویل بھی نہیں کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع میں منافات لازم آتی ہے اب باقی رہے وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا بھی بے ادبی ہے بلکہ ضرورت شرعی ان کو ملحق بالسنة کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ ﷺ اور خیر القرون میں پائے گئے وہ سنت اور جن کا نظیر پایا گیا اور بعینہ نہ پائے گئے وہ ملحق بالسنة کہے جائیں تو نہ منافات کلام شارع میں آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیاں لازم آتی ہیں۔ وذٰلك تحقيق انيق۔

(٢٣٥٢) عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ.

وہی ترجمہ جو اوپر گزرا اس روایت میں بس اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا۔

○ ○ ○ ○

(٢٣٥٣) عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيْرًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ﴾)) الْاٰيَةَ [راجع: ٢٣٥١]

منذر بن جریر نے اپنے باپ سے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اتارا ہے۔“ آخر حدیث تک۔

○ ○ ○ ○

(٢٣٥٤) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ:

جریر ؓ نے کہا: چند لوگ گاؤں کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ. [انظر: ٦٨٠١، ٦٨٠٢، ٦٨٠٣]

کہ ان پر کپڑے تھے اون کے، آپ ﷺ نے ان کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہیں پھر ذکر کی ساری حدیث۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْحَمْلِ بِاُجْرَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْيِ الشَّدِيْدِ عَنْ تَنْقِيْصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيْلٍ.

باب: حمّال (قلی وغیرہ) مزدوروں کو بھی صدقہ کرنا چاہیے اور تھوڑی مقدار میں صدقہ کرنے والوں کی اہانت کرنے کو سختی سے منع فرمایا۔

(٢٣٥٥) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ. قَالَ: كُنَّا نُحَامِلُ. قَالَ: فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ: وَجَآءَ اِنْسَانٌ بِشَيْءٍ اَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِيَآءً فَنَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ [٩/ التوبة: ٧٩] وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ: بِالْمُطَّوِّعِيْنَ. [بخاري: ١٤١٥، ١٤١٦، ٢٢٧٣، ٤٦٦٨، ٤٦٦٩؛ نسائي: ٢٥٢٨، ٢٥٢٩؛ ابن ماجه: ٤١٥٥]

ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے اور صدقہ دیا ابوعقیل نے آدھا صاع (یعنی دو سیر) اور ایک شخص نے کچھ اس سے زیادہ دیا تو منافق کہنے لگے: اللہ کو اس کے صدقہ کی کچھ پروا نہیں ہے اور اس دوسرے نے تو صرف دکھانے ہی کو صدقہ دیا ہے پھر یہ آیت اتری کہ ''جو لوگ طعن کرتے ہیں۔ خوشی سے صدقہ دینے والے مؤمنوں کو اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے ہیں مگر اپنی مزدوری۔'' اور بشر کی روایت میں مطوعین کا لفظ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی سچی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا مزدوری کے اور کچھ ان کے پاس نہ تھا۔ جب بھی فرمانبرداری اور سخاوت میں سرگرم تھے اور مزدوری کر کے صدقہ دیا کرتے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہو۔

(٢٣٥٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ: كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا. [راجع: ٢٣٥٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں ہے کہ ہم اپنی کمروں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ.

باب: دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت۔

(٢٣٥٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَبْلُغُ بِهٖ: ((اَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ اَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَهَا لَعَظِيْمٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں ''بے شک جو کسی گھر والوں کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک گھڑا بھر دودھ دیتی ہے تو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ۔ یہ ثواب ہے منیحہ کا اور منیحہ عرب میں کہتے ہیں دودھ والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودھ پی کر پھیر دیں یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پھر نہ پھیرے۔

(۲۳۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے کئی باتوں سے منع فرمایا تھا اور فرمایا: ”جس نے منیحہ دیا، اس کیلئے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا اور ایک شام کو۔ صبح کا صبح کے پینے سے، اور شام کا شام کے دودھ پینے سے۔“

بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ.

باب: سخی اور بخیل کی مثال۔

(۲۳۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ ـ وَقَالَ الْآخَرُ: فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ ـ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ)) قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ.

[بخاری: ۵۷۹۷، نسائی: ۲۵٤٦]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا: ”مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہاں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اس کے اوپر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں (راوی کو شک ہے مگر دو زرہیں صحیح ہے) ان دونوں کی چھاتی سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جائے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جائے (یعنی اسی طرح صدقہ دینے والے کا دل کشادہ ہو جاتا ہے) اور جی کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جائے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر کس جائے یہاں تک کہ ڈھانپ لے اس کے پوروں تک کو اور مٹا دے اس کے قدموں کے نشان کو جو زمین پر ہوں۔“ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ فقرہ (یہاں تک کہ ڈھانپ لے اس کے پوروں کو اور مٹا دے اس کے نشان قدم کو) یہ سخی کی شان میں ہے کہ اس کی زکوٰۃ اتنی کشادہ ہو جاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اس کے بعد کا فقرہ کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا یہ بخیل کی شان میں ہے جیسے اگلی روایت میں اسی طرح مذکور ہے۔

(۲۳٦۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ ”ان کی مثال دو آدمیوں کی سی ہے کہ ان دونوں پر دو زرہیں ہوں لوہے کی کہ ان دونوں کے ہاتھ ان کی چھاتیوں میں بندھے ہوں اور ان کے گلوں میں پھر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اس کی کشادہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَنْهُ حَتّٰى تُغَشِّيَ اَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا)) قَالَ: فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بِاِصْبَعِهِ فِيْ جَيْبِهِ فَلَوْ رَاَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ. [راجع: ٢٣٥٩]

پوروں کو ڈھانپ لے (اور اس کے ہاتھ بھی کھل جائیں اس کے کشادہ ہونے سے) اور اس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اس کو بھی مٹا دے (یعنی سخی کے عیب سخاوت سے ڈھک جاتے ہیں یا گناہ معاف ہو جاتے ہیں) اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اس کے قدموں کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اس کی تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہ پر پھنس جاتا ہے۔'' اور کہا راوی نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ اپنے گریبان میں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن میں اس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جائے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو وہ کہتے کہ کشادہ کرنا چاہتے تھے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ ﷺ کا اور بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے آپ ﷺ کا کرتا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

(٢٣٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهُ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا)) قَالَ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فَيَجْهَدُ اَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دے زرہ اس کی کشادہ ہو گئی یہاں تک کہ اس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دے، وہ تنگ ہو گئی اور اس کا ہاتھ اس کے گلے میں پھنس گیا اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ میں کس گیا۔'' راوی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے: ''پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ ثُبُوْتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِيْ يَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِهِ غَيْرِ اَهْلِهَا

باب: صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ اس کے حقدار کو نہ پہنچے۔

(٢٣٦٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ: لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا کہ میں آج کی رات کچھ صدقہ دوں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا) اور ایک زنا کار عورت کے

www.KitaboSunnat.com

يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ وَعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ)).

ہاتھ میں دیدیا پھر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زنا کار کے ہاتھ صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا: یا اللہ! تیرے لیے ہیں سب خوبیاں کہ میرا صدقہ زنا کار کو جا پڑا اور پھر اس نے کہا کہ آج اور صدقہ دوں گا پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا: یا اللہ! تیرے لیے ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جا پڑا۔ تیسرے دن پھر اس نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا اور صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا: تجھی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ زنا کار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی فرشتہ یا نبی اس زمانہ کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زنا کار عورت کا تو اس نظر سے کہ شاید وہ اس دن زنا سے باز رہی ہو اس لیے کہ پیٹ کیلئے زنا کرتی تھی، رہا غنی اس کا اس لیے قبول ہوا کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں لاؤ میں بھی دوں اور وہ خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری نہ کرے۔'' (اس لیے کہ آج کا خرچ تو آ گیا)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ صدقہ نفل تھا کہ اس میں جس کا کلیجہ تر ہو ثواب ہے مگر زکوٰۃ فرض، غنی کو دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

بَابُ اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِيْنِ وَالْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِاِذْنِهِ الصَّرِيْحِ اَوِ الْعُرْفِيِّ.

باب: خازن امانتدار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دے۔

(۲۳۶۳) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِيْ مَا اُمِرَبِهٖ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ ـ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرما دیتا ہو جس کا حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنی تحریر بٹہ رشوت نہ کاٹتا ہو) اور پوری خیرات دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے ساتھ اور جس کو حکم ہوا ہو اس کو پہنچائے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ١٤٣٨، ٢٢٦٠، ٢٣١٩؛ ابوداؤد: ١٦٨٤؛ نسائي: ٢٥٥٩]

○ ○ ○ ○

(٢٣٦٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَايَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)).

[بخاري: ١٤٢٥، ١٤٣٧، ١٤٤١، ٢٠٦٥؛ ابوداؤد: ١٦٨٥؛ ترمذي: ٦٧٢؛ ابن ماجه: ٢٢٩٤]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے گھر کے اناج سے خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنی جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جس میں شوہر کی رضا عادت سے معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اس کو ثواب اس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ایک ثواب دے گا نہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کر دے)۔

(٢٣٦٥) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا)). [راجع: ٢٣٦٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ ''اپنے خاوند کے اناج سے۔''

(٢٣٦٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا)).

[راجع: ٢٣٦٤]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اس کا اور واسطے خاوند کے مثل اس کی بہ سبب اس کے کمانے کے اور واسطے عورت کے بہ سبب اس کے خرچ کرنے کے اور خزانچی کو بھی مثل اس کی سوا اس بات کے کہ کم کیا جائے اجر ان کے سے کوئی چیز۔''

(٢٣٦٧) عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٢٣٦٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا اَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ.

باب: غلام کا اپنے مالک کے مال سے خرچ کرنا۔

(٢٣٦٨) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَاَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ)).

[نسائي: ٢٥٣٦؛ ابن ماجه: ٢٢٩٧]

عمیر جو غلام آزاد ہیں آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور ثواب اس کا تم دونوں کو ہے آدھا آدھا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: آبی اللحم کے معنی گوشت سے انکار رکھنے والا۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ تھے رسول اللہ ﷺ کے اور نام ان کا عبداللہ تھا یا خلف یا حویرث اور انہوں نے ایام جاہلیت میں قبل اسلام کے ان جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں پر ذبح کیے جاتے تھے (اقتباس از نووی) ۞۞۞

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ حنین میں شہید ہوئے۔ (لطیفہ) سبحان اللہ! اصحاب نبی ﷺ کا کیا حال تھا کہ قبل اسلام بھی ایک فطری تقویٰ رکھتے تھے۔ ایک آج کے نام کے مسلمان ہیں کہ سینکڑوں بکرے شیخ سدو کے ہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار تک بھی نہیں لیتے۔ انا للہ۔

(٢٣٦٩) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَآءَ نِيْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((لِمَ ضَرَبْتَهُ؟)) فَقَالَ: يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ آمُرَهُ فَقَالَ: ((الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا)) . [راجع:٢٣٦٨]

عمیر رضی اللہ عنہ نے جو غلام آزاد ہیں آبی اللحم کے، انہوں نے کہا: مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاؤں اور ایک فقیر آ گیا سو میں نے اسے کھانے کے موافق دے دیا۔ اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے ذکر کیا (سبحان اللہ! آپ ﷺ امان تھے یتیموں اور بیواؤں اور مظلوموں کے) آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا: ''اس کو کیوں تم نے مارا؟'' انہوں نے عرض کی کہ یہ میرا کھانا میرے بغیر حکم کے دیدیتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ثواب تم دونوں کو ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہہ دیا ہو کہ اس سائل کو دے دو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونوں میں سے کسی قسم کا اذن نہ ہو تو اس کے مال میں دوسرے کو خواہ مالک بی بی ہو یا لونڈی، غلام، تصرف روا نہیں اور عمیر رضی اللہ عنہ سے جو یہ فعل واقعہ ہوا تو ان کو خیال ہوا کہ مولیٰ اس سے مانع نہ ہوں گے اسی خیال سے دے دیا بعد معلوم ہوا کہ وہ راضی نہ تھے اس لئے عمیر رضی اللہ عنہ کو اجر ہوا کہ انہوں نے مولیٰ کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونوں کو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ ثواب ہے نہ یہ کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے۔

(٢٣٧٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهُ)) . [بخاري: ٢٠٦٦، ٥٣٦٠؛ ابو داود: ١٦٨٧، ٢٤٥٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور شوہر اس کا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اس کے گھر میں کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولیٰ اس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسی کو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اس کی کمائی سے بغیر اس کے حکم (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس میں بھی اس کے مرد کو آدھا ثواب ہے۔'' (یعنی مرد کو کمانے کا عورت کو دینے کا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر نہ ہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنی گھر میں ہو یا شہر میں اور اس کی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہیں اور روزہ سے مراد وہ روزہ ہے جس کے دن معین نہیں، جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی ہے یعنی جب تک شوہر اجازت نہ دے تو ایسا روزہ حرام ہے۔ اور سبب اس کا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت یہ حق حاصل ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے اور عورت کو ضروری ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اس کار خیر میں خلل واقع ہوتا ہے لہٰذا بغیر اس کے حکم کے جائز نہیں۔ (سبحان اللہ! اس شریعت غرا اور ملت بیضا میں ہر ایک والے کے حق کی کیا رعایت ہے واہ، واہ، واہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ اِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ اَعْمَالِ الْبِرِّ.

باب: صدقہ سے اور چیز ملانے کی فضیلت کا بیان۔

(۲۳۷۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ؓ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)) . [بخاري: ۱۸۹۷، ۳٦٦٦؛ ترمذي: ٦۳۷٤؛ نسائي: ۲۲۳۷، ۳۱۳۵]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خرچ کیا ایک جوڑا (یعنی دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ میں پکارا جائیگا جنت میں اے اللہ کے بندے! یہاں آ تیرے لیے یہاں خیر وخوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازہ سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازہ سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازہ سے اور جو روزہ کا وہ روزے کے دروازے سے۔'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اللہ کے رسول ﷺ! جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا، اس کو کیا کام کرنا ضروری ہے؟ کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یوں تو ہر مؤمن سب قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے، مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا ذوق وشوق زیادہ ہوتا ہے، جیسے بہادر کو جہاد کا، سخی کو صدقہ کا، تو وہ اسی نیکی والوں میں گنا جائے گا اور اس حدیث نے کمر توڑ دی، روافض کی جو طعن کرتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر یعنی یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ رضی اللہ عنہ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت میں ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہوں گے کہ آپ ادھر سے آئیں تو ہم کو فخر ہو۔ پھر جو جنت والوں کے لیے باعث افتخار کو برا جانے وہ آفت نار میں پڑ کر خوار ہو اور ریان کے معنی سیر وآسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہیں اس لیے وہ دروازہ ان کے لیے خاص ہوا۔

(۲۳۷۲) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ. [راجع: ۲۳۷۱]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۳۷۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ وَكُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَیْ فُلُ! هَلُمَّ)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ میں بلاتے ہیں اس کو سب خزانچی جنت کے ہر دروازے سے اور کہتے ہیں کہ اے فلانے! آؤ۔'' تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایسے شخص پر تو پھر کوئی خرابی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ﷺ: ذَالِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)). [بخاري: ۲۸٤۱، ۳۲۱٦]

نہیں آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید رکھتا ہوں کہ تم بھی ان میں ہو گے۔'' (یعنی جنت کے سب دروازوں سے پکارے جاؤ گے)۔

(۲۳۷٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون تم میں سے آج روزہ دار ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس نے مسکین کو آج کھانا کھلایا ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ فرمایا: ''کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب یہ سب کام ایک شخص میں جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث میں بعض جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہیں وہ محض بے اصل ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ.

باب: خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی کراہت۔

(۲۳۷۵) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ ؓ قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَنْفِقِيْ۔ اَوِ انْفَحِيْ اَوِ انْضَحِيْ۔ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ)).

[بخاري: ۱٤۳۳، ۲۵۹۱؛ نسائي: ۲۵٤۹]

اسماء رضی اللہ عنہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی رسول اکرم ﷺ کی سالی نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرچ کر اور گن گن کر نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھے گن کر دے گا۔'' (یعنی کم دے گا)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ راوی کو شک ہے کہ انفقی کہا یا اس کے سوا اور لفظ کہا۔

(۲۳۷٦) عَنْ اَسْمَاءَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنْفِحِيْ۔ اَوِ انْضَحِيْ اَوْ اَنْفِقِيْ۔ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ)).

ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اتنی بات زیادہ ہے کہ ''نہ سینت رکھ۔ نہیں تو اللہ تجھ پر سینت رکھے گا۔'' (یعنی نہ دے گا)۔

○ ○ ○ ○

(۲۳۷۷) عَنْ اَسْمَاءَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٢٣٧٨) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: ((ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ)).

[بخاري: ١٤٣٤؛ نسائي: ٢٥٥٠]

اسماء رضی اللہ عنہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی آئیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں مگر جو زبیر رضی اللہ عنہ میرے کو دیتے ہیں تو کیا گناہ ہوگا اگر میں اس میں سے کچھ صدقہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم دے سکو، اتنا دو اور سینت کر نہ رکھو نہیں تو اللہ بھی تمہیں نہ دے گا سینت کر رکھے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ زبیر رضی اللہ عنہ کے دینے سے یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہوں کہ اس میں انہیں اختیار ہے یا اذن عرفی ہونا ضروری ہے اور صدقہ دینے کیلئے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيْلِ وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيْلِ لِاحْتِقَارِهِ.

باب: تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو حقیر نہ جاننے کا بیان۔

(٢٣٧٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)).

[بخاري: ٦٠١٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو حقیر نہ جانے اگرچہ ایک بکری کا کھر ہی دے۔'' (یعنی نہ لینے والا اس کو حقیر سمجھ کر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہو کر دینے سے باز رہے)۔

بَابُ فَضْلِ اِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ.

باب: صدقہ کو چھپا کر دینے کی فضیلت۔

(٢٣٨٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِيْنُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)).

[بخاري: ٦٦٠، ١٤٢٣، ٦٤٧٩، ٦٨٠٦]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا (یعنی عرش کے نیچے) جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو اللہ کی راہ عبادت کے ساتھ بڑھا ہو، تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اس کا مسجد میں لگا رہے، چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کریں آپس میں اللہ کے واسطے اسی کے لیے ملیں اور اسی کے لیے جدا ہوں، پانچویں جو مرد ایسا متقی ہو کہ اسے کوئی عورت حسب و نسب والی مالدار، زنا کیلئے بلائے اور وہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اور زنا سے باز رہے) چھٹے جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو نہ خبر ہو کہ بائیں ہاتھ نے خرچ کیا (اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ترمذی: ۲۳۹۱]

یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ داہنا کیا خرچ کرتا ہے) ساتویں جو اللہ کو اکیلے میں یاد کرے اور اس کے آنسو ٹپک پڑیں۔" (یعنی اللہ کی محبت یا خوف سے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۳۸۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ: ((رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ)). [راجع: ۲۳۸۰]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو دوسری سند سے مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ "جو شخص نکلے مسجد سے اور دل اس کا مسجد میں لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نہ جائے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ.

باب: خوش حالی اور تندرستی میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔

(۲۳۸۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ؟ فَقَالَ: ((اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)) . [بخاری: ۱٤۱۹، ۲۷٤۸؛ ابوداود: ۲۸٦۵؛ نسائی: ۲۵٤۱، ۳٦۱۳]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی اے اللہ کے رسول! افضل اور ثواب میں بڑا صدقہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو صدقہ دے اور تو تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی، وہ افضل ہے اور یہاں تک صدقہ دینے میں دیر نہ کرے کہ جب جان حلق میں آ جائے تو کہنے لگے: یہ فلانے کا ہے، یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا۔" (یعنی تیرے مرتے ہی وارث لوگ لے لیں گے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دوکان دادا جی کی فاتحہ۔

(۲۳۸۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ فَقَالَ: ((اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّهُ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)) . [راجع: ۲۳۸۲]

ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا، اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی۔" باقی حدیث وہی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور حدیثوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ سے قسم اس کے باپ کی نکل گئی۔ یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہو گئی تعمداً اور قصداً نہیں تھی قصداً ایسی قسم کھانا منع ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٣٨٤) حَدَّثَنَا عُمَارَةُ الْقَعْقَاعَ ' بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ. [راجع:٢٣٨٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ.

باب: صدقہ دینا افضل ہے لینا افضل نہیں۔

(٢٣٨٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ: ((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا: الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى: السَّائِلَةُ)).

[بخاري: ١٤٢٩؛ ابوداود: ١٦٤٨؛ نسائي: ٢٥٣٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ ﷺ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا: ''اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٣٨٦) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ - اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ - عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)).

[نسائي:٢٥٤٢]

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنی یہ نہیں کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا نان ونفقہ اپنے ذمہ ہے۔'' (جیسے لونڈی غلام، نوکر، چاکر)۔

(٢٣٨٧) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى)). [بخاري: ١٤٧٢، ٢٧٥٠، ٣١٤٣، ٦٤٤١؛ ترمذي: ٢٤٦٣؛ نسائي:

حکیم نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے مال مانگا تو آپ ﷺ نے دیا، میں نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا: ''یہ مال ہرا ہرا میٹھا ہے سو جس نے لیا اس کو بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے اس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنی سوال کر کے لجاجت کر کے) اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس کا حال ایسا ہوتا ہے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھ سے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[۲۵۳۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲]

(۲۳۸۸) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا ابْنَ اٰدَمَ! اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی)).

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے آدم کے بیٹے! تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اس کو بھی روک رکھے جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی ہے تیرے حق میں اور تجھ پر ملامت نہیں ضروری خرچ کے موافق رکھنے میں اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا خرچہ تیرے ذمہ ہو اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے۔''

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ.

باب: سوال کرنے کی ممانعت۔

(۲۳۸۹) عَنْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: اِیَّاكُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا كَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقُوْلُ: ((مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ)) وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ)).

معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثیں جو عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھیں، اسی لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔'' اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''میں تو فقط خزانچی ہوں پھر جس کو میں دل کی خوشی سے دوں (یعنی بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اس میں اس کو برکت ہوتی ہے اور جس کو میں مانگنے سے اور اس کے ستانے سے دوں اس کا حال ایسا ہے کہ گویا کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔''

فائدہ: معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ممالک یہود و نصاریٰ کی فتح ہوئی اور روایات اہل کتاب کی لوگوں میں کثرت سے پھیلیں اس لیے آپ نے یہ حکم کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی روایات کی طرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط و ضبط کا تھا اور غیر قوموں سے اختلاط نہ تھا اور بعد ان کے پھر حدیث مدون ہوگئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہوگیا۔

(۲۳۹۰) عَنْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ! لَا یَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَیُبَارَكَ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُهٗ)).

[نسائی: ۲۵۹۲]

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سوال میں ہٹ نہ کیا کرو اس لیے کہ اللہ کی قسم! مجھ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اس کے سوال کے سبب سے میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور میں اس کو برا جانتا ہوں تو اس میں برکت کیونکر ہوگی۔''

(۲۳۹۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَدَخَلْتُ عَلَیْهِ فِیْ دَارِهٖ بِصَنْعَآءَ

عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی اور کہا کہ میں ان کے گھر گیا صنعاء میں اور مجھے انہوں نے اپنے احاطہ کے جوز کھلائے اور ان کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَاطْعَمَنِيْ مِنْ جَوْزَةٍ فِيْ دَارِهِ- عَنْ أَخِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[راجع: ٢٣٩٠]

بھائی نے روایت کی کہ میں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے، پھر روایت بیان کی مثل اس کی جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٢٣٩٢) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللّٰهُ)).

[بخاري: ٧١، ٧٣١٢، ٣١١٦]

معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے اور روایت کی کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''جس کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دین میں سمجھ پیدا ہونے سے بہتر کوئی نہیں کہ اس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں درست ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں آنحضرت ﷺ بھی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے ہیں پھر بدہوش خصید کدھر رہے پھر یہ نادان لوگ جو اولیاء انبیاء علیہم السلام سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اولاد، جورو مانگتے ہیں محض بے دین اور جاہل ہیں۔

بَابُ الْمِسْكِيْنِ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يُفْطَنُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ.

باب: مسکین کون ہے؟

(٢٣٩٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ)) قَالُوْا: فَمَا الْمِسْكِيْنُ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لے کر لوٹ جاتا ہے۔'' پھر لوگوں نے عرض کی کہ مسکین کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اس کی ضرورت بشری کی کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بہت سے اہل و عیال والے غریب و مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے ان کی ضروریات کے موافق نہیں ملتا اور تنگ دست اور قرضدار رہتے ہیں۔ انہیں دینا اور ان کی دل جوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے افضل و اولیٰ ہے ہر مالدار کو اس کا خیال ضروری ہے۔

(٢٣٩٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لے کر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْمِسْكِيْنُ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾)). [٢/ البقرة: ٢٧٣]

[بخاري: ٤٥٣٩؛ نسائي: ٢٥٧٠]

''وہ لوگوں سے مانگتے نہیں لپٹ کر۔''

(٢٣٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ إِسْمَاعِيْلَ.

[راجع: ٢٣٩٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ.

باب: لوگوں سے سوال کرنے کی کراہت۔

(٢٣٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ)).

[بخاري: ١٤٧٤؛ نسائي: ٢٥٨٤]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ تم میں کا آدمی مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ سے ملے گا اور اس کے منہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا۔'' (یعنی حشر میں)۔

فائدہ: گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر، عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور کمزور اور ذلیل ہونے سے یعنی سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے۔

(٢٣٩٧) عَنْ اَخِي الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((مُزْعَةٌ)). [راجع: ٢٣٩٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں مُزْعَةٌ کا لفظ نہیں۔

(٢٣٩٨) عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [وَ] لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ)).

[راجع: ٢٣٩٦]

حمزہ نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کے منہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی۔''

(٢٣٩٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)). [ابن ماجه: ١٨٣٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''جو لوگوں سے مانگتا رہتا ہے اپنے مال کے بڑھانے کو (یعنی نہ ضرورت اور کفایت کے لیے) تو وہ چنگاریاں مانگتا ہے پھر چاہے کم لے یا زیادہ لے۔''

(٢٤٠٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاَنْ يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ بِهٖ وَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے: ''اگر کوئی صبح کو جا کر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لاد دے اور اس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے کہ وہ دیں یا نہ دیں اور بلاشبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اَوْمَنَعَهُ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). [ترمذی: ٦٨٠]

اوپر کا ہاتھ افضل ہے نیچے کے ہاتھ سے اور پہلے صدقہ اس کو دے جو تیرے سر روٹی کھاتا ہے۔''

(٢٤٠١) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! لَاَنْ يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بَيَانٍ. [راجع: ٢٤٠٠]

قیس نے کہا: ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر کوئی صبح کو جائے اور پیٹھ پر لکڑیاں لادے اور بیچے۔'' آگے وہی روایت کی جو اوپر گزری ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٠٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا يُعْطِيْهِ اَوْيَمْنَعُهُ)). [بخاری: ٢٠٧٤، ٢٣٧٤؛ نسائی: ٢٥٨٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی لکڑی کا گٹھا لادے اپنی پیٹھ پر اور اس کو بیچے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ معلوم نہیں کہ وہ دے یا نہ دے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤٠٣) عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِىِّ قَالَ: حَدَّثَنِى الْحَبِيْبُ الْاَمِيْنُ اَمَّا هُوَ فَحَبِيْبٌ اِلَىَّ وَاَمَّا هُوَ عِنْدِىْ فَاَمِيْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْسَبْعَةً فَقَالَ: ((اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟)) وَكُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ)) فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟)) قَالَ: فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ: (([عَلٰى] اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوا اللّٰهَ. وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً. وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا)) فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا يَسْاَلُ

ابی ادریس خولانی' ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ روایت کی مجھ سے ایک دوست امانتدار نے بیشک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانتدار ہیں۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے نو یا آٹھ یا سات آدمی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ سے۔'' اور ہم ان دنوں بیعت کر چکے تھے تو ہم نے عرض کی ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں اے اللہ کے رسول۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ سے۔'' ہم نے عرض کی: کہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ سے۔'' پھر ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہیں۔ اب کس بات کی بیعت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبادت کرو اللہ کی اور نہ شرک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور نمازوں کی پنجگانہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سے کہی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو۔'' تو میں نے ان میں سے بعض کو دیکھا کہ ان کا کوڑا گر پڑتا تھا (یعنی اونٹ پر سے) تو کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ اٹھادے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَحَدًا يُنَاوِلُهُ اِيَّاهُ ١٧. [ابو داؤد: ١٦٤٢؛ نسائی: ٤٥٩؛ ابن ماجہ: ٢٨٦٧]

○ ○ ○ ○

فائدہ ١٧۔ یہ کمال ایفائے بیعت تھی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تھی رسول اللہ ﷺ کی اور یہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابومسلم جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ بڑے زاہد ہیں اور کرامات ان کی مشہور ہیں اسلام لائے وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور اسود عنسی مردود جو دعویٰ نبوت کا کرتا تھا، اس نے ان کو آگ میں ڈال دیا اور وہ نہ جلے پھر لاچار ہو کر ان کو چھوڑ دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے کہ آپ ﷺ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے مثل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ کے اور اس پر اتفاق ہے محدثین اور مؤرخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب میں جو نقل کیا ہے کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مؤرخین وغیرہم کے (النووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ.

باب: کس شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے؟

(٢٤٠٤) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُهُ فِيهَا فَقَالَ: ((اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَلَكَ بِهَا)) ـ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((يَا قَبِيصَةُ! اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ـ اَوْقَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ـ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ـ اَوْقَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ـ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ! سُحْتًا يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا)).

[ابو داؤد: ١٦٤٠؛ نسائی: ٢٥٧٨، ٢٥٧٩، ٢٥٩٠]

قبیصہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں قرضدار ہو گیا تھا ایک بڑی رقم کا (یعنی دو قبیلوں کی اصلاح وغیرہ کیلئے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ٹھہرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آئے تو ہم اس میں سے کچھ تم کو دیں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے قبیصہ! سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جائے (کسی امر خیر میں) تو حلال ہو جاتا ہے اس کو سوال یہاں تک کہ مل جائے اس کو اتنا مال کہ درست ہو جائے اس کی گزران پھر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہنچی ہو آفت اس کے مال میں کہ ضائع ہو گیا ہو مال اس کا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اس کو یہاں تک کہ مل جائے اس کو اتنی رقم کہ درست ہو جائے اس کی گزران (راوی کو شک ہے کہ قوام فرمایا یا سداد معنی دونوں کے ایک ہیں) تیسرا وہ کہ پہنچا ہو اس کو فاقہ اور تین شخص عقل والوں میں سے اس کی قوم کے گواہی دیں کہ اس کو بیشک فاقہ پہنچا ہے اس کو بھی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی گزران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگوں کے اے قبیصہ! سوال حرام ہے اور سوا ان کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔“

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَلَا تَطَلُّعٍ.

باب: بغیر سوال اور خواہش کے لینے کا بیان۔

(٢٤٠٥) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رحمہ اللہ ...

سالم نے اپنے باپ سے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ: اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)).

[بخاري: ١٤٧٣، ٧١٦٤؛ نسائي: ٢٦٠٧]

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے اور میں کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اس کو عنایت کیجئے یہاں تک کہ ایک بار مجھے آپ ﷺ نے کچھ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اسے عنایت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو لے لو اور اس مال میں سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آئے اس کو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس کو خیال بھی نہ کرو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے۔ مصرع ''چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خداست'' اس حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لاطمعی اور ایثار عمر رضی اللہ عنہ کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں علما کا اختلاف ہے کہ جس کو مال آ جائے اسے قبول کرنا چاہیے یا نہیں اور اس میں تین مذہب ہیں اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول کرنا مستحب ہے اور جمہور کا بھی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعض نے اس کو حرام کہا ہے بعض نے حلال اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی میں مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو لینا روا نہیں ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آئے جو اس کا مستحق نہیں اور اس میں مال حرام غالب نہیں تو لینا روا ہے اگر لینے والے میں کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضوں نے اس مباح کو واجب رکھا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اس کے غیر سے اور بعضوں نے مستحب کہا ہے سلطان کے عطیہ کو نہ کسی اور کے۔

(٢٤٠٦) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْطِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه الْعَطَاءَ فَيَقُوْلُ لَهُ عُمَرُ اَعْطِهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)) قَالَ سَالِمٌ: فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهُ.

سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ! کسی ایسے شخص کو عنایت کیجئے جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دے دو اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آئے اور تم نے اس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اس کو لے لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو۔'' سالم نے کہا: اسی سبب سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو واپس نہ کرتے تھے۔

(٢٤٠٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاري: ٧١٦٣؛ ابوداؤد: ١٦٤٧، ٢٩٤٤؛ نسائي: ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٦٠٥، ٢٦٠٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٠٨) عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ اَنَّهٗ

ابن ساعدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ: اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ: اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ: خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ)). [راجع: ٢٤٠٧]

عامل کیا، جب میں فارغ ہوا اور صدقہ کا مال ان کو لا کر دے دیا تو مجھے کچھ لینے کا حکم کیا۔ میں نے کہا: میں نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو دیتا ہوں لے لو ایک بار میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صدقہ اکٹھا کیا تھا اور آپ ﷺ نے مجھے بھی کچھ اجرت دی اور میں نے ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا۔ سو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بغیر مانگے تمہیں کچھ ملے تو کھاؤ اور صدقہ دو۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤٠٩) عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ عَلَى الصَّدَقَةِ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ. [راجع: ٢٤٠٧]

ابن سعدی کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا۔ لیث کی حدیث کے مثل ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا.

باب: حرص دنیا کی مذمت۔

(٢٤١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے کے دل میں جینے کی اور مال کی حرص جوان ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ مصرعہ اس حدیث کے موافق ہے۔ مرد چوں پیر شود حرص جواں گردد۔

(٢٤١١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلُ الْحَيَاةِ وَحُبُّ الْمَالِ)).

[بخاري: ٦٤٢٠]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے آدمی کے دل میں جینے کی اور مال کی حرص جوان ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤١٢) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)).

[ترمذي: ٢٣٣٩؛ ابن ماجه: ٤٢٣٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور اس میں دو چیزیں جوان رہتی ہیں مال کی حرص اور عمر کے بڑھنے کی حرص۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤١٣) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ. [بخاري: ٦٤٢١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤١٤) عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

[بخاري: ٦٤١٤]

○ ○ ○ ○

بَابُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَابْتَغٰى ثَالِثًا.

باب: اگر آدم کے بیٹے کے پاس دو وادیاں مال کی ہوں تو وہ تیسری چاہے گا۔

(٢٤١٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)).

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر آدمی کے دو جنگل ہوں مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈتا رہے اور پیٹ نہیں بھرتی آدمی کا مگر مٹی، اور رجوع ہوتا ہے اللہ کا اس پر جو توبہ کرے۔" (یعنی جو دنیا کی حرص سے باز آئے اسے گنج قناعت فرماتا ہے)۔

فائدہ: یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے۔ چشم تنگ کور دنیادار را یا قناعت پر کند یا خاک گور

(٢٤١٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فَلَا اَدْرِيْ اَشَيْءٌ اُنْزِلَ اَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُوْلُهُ. بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ.

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: "یہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ پر یہ بات اتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ کی جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٢٤١٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنَّ لَهُ وَادِيًا آخَرَ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ)).

انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا: "اگر آدمی کا ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا ہو اور اس کا منہ نہیں بھرتی مگر مٹی (قبر کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اس کی طرف جو توبہ کرے۔"

(٢٤١٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ اِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: فَلَا اَدْرِيْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا. وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ: فَلَا اَدْرِيْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [بخاري: ٦٤٣٦، ٦٤٣٧]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ "اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہیں بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ کا اس پر جو توبہ کرے۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا قرآن میں سے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام نہیں لیا۔

○ ○ ○ ○

(٢٤١٩) عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: بَعَثَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ اِلٰى قُرَّاءِ

ابوالاسود نے کہا: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری ان کے پاس آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا اور ابو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُ وا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ: اَنْتُمْ خِيَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوْهُ وَلَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ كَمَاقَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُوْرَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ [بِسُوْرَةِ] بَرَاءَةَ فَاُنْسِيْتُهَا غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا: لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَا بْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُوْرَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِاِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِيْتُهَا غَيْرَ اَنِّيْ حَفِظْتُ مِنْهَا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْالِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝﴾ [٦١/ الصف: ٢] فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِيْ اَعْنَاقِكُمْ فَتُسْأَلُوْنَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو، سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گزر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں میں براءۃ کے برابر تھی پھر میں اسے بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے ہیں مال کے تب بھی تیسرا ڈھونڈتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اس کو مسبحات میں کی ایک سورت کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے ”اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں، اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اس کا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب حدیثوں میں مذمت ہے دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کے بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اہل دنیا کافران مطلق اند روز و شب در زق زق و در بق بق اند

اور بشارت ہے حضرت انسان کو کہ بغیر مرے ان کا پیٹ نہیں بھرتا، اگرچہ سونے کی اینٹوں سے ان کا گھر بھر جائے۔

بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا.

باب: قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب کا بیان۔

(٢٤٢٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ)).

[ابن ماجه: ٤١٣٧]

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی سامان دنیا بہت ہے مگر آدمی پر حرص غالب ہے جب بھی امیر نہیں اور دل غنی ہے تو بغیر مال کے بھی بے پروا ہے۔

بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يُبْسَطُ مِنْهَا.

باب: دنیا کی کشادگی اور زینت پر مغرور مت ہو۔

(٢٤٢١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں میں وعظ کہا اور فرمایا: ”اللہ کی قسم! اے لوگو! میں تمہارے لیے کسی اور چیز سے نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((لَا وَاللّٰهِ! مَا اَخْشٰی عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ! اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَوْخَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَايُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ يَاْخُذْ مَالًا بِحَقِّهٖ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ يَاْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)).

[ابن ماجه:٣٩٩٥]

ڈرتا ہوں مگر اس سے جو اللہ تعالیٰ نکالتا ہے تمہارے لیے دنیا کی زینت۔'' تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ (یعنی دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اس کا نتیجہ برا کیوں کر ہوگا) پھر رسول اللہ ﷺ چپ ہو رہے تھوڑی دیر۔ پھر فرمایا: ''تم نے کیا کہا۔'' (پھر اس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہیں بھول نہ گیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتھ اس کی سمجھ میں نہ آئے) اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنوں میں جو سبزہ اگتا ہے (اور اسے تم خیر بھی جانتے ہو) وہ نہیں مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ وہ کھا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی کوکھیں پھول جاتی ہیں اور سورج کے سامنے ہو کر پتلا ہگنے لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پھر جگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرنے جاتا ہے (یہاں تک کہ اسی لوٹ پوٹ میں مر جاتا ہے) یہی حال اس مال کا ہے کہ جو اس کو حق کے ساتھ لیتا ہے اس کو برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کھا جاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔'' (جیسے اس ہری چرنے والے کا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٤٢٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا)) قَالُوْا: وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((بَرَكَاتُ الْاَرْضِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ: ((لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ

وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: ''خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے۔'' اور آخر میں فرمایا: ''جس نے اس کو (یعنی مال کو) حق کی راہ سے لیا اور راہ حق میں رکھا تو کیا خوب مدد اس سے ملتی ہے۔'' (یعنی درجات عالیہ، صدقات وخیرات اور مبرات کے اس کو عنایت ہوتے ہیں)

(باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)).

[بخاری: ۹۲۱، ۱۴۶۵، ۲۸۴۲، ۶۴۲۷؛ نسائی: ۲۵۸۰]

○ ○ ○ ○

(۲۴۲۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ [لَهُ]: مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ: ((أَيْنَ هٰذَا السَّائِلُ))۔ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ۔ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ۔ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[راجع: ۲۴۲۲]

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ ﷺ کے گرد بیٹھے تھے اور آگے آپ ﷺ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا۔ تب ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے؟ آپ ﷺ چپ ہو رہے۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا: تو نے کیوں ایسی بات کہی کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے بات نہ کی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی ہے اتنے میں آپ ﷺ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا: ''اس سائل نے اچھی بات کہی۔'' پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والی کی بیان کی اور فرمایا: ''یہ مال ہرا ہے، میٹھا ہے، اور بہت اچھا رفیق ہے اس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے دیا اور کچھ فرمایا اخیر میں یہ فرمایا: ''کہ وہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔'' باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور ان کو ڈرایا جن کو مال حلال ہاتھ آئے اور راہ حق میں خرچ ہو۔ ان ملاعین دنیا کا تو ذکر ہی نہیں جو مال حرام اکٹھا کرتے ہیں اور اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں یہ ٹھیک ہے۔'' مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہیں بلکہ اس میں بندوں کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اس میں مشغول ہو کر ہزاروں، اللہ کو بھول جاتے ہیں اور آپس میں بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہیں پھر اس پر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا، سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہے مگر بد پرہیز جانوروں کیلئے وہی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ.

باب: صبر وقناعت کی فضیلت۔

(٢٤٢٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَاعِنْدَهُ قَالَ: ((مَایَكُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ یَسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّصْبِرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَآاُعْطِیَ اَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)). [بخاری: ١٤٦٩، ٦٤٧٠؛ ابوداؤد: ١٦٤٤؛ ترمذی: ٢٠٢٤؛ نسائی: ٢٥٨٧]

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: انصار کے چند لوگوں نے کچھ مانگا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے ان کو دیا۔ انہوں نے پھر مانگا پھر دیا یہاں تک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ انسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ رکھے اللہ اس کو بے پروا کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اس پر صبر آسان کر دیتا ہے۔ اور کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث میں قناعت اور صبر اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے۔

(٢٤٢٥) عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٢٤٢٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِی الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ.

باب: کفایت شعاری اور قناعت پسندی کا بیان۔

(٢٤٢٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)). [ترمذی: ٢٣٤٨؛ ابن ماجه: ٤١٣٨]

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مراد کو پہنچا اور چھٹکارا پایا اس نے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی روزی پر قناعت دی۔“

○ ○ ○ ○

(٢٤٢٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)). [بخاری: ٦٤٦٠؛ ترمذی: ٢٣٦١؛ ابن ماجه: ٤١٣٩؛ وانظر فی مسلم: ٧٤٤٠، ٧٤٤١، ٧٤٤٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ ”یا اللہ! محمد ﷺ کی آل کی روزی موافق ضرورت کے رکھ۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی دنیا کی طوم وتریاق اور ساز و براق اور زر بردستی کی دھوم دھام اور ہجوم عوام اور ناحق کی زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھ اور حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے ((خیر الامور اوسطها)) اور قوت اہل لغت کے نزدیک رمق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت کرنی قوت لا یموت پر۔

بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ

باب: مؤلفۃ القلوب اور جسے اگر نہ دیا جائے تو اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ اِنْ لَمْ يُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَاءٍ بِجَهْلِهٖ وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَاَحْكَامِهِمْ.

کے ایمان کا خوف ہو اسے دینے اور جو اپنی جہالت کی وجہ سے سختی سے سوال کرے اور خوارج اور ان کے احکامات کا بیان۔

(٢٤٢٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ قَالَ: ((اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّسْاَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْيُبَخِّلُوْنِيْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ)).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم فرمایا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اللہ اس کے مستحق اور لوگ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے مجھے مجبور کیا دو باتوں میں کہ یا تو مجھ سے بے حیائی سے مانگیں یا میں ان کے آگے بخیل ٹھہروں۔ سو میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔''

فائدہ۔ غرض یہ کہ انہوں نے مجھے بہت الحاح سے سوال کیا بہ سبب ضعف ایمان کے اور اگر میں ان کو نہ دیتا تو بخیل کہتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلوں اور سخت دل اور ضعف الایمان لوگوں سے مدارات کرنا ضروری ہے اور اس مصلحت سے ان کو مال دینا روا ہے۔

(٢٤٢٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْلِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ. [بخاري: ٣١٤٩، ٥٨٠٩، ٦٠٨٨؛ ابن ماجه: ٣٥٥٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ ﷺ نے ایک نجران (شہر کا نام ہے) کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤں کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ میں نے دیکھا آپ ﷺ کی گردن کے مونڈھے پر چادر کا نشان بن گیا اور اس کا حاشیہ گڑ گیا۔ اس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے۔ پھر کہا: اے محمد! حکم کرو میرے لیے اس مال میں سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپ کے پاس ہے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنسے اور حکم کیا اس کو کچھ دینے کا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اور اس کی اس گاؤزوری پر کچھ غصہ نہ فرمایا۔ یہ کمال خلق اور حلم تھا آپ ﷺ کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلوں کی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر حلم و صبر و درگزر کرنا اور ان کے سوء ادب کے بدلے میں ان سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی سے برتنا چاہیے جیسے آپ ﷺ ہنس دیئے اور اس کو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا ہے۔

(٢٤٣٠) عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: ثُمَّ جَبَذَهٗ اِلَيْهِ جَبْذَةً رَجَعَ

اسحٰق سے بذریعہ انس رضی اللہ عنہ کے وہی روایت مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول اللہ ﷺ اس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت میں یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ: فَجَاذَبَهٗ حَتّٰى انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتّٰى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهٗ فِيْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

کا رسول اللہ ﷺ کے گلے میں رہ گیا۔ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۲۴۳۱) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ! انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ قَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ: فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ: ((خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ)) قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ: ((رَضِيَ مَخْرَمَةُ)).

[بخاري: ۲۵۹۹، ۲۶۵۷، ۳۱۲۷، ۵۸۰۰، ۶۱۳۲؛ ابوداؤد: ۴۰۲۸؛ ترمذي: ۲۸۱۸؛ نسائي: ۵۳۳۹]

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کیں رسول اللہ ﷺ نے قبائیں اور مخرمہ کو کوئی نہ دی، تب مخرمہ نے کہا: اے میرے بیٹے! میرے ساتھ چلو رسول اللہ ﷺ تک۔ سو میں ان کے ساتھ گیا اور انہوں نے کہا: تم گھر میں جا کر انہیں بلاؤ میں نے حضور کو بلایا۔ آپ ﷺ نکلے اس میں کی ایک قبا اوڑھی اور فرمایا: ''یہ میں نے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی۔'' اور پھر آپ ﷺ نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا: ''مخرمہ خوش ہو گئے۔''

○ ○ ○ ○

(۲۴۳۲) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا عَلَيْهِ عَسٰى اَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ: فَقَامَ اَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهٗ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ)).

[راجع: ۲۴۳۱]

مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئیں اور مجھ سے میرے باپ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! میرے ساتھ چلو شاید ہم کو بھی اس میں سے کچھ دیں غرض میرے باپ دروازے پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضور ﷺ نے ان کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ ﷺ اس کے پھول بوٹوں کی طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس میں سخاوت وجود اور بذل وعطا رسول اللہ ﷺ کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے یاروں کا خیال رکھنا اور ان کی دل جوئی اور مدارات کرنا۔

بَابُ اِعْطَاءِ مَنْ يُّخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ. باب: ضعیف الایمان لوگوں کو دینے کا بیان۔

(۲۴۳۳) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ: فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهٖ وَهُوَ

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی ان میں بیٹھا تھا اور آپ ﷺ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک ان سب سے اچھا تھا سو میں رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: [يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!] مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: ((أَوْ مُسْلِمًا)) فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: ((أَوْ مُسْلِمًا)) فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: ((أَوْمُسْلِمًا)) قَالَ: ((إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ)) وَفِيْ حَدِيْثِ الْحُلْوَانِيِّ: تَكْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ

[راجع: ۳۷۸]

اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اس کو مؤمن سمجھتا ہوں' آپ ﷺ اس کو کیوں نہیں دیتے' میں اسے اللہ کی قسم! مؤمن جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید مسلم ہو۔'' پھر میں تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اسے کیوں نہیں دیتے' اس کو اللہ کی قسم! میں مؤمن جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید مسلم ہو۔'' پھر میں چپ ہو رہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھ پر غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اسے کیوں نہیں دیتے' اللہ کی قسم! میں اسے مؤمن جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید مسلم ہو۔'' پھر تیسری بار میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں اکثر ایک کو دیتا ہوں اور دوسرا میرے نزدیک اس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر میں اسے نہ دوں گا تو یہ اوندھے منہ دوزخ میں چلا جائے گا۔'' اور حلوانی کی روایت میں وہ قول جو تین بار مروی ہوا دو ہی بار ہے۔

فائدہ: اس میں صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ وہ تکلیف پا کر ایمان سے پھر نہ جائیں اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہیں کہ وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھرنے والے نہیں اور انہیں کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں۔

(۲۴۳۴) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

[راجع: ۲۴۳۳]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۴۳۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هٰذَا يَعْنِيْ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا۔ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ: فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ: ((أَقِتَالًا؟ أَيْ سَعْدُ! إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ))۔

[راجع: ۳۸۱]

محمد بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی۔ اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور شانے کے بیچ میں ہاتھ مارا اور فرمایا: ''کیا لڑتے ہو اے سعد!'' پھر آگے وہی بات فرمائی (یہ آپ ﷺ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ ان کی کیا مجال تھی جو حضور ﷺ سے لڑتے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصَبُّرِ مَنْ قَوِيَ إِيْمَانُهٗ

باب: قوی الایمان لوگوں کو صبر کی تلقین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٤٣٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِهِمْ. قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟)) فَقَالَ لَهُ: فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَوَاللّٰهِ! لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهِ)) فَقَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ رَضِيْنَا قَالَ: ((فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ)) قَالُوْا: سَنَصْبِرُ.

[بخاری: ٥٨٦٠]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انصار کے چند لوگوں نے حنین کے دن کہا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اموال ہوازن میں سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوا دیا اور رسول اللہ ﷺ نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ کہنے لگے: اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں چھوڑ کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی اور آپ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور ان کو ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' تب ان میں سے سمجھ دار لوگوں نے کہا کہ جو ہم میں فہمیدہ لوگ ہیں یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور بعض کم سن لوگ ہم میں سے بولے کہ اللہ بخشے رسول اللہ ﷺ کو کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ہماری تلواریں ان کے خون ابھی تک ٹپکا رہی ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے ان کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہیں ہوتے اس سے کہ لوگ تو مال لے کر اپنے گھر چلے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ۔ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم جو لے کر گھر جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر گھر جائیں گے۔'' (البتہ رسول اللہ ﷺ کا دامن ساری دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم راضی ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگے تم پر بہت لوگ مقدم کیے جائیں گے۔ (یعنی تمہیں چھوڑ کر اوروں کو دیں گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اس کے رسول سے کہ میں حوض (کوثر) پر ہوں گا۔'' انہوں نے کہا: اب ہم صبر کریں گے۔ (بعون اللہ و قوتہ).

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا اس کو خمس میں نہیں گنا اور باقی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو خمس میں سے دیا ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جس کو چاہے اس میں سے زیادہ دے یا ایک شخص کو اس میں سے بہت کچھ دے دے اور اسی طرح امام کو اختیار ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) کسی مصلحت کی نظر سے اور حضور ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکام ہوں گے وہ تم کو چھوڑ کر اوروں کے تئیں اموال دنیاوی دیا کریں گے، سوتم کو ضروری ہے کہ نعمائے اخروی پر نظر رکھو اور مجھ سے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو۔

(٢٤٣٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ اَنَّهُ قَالَ: لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اَنَسٌ: فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ: فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ . [بخاری: ٧٤٤١]

انس بن مالک ؓ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اسی روایت کی مثل جو گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا: پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اناسٌ منا میں منا کا لفظ نہیں کہا باقی مضمون وہی ہے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زہیر بن حرب نے، ان سے یعقوب نے، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے، ان سے ان کے چچا نے، ان سے انس بن مالک ؓ نے اور روایت کی حدیث مثل اس کی (جو گزری) اور اس میں بھی ہے کہ انس ؓ نے کہا: پھر ہم صبر نہ کر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اس کے اوپر گزری)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٤٣٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: قَالُوْا: نَصْبِرُ كَرِوَايَةِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں انس ؓ کا قول ہے کہ انہوں نے کہا: ہم صبر کریں گے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٣٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَنْصَارَ فَقَالَ: ((اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ)) فَقَالُوْا: لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)) فَقَالَ: ((اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ)). [بخاری: ٣٥٢٨، ٣١٤٦، ٤٣٣٤، ٦٧٦٢، ٦٧٦١؛ ترمذی: ٣٩٠١؛ نسائی: ٢٦١٠]

انس ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور فرمایا: ”تم میں کوئی غیر ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہن کا لڑکا قوم میں داخل ہے۔“ پھر فرمایا: ”قریش نے ابھی جاہلیت کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی فریاد رسی کروں اور ان کی دلجوئی کروں اور کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ (باقی رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھ وہ تو ایسی ہے) کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لیں اور انصار ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو) تو میں انصار ہی کی گھاٹی میں جاؤں۔“ (اور ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑوں)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ ﷺ کی ان کے ساتھ معلوم ہوئی۔

(٢٤٤٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَتِ

انس ؓ نے کہا: جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش میں بانٹی گئی اور انصار نے کہا: یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلواریں خون بہائیں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْأَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَاِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ: ((مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟)) قَالُوْا: هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ: ((اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ)). [راجع: ٣٧٧٨، ٤٣٣٢]

غنیمت یہ لوگ لے جائیں اور یہ خبر حضور کو پہنچی سو آپ ﷺ نے ان کو اکٹھا کیا اور فرمایا: ''یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہنچی ہے؟'' انہوں نے عرض کی کہ ہاں وہی بات ہے جو آپ ﷺ کو پہنچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو خوشی نہیں ہوتی کہ اور لوگ دنیا لے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہے کہ اگر یہ لوگ ایک میدان کی راہ لیں یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کی تو میں انصار کی وادی میں چلوں یا انہی کی گھاٹی میں۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤٤١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ [وَغَيْرُهُمْ] بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ: فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ: اِلْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ!)) فَقَالُوْا: لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ؟)) قَالُوْا: لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ: وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ: ((اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ)) وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟))

انس ﷜ نے کہا: جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور قبیلوں کے لوگ اپنی اولاد اور جانوروں کو لے کر آئے نبی ﷺ کے ساتھ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ بھی جن کو طلقاء کہتے ہیں پھر یہ سب ایک بار پیٹھ دے دیئے یہاں تک کہ حضور ﷺ اکیلے رہ گئے اور اس دن دو آوازیں دیں کہ ان کے بیچ میں کچھ نہیں کہا پہلے داہنی طرف منہ کیا اور پکارا: ''اے انصار کے گروہ!'' تو انصار نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں اے اللہ کے رسول! آپ خوش ہوں کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے بائیں طرف منہ کیا اور پکارا ''اے گروہ انصار کے!'' تو انہوں نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ خوش ہوں کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں اور آپ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ اس سے اتر پڑے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ ہوں (مقام بندگی سے بڑھ کر کوئی فخر کا مقام نہیں، شیخ اکبر نے اس کی خوب تصریح کی ہے کہ مقام عبدیت خاص ہے انبیا کے واسطے اور کسی کو اس مقام میں مشارکت نہیں۔ سبحان اللہ! اللہ کا بندہ ہونا کتنی بڑی نعمت ہے کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے۔

داغ غلامیت کزد پایہ خسرو بلند
صدر ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید)

اور اس کا رسول، اور شکست کھا گئے مشرک لوگ۔'' اور آنحضرت ﷺ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَسَكَتُوْا فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَضِيْنَا قَالَ: فَقَالَ: ((لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ)) قَالَ هِشَامٌ: فَقُلْتُ: يَا اَبَا حَمْزَةَ! اَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ؟ قَالَ: وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ؟

[بخاری:٤٣٣٣]

بہت لوٹ کا مال ہاتھ آیا اور آپ ﷺ نے اس کو مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور مکہ کے لوگوں میں اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا۔ تب انصار نے کہا کہ کٹھن گھڑی میں تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ کو یہ خبر لگی سو آپ ﷺ نے ان کو ایک خیمہ میں اکٹھا کیا اور فرمایا: ''اے انصار کے گروہ! یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تم سے پہنچی ہے۔'' تب وہ چپ ہو رہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے گروہ! کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو اس پر کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں گے اور تم محمد ﷺ کو لے جا کر اپنے گھر میں محفوظ رکھ لو۔'' انہوں نے کہا: بیشک اے اللہ کے رسول! ہم راضی ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری میں تو میں انصار کی گھاٹی کی راہ لوں۔'' ہشام نے کہا: میں نے کہا: اے ابوحمزہ! تم اس وقت حاضر تھے؟ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر کہاں جاتا؟

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٤٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا فَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ رَاَيْتُ قَالَ: فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ: وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُبْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِىْ خَلْفَ ظُهُوْرِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَالَ الْمُهَاجِرِيْنَ! يَالَ الْمُهَاجِرِيْنَ!)) ثُمَّ قَالَ: ((يَالَ الْاَنْصَارِ! يَالَ الْاَنْصَارِ!)) قَالَ قَالَ اَنَسٌ: هٰذَا حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ: قُلْنَا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاَيْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ: فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّائِفِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالیٰ) پھر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفیں باندھ کر آئے جو میں نے دیکھیں اور پہلے گھوڑوں نے صف باندھی (یعنی سواروں نے) پھر لڑنے والے لوگوں نے، پھر عورتوں نے، ان کے پیچھے پھر صف باندھی بکریوں نے، پھر چار پایوں نے اور ہم بہت لوگ تھے کہ پہنچ گئے تھے چھ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت میں اس دن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میں گزرا) اور ہماری ایک جانب کے سواروں پر خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بارگی ہمارے گھوڑے پیٹھ کی طرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہاں تک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہمارے اور گاؤں کے لوگ بھاگنے لگے اور جن لوگوں کو میں جانتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے پکارا کہ ''ہاں اے مہاجرین!'' ہاں اے مہاجرین! پھر پکارا کہ ''اے انصار! اے انصار!'' اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا: یہ حدیث میرے چچاؤں کی ہے پھر ہم نے کہا: حاضر ہیں ہم اے اللہ کے رسول پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم! کہ ہم پہنچے نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور ہم نے وہ کل مال لے لیا پھر ہم طائف کی طرف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ فَنَزَلْنَا قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ.

چلے اوران کو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور نزول فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور ایک ایک کو سو سو اونٹ عطا فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابوالتیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٤٣) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ؓ قَالَ: أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ.

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ؟
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ
يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُوْنَ امْرِئٍ مِنْهُمَا
وَمَنْ يُخْفَضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ: فَأَتَمَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً.

حضرت رافع بن خدیج ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیے تو عباس نے یہ اشعار کہے۔ جو اوپر مذکور ہوئے تب آپ ﷺ نے ان کے سو اونٹ پورے کر دیے۔

ترجمہ اشعار: آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جس کا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ میں مقرر فرماتے ہیں حالانکہ عیینہ اور اقرع دونوں مرداس سے یعنی مجھ سے کسی مجمع میں بڑھ نہیں سکتے اور میں ان دونوں سے کچھ کم نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچے ہوگئی وہ پھر اوپر نہ ہوئی۔

تب آپ ﷺ نے سو اونٹ پورے کر دیے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٤٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً. [راجع: ٢٤٤٣]

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی ﷺ نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اس کی اور اتنی بات زیادہ بیان کی کہ علقمہ بن علاثہ کو سو دیے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٤٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيْثِهٖ. [راجع: ٢٤٤٣]

عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں نہ شعروں کا۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ؓ أَنَّ

عبداللہ بن زید ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین فتح کیا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَاَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُصِيْبُوْا مَا اَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَمُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ بِيْ)) وَيَقُوْلُوْنَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَنُّ فَقَالَ: ((اَلَا تُجِيْبُوْنِيْ؟)) فَقَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَنُّ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْاَمْرِ كَذَا [وَكَذَا])). لِاَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو وَاَنْ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ: ((اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْاِبِلِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى رِحَالِكُمُ الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ)).

[بخاري: ٤٣٣٠، ٧٢٤٥]

غنیمت تقسیم کی اور مؤلفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ ﷺ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہیں کہ جیسا اور لوگوں کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: ''اے انصار کے گروہ! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا میں نے محتاج نہیں پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سبب سے تم کو امیر کیا اور کیا میں نے تم کو متفرق نہیں پایا پھر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو۔'' (انصار میں دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس، دوسرے خزرج ان میں سو برس سے برابر لڑائی چلی آتی تھی حضور ﷺ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے: اللہ اور رسول ﷺ کا ان پر بہت احسان ہے (یعنی جو آپ نے کیا وہی حق ہے ہم اس پر راضی ہیں) پھر حضور ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے جواب نہیں دیتے۔'' انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بہت ہی احسان ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو۔'' کئی چیزوں کا آپ نے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہیں: میں انہیں بھول گیا (تو یہ نہیں ہو سکتا) پھر فرمایا: ''تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھر جاؤ۔'' پھر فرمایا: ''انصار استر ہیں (یعنی بدن سے ہمارے لگے ہوئے ہیں جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہیں (یعنی بہ نسبت انصار کے ہم سے دور ہیں جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گھاٹی میں جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں جاؤں اور میرے بعد لوگ تم کو پیچھے ڈالیں گے (یعنی تم کو نہ دے کر اوروں کو دیں گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملنا مجھ سے حوض پر۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٤٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى نَاسًا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ وَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي

عبداللہ ؓ نے کہا: جب حنین کا دن ہوا رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیوں کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچھ دیا اور لوگوں سے ان کو مقدم کیا تقسیم میں۔ سو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تقسیم ایسی ہے کہ اس میں عدل نہیں ہے اور اس میں اللہ کی رضا مندی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ! إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ: ((فَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ!)) ثُمَّ قَالَ: ((يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ)) قَالَ قُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.

[بخاری: ۳۱۵۰، ۴۳۳۶]

مقصود نہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس کی خبر دوں گا رسول اللہ ﷺ کو اور میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول عدل نہ کرے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے صبر کیا۔“ اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج سے میں آپ ﷺ کو کسی بات کی خبر نہ دوں گا (اس لیے کہ آپ ﷺ کو اس میں تکلیف ہوتی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(۲۴۴۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ أُوذِيَ مُوسٰى ﷺ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ)).

[بخاری: ۳۴۰۵، ۴۳۳۵، ۶۰۵۹، ۶۱۰۰، ۶۲۹۱، ۶۳۳۶]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضا مندی اس سے مقصود نہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر چپکے سے کہہ دیا اور آپ ﷺ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ آپ کا لال ہو گیا اور میں نے آرزو کی کہ کاش اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ ستایا اور انہوں نے صبر کیا (حضرت موسیٰ علیہ السلام پردہ میں چھپ کر نہاتے تھے جاہلوں نے کہا: ان کے انثیین بڑے ہیں ایک بار پتھر پر کپڑے رکھ دیئے وہ بھاگا۔ آپ اس کے پیچھے دوڑے لوگوں نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہیں اور جب حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال ہوا ان کا جنازہ آسمان پر ملائکہ لے گئے۔ جاہلوں نے کہا: انہوں نے ان کو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے مجھے نہیں مارا۔ غرض اس طرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیا، علما کو بدنام کرتے چلے آئے ہیں خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ.

باب: خوارج اور ان کی صفات کا ذکر۔

(۲۴۴۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبِضُ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ مٹھی سی لے لے کر بانٹتے تھے اور لوگوں کو دیتے تھے تو ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اعْدِلْ قَالَ: ((وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ: ((مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)).

شخص آیا اور اس نے کہا: عدل کروائے محمد! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کروں اور تو تو بڑا بدنصیب اور بڑا نقصان والا ہو گیا اگر میں عدل نہ کروں۔“ (یعنی تو مجھے نبی سمجھ کر ایمان لایا اور جب میں ظالم ٹھہرا تو تیرا کہاں ٹھکانا لگے گا) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مجھے فرمایئے کہ میں اس منافق کو مار ڈالوں اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی پناہ لوگ کہیں گے کہ میں اپنے رفیقوں کو مارتا ہوں۔ (معلوم ہوا کہ زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اس کے یار قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن ان کے گلوں سے نہ اترے گا (یعنی دل میں اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے۔“ (بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہو جاتا ہے اور اس میں خون تک نہیں بھرتا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۴۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۴۵۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ ابْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا: أَيُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ)) فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا بھیجا مٹی میں ملا ہوا (یعنی کان سے جیسا نکلا تھا ویسا ہی تھا) رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں میں بانٹا، اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی نبہان سے اور اس پر قریش بہت جلے اور کہنے لگے کہ آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔“ اتنے میں ایک شخص آیا کہ اس کی داڑھی گھنی تھی، گال پھولے ہوئے تھے آنکھیں گڑھے میں گھسی ہوئی تھیں ماتھا اونچا تھا سر منڈا ہوا تھا اور اس نے آ کر کہا: اللہ سے ڈرائے محمد ﷺ! (یہ حلیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دو بار ایسی شکل والوں سے ایذا پہنچی ہے اللہ اس صورت سے بچائے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں نافرمانی کرونگا تو پھر اللہ تعالیٰ کی کون اطاعت کرے گا (معلوم ہوا کہ نبی سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امانتدار مقرر فرمایا اور تم لوگ امانتدار نہیں جانتے۔“ پھر وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِيْ؟)) قَالَ: ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهِ۔ يُرَوْنَ اَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ ضِنْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)) . [بخاري: ٣٣٤٤، ٤٣٥١، ٤٦٦٧، ٧٤٣٢؛ ابوداود: ٤٧٦٥؛ نسائي: ٢٥٧٧، ٤١١٢]

آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص نے اجازت مانگی قوم میں سے اس کے قتل کی لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اس کی اصل میں سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں (تمام اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے میں آتا ہے کہ پنجہ پرست، شدہ پرست، تعزیہ پرست، گور پرستوں کے یار غار، بے نمازیوں، ہیجڑوں، بھڑ دوں، رنڈیوں، زانیوں کے دوستدار، وفادار، فاسقوں، فاجروں، شاربان خمر بانعان مسکرات مغنیات کے جویاں رہتے ہیں) اسلام سے ایسا نکل جاتے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے اگر میں ان کو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہیں۔'' (یعنی جڑ پیڑ سے اڑا دیتا جیسے عاد کو باد نے برباد کیا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے خوارج کو قتل کیا اور گویا علی رضی اللہ عنہ آپ کی آرزو بر لائے آگے ان کا بیان مفصل آئے گا۔

(٢٤٥٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِيْ اَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَلَا تَاْمَنُوْنِيْ؟ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَاْتِيْنِيْ خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً)) قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ: ((وَيْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ)) قَالَ: ثُمَّ وَلّٰى

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے میں جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہیں ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں میں بانٹا۔ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل میں اور چوتھے علقمہ بن علاثہ تھے یا عامر بن طفیل تو ایک شخص نے آپ کے اصحاب میں سے کہا کہ ہم اس کے زیادہ حقدار تھے ان لوگوں سے اور یہ خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مجھے امانتدار نہیں جانتے اور میں اس کا امانتدار ہوں جو آسمان کے اوپر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے نہ جیسا ملاعین جہمیہ جو مفسدان دین ہیں خیال کرتے ہیں اور برق و بجلی کی طرح اہل سنت پر کڑکتے ہیں کہ وہ ذات مقدس ہر جگہ ہے معاذ اللہ من ذلك اور یہ ملاعین بیہودہ عقائد جہمیہ کو جان جہان جانتے ہیں اور عقیدہ انبیا کو وہم و گمان سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام۔'' پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں گھڑے میں گھسی ہوئی تھیں دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی ابھری ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا تہبند اٹھائے ہوئے کہنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ﷺ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ؟ فَقَالَ: ((لَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ يُصَلِّيْ)) قَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِّنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَالَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ)) قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: ((اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) قَالَ: اَظُنُّهٗ قَالَ: ((لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ)).

[راجع:٢٤٥١]

لگا: یارسول اللہ! اللہ سے ڈر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خرابی ہے تیری تو کیا سب زمین والوں سے بڑھ کر مستحق نہیں۔ اللہ سے ڈرنے کا'' (یعنی سب سے زیادہ تو تو ہے مستحق اس سے ڈرنے کا اس لیے کہ اسکے رسول سے بے ادبی کرتا ہے) پھر وہ شخص چلا اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ ماروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں شاید یہ نماز پڑھتا ہو'' (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت نماز پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ آپ اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم نہیں ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھوں نہ یہ کہ کسی کا پیٹ پھاڑوں۔'' پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا اور وہ پیٹھ موڑ بے جارہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھیں گے مگر گلے سے نیچے نہیں اترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا یک شنبہ قرآن پڑھیں گے مگر عقیدہ یہ رکھیں گے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیونکر گلے اترے) نکل جائیں گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے۔'' (یعنی تمام اعمال صالحہ خیر وصدقات صلوٰۃ و زکوٰۃ حج وصیام سب کچھ بجا لاتے ہیں مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو ان کے عقائد واعمال میں گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہیں جیسے تیر نکل گیا تو اس میں خون بھی نہیں بھرتا) راوی نے کہا: میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''اگر میں ان کو پاؤں تو ثمود کی طرح قتل کروں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٤٥٣) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ ابْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ: نَاتِيءُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ: نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ

یہ حدیث سابقہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس میں یہ وضاحت ہے کہ اس آدمی کو قتل کرنے کی اجازت پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مانگی پھر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مانگی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: ((لَا)) فَقَالَ: ((إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا)) وَقَالَ: قَالَ عُمَارَةُ: حَسِبْتُهُ قَالَ: ((لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ)). [راجع:٢٤٥١]

○ ○ ○ ○

(٢٤٥٤) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: زَيْدُ الْخَيْلِ وَالْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَقَالَ: نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِالْوَاحِدِ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ. وَلَمْ يَذْكُرْ: ((لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ)).

[راجع:٢٤٥١]

یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے لیکن اس میں آپ ﷺ کا یہ قول نہیں ہے کہ ''اگر میں نے ان کو پایا تو میں ان کو قتل کروں گا ثمود کے قتل کرنے کی طرح۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤٥٥) عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ؟ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُهَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِيْ مَنِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا۔ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ۔ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِيْ إِلٰى سَهْمِهِ إِلٰى نَصْلِهِ إِلٰى رِصَافِهِ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ)).

[بخاری: ٣٦١٠، ٥٠٥٨، ٦١٦٣، ٦٩٣١، ٦٩٣٣؛ابن ماجه:١٦٩]

ابوسلمہ اور عطاء دونوں، ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب میں تم نے کچھ سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ ان کا کچھ ذکر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون لوگ ہیں مگر میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے: ''اس امت میں ایک قوم نکلے گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسے ہوں گے کہ حقیر جانو گے تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور قرآن پڑھیں گے کہ ان کے حلقوں سے یا فرمایا گلوں سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی کو اور اس کی پھال کو اور اس کے پر کو اور غور کرتا ہے اس کے کنارہ اخیر کو جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں اس کی کسی چیز میں کچھ خون بھرا ہے۔'' (تو دیکھتا ہے کہ کہیں بھی نہیں بھرا)۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٥٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ کچھ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِعْدِلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِّيْ فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ. ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ)) قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ نَعَتَ. [راجع:۲۴۵۷]

اس نے کہا کہ اے رسول اللہ کے! عدل کرو۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خرابی ہے تیری جب میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا؟ اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا اگر میں نے عدل نہ کیا۔“ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”جانے دو اس لیے کہ اس کے چند یار ہوں گے کہ تم حقیر سمجھو گے اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے آگے قرآن پڑھیں گے کہ گلوں سے نہ اترے گا اسلام سے ایسے نکل جائیں گے کہ جیسے تیر شکار سے کہ دیکھتا ہے تیرانداز اس کے پیکان کو تو اس میں کچھ بھرا نہیں ہے پھر دیکھتا ہے اس کی پیکان کی جڑ کو تو اس میں کچھ نہیں پھر دیکھتا ہے اس کی لکڑی کو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر دیکھتا ہے اس کے پر کو تو اس میں بھی کچھ نہیں اور تیر اس شکار کی بیٹ اور خون سے نکل گیا اور نشانی اس گروہ کی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہے کہ ایک شانہ اس کا عورت کے پستان کا سا ہو گا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا تھلتھلاتا ہوا اور وہ گروہ اس وقت نکلے گا جب لوگوں میں پھوٹ ہو گی۔“ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے اور گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ ان سے لڑے اور میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ نے حکم فرمایا اس کے ڈھونڈنے کا اور وہ ملا اور علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اور میں نے اس کو دیکھا کہ جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں میں رسول اللہ ﷺ کے کئی معجزے واضح ہیں کہ جن کی آپ ﷺ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا۔ اول یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھوٹ کے وقت نکلے گا۔“ چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع تھی اور دونوں تحکیم پر راضی ہوئے جب ایک ہی گروہ دس ہزار کا دونوں لشکروں سے جدا ہو گیا اور دونوں گروہوں کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بشارت دی کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ اگر تم اس گروہ سے لڑو گے تو ان میں دس بھی نہ بچیں گے اور تم میں سے دس بھی نہ مارے جائیں گے چنانچہ ویسا ہی ہوا پھر آگے روایتوں میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو قتل وہ فرقہ کرے گا جو حق سے قریب تر ہو گا۔“ یعنی تم علی رضی اللہ عنہ کا فرقہ اور انہوں نے ہی قتل کیا اور (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یہ روایتیں حجت ہیں اہل سنت کی اور ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امت آپ ﷺ کی آپ ﷺ کے بعد باقی رہے گی اور ان میں شوکت اور قوت ہوگی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کریں گے اور بے موقع کہ جہاں تشدد ضروری نہیں اور ویسا ہی ہوا اور فرمایا: ''ایک مرد ایسا ہوگا اور اس کا حلیہ ایسا ہوگا۔'' چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی فریس یا عقیل ہرگز ہرگز اپنی فراست اور عقل سے نہیں کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے ہے اس میں غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے گا تو تصدیق رسالت کرے گا وللہ الحمد۔

(٢٤٥٧) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُوْنُوْنَ فِيْ أُمَّتِهِ يَخْرُجُوْنَ فِيْ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ قَالَ: ((هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ ـ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ ـ يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ)) قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا: ((الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ ـ أَوْ قَالَ الْغَرَضَ ـ فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوْقِ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً)) قَالَ: قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ. [ابوداؤد:٤٦٦٧]

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت میں ہوگی اور وہ لوگ نکلیں گے جبکہ لوگوں میں پھوٹ ہوگی اور نشانی ان کی سرمنڈانا ہوگی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ وہ بدترین خلق ہیں قتل کریں گے ان کو وہ لوگ دونوں گروہوں میں سے جو نزدیک ہوں گے حق کے۔'' (اور وہ گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تھا) اور ان کی ایک مثال آپ نے بیان فرمائی یا ایک بات کہی ''کہ آدمی جب تیر مارتا ہے شکار کو یا فرمایا: نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی میں تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی میں چٹکی میں رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں پاتا ہے۔'' ابوسعید نے کہا: اے عراق والو! تم ہی نے تو ان کو قتل کیا ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کر)

○ ○ ○ ○

(٢٤٥٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فرقہ جدا ہو جائے گا جب مسلمانوں میں پھوٹ ہوگی اور اس کو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونوں گروہوں میں حق سے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤٥٩) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ فِرْقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ)).

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں دو گروہ ہو جائیں گے اور ان دونوں میں ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور ان کو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤٦٠) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِيْ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِيْ قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٦١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثٍ ذَكَرَ فِيْهِ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَلٰی فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ.

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلٰی قَتْلِ الْخَوَارِجِ.

باب: خوارج کے قتل پر ابھارنے کے بارے میں۔

(٢٤٦٢) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْلَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[بخاري: ٣٦١١، ٥٠٥٧، ٦٩٣٠؛ ابوداود: ٤٧٦٧؛ نسائي: ٤١١٣]

سوید بن غفلہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے روایت کروں رسول اللہ ﷺ سے تو اگر میں آسمان سے گر پڑوں تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وہ بات باندھوں جو آپ نے نہیں فرمائی اور جب میں تمہارے اور اپنے بیچ میں کچھ بات کروں تو جان لو کہ لڑائی میں حیلہ اور فریب روا (جائز) ہے اب سنو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی کہ ان کے لوگ کمسن ہوں گے اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہیں گے اور قرآن ایسا پڑھیں گے کہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا اور دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر جب تم ان سے ملو تو ان کو مارو اس لیے کہ ان کے مارنے سے تم کو قیامت کے دن اللہ کے پاس سے ثواب ملے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اپنے مناقشات میں یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھ دیں بلکہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بڑا گناہ جانتے تھے اور اپنی ہلاکت کا موجب سمجھتے تھے اسی لیے صحابہ رضی اللہ عنہم نہایت عدول ہیں کہ کوئی ان میں ضعیف نہیں ہے نہ قابل جرح۔

(٢٤٦٣) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٢٤٦٢]

اعمش سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٦٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا ((يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)). [راجع: ٢٤٦٢]

اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہے اور اس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ ''وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٤٦٥) عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: فِيْهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُوْنُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ

علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا خوارج کا اور فرمایا: ''ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا: اگر تم فخر نہ کرو تو میں بیان کروں جس کا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: تم نے سنا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!.

[ابو داؤد: ٤٧٦٣؛ ابن ماجه: ١٦٧]

محمد ﷺ کی زبان مبارک سے؟ انہوں نے کہا: ہاں قسم ہے رب کعبہ کی! ہاں قسم ہے رب کعبہ کی! ہاں قسم ہے رب کعبہ کی!۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٦٦) عَنْ عَبِيْدَةَ قَالَ: لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا. [راجع: ٢٤٦٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٦٧) عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ ﷺ الَّذِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِيْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ إِلَى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلٰى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ فَتَذْهَبُوْنَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوْا فِيْ سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ. قَالَ سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى

زید سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا پڑھنا ان کے آگے کچھ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزوں کے آگے کچھ ہوگا قرآن پڑھ کر وہ سمجھیں گے کہ ہمارا اس میں فائدہ ہے اور وہ ان کا ضرر ہوگا نماز ان کے گلوں سے نہ اترے گی، نکل جائیں گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے۔'' اگر وہ لشکر جو ان پر جائے گا جان لے اس بشارت کو جس کا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی ﷺ کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب ان کے قتل میں ہے) اور نشانی ان کی یہ ہے کہ ان میں آدمی ہے کہ اس کے شانے کے سر پر عورت کے سر پستان کی مثل ہے اور اس پر بال ہیں سفید رنگ کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاتے ہو معاویہ کی طرف اہل شام پر اور ان کو چھوڑے جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دیں اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ وہی قوم ہے کہ اس لیے کہ انہوں نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مواشی کو لوگوں کے سو ان پر چلو اللہ کا نام لے کر۔ سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پھر بیان کیا مجھ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ گزرے ہم ایک پل پر (اور وہ پل تھا دبرخان کا چنانچہ نسائی کی روایت میں وارد ہوا ہے) پھر جب دونوں لشکر ملے اس دن خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا اور اس نے حکم دیا ان کو کہ اپنے نیزے پھینک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبِ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ: اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَا شِدُوْكُمْ كَمَانَا شَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَمَا اُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ ﷺ: اِلْتَمِسُوا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَامَ عَلِيٌّ ﷺ بِنَفْسِهِ حَتّٰى اَتٰى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ: اَخِّرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَللهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: اِيْ وَاللهِ الَّذِيْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ حَتّٰى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ.

[ابو داود:٤٧٦٨]

دو اور تلواریں میان سے نکال لو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ لوگ تم پر ویسی بوچھاڑ نہ کریں جیسی حرورا کے دن کی تھی سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں میان سے نکال لیں اور لوگ ان سے جا ملے اور ان کو اپنے نیزوں سے کونچ لیا اور ایک پھر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ڈھونڈو اس میں مخدج کو اور اس کو ڈھونڈا اور نہ پایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے اور ان مقتولوں کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو ہٹاؤ پھر اس کو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! پھر فرمایا کہ سچا ہے اللہ تعالیٰ اور پیغام پہنچایا اس کے رسول نے۔ کہا راوی نے کہ پھر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین! قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپ نے سنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہیں معبود ہے کوئی سوا اس کے یہاں تک کہ تین بار اس نے آپ کو قسم دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی اس پر کہ سنا ہے میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ قسم دلانا ان کا صرف اس لیے تھا کہ لوگوں کو یقین آ جائے اور اس بشارت سے خوش ہوں اور معجزہ رسول اللہ ﷺ کا بخوبی معلوم ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے رفیق حق پر ہیں اور وہ اس جنگ میں مثاب ہیں اور بر سر صواب۔

(٢٤٦٨) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ ﷺ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ قَالُوْا: لَاحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا اِنِّيْ لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِيْ هٰؤُلَاءِ (يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوْزُ هٰذَا

عبید اللہ رضی اللہ عنہ جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان سے روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور جب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حروریہ نے کہا: لَاحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی حکم نہیں کسی کا سوا اللہ کے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ ان کا اس سے باطل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا تھا ان لوگوں کا کہ "میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں اور ان کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا ہے۔ اور اشارہ کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مِنْهُمْ. وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ. مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْهِ مِنْهُمْ اَسْوَدُ اِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ اَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ)) فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَوَاللّٰهِ! مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِيْ خَرِبَةٍ فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَاَنَا حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ زَادَ يُوْنُسُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ: رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ.

اپنے حلق کی طرف (یعنی حق بات حلق سے نیچے نہیں اترتی) اور اللہ کی مخلوق میں بڑے دشمن اللہ کے یہی ہیں ان میں ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ اس کا ایسا ہے کہ جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان" فرمایا پھر جب قتل کیا ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے تو فرمایا: دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا انہوں نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں نے جھوٹ نہیں کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جھوٹ نہیں فرمایا نہ میں نے تم سے جھوٹ کہا) دوبار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اس کو ایک کھنڈر میں اور لائے اس کو یہاں تک کہ رکھ دیا لاشہ اس کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ میں حاضر تھا اس جگہ جب انہوں نے یہ کام کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں یہ فرمایا اور یونس کی روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھ سے ایک شخص نے ابن حنین سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے اسود کو۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ.

باب: خوارج کا ساری مخلوق سے بدتر ہونے کا بیان۔

(٢٤٦٩) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ. اَوْسَيَكُوْنُ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ. قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ)).

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بعد میرے میری امت سے یا فرمایا: اب ہوگی بعد میرے میری امت میں وہ قوم کہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلقوں میں سے نیچے نہ اترے گا دین سے وہ ایسا نکل جائیں گے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آئیں گے وہ دین میں وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔

فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ اَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: مَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ كَذَا وَكَذَا؟ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ: وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. [ابن ماجه:١٧٠]

ابن صامت نے کہا کہ پھر میں ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہیں اور میں نے کہا: وہ کیا حدیث ہے جو میں نے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے؟ اور ذکر کی میں نے یہ حدیث تو انہوں نے کہا: میں نے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٧٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهٗ.

سہیل نے کہا: سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوارج کا اور کہا انہوں نے کہ سنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اشارہ کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ۔ ((قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْا تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)). [بخاری:٦٩٣٤]

تھے مشرق کی طرف اور فرماتے تھے: "وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں اپنی زبانوں سے اور اتر تا نہیں ہے انکے گلوں سے، نکل جاتے ہیں وہ دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٤٧١) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((يَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ)). [راجع:٢٤٧٠]

اور یہ روایت کی ہم سے ابو کامل نے، انہوں نے عبدالواحد سے، انہوں نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "نکلیں گی ان سے کئی قومیں۔"

(٢٤٧٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَتِيْهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُ وْسُهُمْ)). [راجع:٢٤٧٠]

سہل بن حنیف نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک قوم نکلے گی مشرق کی طرف سے سر منڈائے ہوئے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الزَّكٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلٰى آلِهٖ وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ.

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب پر زکوٰۃ حرام ہے۔

(٢٤٧٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَخَذَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ؟)) [بخاری: ١٤٩١، ٣٠٧٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے منہ میں لے کر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تھو تھو پھینک دے اس کو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے۔"

○ ○ ○ ○

(٢٤٧٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ؟)). [راجع:٢٤٧٣]

شعبہ سے یہی روایت آتی ہے اور اس میں یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم کو صدقہ حلال نہیں۔"

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑوں کو بچانا واجب ہے اس سے چھوٹوں کو بھی بچانا واجب ہے اور یہ ان کے ولیوں کو ضروری ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا اور جو ان کے موافق ہیں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہیں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض علما کے نزدیک سب قریش اس میں داخل ہیں اور اصبغ مالکی رحمہ اللہ نے کہا: وہ اولاد ہیں قصی کی۔ اور دلیل شافعی رحمہ اللہ کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہی ہیں۔" اور آپ نے حصہ ذوی القربیٰ کا انہیں میں تقسیم کیا اور یہ حکم زکوٰۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع میں امام شافعی رحمہ اللہ کے تین قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) دونوں پر حرام ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ دونوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے موالی میں بھی شافعیہ کے دو قول ہیں اور صحیح یہی ہے کہ ان پر بھی حرام ہے اس حدیث کی رد سے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ان کو حلال ہے اور کوفیوں اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی کہتے ہیں اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی بنی ہاشم میں ہے اور ان کے سوا اوروں کے موالی میں اختلاف نہیں یعنی ان کو حلال ہے بالا جماع اور یہ بات ان کی کچھ نہیں، بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب دونوں کے موالی پر حرام ہے اور ان میں کسی کا فرق نہیں ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٢٤٧٥) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: ((اَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ)).
[راجع: ٢٤٧٣]

شعبہ سے اس روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“

○ ○ ○ ○

(٢٤٧٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بچھونے پر کھجور پڑی پاتا ہوں اور اٹھاتا ہوں کہ کھاؤں پھر ڈرتا ہوں کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینک دیتا ہوں۔“

فائدہ: اب عوام بلکہ خواص میں بھی اس کے خلاف ہو رہا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلاف طہارت لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگوں کا قاعدہ اس کے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود یقین کے بھی نہ چھوڑیں گے اور طہارت ظاہری میں وہ وساوس پیدا کریں گے کہ معاذ اللہ۔

(٢٤٧٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ. اَوْ فِيْ بَيْتِيْ. فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً [اَوْ مِنَ الصَّدَقَةِ] فَاُلْقِيْهَا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٧٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ: ((لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا)). [بخاري: ٢٠٥٥، ٢٤٣١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھا لیتا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان روایتوں سے ورع ثابت ہوا اس لیے کہ یہ کھجور مجرد احتمال سے حرام نہیں ہوتی مگر اس کا ترک ورع کی راہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں پڑی ملیں تو ان کی پہچان کرانا ضروری نہیں مگر ان کو استعمال میں لانا درست ہے اور آپ نے صدقہ کے خوف سے چھوڑ دیا اور نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہ حکم متفق علیہ ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مالک ایسی چیزوں کو نہ ڈھونڈتا ہے نہ اس کے تلف ہونے کا غم کرتا ہے۔

(٢٤٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ: ((لَوْ لَا اَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَ كَلْتُهَا)). [راجع:۲٤۷۸]

میں اسے کھالیتا۔"

(۲٤۸۰) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ: ((لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَ كَلْتُهَا)).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی تو فرمایا: "اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔"

بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الصَّدَقَةِ.

باب: آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کو استعمال نہ کرنے کا بیان۔

(۲٤۸۱) عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ: اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا: وَاللّٰهِ! لَوْبَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ - قَالَا لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مِمَّا يُصِيْبُ النَّاسُ! قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَاتَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ: عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: اَرْسِلُوْهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا ثُمَّ قَالَ: ((اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ)) ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ: فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ

عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جمع ہوئے ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب اور دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم بھیج دیں ان دونوں لڑکوں کو یعنی مجھ کو اور فضل بن عباس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہ دونوں جا کر عرض کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تحصیلدار بنا دیں ان زکوتوں پر اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر ادا کر دیں جیسے اور لوگ ادا کرتے ہیں اور کچھ ان کو مل جائے جیسے اور لوگوں کو ملتا ہے غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے آگے کھڑے ہوئے اور ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مت بھیجو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! ایسا نہیں کرنے والے (اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوٰۃ سیدوں کو حرام ہے) پس برا کہنے لگے حضرت علی کو ربیعہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم! تم ہمارے ساتھ یہ جو کرتے ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا پایا ہے تو اس کا تو ہم تم سے کچھ حسد نہیں کرتے تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ان دونوں کو روانہ کرو۔ اور ہم دونوں گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم دونوں جلدی سے حجرے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جا پہنچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم دونوں کے کان پکڑے (یہ شفقت اور ملاعبت تھی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش ہوتے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ظاہر کرو جو تم دل میں گھڑے باندھ لائے ہو۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حجرے میں گئے اور ہم بھی اور اس دن آپ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تھے پھر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ تم بولو غرض ایک نے عرض کی کہ

هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَتُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُوْنَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيْلًا حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ: وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ عَلَيْنَا مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ادْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ ـ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ ـ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)) قَالَ: فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: ((أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ)) لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ. فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ: ((أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ)) فَأَنْكَحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: ((أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي . [ابوداؤد: ٢٩٨٥، نسائی: ٢٦٠٨]

یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہیں اور سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں قرابت والوں سے اور ہم نکاح کو پہنچ گئے ہیں (یعنی جوان ہو گئے ہیں) پھر ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ ہم کو ان زکوتوں پر تحصیلدار بنا دیں کہ ہم بھی آپ کو تحصیل لا دیں جیسے اور لوگ لاتے ہیں اور ہم کو بھی کچھ مل جائے جیسے اوروں کو مل جاتا ہے (تاکہ ہمارے نکاح کا خرچ نکل آئے) پھر حضور چپ ہو رہے بڑی دیر تک یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''زکوٰۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے (شاید یہ مثل یہیں سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھوں کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تھا آپ ﷺ کے خزانچی کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تھے اور بلا لاؤ نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو۔'' کہا راوی نے کہ پھر یہ دونوں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے محمیہ سے فرمایا: ''تم اپنی لڑکی اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو۔'' اور نوفل بن حارث سے فرمایا: ''تم اپنی لڑکی اس لڑکے سے بیاہ دو۔'' یعنی مجھ سے (یعنی عبدالمطلب بن ربیعہ سے جو راوی حدیث ہیں) غرض میرا نکاح کر دیا آپ ﷺ نے اور محمیہ سے فرمایا: ''ان دونوں کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا اتنا۔'' زہری نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہیں فرمائی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے ﴿إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ﴾ ویسا ہی اس روایت میں بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لمع لغت میں اسی کو کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جائے خواہ یوں دیا جائے غرض آٹھوں اسباب جو قبول زکوٰۃ کے ہیں ان سب میں سے کوئی وجہ ہو ان کو لینا اس کا روا نہیں اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی مؤید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل میں، وہ ضعیف مذہب ہے بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس میں علت اس کی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اس لیے ہیں کہ زکوٰۃ کے نکالنے سے ان کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ﴾.

(٢٤٨٢) عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ [بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ] وَالْعَبَّاسَ

عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ ان کے باپ ربیعہ اور عباس بن عبدالمطلب دونوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ: ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَقَالَ فِيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ ﷺ رِدَائَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ: أَنَا أَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ! لَا أَرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا أَبْنَاكُمَا بِحَوْرِمَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) وَقَالَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادْعُوْا لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ.

گزری اور اس میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ میں باپ ہوں حسن رضی اللہ عنہ کا اور سید ہوں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس جگہ سے نہ جاؤں گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹیں تمہاری بات کا جواب لے کر جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے کہلا بھیجی ہے پھر ہمارے لیے یہ فرمایا: ”یہ میل ہے لوگوں کی اور یہ محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ کو جائز نہیں۔“ اور فرمایا: ”بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو۔“ اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ ﷺ نے ان کو تحصیل دار کیا تھا خمسوں پر۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِبَنِيْ هَاشِمٍ.

باب: حضور اکرم ﷺ اور آپ کی اولاد پر ہدیہ حلال ہے۔

(٢٤٨٣) عَنْ جُوَيْرِيَةَ ﷺ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟)) قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ: ((قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا)).

جویریہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی زوجہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں آئے اور فرمایا: ”کچھ کھانا ہے؟“ تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں قسم ہے اللہ کی! اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں ہے مگر چند ہڈیاں بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ میں ملی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہ تک پہنچ گیا۔“

فائدہ: یعنی جب صدقہ جس کو دینا تھا اس تک پہنچ گیا اور اس نے دوسرے کو دے دیا تو اب حرمت اس کی جو سادات پر تھی باقی نہ رہی اس لیے کہ اب وہ ہدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ رہا اور اس میں دلیل ہے شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین کی کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اس کا بیچنا اس کو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا۔ جس کو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اس کو حلال ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اس گوشت کی روا نہیں مگر دلیل ان کی معلوم نہیں اور ظاہراً اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٢٤٨٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

زہری سے ان اسناد کے ساتھ گزشتہ حدیث کی طرح روایت مروی ہے۔

(٢٤٨٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: أَهْدَتْ بَرِيْرَةُ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہدیہ دیا بریرہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو کچھ گوشت کہ اس کو کسی نے صدقہ دیا تھا تو آپ ﷺ نے لیا اور فرمایا: ان کے لیے صدقہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تُصُدِّقَ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)). [بخاری: ١٤٩٥، ٢٥٧٧؛ ابوداؤد: ١٦٥٥؛ نسائی: ٣٧٦٩]

ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٢٤٨٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ گائے کا گوشت لائے نبی ﷺ کے پاس اور کسی نے کہا: یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ۔“

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی میں ہے۔

(٢٤٨٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ فِيْ بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ)). [نسائی: ٣٤٤٨؛ وانظر فی مسلم: ٣٧٨١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس پر صدقہ ہے اور تم پر ہدیہ ہے سو تم کھاؤ۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہاں ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولاء اسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے۔

(٢٤٨٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [بخاری: ١٤٩٣؛ نسائی: ٣٤٥٣، ٣٤٥٤، ٤٦٥٧؛ وانظر فی مسلم: ٣٧٨٢، ٣٧٨٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٨٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ)). [بخاری: ٤٥٦، ٥٢٧٩، ٥٤٣٠؛ مسلم: ٣٧٦٥؛ نسائی: ٣٤٤٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٤٩٠) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: بَعَثَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ إِلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها مِنْهَا بِشَيْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَائِشَةَ قَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالَتْ: لَا إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ: ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا)).

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بھیجا میرے پاس رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کو صدقہ کی تو میں نے اس میں سے تھوڑا گوشت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں مگر نسیبہ نے (یعنی ام عطیہ نے) ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اس بکری میں سے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اپنی جگہ پہنچ گئی۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ١٤٤٦، ١٤٩٤، ٢٥٧٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ- یعنی صدقہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے واسطے تھا ان کو پہنچ گیا۔ اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کھاؤ، اور ہمیں کھلاؤ۔

بَابُ قُبُوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْهَدِيَّةَ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ.

باب: رسول اللہ ﷺ کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ کو رد کرنا۔

(٢٤٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب کھانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ- یہ پوچھنا آپ ﷺ کا ورع کی راہ سے تھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ ﷺ صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل ماکل ومشارب کا دریافت کرنا روا ہوا۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ أَتٰى بِصَدَقَتِهِ.

باب: صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا بیان۔

(٢٤٩٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلَيْهِمْ)) فَأَتَاهُ أَبِيْ أَبُوْ أَوْفٰى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِيْ أَوْفٰى)). [بخاري: ١٤٩٧، ٤١٦٦، ٦٣٣٢، ٦٣٥٩؛ ابوداؤد: ١٥٩٠؛ نسائي: ٢٤٥٨؛ ابن ماجه: ١٧٩٦]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ ﷺ ان کے لیے (دعا) فرماتے تھے: ''یا اللہ! رحمت کر ان کے اوپر۔'' پھر آئے باپ ابو اوفی کے صدقہ لے کر تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! رحمت کر ابو اوفی کی آل پر۔''

فائدہ- یہ دعا فرمانا آپ ﷺ کا بموجب اس آیت شریف کے تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ اور مذہب مشہور علما کا یہی ہے دعا زکوٰۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بھی اسی طرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے واسطے مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا زکوٰۃ لینے کو اور ان کو دعا کا حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم ان کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جمہور نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ دعا نبی ﷺ کی ان کے لیے باعث تسکین تھی بخلاف اوروں کے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے: أَجَرَكَ اللّٰهُ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَجَعَلَكَ طَهُورًا وَبَارَكَ لَكَ فِيمَا أَبْقَيْتَ مگر جب تک یہ الفاظ کسی روایت کے ثابت نہ ہوں مجرد قول کسی کا ثبوت استحباب نہیں ہوسکتا اور تحصیلدار کا یہ کہنا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فُلَانٍ اس کو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اس کو جائز کہا ہے اس حدیث کی رو سے اور جنہوں نے مکروہ کہا ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز مگر انبیا علیہم السلام کی ذیل میں اس لیے کہ صلوٰۃ لسان سلف میں انبیا کے ساتھ خاص تھی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کے واسطے اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمد عزوجل، اگرچہ آپ بھی عزیز وجلیل ہیں اسی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابوبکر [ﷺ] اور اگرچہ معنی اس کے بھی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اس میں کہ یہ نہی تنزیہی ہے یا تحریم یا مجرد ادب ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے کراہت تنزیہی اس لیے کہ یہ شعار ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اہل بدع کا اور ان کے شعار سے منع کیے گئے ہیں۔ اور اتفاق ہے اس پر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوٰۃ بشراکت انبیا جائز ہے جیسے آیا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اور شیخ ابومحمد جوینی اصحاب شافعیہ سے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ سلام بھی بمعنی صلوٰۃ ہے اور اس کو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیاء علیہم السلام کے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ وسلام کو قرین کیا۔ غرض یوں نہ کہنا چاہیے کہ فلاں علیہ السلام نے (مثلاً کہیں کہ عبدالکریم [علیہ السلام] نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی و میت سے کہنا درست ہے) جیسے کہیں السلام علیکم یا السلام علیك. واللہ اعلم (النووی رحمہ اللہ)

(٢٤٩٣) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ: ((صَلِّ عَلَيْهِمْ)) [راجع:٢٤٩٤]

• مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ نے ان پر رحمت کی دعا کی۔

بَابُ اِرْضَاءِ السَّاعِيْ مَالَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا.

باب: تحصیلدار زکوٰۃ کو راضی رکھنے کا بیان جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے۔

(٢٤٩٤) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ)).

[ترمذي: ٦٤٧، ٦٤٨؛ نسائي: ٢٤٦٠؛ ابن ماجه: ١٨٠٢]

جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زکوٰۃ لینے والا تمہارے پاس آئے تو چاہیے کہ راضی جائے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکموں کی اطاعت کرو، ان کو راضی رکھو، بات چیت نشست و برخاست میں ان کو رنج نہ دو کہ اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہ سب امور جب ہی تک ہیں کہ تم سے جور اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کے مسائل

فائدہ: صوم اور صیام لغت میں مطلق امساک کے معنی میں ہے اور شرع میں امساک مخصوص ہے زمان مخصوص میں شخص مخصوص کا اس کی شرائط کے ساتھ۔

بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ.

باب: ماہ رمضان کی فضیلت۔

(٢٤٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ)). [بخاري: ١٨٩٨، ١٨٩٩، ٣٢٧٧؛ نسائي: ٢٠٩٦، ٢٠٩٧، ٢٠٩٨، ٢٠٩٩، ٢١٠٠، ٢١٠١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دیئے جاتے ہیں شیاطین۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسی طرف گئے ہیں محققین اور بخاری رحمہ اللہ اور وہ یہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس میں کراہت نہیں ہے اور اس میں تین مذہب ہیں: اول یہ کہ کسی حال میں صرف رمضان کہنا روا نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ رمضان نام ہے اللہ تعالیٰ کا پس اس کا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہیں اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہاں ایک قرینہ ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اللہ پاک مراد نہیں اور مہینہ مراد ہے پس اس میں کراہت نہیں اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان میں قیام شب کیا یہ مکروہ نہیں مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جس طرف بخاری رحمہ اللہ وغیرہ گئے ہیں کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو۔ رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونوں مذہب فاسد ہیں اور کھلنا اور بند ہونا دروازوں کا اور قید ہو جانا شیاطین کا اور قید حقیقت ہے مجاز نہیں۔ یہی مذہب حق ہے۔

(٢٤٩٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ)). [راجع: ٢٤٩٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں۔“

○ ○ ○ ○

(٢٤٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ)) بِمِثْلِهِ. [راجع: ٢٤٩٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِيْ أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا.

باب: اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں۔

(٢٤٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ)).

[بخاري: ١٩٠٦؛ نسائي: ٢١٢٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا۔ رمضان کا اور فرمایا: ”نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند دیکھ لو۔ پھر اگر بدلی ہو جائے تو تیس دن پورے کرو۔“ (یعنی خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے)

○ ○ ○ ○

(٢٤٩٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا [وَهٰكَذَا] ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ. صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ ثَلَاثِيْنَ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنی دس انگلیوں سے) اور فرمایا: ”مہینہ ایسا ہے، ایسا ہے، ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے) اور فرمایا: روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن۔“

فائدہ: یعنی انتیس کو شعبان کی مثلاً ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اس کے روزہ رکھو اور اسی طرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور اس سبب بدلی کے رؤیت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عیدالفطر کر لو۔ جمہور نے اس حدیث کے یہی معنی کیے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کی مؤید ہیں۔

(٢٥٠٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِيْنَ)) نَحْوَ حَدِيْثِ أُسَامَةَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٠١) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَضَانَ فَقَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَقَالَ: ((فَاقْدُرُوْا لَهُ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((ثَلَاثِيْنَ)).

عبیداللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا: ”مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا: ”اندازہ کرو اس کا۔“ اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٠٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ)). [ابوداود: ۲۳۲۰، ۲۳۲۱]

''مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ تم روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر۔ پس اگر بادل ہوں تو تیس دن پورے کر لو۔''

○ ○ ○ ○

(۲۵۰۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۲۵۰۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ)). [بخاری: ۱۹۰۰؛ نسائی: ۲۱۱۹]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۵۰۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں تسع و عشرون کے ساتھ لیلة کا لفظ بھی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۵۰۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا [وَهٰكَذَا] وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''مہینہ ایسا ایسا ایسا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار میں۔ (یعنی انتیس کا بھی ہوتا ہے)

(۲۵۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)). [نسائی: ۲۱۳۸]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انتیس کا رمضان ہونے سے اس کا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ کہ ناقص۔

(۲۵۰۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے یعنی دس اور دس اور نو دن کا۔''

○ ○ ○ ○

(۲۵۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: قَالَ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا)) وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ۔ إِبْهَامَ الْيُمْنٰى أَوِ الْيُسْرٰى.

ایسا ایسا ایسا ہے۔" اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو بار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری بار انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر دیا (یعنی بند کر دیا اور اشارہ ہوا انتیس کا)

[بخاری: ۱۹۰۸، ۵۳۰۲؛ نسائی: ۲۱٤۱]

○ ○ ○ ○

(۲۵۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ)) وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((الشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ)) وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مِرَاتٍ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مہینہ انتیس کا ہوتا ہے۔" اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا۔ عقبہ نے کہا: اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ "مہینہ تیس کا ہوتا ہے۔" اور دونوں ہتھیلیوں کو تین بار ملایا۔

[نسائی: ۲۱٤۲]

○ ○ ○ ○

(۲۵۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ((وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) يَعْنِيْ تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہم لوگ اُمّی ہیں، نہ لکھتے ہیں، نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے۔" اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور "مہینہ ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے۔" یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں۔

[بخاری: ۱۹۱۳؛ ابوداؤد: ۲۳۱۹؛ نسائی: ۲۱۳۹، ۲۱٤۰]

○ ○ ○ ○

فائدہ: قربان اس نبی اُمی ﷺ پر کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسی تعلیم دی کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں اور ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ محدثین کو کہ انہوں نے کیسے آپ ﷺ کی تعلیمات اور ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ سے اور اسالیب مختلفہ سے جس طرح سے وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت کو نصیب نہ ہوئی۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

(۲۵۱۲) عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ الثَّانِيْ: ثَلَاثِيْنَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس حدیث میں دوسری دفعہ تیس کی گنتی پوری نہیں۔

(۲۵۱۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما رَجُلًا يَقُوْلُ: اللَّيْلَةَ النِّصْفُ فَقَالَ لَهُ: مَا يُدْرِيْكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ ((وَهٰكَذَا)) فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَحَبَسَ

سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہو گیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے کیا جانا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہوا۔ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے "مہینہ ایسا ہوتا ہے۔" اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کر لیا یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَوْ خَنَسَ اِبْهَامَهٗ. [نسائی: ٢١١٨؛ ابن ماجه: ١٦٥٥]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہوا؟ اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا یا تیس کا، تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کونسی رات کو ہوا۔

(٢٥١٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو۔ پھر اگر بدلی ہو جائے تو تیس روزے پورے رکھ لو۔“ (پھر اس کے بعد عید کرو)

○ ○ ○ ○

(٢٥١٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعَدَدَ)).

[بخاری: ١٩٠٩؛ نسائی: ٢١١٦، ٢١١٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اور اگر بدلی ہو جائے تو گنتی پوری کر دو۔“ (یعنی تیس کی)۔

○ ○ ○ ○

(٢٥١٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ)).

[نسائی: ٢١٢٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٥١٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ.

باب: رمضان کے استقبال کے طور پر ایک یا دو روزے رکھنے کی ممانعت۔

(٢٥١٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ)). [ترمذی: ٦٨٥]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان سے پیشگی ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آ گیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقررہ دن میں۔“ (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آ گئے تو وہ رکھ لے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٥١٩) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [بخاري: ١٩١٤؛ أبو داؤد: ٢٣٣٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ.

باب: مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

(٢٥٢٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَتْ: بَدَأَ بِي فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)). [ترمذي: ٣٣١٨؛ نسائي: ٢١٣٠؛ وانظر في مسلم: ٣٦٩٦]

زہری رحمہ اللہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بیبیوں کے پاس نہ آئیں گے ایک ماہ تک۔ زہری نے کہا: پھر خبر دی مجھ کو عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی کہ انہوں نے فرمایا: جب انتیس روز گزر رہے اور میں شمار کرتی تھی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا اور اس میں کمال محبت رسول اللہ ﷺ کی ان کے ساتھ ثابت ہوئی) پھر میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آئیں گے مہینہ بھر تک اور آپ ﷺ انتیسویں ہی دن تشریف لائے اور میں دن شمار کر رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مہینہ انتیس کا بھی تو ہوتا ہے۔"

(٢٥٢١) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَزَلَ نِسَائَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا: إِنَّمَا الْيَوْمَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا الشَّهْرُ)) وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنارہ کیا اپنی بیبیوں سے ایک ماہ کا، پھر نکلے ہماری طرف انتیسویں دن سو ہم نے عرض کی کہ آج تو انتیسواں دن ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مہینہ اتنا بھی ہوتا ہے۔" اور دونوں ہاتھ ملائے تین بار اور بند کر لی ایک انگلی پچھلی بار میں (یعنی انتیس کا اشارہ فرمایا)۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٢٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما يَقُولُ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَائَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ)) ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا: مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا.

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کنارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ ﷺ انتیسویں کی صبح کو۔ سو بعض لوگوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آج تو ہماری انتیسویں دن کی صبح ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔" پھر ملائے آپ ﷺ نے دو ہاتھ تین بار، دو بار تو سب انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں سے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٢٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ أَنَّ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

النَّبِیَّ ﷺ حَلَفَ اَنْ لَا یَدْخُلَ عَلٰی بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰی تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ یَوْمًا غَدَا عَلَیْهِمْ ـاَوْرَاحَ ـ فَقِیْلَ لَهٗ: حَلَفْتَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَیْنَا شَهْرًا قَالَ: ((اِنَّ الشَّهْرَ یَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ یَوْمًا)).

[بخاري: ١٩١٠، ٥٢٠٢؛ ابن ماجه: ٢٠٦١]

○ ○ ○ ○

(٢٥٢٤) عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٢٥٢٣]

ابن جریج سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٢٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ ؓ قَالَ: ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهٖ عَلَی الْاُخْرٰی فَقَالَ: ((اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا)) ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا. [نسائی: ٢١٣٤، ٢١٣٥، ٢١٣٦؛ ابن ماجه: ١٦٥٦]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مارا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر اور فرمایا: ''کہ مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایک اُنگلی کم کر لی۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٢٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا [وَهٰكَذَا])) عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا: مَرَّةً.

[راجع: ٢٥٢٥]

محمد بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اسطرح سے ہوتا ہے۔'' دس اور دس اور نو مرتبہ۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٢٧) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمَا.

مذکورہ بالا حدیث معناً اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَیَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْیَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا یَثْبُتُ حُكْمُهٗ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ.

باب: شہر میں وہیں کی رُؤیت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رؤیت وہاں کام نہیں آتی۔

(٢٥٢٨) عَنْ كُرَیْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ ؓ بَعَثَتْهُ اِلٰی مُعَاوِیَةَ بِالشَّامِ قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَیْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَیَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَیْتُ الْهِلَالَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فِیْ اٰخِرِ

کریب کو ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا شام میں انہوں نے کہا کہ میں گیا شام کو اور ان کا کام نکال دیا اور میں نے چاند دیکھا رمضان کا شام میں جمعہ کی شب کو (یعنی پنج شنبہ کی شام کو) پھر مدینہ آیا آخر ماہ میں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا مجھ سے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا؟ میں نے کہا: جمعہ کی شب کو۔ انہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: اَنْتَ رَاَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه فَقَالَ: لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ: اَوَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِيْ نَكْتَفِيْ اَوْتَكْتَفِيْ. [ابوداود: ۲۳۳۲؛ ترمذی: ٦٩٣؛ نسائی: ۲۱۱۰]

کہا: تم نے خود دیکھا؟ میں نے کہا: ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور لوگوں نے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے یا چاند دیکھ لیں گے تو میں نے کہا: آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا اور ان کا روزہ رکھنا؟ آپ نے فرمایا: نہیں ایسا ہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ نکتفی کہا یا تکتفی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رؤیت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والے دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو ان کی رؤیت پر اعتماد ضروری نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتی نماز میں وہیں تک رؤیت کا بھی اعتبار ہے اور بعض نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسروں کو بھی اعتبار ضروری ہے اور بعض نے کہا: ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انہوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث اس پر دال ہے کہ انہوں نے رؤیت بعید کا اعتبار نہیں کیا۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ بَيَانِ اَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَاَنَّ اللهَ تَعَالٰى اَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَاِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُوْنَ.

باب: چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

(۲۵۲۹) عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ: تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ: فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنه فَقُلْنَا: اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ: اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قَالَ: فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ

ابوالبختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ پہنچے (ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعض نے دیکھ کر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنی بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعض نے کہا: دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسی نے کہا: تین رات کا ہے اور کسی نے کہا: دو رات کا ہے تب انہوں نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات میں دیکھا؟ تو ہم نے کہا: فلاں فلاں رات میں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑھا دیا دیکھنے کیلئے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ)).

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونے کا اعتبار نہیں، جب رویت ہو اسی شب کا ہے خواہ انتیسویں ہو یا تیسویں۔

(٢٥٣٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے لمبا کر دیا ہے اس کو اس کے دیکھنے کے سبب سے۔ پس اگر بادل ہوں تو تم گنتی کو پورا کرو۔''

بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ: ((شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ)).

باب: دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے۔

(٢٥٣١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)).

[بخاري: ١٩١٢؛ ابو داود: ٢٣٢٣؛ ترمذي: ٦٩٢؛ ابن ماجه: ١٦٥٩]

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو ماہ عیدوں کے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف، دوسرا ذی الحجہ۔''

فائدہ: صحیح اور معتبر معنی تو اس کے یہی ہیں کہ ان دونوں ماہ کا ثواب کسی طرح نہیں گھٹتا، خواہ انتیس کے ہوں، خواہ تیس کے، غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہوتا اور بعض نے کہا کہ ایک سال میں دونوں ماہ انتیس کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا کہ دونوں ثواب میں برابر ہیں ایک دوسرے سے کم نہیں یعنی اگر رمضان میں روزے ہیں تو ذی الحجہ میں مناسک حج ہیں اور یہ سب قول ضعیف ہیں صحیح وہی ہے جو اول گزرا۔

(٢٥٣٢) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ)) فِي حَدِيثِ خَالِدٍ: ((شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)). [راجع: ٢٥٣١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے اور خالد کی روایت میں ہے کہ ''عید کے دو ماہ رمضان اور ذوالحجہ ہیں۔''

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ.

باب: روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔

(٢٥٣٣) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [البقرة: ١٨٧] قَالَ لَهُ عَدِيٌّ [بْنُ حَاتِمٍ]: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ﴾ یعنی ''کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ کالے دھاگے سے صبح کے۔'' تو عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں رکھتا ہوں ایک سفید ایک کالی اسی سے میں پہچان لیتا ہوں رات کو دن سے، تب آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ)).

[بخاري: ١٩١٦، ٤٥٠٩؛ ابوداود: ٢٣٤٩؛ ترمذي: ٢٩٧١]

نے فرمایا: ''تمہارا تکیہ تو بہت چوڑا ہے (مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اسی کے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت میں تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض یہ ہے کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی رضی اللہ عنہ کی زبان میں یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے کہ ان کو دھوکا ہوا۔ ابوعبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول شب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے۔ غرض صبح صادق اور رات میں کوئی فاصل نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما کا۔

(٢٥٣٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَاْخُذُ خَيْطًا اَبْيَضَ وَخَيْطًا اَسْوَدَ فَيَاْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِيْنَهُمَا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ.

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری: ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا﴾ الخ تو تھے آدمی پکڑتے دو دھاگے سفید اور سیاہ پھر کھاتے صبح کے روشن ہونے تک، یہاں تک اتاری اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ پھر وہ (التباس) ظاہر ہو گیا۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٣٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوْا اَنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. [بخاري: ١٩١٧، ٤٥١١]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا﴾ تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور کھاتا پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق معلوم ہونے لگتا تب اللہ پاک نے اس کے بعد ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ کا لفظ اتارا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ دھاگوں سے مراد رات اور دن ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق دھاگے کی طرح عرض شرق میں مستطیل ہوتی ہے اور جو عمود کی طرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات میں داخل ہے۔

(٢٥٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں (تاکہ تہجد پڑھنے والے کھانے کو جائیں اور سحری سے فارغ ہو جائیں) سو تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَكْتُوْمٍ)). [ترمذی: ۲۰۳؛ نسائی: ٦٣٧]

اذان سنو۔'' (اور وہ نابینا تھے جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی تب اذان دیتے)

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۵۳۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا أَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۵۳۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)) قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے، بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نابینا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ اذان دیں ابن ام مکتوم۔'' اور کہا راوی نے کہ دونوں کی اذان کے درمیان کچھ دیر بیچ میں نہ ہوتی تھی اتنا ہی خیال تھا کہ یہ اترے وہ چڑھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مراد یہ ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تھے طلوع فجر کا اور وہیں ٹھہرے رہتے پھر جب وہ اترتے تو عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خبر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ طہارت وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر سے قبل۔

(۲۵۳۹) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ۸٤۲]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۵٤۰) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. [راجع: ۸٤۲]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۵٤۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ۔ اَوْقَالَ: نِدَاءُ بِلَالٍ۔ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ۔ اَوْقَالَ: يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ)) وَقَالَ: ((لَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا۔ وَصَوَّبَ يَدَهٗ وَرَفَعَهَا۔ حَتّٰى يَقُوْلَ: هٰكَذَا))۔ وَفَرَّجَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ. [بخاری: ٦٢١، ٥٢٩٨، ٧٢٤٧؛ ابوداود: ۲۳٤۷؛ نسائی: ٦٤٠، ۲۱٦۹؛ ابن ماجہ: ١٦٩٦]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنے سحر کے کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سن کر اس لیے کہ وہ اذان دیتے ہیں رات کو کہ پھر جائے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جائے سونے والا۔'' اور فرمایا: ''صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ ﷺ نے ہاتھ کو (یعنی جو روشنی نیزہ کی طرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے) جب تک کہ ایسی نہ ہو۔'' اور کھول دیا آپ ﷺ نے انگلیوں کو (یعنی جب تک کناروں میں فلک پر منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں)

○ ○ ○ ○

(۲۵٤۲) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

سلیمان تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گزری مگر اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا۔ وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ ۔وَلٰكِنِ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا۔ وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ۔)). [راجع: ٢٥٤١]

میں ایسا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو۔ اور آپ ﷺ نے سب انگلیوں کو جمع کیا اور ان کو زمین کی طرف جھکایا (یعنی جو روشنی اوپر سے نیچے کو آئے وہ صبح صادق نہیں ہے) بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے کلمہ کی انگلی پر انگلی رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنی اشارہ کیا کہ آسمان کے کناروں میں پھیلے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٥٤٣) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ: ((يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ)) وَقَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((وَلَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هٰكَذَا)) ۔يَعْنِي الْفَجْرَ۔ ((هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيْلِ)). [راجع: ٢٥٤١]

سلیمان تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اذان بلال کی اس لیے ہے کہ جگا دے تمہارے سوئے ہوئے کو اور لوٹے تمہارا تہجد پڑھنے والا۔'' اور اسحاق نے کہا کہ جریر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنی حدیث میں ''اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہے (یعنی اونچی) لیکن وہ ہے جو ایسی ہو۔'' (یعنی پھیلی ہوئی)۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٤٤) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُوْرِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ)). [ابوداود: ٢٣٤٦، ترمذي: ٧٠٦، نسائي: ٢١٧٠]

سمرہ رضی اللہ عنہ بیٹے جندب کے کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے محمد رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''کوئی بلال کی اذان سے دھوکا کھا کر سحور کھانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو نیزے کی طرح بلند ہے کہ صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے) جو پھیلی ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٢٥٤٥) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ ۔لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ۔ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا)). [راجع: ٢٥٤٤]

سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا ستون جب تک کہ وہ اس طرح چوڑی نہ ہو جائے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٥٤٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيْلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا)) وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ: يَعْنِي مُعْتَرِضًا. [راجع: ٢٥٤٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حماد نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اس کی حالت کی طرف اشارہ کیا اور کہا: یعنی پھیلی ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٤٧) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں ہے کہ جب فجر شروع ہو یا جب فجر پھوٹے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ. أَوْ قَالَ: حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ)). [راجع:٢٥٤٤]

○ ○ ○ ○

(٢٥٤٨) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ هٰذَا. [راجع:٢٥٤٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَتَأْكِيْدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِهِ وَتَعْجِيْلِ الْفِطْرِ.

باب: سحری کی فضیلت اور اس میں تاخیر کرنے اور افطار میں جلدی کرنے کے بیان میں۔

(٢٥٤٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ۔ سحری میں برکت ہے۔''

(٢٥٥٠) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ)).

[ابو داود:٢٣٤٣؛ ترمذی:٧٠٩؛ نسائی:٢١٦٥]

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں سحری کے لقمہ کا فرق ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٥٥١) عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيٍّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٢٥٥٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٥٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ: كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: خَمْسِيْنَ آيَةً. [بخاری: ٥٧٥، ١٩٢١؛ ترمذی: ٧٠٣، ٧٠٤؛ نسائی: ٢١٥٤، ٢١٥٥؛ ابن ماجہ: ١٦٩٤]

زید رضی اللہ عنہ نے کہا: سحری کھائی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو میں نے کہا: دونوں کے بیچ میں کتنی دیر ہوئی۔ انہوں نے کہا: پچاس آیت کے موافق۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٥٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٢٥٥٢]

مذکورہ بالا حدیث ان سندوں سے قتادہ سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٥٥٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). [ابن ماجه:١٦٩٧]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار جلد کریں گے''

○ ○ ○ ○

(٢٥٥٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [ترمذی:٦٩٩]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٥٦) عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ: اَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قُلْنَا: عَبْدُ اللّٰهِ۔ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔ قَالَتْ: كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى.
[ابو داود: ٢٣٥٤؛ ترمذی: ٧٠٢؛ نسائی: ٢١٥٧، ٢١٥٨، ٢١٥٩، ٢١٦٠]

ابوعطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں اور مسروق ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ام المؤمنین! دو شخص اصحاب سے رسول اللہ ﷺ کے ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں تو ہم نے کہا: وہ عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول کریم ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہا کہ دوسرے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا مسنون ہے اور ہدایت ہے رسول مقبول ﷺ کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو۔

(٢٥٥٧) عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ. [راجع: ٢٥٥٦]

مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر و تعجیل مذکور ہوئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ

باب: روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا بیان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۵۵۸) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ)) وَلَمْ يَذْكُرِابْنُ نُمَيْرٍ ((فَقَدْ)) . [بخاري: ۱۹۵٤؛ ابوداود: ۲۳۵۱؛ ترمذی: ۶۹۸]

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا۔'' اور ابن نمیر کی روایت میں فقد کا لفظ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار میں جیسے بعض وسواسی کہتے ہیں کہ ذرا ٹھہرو کیا بیتابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہ نہیں جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب اور رات کا آنا اور دن کا جانا تینوں ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں مگر نبی اکرم ﷺ نے توضیح کیلئے تینوں کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ غروب آفتاب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہاں کا اندھیرا وقت افطار بتاتا ہے۔

(۲۵۵۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ((يَا فُلَانُ! انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ: ((اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَآءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ)). [بخاري: ۱۹٤۱، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۸، ۵۲۹۷؛ ابوداود: ۲۳۵۲]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلانے! اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔'' انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی آپ ﷺ پر دن ہے (یعنی ان صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی ہے دن جاتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اترو (یعنی اونٹ پر سے) اور ہمارے لیے ستو گھولو۔'' پھر وہ اترے اور ستو گھولے اور آپ ﷺ کے پاس لائے اور آپ ﷺ نے پیئے اور پھر آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: ''جب سورج ڈوب جائے اس طرف کو (یعنی مغرب میں) اور آ جائے رات اس طرف سے (یعنی مشرق سے) پس روزہ کھل چکا صائم کا۔''

(۲۵۶۰) عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) قَالَ: اِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ. فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا۔ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ۔ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ)). [راجع: ۲۵۵۹]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ اگر آپ ﷺ شام ہونے دیں تو خوب ہے اور آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا: ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہ ''جب رات کو دیکھو کہ ادھر آئی تو افطار کر چکا صائم۔''

○ ○ ○ ○

(۲۵۶۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ((يَا فُلَانُ! انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ ابْنِ الْعَوَّامِ. [راجع:٢٥٥٩]

○ ○ ○ ○

(٢٥٦٢) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ ((وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا)) إِلَّا فِيْ رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَحْدَهُ. [راجع:٢٥٥٩]

شیبانی نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبدالواحد کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینہ رمضان کا تھا (یعنی اس سند میں یہ مذکور نہیں) اور نہ یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہ صرف ہشیم کی روایت میں مذکور ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ.

باب: وصال کی ممانعت۔

(٢٥٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: ((إِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّيْ أُطْعَمُ وَأُسْقٰى)). [بخاری: ١٩٦٢؛ ابوداود: ٢٣٦٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے۔ (یعنی روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وصال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے۔“ (یعنی پروردگار کی طرف سے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٥٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاصَلَ فِيْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيْلَ لَهُ: أَنْتَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: ((إِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّيْ أُطْعَمُ وَأُسْقٰى)).

مضمون وہی ہے فقط اتنا فرق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں نے بھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ: فِيْ رَمَضَانَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ: علما وصال کی نہی پر متفق ہیں اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اس کے کہ بیچ میں کچھ کھائے یا پیئے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے تصریح کی ہے اس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہیں اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ علما مختلف ہیں احادیث وصال میں۔ سو بعض نے کہا ہے کہ نہی اس میں بہ سبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت نے سلف میں وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہو اس کو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کا جواز فرمایا ہے سحر تک پھر نقل کی قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر لوگوں سے کراہت اس کی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہے امت پر اور جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے انہوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم میں وارد ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع فرمایا بہ سبب رحمت کے اور یہ روایت بھی جس کی تاویل میں فائدہ ہے اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اس کے مرتکب نہ ہوتے بعد نہی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۵۶۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ: فَاِنَّكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ)) فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: ((لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ)) كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِیْنَ اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا. [بخاری:۶۸۵۱]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے وصال سے تب ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ تو وصال کر لیتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "تم میں سے کون ہے میرے برابر میں تو رات کو رہتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجھے پروردگار میرا اور پلاتا ہے۔" پھر لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی اور انہوں نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ ﷺ نے "اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا۔" اور یہ فرمانا آپ ﷺ کا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے۔

(۲۵۶۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ)) قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِیْ ذٰلِكَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "دور رہو وصال سے۔" تو کسی نے عرض کی کہ آپ ﷺ وصال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میرے برابر نہیں ہو میں تو رات کاٹتا ہوں اس لطف میں کہ کھلاتا ہے مجھ کو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اتنے ہی افعال بجا لاؤ جس کی طاقت تم رکھتے ہو۔"

(۲۵۶۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَاكْلَفُوْا مَالَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اتنی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہو۔"

○ ○ ○ ○

(۲۵۶۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وصال سے اور باقی وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابوزرعہ سے روایت کیا۔

○ ○ ○ ○

(۲۵۷۰) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ وَجَآءَ رَجُلٌ فَقَامَ اَیْضًا حَتّٰی كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا خَلْفَهٗ جَعَلَ یَتَجَوَّزُ فِی الصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهٗ فَصَلّٰی صَلٰوةً لَا یُصَلِّیْهَا عِنْدَنَا. قَالَ: قُلْنَا لَهٗ حِیْنَ اَصْبَحْنَا اَفَطِنْتَ لَنَا اللَّیْلَةَ قَالَ: فَقَالَ: ((نَعَمْ ذٰلِكَ الَّذِیْ حَمَلَنِیْ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتُ)) قَالَ:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنی رات کو) سو میں آیا اور آپ ﷺ کے پہلو پر کھڑا ہو گیا اور دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنی دس سے کم) پھر جب آپ نے ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑھنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایسی نماز پڑھی (یعنی بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے پھر ہم نے صبح کو ذکر کیا کہ آپ ﷺ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتدا کی آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اسی سبب سے تو میں نے کیا جو کچھ کیا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَذَاكَ فِي اٰخِرِ الشَّهْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ يُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُوْنَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ اَمَا وَاللّٰهِ! لَوْتَمَادَّلِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ)).

(یعنی نماز ہلکی کی) پھر آپ ﷺ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی وصال کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں، تم میری مثل نہیں ہو اللہ کی قسم! اگر مہینہ زیادہ ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے۔''

[بخاری: ۷۲٤۱]

○ ○ ○ ○

(۲۵۷۱) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ اَوْقَالَ ـ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ ـ اِنِّيْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ)).

انس ؓ نے کہا: وصال کیا رسول اللہ ﷺ نے آخر رمضان میں اور لوگوں نے بھی اور آپ ﷺ کو خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مہینہ لمبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حد سے بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے (یعنی ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ ﷺ سے ہارے ہوئے ہیں) تم تو میرے برابر نہیں ہو یا فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں (سچ ہے چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک) میں اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔''

[بخاری: ۷۲٤۱]

(۲۵۷۲) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: ((اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ)).

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے منع کیا لوگوں کو وصال سے رحمت کی نظر سے اور عرض کی لوگوں نے کہ آپ ﷺ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے (یہاں پر مؤلف ؒ نے بیاض چھوڑ دی ہے)

[بخاری: ۱۹٦٤]

فائدہ۔ سبحان اللہ! محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس سے جو مؤلف کی کتاب میں بیاض چلی آتی ہے تو اس کو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور کو کہاں نصیب ہے۔

زادالمعاد میں ابن قیم ؒ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اس پر ممکن نہیں جس کو مزید تحقیق درکار ہو اسے ملاحظہ فرمائے۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ لَّمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهُ.

باب: روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو۔

(۲۵۷۳) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ.

ام المومنین عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی صاحبہ ؓ کا بوسہ لیتے تھے اور آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور ہنستی تھیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٥٧٤) عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ.

سفیان نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن، قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ ﷺ ان کا بوسہ لیتے تھے روزے میں؟ تو وہ تھوڑی دیر چپ رہے پھر کہا کہ ہاں۔

(٢٥٧٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ؟. [ابن ماجه: ١٦٨٤]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ ﷺ روکتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٧٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهٗ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ. [ابوداؤد: ٢٣٨٢؛ ترمذي: ٧٢٩]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو میں رکھنے والے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٧٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ. [راجع: ٢٥٧٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ٢٥٧٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مباشرت (یعنی بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے۔

(٢٥٧٩) عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْنَا لَهَا: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ: نَعَمْ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ اَوْمِنْ اَمْلَكِكُمْ لِاِرْبِهٖ شَكَّ اَبُوْعَاصِمٍ. [ابن ماجه: ١٦٨٧]

اسود نے کہا: میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں مباشرت کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٨٠) عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَسْاَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ. [راجع: ٢٥٧٩]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٨١) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا بوسہ لیا اور رسول اللہ ﷺ روزے سے تھے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٥٨٢) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِىْ شَهْرِ الصَّوْمِ . [ابوداود: ٢٣٨٣؛ ترمذی: ٧٢٧؛ ابن ماجه: ١٦٨٣]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بوسہ لیتے تھے۔ روزوں کے مہینے میں۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٨٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِىْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع:٢٥٨٣]

ترجمہ وہی ہے لیکن اس میں رمضان المبارک کا بھی ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٨٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(٢٥٨٦) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. [ابن ماجه: ١٦٨٥]

حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(٢٥٨٧) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٢٥٨٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٥٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلْ هٰذِهٖ)). لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّىْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ)).

عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا صائم بوسہ لے؟ تو آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ہاں رسول اللہ ﷺ بھی بوسہ لیتے ہیں۔ تب عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ ہو میں تم سب میں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ ﷺ کا اور جواز اس کا امت کے لیے ثابت ہوا اور ابوداؤد نے جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ ان کی زبان چوستے تھے۔ اس میں مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا کہ وہ کجرو، طریق سے پھرا ہوا ہے اور اسی طرح محمد بن دینار بھی اس میں ضعیف ہے کہ یحییٰ نے اسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اس عورت و مرد کو کہ روزہ دار تھے اور انہوں نے بوسہ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''روزہ ان کا کھل گیا۔'' تو یہ روایت صحیح نہیں اور اس میں ابو یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ ﷺ سے مطلقاً جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھ جوان اور بوڑھے کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ ﷺ سے اور ان کا فرق کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور اس باب میں جو روایت ابوداؤد نے ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں آپ ﷺ نے اجازت دی اور دوسرے نے پوچھا تو اس کو منع فرمایا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) پھر جس کو رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو اجازت دی تھی وہ جوان تھا۔ اس میں اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اس سے بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ احتجاج کرتے ہیں مگر اسرائیل اور اعرج کے بیچ میں ابوالعنبس عدوی کوئی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہو گئے اور نام اس کا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہیں كذافي زاد المعاد۔ اور نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ بوسہ روزے میں لینا حرام نہیں اس شخص کو جس کی شہوت حرکت میں نہ آئے مگر اس کا ترک اولیٰ ہے اور مکروہ نہیں ہے بوسہ ان کے نزدیک اور جس کی شہوت حرکت میں آئے اس کو حرام ہے اور خوف ہو اس کو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعض نے اس کے حق میں مکروہ کہا ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس کی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ سے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق اور ابوداؤد رحمہم اللہ کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک رحمہ اللہ نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوحنیفہ اور ثوری اور اوزاعی اور شافعی رحمہم اللہ نے کہا ہے جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو مباح اور امام مالک رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک رحمہ اللہ سے اباحت اس کی صوم نفل میں نہ فرض میں اور اس میں اتفاق ہے کہ بوسہ لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا مگر جب انزال ہو جائے اور احتجاج کیا ہے اس پر اس حدیث سے جو سنن میں مشہور ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ”بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے۔“ اور مراد یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہیں، ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل روزہ کا نہیں مانتے۔

بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ.

باب: روزے میں جنبی کو اگر صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہے۔

(۲۵۸۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُصُّ یَقُوْلُ فِیْ قَصَصِهٖ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا یَصُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ۔لِاَبِیْهِ۔ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہما فَسَاَلَهُمَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ ۔قَالَ:۔ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ حُلُمٍ ثُمَّ یَصُوْمُ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ: عَزَمْتُ عَلَیْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ فَرَدَدْتَ عَلَیْهِ مَا یَقُوْلُ۔ قَالَ:۔ فَجِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ وَاَبُوْ بَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قَالَ: فَذَكَرَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ: اَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: هُمَا اَعْلَمُ۔ ثُمَّ رَدَّ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا كَانَ یَقُوْلُ فِیْ ذٰلِكَ اِلَی الْفَضْلِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی روایتوں میں کہتے تھے کہ جس کو فجر ہو جائے حالت جنابت میں وہ روزہ نہ رکھے۔ سو میں نے (یہ مقولہ ہے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کا) عبدالرحمٰن سے کہا: جو میرے باپ تھے انہوں نے اس کا انکار کیا اور ہم دونوں (یعنی ابوبکر اور عبدالرحمٰن) عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور عبدالرحمٰن نے ان سے پوچھا: تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تھی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہیں ہوتا یعنی صحبت سے بیبیوں کے جنابت ہوتی ہے) کہا ابوبکر نے پھر ہم گئے مروان کے پاس اور عبدالرحمٰن نے ان سے ذکر کیا۔ سو مروان نے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان کی بات کا جواب دو پھر ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ابوبکر ان سب باتوں میں حاضر تھا اور ذکر کیا عبدالرحمٰن نے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دونوں بیبیوں نے فرمایا تم سے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشک وہ اور لوگوں سے زیادہ جانتی ہیں پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے یہ بات فضل سے سنی تھی تو اس کو میں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ: سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَرَجَعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ عَمَّا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ. قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: اَقَالَتَا فِيْ رَمَضَانَ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ . [بخاري: ١٩٢٥، ١٩٢٦؛ ابوداود: ٢٣٨٨؛ ترمذي:٧٧٩]

نبی ﷺ سے نہیں سنا۔ غرض ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ میں کہا کرتے تھے پھر میں نے (یہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبدالملک سے کہا کہ کیا ان دونوں بیبیوں نے رمضان کے روزے کو کہا؟ انہوں نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیوں نے کہ صبح ہوتی تھی آپ ﷺ کو حالت جنابت میں بغیر احتلام کے پھر آپ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس قول کی نسبت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف کی الخ یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے مرفوعاً جو جنبی ہوا اور صبح ہو جائے وہ روزے نہ رکھے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا: ''کہ مباشرت کرو ان سے اور ڈھونڈو جو لکھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور کھاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دھاگہ فجر کا۔'' آخر تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا۔ اب رہا جواب فضل رضی اللہ عنہ کی روایت کا اس کے کئی جواب ہیں اول یہ کہ وہ بات افضل ہے اور رسول اللہ ﷺ جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تھا مگر افضل فجر کے قبل ہی نہانا ہے۔ دوسرے کہ شاید فضل رضی اللہ عنہ کی روایت میں جنبی سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے۔ کہ بیشک اس کا روزہ نہ ہوگا اب ان میں توفیق ہوگئی اور تعارض بھی نہ رہا۔ اور تیسرے یہ کہ فضل کی روایت منسوخ ہے اور یہ تب کی بات ہے جب جماع شب کو بھی حرام تھی۔ پھر جب یہ آیت اتری جو ہم نے اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہو گیا۔ ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچھا ہے (خلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنبی اگر بعد طلوع فجر کے بھی نہائے جب بھی روزہ صحیح ہے اسی پر دال ہے قرآن مجید و حدیث شریف دونوں، اور یہی مذہب ہے جماہیر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اور رجوع کیا اس کی طرف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر چہ پہلے فساد صوم کے قائل تھے اور یہی حکم ہے حائضہ اور نفساء کا جب خون ان کا رات سے بند ہو جائے اور بعد طلوع فجر کے غسل کریں کہ روزہ ان کا صحیح ہے)۔

(٢٥٩٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ. [بخاري:١٩٣٠]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو صبح ہو جاتی تھی رمضان میں اور آپ ﷺ جنبی ہوتے تھے بغیر احتلام کے (یعنی صحبت سے جنبی ہوتے تھے نہ احتلام سے کہ اس سے انبیاء علیہم السلام پاک ہیں) پھر غسل فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

(٢٥٩١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ . [راجع:٢٥٨٩]

عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبدالرحمٰن نے ان سے بیان کیا کہ مروان نے ان کو بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ پوچھیں کہ جو شخص صبح کرے جنابت میں آیا وہ روزہ رکھے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنابت میں صبح کرتے تھے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پھر نہ افطار کرتے تھے اور نہ قضا کرتے تھے (یعنی روزہ کو صحیح جانتے تھے۔)

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس سے رد ہو گیا وہ قول جو حسن بصری رحمہ اللہ اور نخعی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے کہ روزہ نفل میں تو یہ امر جائز ہے اور فرض میں روا نہیں وہ قول بھی جو سالم بن عبداللہ اور حسن بصری اور حسن بن صالح رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکھ لے مگر قضا بھی کرے غرض اب اختلاف اس مسئلے میں جاتا رہا اور اتفاق ہو گیا سب کا کہ جنبی روزہ رکھے اور صحیح ہے اس کا روزہ خواہ نفل ہو خواہ فرض اور نہ اس پر قضا ہے نہ اور کوئی بلا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۵۹۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَأُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرَ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُوْمُ. [راجع:۲۵۸۹]

عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو صبح ہو جاتی تھی بغیر احتلام کے رمضان میں اور پھر وہ روزہ رکھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(۲۵۹۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُوْمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُوْمُ)) فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِيْ)).

[ابو داود: ۲۳۸۹]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا اور عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تھیں۔ غرض اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے نماز کا وقت آ جاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں کیا میں روزہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی نماز کا وقت آ جاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں پھر میں روزہ رکھتا ہوں۔“ اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ اور ہم برابر نہیں ہیں اے اللہ کے رسول! اس لیے کہ اللہ پاک نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ہوں جاننے والا ان چیزوں کا جن سے بچنا ضروری ہے۔“ (غرض اس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے مگر آپ ﷺ نے فرمادیا کہ یہ حکم مجھ کو تم کو سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت میں تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر نہیں ہو سکتا اور نبی ﷺ نے فرمایا اس سے کہ ”میں امید رکھتا ہوں۔“ یہ کمال عبدیت ہے ورنہ واقع میں نبی ﷺ کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہان سے اعلم واتقی ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۵۹٤) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُوْمُ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ. [نسائی: ۱۸۳]

سلیمان سے روایت ہے انہوں نے پوچھا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ جو شخص صبح کرے جنابت میں وہ روزہ رکھے تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کرتے تھے جنابت میں بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ

باب: روزہ دار پر رمضان میں دن کو جماع حرام ہے۔

(۲۵۹۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی ﷺ کے پاس اور کہا کہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَمَا اَهْلَكَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ: ((هَلْ تَجِدُ مَاتُعْتِقُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهٰذَا)) قَالَ: اَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ)).

[بخاری: ١٩٣٦، ١٩٣٧، ٢٦٠٠، ٥٣٦٨، ٦٠٨٧، ٦١٦٤، ٦٧٠٩، ٦٧١١، ٦٨٢١؛ ابو داود: ٢٣٩٠، ٢٣٩١، ٢٣٩٢؛ ترمذی: ٧٢٤؛ ابن ماجه: ١٦٧١]

ہلاک ہو گیا۔ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس نے ہلاک کیا تجھ کو؟'' اس نے عرض کی کہ میں اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان میں (یعنی جماع کر بیٹھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو مہینے کے روزے برابر رکھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ پھر وہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا اس کو صدقہ دے دے مسکینوں کو۔'' اس نے کہا کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے؟ مدینہ کے دونوں کنکریلی کالے پتھروں والی زمینوں کے بیچ میں کہ ان میں کوئی گھر والا مجھ سے بڑھ کر محتاج نہیں تو نبی ﷺ ہنس پڑے (قربانت شوم وفدایت گرم دگر دسرت گردم) یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کچلیاں کھل گئیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لے اس کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دنوں میں جماع کرے اور روزہ رمضان کا توڑ ڈالے جماع سے اس پر کفارہ واجب ہے اور نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب جمیع علما کا جب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھ کر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مؤمن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت میں خلل انداز ہوتی ہو۔ مثلاً لنگڑا لولا نہ ہو۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو طعام ساٹھ مساکین کا، ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی میں مد ہوتا ہے پھر اگر یہ تینوں کی طاقت نہ ہو تو شافعی رحمہ اللہ کے دو قول ہیں۔ اول یہ کہ اس پر کچھ واجب نہیں اور اگر اس کے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اس پر کچھ واجب نہیں اور اس کی دلیل یہی حدیث ہے کہ اس میں جب سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کر دینا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اس پر ادائے کفارہ واجب ہے اور اس کو نووی رحمہ اللہ نے صحیح اور مختار کہا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس جب ٹوکرا آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اس کی عدم استطاعت تینوں باتوں میں ظاہر ہو چکی تھی۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مثل رئیسوں کے وقت استطاعت اس کی ادا ضروری ہے اور کفارہ اس کے ذمہ باقی رہا اور فرق جو حدیث میں وارد ہوا ہے وہ فقہا کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جس کے ساٹھ مد ہوئے پس ہر مسکین کو ایک مد پہنچانا ضروری ہے۔

(٢٥٩٦) عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ رِوَايَةَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ: بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ.

محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا: اس میں ایک عرق (یعنی ٹوکرا) اور وہ ہی زنبیل ہے اور اس میں نبی مکرم ﷺ کی ہنسی کا ذکر نہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[راجع:۲۵۹۵]

○ ○ ○ ○

(۲۵۹۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهٖ فِیْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ صِیَامَ شَهْرَیْنِ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا)) ۔

[راجع:۲۵۹۵]

ابوہریرہ ؓ نے کہا: ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان میں اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان میں کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار میں اور مؤمن رقبہ صرف کفارہ قتل میں ضروری ہے۔ اس لیے کہ اس میں ایمان کی شرط منصوص قرآنی ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مؤمنہ ضروری ہے اس لیے کہ جہاں مطلق رقبہ مذکور ہے اس کو محمول کرتے ہیں رقبہ مؤمنہ پر اسی قید کے لحاظ سے جو قرآن میں کفارہ قتل میں مذکور ہے اور قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں۔ کذا قال النووی فی شرحه لمسلم۔

(۲۵۹۸) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ . [راجع:۲۵۹۵]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۵۹۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ اَنْ یُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ یَصُوْمَ شَهْرَیْنِ اَوْ یُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا. [راجع:۲۵۹۵]

ابوہریرہ ؓ نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان میں کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلائے ساٹھ مسکینوں کو۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ. [راجع:۲۵۹۵]

زہری سے اس سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۰۱) عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهَا قَالَتْ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِمَ؟)) قَالَ: وَطِئْتُ امْرَأَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ: ((تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ)) قَالَ: مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَجَآءَهٗ عَرَقَانِ فِیْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ

عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں؟'' اس نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رمضان شریف میں اپنی عورت سے دن کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ دے، صدقہ دے۔'' اس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے، اتنے میں آپ ﷺ کے پاس دو گونیاں آئیں کھانے کو (یعنی غلہ یا کھجور کی) آپ ﷺ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ. [بخاري: ١٩٣٥، ٦٨٢٢؛ ابو داود: ٢٣٩٤، ٢٣٩٥]

فرمایا: ''لے یہ صدقہ کر دے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: صدقہ دے یعنی وہی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا جیسا اوپر مذکور ہوا۔ دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آ چکی اور جو اس نے کہا کہ میں جل گیا اس سے استعمال مجاز کا روا ہوا۔

(٢٦٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا تَقُوْلُ: اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ: ((تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ)) وَلَا قَوْلُهُ: نَهَارًا. [راجع: ٢٦٠١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گزری مگر اس کے اول میں صدقہ دے صدقہ دے'' نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٠٣) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا شَأْنُهُ؟)) فَقَالَ: اَصَبْتُ اَهْلِيْ قَالَ: ((تَصَدَّقْ)) فَقَالَ: وَاللّٰهِ! يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا لِيْ شَيْءٌ وَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ: ((اجْلِسْ)) فَجَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ اَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوْقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ اٰنِفًا؟)) فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْ بِهٰذَا)) فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغَيْرَنَا؟ فَوَاللّٰهِ! اِنَّا لَجِيَاعٌ مَالَنَا شَيْءٌ قَالَ: ((فَكُلُوْهُ)).

[راجع: ٢٦٠١]

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا نبی ﷺ کے پاس مسجد میں رمضان میں اور عرض کی یا رسول اللہ! میں جل گیا میں جل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا حال ہے اس کا۔'' اس نے عرض کی کہ میں نے اپنی بی بی سے صحبت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ دے۔'' اس نے عرض کی کہ قسم اللہ تعالیٰ کی! اے نبی اللہ کے! میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں کچھ دے سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ۔'' وہ بیٹھ گیا اور وہ اسی حال میں تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اس پر کچھ غلہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جلنے والا کہاں ہے جو ابھی یہاں تھا؟'' اور وہ کھڑا ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''لے اس کو صدقہ دے۔'' اس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا اس کا مستحق کوئی اور ہے؟ اللہ کی قسم! ہم لوگ بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''لو اسے کھاؤ۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ اِذَا كَانَ سَفَرُهٗ مَرْحَلَتَيْنِ فَاَكْثَرَ.

باب: رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے۔

(٢٦٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں اور آپ ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ ... ایک نہر ہے اور مدینہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ . [بخاري: ١٩٤٤، ٢٩٥٣، ٤٢٧٥، ٤٢٧٩؛ نسائي: ٢٣١٢]

سات منزل ہے اور وہاں سے مکہ دو منزل رہتا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اس کا اتباع کرتے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: علما کا اختلاف ہے سفر میں روزہ رکھنے میں چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہیں ہوتا اور اس کی قضا واجب ہے دلیل ان کی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)) اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ ﷺ نے عصاۃ یعنی نافرمان فرمایا اور جماہیر علما اور جمیع اہل فتویٰ کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی رحمہم اللہ اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اس کو جسے طاقت ہو اور بے ضرر رکھ سکے پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ ﷺ نے اور عبداللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذکور ہے اور اس لیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے براءت ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہرحال افضل ہے اور بعض نے ایک قول امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور ان کی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کی حدیث ہے جو مسلم کے آخری باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار اور صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے۔

(٢٦٠٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ يَحْيٰى: قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَدْرِيْ مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ؟ يَعْنِيْ يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [راجع: ٢٦٠٤]

زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحییٰ نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کس کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا آخر قول لیا جاتا ہے یعنی اول قول منسوخ ہوتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٠٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ الْفِطْرُ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ: خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ . [راجع: ٢٦٠٤]

زہری نے اس اسناد سے کہا کہ روزہ نہ رکھنا اور افطار کرنا نبی ﷺ کی اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ ﷺ کی آخری بات پر ہی عمل ضروری ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ ﷺ نے تیرہویں رمضان کی مکہ میں۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٠٧) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانُوْا يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ . [راجع: ٢٦٠٤]

زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ انہوں نے مثل حدیث لیث کے روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ نبی ﷺ کی نئی نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے (یعنی آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا اور افطار کو ناسخ جانتے ہیں اور روزہ رکھنے کو منسوخ)۔

(٢٦٠٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: سَافَرَ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: سفر کیا رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں اور روزہ رکھا [illegible] آپ ﷺ نے ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [بخاري: ١٩٤٨، ٤٢٧٩؛ نسائي: ٢٢٩٠، ٢٣١٣]

پیالہ منگایا کہ اس میں کوئی پینے کی چیز تھی اور اس کو پیا دن کو تا کہ سب لوگ آپ ﷺ کو دیکھیں۔ پھر افطار کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے جس کا جی چاہے افطار کرے۔

(٢٦٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اس کو جو روزہ رکھے۔ (یعنی سفر میں) اور نہ اس کو جو افطار کرے اور رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

فائدہ۔ ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں۔

(٢٦١٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ: ((أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ)). [ترمذي: ٧١٠؛ نسائي: ٢٢٦٢]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا۔ رمضان میں مکہ کی طرف اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراع غمیم تک پہنچے (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل یا زیادہ ہے) اور لوگوں نے روزہ رکھا پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے ان کی طرف دیکھا پھر آپ ﷺ نے پی لیا اور لوگوں نے اس کے بعد آپ ﷺ سے عرض کی کہ بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہی نافرمان ہیں، وہی نافرمان ہیں۔“

فائدہ۔ شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے۔

(٢٦١١) عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. [راجع: ٢٦١٠]

جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنی بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ لوگوں پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آپ ﷺ نے کیا کیا پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد عصر کے۔ آگے وہی مضمون ہے۔

(٢٦١٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا لَهُ)) قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ)).

[بخاري: ١٩٤٦؛ ابو داود: ٢٤٠٧؛ نسائي: ٢٢٦١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور وہ اس پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”اس کو کیا ہوا۔“ لوگوں نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جب ضرر ہو اور ایسی نوبت پہنچے تو کیا لطف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲٦١٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: رَاى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:۲٦١٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲٦١٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ: وَكَانَ يَبْلُغُنِىْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَزِيْدُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهُ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّذِىْ رَخَّصَ لَكُمْ)) قَالَ: فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ. [راجع:۲٦١٢]

شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں اور اس اسناد میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے۔'' اور کہا راوی نے پھر جب میں نے ان سے پوچھا تو انہیں یاد نہیں رہا۔

○ ○ ○ ○

(۲٦١٥) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَّمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہویں رمضان کو تو ہم میں سے کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

○ ○ ○ ○

(۲٦١٦) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ هَمَّامٍ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ: لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِىْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ: فِىْ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ اَوْتِسْعَ عَشْرَةَ.

قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارہویں اور شعبہ کی روایت میں سترہویں یا انیسویں مذکور ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بارہویں سے شاید انیسویں تک وہ ممتد ہوا ہو پھر کسی نے اول تاریخ بیان کی کسی نے آخر۔

(۲٦١٧) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِىْ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ اِفْطَارُهُ. [ترمذی: ۷۱۲؛ نسائی: ۲۳۰۹]

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک میں تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا نہ مفطر کے افطار پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس مسلک سے انصاف صحابہ رضی اللہ عنہم کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں۔

(۲٦١٨) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِىْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جس میں قوت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ. [ترمذی: ۷۱۳؛ نسائی: ۲۳۰۸]

ہو وہ روزہ رکھے یہ بھی خوب ہے اور جس میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۱۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَا: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. [نسائی: ۲۳۱۰، ۲۳۱۱]

ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا اور افطار کرنے والا افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۲۰) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

حمید نے کہا: انس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا روزہ رمضان کا سفر میں تو کہا انہوں نے کہ سفر کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۲۱) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي: أَعِدْ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رضی اللہ عنہ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِمِثْلِهِ.

حمید نے کہا: نکلا میں سفر میں اور میں نے روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا: تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنی سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا: انس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا میں ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل اس کی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ أَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ.

باب: سفر میں مفطر کا اجر۔

(۲۶۲۲) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنے تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ روکے ہوئے تھے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جاکر پڑ رہے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افطار کرنے والے آج بہت سا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)).

[بخاري: ٢٨٩٠؛ نسائي: ٢٢٨٢]

ثواب لے گئے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہوا سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے۔

(٢٦٢٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ وَعَمِلُوْا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ: فَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)).

[راجع:٢٦٢٢]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض مفطر پھر کمر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعض کاموں سے اس وقت فرمایا آپ ﷺ نے کہ "آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے۔"

○ ○ ○ ○

(٢٦٢٤) عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ: إِنِّيْ لَا أَسْئَلُكَ عَمَّا يَسْئَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ)) فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ مُصَبِّحُوْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ فَأَفْطِرُوْا)) وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ. [ابوداود: ٢٤٠٦]

قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں روزے کا پوچھا انہوں نے فرمایا: سفر کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے پھر ایک منزل میں اترے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت بہت زیادہ ہوگی۔" پس رخصت ہوئی افطار کی۔ تب بعض ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعض مفطر۔ پھر ہم آگے کی منزل میں اترے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑھا دے گا سو تم سب افطار کرو۔" اور یہ فرمانا آپ ﷺ کا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پھر اس کے (یعنی بعد فراغ مقابلہ غنیم) ہم نے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں۔

بَابُ التَّخْيِيْرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ.

باب: رمضان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان۔

(٢٦٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا روزے کو سفر میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "چاہے روزہ رکھ چاہے افطار کر۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

○ ○ ○ ○

(٢٦٢٦) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: ((صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ؟)). [ابوداود: ٢٤٠٢؛ نسائی: ٢٣٨٣]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے پوچھا نبی ﷺ سے کہ میں بہت درپے روزہ رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی روزے رکھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چاہو رکھو چاہے نہ رکھو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر میں روزہ رکھے خواہ نہ رکھے۔

(٢٦٢٧) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٢٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: اَنَّ حَمْزَةَ قَالَ: اِنِّيْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ [ابن ماجه:١٦٦٢]

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ کہا حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں ایک روزے دار آدمی ہوں تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھوں؟

○ ○ ○ ○

(٢٦٢٩) عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)) قَالَ هَارُوْنُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((هِيَ رُخْصَةٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنَ اللّٰهِ. [ابوداود: ٢٤٠٣؛ نسائی: ٢٢٩٣، ٢٢٩٤، ٢٢٩٥، ٢٢٩٦، ٢٢٩٧، ٢٢٩٨، ٢٢٩٩، ٢٣٠٠، ٢٣٠١، ٢٣٠٢، ٢٣٠٣، ٢٣٠٤]

حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں اپنے میں قوت پاتا ہوں روزہ کی سفر میں تو میں اگر روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رخصت ہے اللہ کی طرف سے سو جس نے اس کو لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں۔'' اور ہارون نے اپنی روایت میں اللہ کی طرف سے ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٣٠) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ. [بخاری: ١٩٤٥؛ ابوداود: ٢٤٠٩]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہاں تک کہ کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٦٣١) عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ. [ابن ماجه:١٦٦٣]

حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمیوں کے دنوں میں دیکھا بعض سفروں میں کہ لوگ سخت گرمی کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کو اپنے سروں پر رکھ لیتے ہیں اور ہم میں سے سوائے رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ.

باب: حاجی عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے۔

(٢٦٣٢) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ. [بخاري: ١٦٦١، ١٦٥٨، ١٩٨٨ تعليقاً، ٥٦٠٤، ٥٦١٨، ٥٦٣٦؛ ابوداود: ٢٤٤١]

ام الفضل رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی کہتی ہیں کہ ان کے پاس چند لوگوں نے تکرار کی عرفہ کے دن (عرفات میں) رسول اللہ ﷺ کے روزے میں کسی نے کہا آپ ﷺ روزے سے ہیں۔ کسی نے کہا: نہیں تب انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور آپ ﷺ عرفات میں اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے پی لیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: مذہب شافعی کا اور مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا یہی ہے کہ افطار عرفہ میں مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ثوری سے اور کہا ہے: ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا روزہ رکھتے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاق رحمہ اللہ کا میلان بھی اسی طرف تھا اور عطاء جاڑے میں روزہ رکھتے تھے گرمی میں نہیں اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے روزے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھا اگر دعا میں ضعف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ ﷺ کے افطار سے اور اس سے استدلال کیا ہے جن میں مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے اس کو مراد لیا ہے جو عرفات میں نہ ہو۔

(٢٦٣٣) عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرِهِ وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ. [راجع:٢٦٣٢]

ابوالنضر سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہے مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند میں یہ ہے کہ روایت ہے عمیر سے جو مولیٰ ہیں ام الفضل رضی اللہ عنہا کے۔

(٢٦٣٤) عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

سالم ابی النضر سے ان اسناد کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کرتے ہیں اور کہا کہ اس عمیر سے جو ام الفضل کے مولیٰ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٣٥) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: شَكَّ

عمیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے سنا لوگوں نے شک کیا اصحاب رسول میں سے دن عرفہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيْهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ . [راجع:٢٦٣٢]

کے رسول اللہ ﷺ کے روزے میں، تب انہوں نے ایک پیالہ دودھ کا بھیج دیا اور آپ ﷺ عرفات میں تھے پھر آپ ﷺ نے پی لیا۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٣٦) عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُوْنَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ . [بخاری:١٩٨٩]

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی بی بی نے فرمایا کہ لوگوں نے شک کیا رسول اللہ ﷺ کے روزے میں عرفہ کے دن (میدان عرفات میں) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک لوٹا دودھ کا اور آپ ﷺ وقوف کیے ہوئے تھے موقف میں اور آپ ﷺ نے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ ﷺ کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے کئی امور ثابت ہوئے اول مستحب ہونا افطار کا عرفات میں۔ دوسرے مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور یہی صحیح ہے مذہب شافعی میں۔ تیسرے جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی۔ چوتھے مباح قبول ہدیہ کا آپ ﷺ کے واسطے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ.

باب: عاشورے کے روزے کا بیان۔

(٢٦٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ: ((مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت میں اور رسول اللہ ﷺ بھی پھر جب آپ ﷺ نے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشورے کا روزہ سنت ہے، واجب نہیں اور اول اسلام میں اس کا کیا حکم تھا اس میں اختلاف ہے یعنی رمضان فرض ہونے سے قبل سو ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ واجب تھا اور اصحاب شافعی میں اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کبھی واجب نہیں ہوا مگر استحباب اس کا مؤکد تھا پھر جب رمضان فرض ہوا مستحب رہ گیا مؤکد نہ رہا۔

(٢٦٣٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ أَوَّلِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُهُ وَقَالَ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ: وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كَرِوَايَةِ جَرِيْرٍ.

ہشام نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اول حدیث میں یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور آخر میں یہ کہا کہ آپ ﷺ نے عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا۔ پھر جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں ٹھہرایا جیسے جریر کی روایت میں تھا۔

(٢٦٣٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عاشورے کا روزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

[بخاری:٤٥٠٢]

پھر جب اسلام آیا تو اب چاہے کوئی رکھے چاہے چھوڑ دے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: جو چاہے رکھے جو چاہے چھوڑ دے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں واجب نہ ہونے پر اور شافعیہ استدلال کرتے ہیں مؤکد نہ ہونے پر اور بہر حال اب وہ سنت مستحبہ ہے غیر مؤکدہ۔

(٢٦٤٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے تھے اس کے روزے کا (یعنی عاشورے کا) جب رمضان فرض نہیں ہوا تھا پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

(٢٦٤١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ)). [بخاری:١٨٩٣]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کو روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی حکم فرمایا اس کے روزے کا یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے اس میں روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٦٤٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان فرض ہونے سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عاشوراء اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٦٤٣) عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[بخاری:٤٥٠١؛ ابوداود:٢٤٤٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ يَوْمًا يَصُوْمُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ)). [ابن ماجه:١٧٣٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٢٦٤٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ: ((إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ)) وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهُ إِلَّا أَنْ يُّوَافِقَ صِيَامَهُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''کہ عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے اور عبداللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جائے ان دنوں کے جس میں ان کی عادت تھی روزہ رکھنے کی۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آ چکی ہے نبی ﷺ کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: ((ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)). [بخاری:٢٠٠٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٤٨) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! اُدْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ: وَهَلْ تَدْرِيْ مَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُهُ قَبْلَ أَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَ. وَقَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: تَرَكَهُ.

عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا: اشعث بن قیس، عبداللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتہ کرتے تھے صبح کو تو کہا انہوں نے کہ اے ابومحمد! آؤ ناشتہ کرو تو انہوں نے کہا کہ آج کیا عاشورے کا دن نہیں ہے؟ تو عبداللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشورے کا دن کیسا ہے؟ تو اشعث نے کہا: وہ کیسا دن ہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ اس دن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اتری تو آپ ﷺ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اس کو چھوڑ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٤٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ.

مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٥٠) عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ أَنَّ الْأَشْعَثَ ابْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! اُدْنُ فَكُلْ قَالَ: إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ: كُنَّا نَصُوْمُهُ ثُمَّ تُرِكَ.

قیس نے کہا: اشعث آئے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ کھانا کھا رہے تھے عاشورے کے دن۔ انہوں نے کہا: اے ابومحمد! آؤ ناشتہ کرو تو انہوں نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا: ہم روزہ رکھتے تھے اس میں پھر چھوڑ دیا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٦٥١) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلَ اَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اِنَّ الْيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَاِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ. [بخاری:٤٥٠٣]

علقمہ نے کہا کہ اشعث، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ عاشوراء کے دن کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن! آج عاشورے کا دن ہے۔ انہوں نے کہا: اس کا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہ ہو تو کھاؤ۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَانَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا خیال رکھتے تھے وہ ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا اور نہ اس سے منع کیا نہ اس کا خیال رکھا آپ ﷺ نے ہمارے لیے۔

(٢٦٥٣) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ خَطِيْبًا بِالْمَدِيْنَةِ۔ يَعْنِيْ فِيْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا۔ خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ: ((هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ)).

[بخاری: ٢٠٠٣]

حمید بن عبدالرحمن نے کہا: سنا میں نے معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آمد میں جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علما کہاں ہیں؟ اے اہل مدینہ! میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ اس دن کو فرماتے تھے: ”یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٢٦٥٤) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ: اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[راجع:٢٦٥٣]

ابن شہاب سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٥٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ ((اِنِّيْ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَيُوْنُسَ.

زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ”آج کے دن کیلئے میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے۔“ اور باقی حدیث مالک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[راجع:٢٦٥٣]

(٢٦٥٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ)) فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ. [بخاري: ٤٦٨٠، ٤٧٣٧، ٣٩٤٣؛ ابوداود: ٢٤٤٤]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا، اس لیے آج ہم روزہ دار ہیں اس کی تعظیم کیلئے (یعنی اللہ پاک کی) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم تم سے زیادہ دوست ہیں اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے۔'' پھر حکم دیا آپ ﷺ نے اس کے روزے کا۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٥٧) عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: فَسَاَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ . [راجع:٢٦٥٦]

ابو بشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزے کا۔

(٢٦٥٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟)) فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ)) فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ. [بخاري: ٢٠٠٤، ٣٣٩٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا، لیکن اس میں اتنا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکرانہ کا روزہ رکھا اور ہم بھی شکرانہ کا روزہ رکھتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٥٩) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ. [راجع:٦٢٥٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٦٠) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ تَتَّخِذُهُ عِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُوْمُوْهُ اَنْتُمْ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا عاشورے کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اس کو عید ٹھہراتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس دن روزہ رکھو۔''

○ ○ ○ ○ [بخاري: ٢٠٠٥، ٣٩٤٢]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۲٦٦۱) عَنْ قَيْسٍ فَذَكَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ: فَحَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ قَالَ: كَانَ اَهْلُ خَيْبَرَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَتَّخِذُوْنَهُ عِيْدًا وَيُلْبِسُوْنَ نِسَاءَ هُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ)). [راجع: ۲٦٦۰]

قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اس میں یہ مضمون زائد ہے کہ ابواسامہ نے کہا: روایت کی مجھ سے صدقہ بن ابوعمران نے قیس بن مسلم سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابوموسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اس دن عید ٹھہراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور ان کو سنوارتے تھے اور سنگارتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ بھی روزہ رکھو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں بھی روزہ رکھتے عاشورے کا پھر جب مدینہ میں آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھنے لگے شاید بیچ میں ترک کر دیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اتری ہو یا یہود میں سے جو مسلمان ہوئے ہوں ان کی تصدیق آپ ﷺ نے کی ہو یا متواتر اس کا علم آپ ﷺ کو ہوا یہود سے اور صرف اخبار آحاد سے آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا۔

(۲٦٦۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: مَاعَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ.

[بخاری: ۲۰۰٦؛ نسائی: ۲۳٦۹]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا عاشورے کا تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور دنوں میں سے اسی دن کی بزرگی ڈھونڈنے کو سوا اس دن کے اور کسی ماہ کا سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنوں میں عاشورے اور مہینوں میں رمضان کو بزرگ جانتے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

(۲٦٦۳) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[راجع: ۲٦٦۲]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ اَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِيْ عَاشُوْرَاءَ.

باب: عاشوراء کا روزہ کس دن رکھا جائے۔

(۲٦٦٤) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا

حکم بن اعرج نے کہا: میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اپنی چادر پر زمزم کے کنارے سو میں نے کہا: خبر دیجئے مجھ کو عاشورے کے روزے سے۔ انہوں نے فرمایا: جب تم چاند دیکھو محرم کا تو تاریخیں گنتے رہو۔ پھر جب نویں تاریخ ہو اس دن روزہ رکھو۔ میں نے کہا: محمد ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُوْمُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [ابو داود: ٢٤٤٦؛ ترمذی: ٧٥٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشوراء نویں تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں نے عرض کی کہ اس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں اگر سال آئندہ آئے گا تو ہم ان شاء اللہ نویں تاریخ کا روزہ رکھیں گے پھر آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا غرض ان کا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ نویں کو ہے اور مشاہیر علمائے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورہ دسویں تاریخ ہے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور حسن بصری اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا اور ظاہر احادیث سے اور یہی مقتضائے لفظ ہے اس لیے کہ عاشوراء عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ اور دوسرے علما کا قول ہے کہ نویں اور دسویں دونوں کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے دسویں کا روزہ رکھا تھا اور نویں تاریخ کو نیت کی تھی۔ اتنے میں وفات ہو گئی اور حدیث مسلم میں گزرا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علما نے کہا ہے کہ نویں تاریخ کا روزہ ملا لینے سے غرض یہ تھی کہ اکیلے دسویں کے روزے میں یہود کی مشابہت تھی۔

(٢٦٦٥) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ.

حکم بن اعرج نے کہا: پوچھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورے کے روزے کو پھر بیان کی روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٦٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ـ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ـ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ)) قَالَ: فَلَمْ يَاْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[ابو داود: ٢٤٤٥]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: جب روزہ رکھا رسول اللہ ﷺ نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کہ یہ دن تو ایسا ہے کہ اس کی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاریٰ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اگلا سال آئے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھیں گے۔'' آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ ﷺ نے وفات پائی۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٦٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ)) وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ: يَعْنِىْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ. [ابن ماجه: ١٧٣٦]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''اگر میں باقی رہا سال آئندہ تک تو روزہ رکھوں گا میں نویں تاریخ کو۔'' اور ابوبکر کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا: مراد اس سے یوم عاشوراء ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ اَكَلَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ

باب: عاشوراء کے دن اگر ابتدائے دن میں کچھ کھا لیا ہو تو باقی دن کھانے پینے سے رک جانے کا بیان۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٦٦٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: ((مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ)). [بخاري: ١٩٢٤، ٢٠٠٧، ٧٢٦٥؛ نسائي: ٢٣٢٠]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکار دے کہ ”جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا امساک پورا کرے رات تک۔“

○ ○ ○ ○

(٢٦٦٩) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ: ((مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ)) فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُوْمُهُ وَنُصَوِّمُهُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ. [بخاري: ١٩٦٠]

ربیع رضی اللہ عنہا معوذ کی بیٹی سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤں میں مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنی اب کچھ نہ کھائے) پھر اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے، اگر اللہ چاہتا تھا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکوں کے لیے گڑیاں بناتے تھے اُون کی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اس کو وہی کھیلنے کو دے دیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مراد ان دونوں روایتوں کی یہ ہے کہ جو روزہ دار ہو پورا کرے اور جس نے کھا لیا ہو وہ اس دن کے آداب سے پھر افطار کے وقت تک کچھ نہ کھائے جیسے یوم الشک میں جو دن کے شروع میں کچھ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہو جائے کہ یہ دن رمضان کا ہے اس کو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکوں کو اس لیے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں۔

(٢٦٧٠) عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رضی اللہ عنہا عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَتْ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُوْنَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيْهِمْ حَتّٰى يُتِمُّوْا صَوْمَهُمْ. [راجع: ٢٦٦٩]

خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع، بنت معوذ بن عفراء سے عاشورے کے روزے کو تو انہوں نے کہا: کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤں میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کیلئے کھلونا اون سے یعنی پشم سے اور ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے تو ہم وہی کھانا ان کو دے دیتے تھے اور وہ ان کو غافل کر دیتا تھا یہاں تک وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

باب: یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَيَوْمِ الْأَضْحٰى.

(۲۶۷۱) عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالاٰخَرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ.

[بخاری: ۱۹۹۰، ۵۵۷۱؛ ابوداود: ۲٤۱٦؛ ترمذی: ۷۷۱؛ ابن ماجه: ۱۷۲۲؛ وانظر فی مسلم: ۵۰۹۷، ۵۰۹۸، ۵۰۹۹]

ابوعبیدہ مولیٰ ابن از ہر نے کہا کہ حاضر ہوا میں عید میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور آپ رضی اللہ عنہ آئے اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا: یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ منع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان میں روزہ رکھنے سے اور یہ دن آج کا تمہارے افطار کا ہے بعد رمضان کے اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: روزہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا بالا جماع حرام ہے ہر حال میں خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص ان ہی کی طرف تعیین کر کے نذر کرے قصداً تو امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کے نزدیک نذر اس کی منعقد نہیں ہوتی اور نہ اس کی قضا لازم ہوتی ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضا اس کی واجب ہے اور اگر اسی دن روزہ رکھ لے تو نذر پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہے (کذا قال النووی رحمہ اللہ)

(۲۶۷۲) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا دو دن کے روزوں سے ایک عیدالبقر اور دوسری عیدالفطر میں۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۷۳) عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا فَاَعْجَبَنِىْ فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ اَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِىْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ)).

[بخاری: ۱۹۹۵؛ ابن ماجه: ۱۷۲۱]

قزعہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: سنا میں نے ان سے ایک حدیث کو کہ مجھے بہت پسند آئی اور میں نے کہا ان سے کہ کیا تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ سے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اوپر ایسی بات کہوں جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی اور جو میں نے نہیں سنی کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے: ''روزہ درست نہیں۔ ان دو دن میں ایک عیدالاضحیٰ میں اور دوسرے عیدالفطر میں رمضان کی۔''

(۲۶۷٤) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.

[بخاری: ۱۹۹۱؛ ابوداود: ۲٤۱۷]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا دو دن کے روزوں سے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۷۵) عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ

زیاد بن جبیر نے کہا: ایک شخص آیا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس اور کہا: میں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُوْمَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحٰى أَوْفِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ.

[بخاری: ۱۹۹۴، ۶۷۰۶]

نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھوں اور وہ دن موافق ہوا عید الاضحیٰ یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی ﷺ اس دن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں دلیلیں معارض ہیں اور جو عید کے دن نذر معین کرے اس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے۔

(۲۶۷۶) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ.

باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۲۶۷۷) عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)).

نبیشہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔“

○ ○ ○ ○

(۲۶۷۸) عَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَالِدٌ: فَلَقِيْتُ أَبَا الْمَلِيْحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ [وَزَادَ فِيْهِ]: ((وَذِكْرِ اللّٰهِ)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔“

○ ○ ○ ○

(۲۶۷۹) عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ ابْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى: ((أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)).

مالک رضی اللہ عنہ کو اور اوس رضی اللہ عنہ بن حدثان کو رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق میں بھیجا کہ پکار دیں ”جنت میں کوئی نہ جائے گا سوائے مؤمن کے اور منیٰ کے دن کھانے پینے کے ہیں۔“

○ ○ ○ ○

(۲۶۸۰) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَنَادَيَا.

ابراہیم سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ ہے کہ ان دونوں نے پکارا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ مُنْفَرِدًا.

باب: اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت۔

(۲۶۸۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ

محمد بن عباد بن جعفر نے کہا: پوچھا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ طواف کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ ﷛ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ أَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ.

تھے بیت اللہ کا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روزے سے؟ انہوں نے کہا: ہاں قسم ہے اس گھر کے رب کی۔

[بخاري: ١٩٨٤؛ ابن ماجه: ١٧٢٤]

○ ○ ○ ○

(٢٦٨٢) عَنْ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[راجع: ٢٦٨١]

○ ○ ○ ○

(٢٦٨٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهُ أَوْيَصُوْمَ بَعْدَهُ)).

ابو ہریرہ ﷛ نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا۔ مگر آگے اس کے بھی رکھے یا اس کے پیچھے بھی۔''

[بخاري: ١٩٨٥؛ ابوداود: ٢٤٢٠؛ ترمذي: ٧٤٣؛ ابن ماجه: ١٧٢٣]

○ ○ ○ ○

(٢٦٨٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ)).

ابو ہریرہ ﷛ نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جاگنے اور نماز کے ساتھ اور نہ خاص کرے اس کے دن کو سب دنوں میں روزے کے ساتھ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ اور اس میں جمعہ آ جائے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ﷫ نے فرمایا کہ جمہور اصحاب شافعی کا یہی قول ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اس دن جمعہ آ گیا تو مضائقہ نہیں اور اسی طرح مثلاً اس نے نذر کی کہ جس دن بیمار اچھا ہوگا روزہ رکھوں گا اور شب جمعہ اچھا ہو گیا تو حرج نہیں یا ایک روزہ اس کے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو بھی مکروہ نہیں اور امام مالک ﷫ نے جو مؤطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو۔ تو شاید ان کو یہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں پس وہ معذور ہیں اور ہم کو اتباع حدیث ضروری ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داؤدی نے جو امام مالک ﷫ کے شاگردوں میں ہیں انہوں نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی، اگر پہنچی تو وہ اس کے خلاف کبھی نہ کرتے اور یہی گمان سب اماموں کے ساتھ جو مسائل ان کے حدیث کے خلاف ہیں ورنہ کوئی ان میں جان بوجھ کر مخالفت نہیں کرتا اور امت کو ضروری ہے کہ جب حدیث نبی معصوم مل جائے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مؤمنین ہے اور یہی طریق منصفین۔ اگرچہ برا مانیں متعصبین اور حکمت اس نہی میں شاید یہ ہو کہ یہ دن دعا اور ذکر و عبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہ وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والوں کے لیے کہ اس دن بھی حاجیوں کو افطار اولیٰ ہے پس اس میں بھی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ روزے گویا کفارہ ہو گئے ان وظیفوں کا جس میں بہ سبب روزے کے قصور ہوا۔ پس کراہت جاتی رہی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بھی نہ کرے اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑھے اور دوسرے دنوں میں نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوٰۃ الرغائب کا بدعت ہونا۔ اللہ تعالیٰ اس کی احداث کرنے والے کو برباد کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سر سے پا تک ضلالت ہے اور اس میں [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) تصانیف نفیسہ کی ہیں اور اس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت و موجب روسیاہی لکھا ہے اور اس کے مرتکب کو سراپا گمراہ اور اہل ضلال لکھا ہے۔ انتھی مافی النووی بنوع تغیر۔ مترجم کہتا ہے یہی حکم ہے ان اوراد و وظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ السلام سے اس کی کوئی سند نہیں جیسے دعائے گنج العرش، درود تاج، درود لکھی اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم اور اس کو منجملہ وظائف و اوراد سمجھنا اور عبادۃً ان کی قراءت کرنا اور اس پر امید وار ثواب ہونا، وغیرہ۔

بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ بِقَوْلِهِ: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾.

باب: آیت ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ﴾ کے منسوخ ہونے کا بیان۔

(٢٦٨٥) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ [٢/ البقرة: ١٨٤] كَانَ مَنْ اَرَادَاَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا. [بخاري: ٤٥٠٧؛ ابو داود: ٢٣١٥؛ ترمذي: ٧٩٨؛ نسائي: ٢٣١٥]

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ یعنی ”جن لوگوں کو طاقت ہے روزے کی۔ وہ فدیہ دیں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا۔“ تو جو چاہتا تھا افطار کرتا تھا رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت اتری اور اس نے آیت کو منسوخ کر دیا یعنی اب روزہ ضروری رکھنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٦٨٦) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ فَافْتَدٰى بِطَعَامِ مِسْكِيْنٍ حَتّٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾. [٢/ البقرة: ١٨٥]

[راجع: ٢٦٨٥]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا ایک مسکین کو کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾.

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ ہوگئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جمہور کا یہی قول ہے کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو بہ سبب بڑھاپے کے وہ فدیہ دے اور ایک جماعت کا سلف کے اور مالک اور ابوثور اور داود رحمہم اللہ کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہو گیا۔ خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور بوڑھا ایسا ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا اس پر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہیں اور مالک رحمہ اللہ نے اس کے لیے کھانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: یہ رخصت تھی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر رخصت منسوخ ہوگئی اور اسی کے حق میں یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہیں رکھتا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ نے کہا ہے: نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہیں رکھ سکتے اور ان کو فدیہ دینا چاہیے اور اس صورت میں گویا لفظ لا یہاں محذوف ہوگا یعنی وَعَلَى الَّذِيْنَ لَا يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اور اس صورت میں آیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) صرف فدیہ کافی ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ بیمار کا فدیہ دینا ضروری نہیں ۔صرف قضا اس پر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک ﷫ نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق میں جو افطار کرے اور پھر اچھا ہو جائے اور قضا نہ کرے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ جائے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھ لے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دے اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مد گیہوں ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان میں روزہ قضا کیا اور بیماری اس کی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضائے روزہ ہی کافی ہے اور ان سب صورتوں میں یطیقونہ کی ضمیر صوم کی طرف راجع ہے ۔اور حسن بصری ﷫ وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر اس کی راجع ہے اطعام کی طرف یعنی جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیں اور روزہ کی طرف راجع نہیں اور ان کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہے اور ابوحنیفہ ﷫ نے دو مد کہیں ہیں اور صاحبین کا بھی قول یہی ہے ۔اور اشہب مالکی ﷫ نے کہا ہے کہ ایک مد اور ثلث مد کا ہے اہل مدینہ کے سوا اور جمہور علما کا قول ہے کہ وہ مرض جس میں افطار روا ہے ۔ایسا ہونا ضروری ہے کہ روزے سے اس میں مشقت ہو اور بعض نے کہا ہے: ہر مریض کو افطار روا ہے ۔ کذاقال القاضی عیاض علی مانقلہ النووی ۔

بَابُ جَوَازِ تَاْخِيْرِ قَضَآءِ رَمَضَانَ مَالَمْ يَجِئْ رَمَضَانٌ اٰخَرُ لِمَنْ اَفْطَرَ بِعُذْرٍ

باب: ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونے کا بیان۔

(۲۶۸۷) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ ﷞ تَقُوْلُ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَهُ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [بخاری: ۱۹۵۰؛ ابوداود: ۲۳۹۹؛ نسائی: ۲۳۱۸؛ ابن ماجہ: ۱۶۶۹]

ابوسلمہ نے کہا: سنا میں نے سیدہ عائشہ ﷞ سے فرماتی تھیں کہ مجھ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے تو میں ان کو قضا نہ کر سکتی تھی مگر شعبان میں اور وجہ اس کی یہ تھی کہ میں مشغول ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (اور فرصت نہ پاتی تھی)۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۸۸) عَنْ يَحْيَي بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [راجع: ۲۶۸۷]

یحییٰ سے بھی یہی روایت مذکور ہوئی اس سند سے مگر اس میں یہ ہے کہ یہ تاخیر قضائے رمضان کی شعبان تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے سبب سے ہے۔

(۲۶۸۹) عَنْ يَحْيَي بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ يَحْيَي يَقُوْلُهُ . [راجع: ۲۶۸۷]

یحییٰ سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اس میں یحییٰ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تاخیر ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے سبب سے ہوتی ہوگی۔

(۲۶۹۰) عَنْ يَحْيَي بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيْثِ: الشُّغْلُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [راجع: ۲۶۸۷]

یحییٰ سے بھی یہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اور مشغولیت کا ذکر نہیں۔

○ ○ ○ ○

(۲۶۹۱) عَنْ عَائِشَةَ ﷞ اَنَّهَا قَالَتْ: اِنْ

سیدہ عائشہ ﷞ نے کہا کہ ہم سے ایک ایسی تھی کہ افطار کرتی تھی رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا تَقْدِرُ اَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَأْتِيَ شَعْبَانُ. [نسائي: ۲۱۷۷]

اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور قضا نہ کر سکتی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ شعبان آ جاتا تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن ہمیشہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتی تھیں اور مترصد استمتاع رہا کرتی تھیں ہر وقت میں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت بجالائیں اور یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کس وقت ان کا ارادہ فرماتے ہیں اور اجازت روزے کی اس لیے نہ لیتی تھی کہ شاید آپ ﷺ اجازت تو دے دیں مگر پھر آپ کو حاجت ہو اور آپ ﷺ کو اس سے تکلیف گزرے اور یہ کمال ادب تھا آپ ﷺ کا اور کمال رضا جوئی تھی رسول اللہ ﷺ کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جب اس کا شوہر گھر میں ہو۔ مگر اس کی اجازت سے اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں اس لیے فرصت پاتی تھیں کہ آپ ﷺ خود اس میں اکثر روزے رکھتے تھے اور تاخیر قضا کی مدت بھی قریب اختتام پہنچی تھی اور مذہب امام مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ واجب نہیں کہ اول شوال ہی میں اسے پورا کرے بلکہ پورے سال میں جب چاہے ادا کرے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اتار لے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ تاخیر اس کی شعبان سے آگے روا نہیں اس لیے کہ اس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس میں قضا نہیں ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکھنا ضروری ہے۔ اور روایت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی اللہ راضی ہو ان سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے البتہ جلدی کرنا قضا میں مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اس کا مثلاً بیماری یا حیض یا نفاس وغیرہ۔ یہاں تک باقی رہا کہ وہ مر گیا یا مرگئی تو اس پر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اس کی طرف سے کوئی دوسرا روزہ رکھے نہ دوسرا فدیہ دے اور جو رمضان کی قضا رکھے تو مستحب ہے کہ پے در پے رکھے اور اگر الگ الگ بھی رکھا تو عند الجمہور جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اس پر بھی ہے۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ.

باب: میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان۔

(۲۶۹۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)).

[بخاري: ۱۹۵۲؛ ابوداود: ۲٤۰۰]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔“

(۲۶۹۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ: ((اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)).

[بخاري: ۱۹۵۳؛ ابوداود: ۳۳۱۰؛ ترمذي: ۷۱٦، ۷۱۷؛ ابن ماجه: ۱۷۵۸]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی: میری ماں مرگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ بھلا دیکھ تو اگر اس کا کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟“ اس نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اللہ تعالیٰ کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۲۶۹٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ماں مرگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں۔ کیا میں اس کی قضا رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْهَا؟ فَقَالَ: ((اَرَأَيْتَ] لَوْ كَانَ عَلَىٰ اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى)) قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [راجع:٢٦٩٣]

تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہیں؟'' اس نے کہا: ہاں ادا کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ کا قرض تو ضرور ادا کرنا چاہیے۔'' اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم نے تو ان دونوں نے کہا: سنا ہم نے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٩٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع:٢٦٩٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٩٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((اَرَأَيْتِ لَوْكَانَ عَلَىٰ اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ اَكَانَ يُؤَدِّيْ ذٰلِكِ عَنْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ)). [راجع:٢٦٩٣]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میری ماں مرگئی اور اس پر نذر کا روزہ تھا کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں؟ پھر آپ ﷺ نے وہی قرض والی بات بیان فرمائی جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٩٧) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلَىٰ اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ: فَقَالَ: ((وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ)) قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((صُوْمِيْ عَنْهَا)) قَالَتْ: اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((حُجِّيْ عَنْهَا))

[ابوداود: ١٦٥٦، ٢٨٧٧؛ ترمذی: ٦٦٧، ٩٢٩؛ ابن ماجه: ١٧٥٩، ٢٣٩٤]

بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مرگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا ثواب ہوگیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بہ سبب میراث کے۔'' اس نے عرض کی یارسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں روزے رکھوں اسکی طرف سے۔'' اس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف سے حج بھی کرو۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کے لیے میت کی طرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھ ضرورت نہیں اور میت بری الذمہ ہوگئی اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو ان اصحاب شافعی نے صحیح اور محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح ہیں اور صریح اس پر دلالت کرتی ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح ہے کہ دونوں امر جائز ہوں اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزے رکھے اور ولی سے مراد قریب ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث یا اور کوئی ہو اور ان روایتوں سے کئی امور معلوم ہوئے

اول: جواز صوم کا میت کی طرف سے۔

دوسری: اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی میں۔

تیسری: صحت قیاس کی اس لیے کہ آپ ﷺ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اس میت کی طرف سے ادائے دین بھی ثابت ہوا اس پر اجماع امت ہے اور ادائے دین اگر غیر قرابت والے کی طرف سے ہو جب بھی روا ہے۔

چوتھی: یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی پر صدقہ کرے اور پھر وہ میراث کے سبب سے لوٹ آئے تو اس کا لینا روا ہے بلا کراہت کے بخلاف اس کے کہ چیز کو خرید ے کہ یہ منع ہے۔

پانچویں: معلوم ہوا کہ نیابت میت کی حج میں جائز ہے اور اسی طرح نیابت اس کی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکھتا ہو۔

(٢٦٩٨) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ. [راجع:٢٦٩٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٦٩٩) عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ. [راجع:٢٦٩٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٠٠) عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں بھی دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

(٢٧٠١) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الصَّائِمِ يُدْعٰى لِطَعَامٍ فَلْيَقُلْ: ((اِنِّيْ صَائِمٌ)).

باب: صائم کو دعوت دی جائے اور وہ افطار کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا اسے گالی دی جائے یا اس سے لڑا جائے تو اسے یہ کہہ دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(٢٧٠٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ رِوَايَةً وَقَالَ عَمْرٌو: يَبْلُغُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو بلائیں کھانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دے کہ میں روزے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ)). [ابوداود: ٢٤٦١؛ ترمذي: ٧٨١؛ ابن ماجه: ١٧٥٠]

سے ہوں۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ.

باب: روزے دار کو زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

(٢٧٠٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ رِوَايَةً قَالَ: ((اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ اَوْقَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ "جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ میں روزے سے ہوں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی اس کو خبر دیدے کہ میں گالی گلوچ کے لائق نہیں ہوں اور اگر دعوت میں کوئی بلائے تو یہی عذر روزے کا بیان کر دے پھر اگر وہ نہ مانیں اور بلائے تو جانا لازم ہے اور کھانا نہ کھائے اور روزہ اس کے نہ کھانے کا عذر ہے اور جس کو روزہ نہ ہو اس کو کھانے میں کچھ عذر نہیں اور اس کو کھانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہ بھی قول ہے کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوۃ وغیرہ وقت ضرورت کے جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اس کا مستحب ہے اور اس میں حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین اور دلی خوشی ہے دوستوں کی اور یہ جو فرمایا کہ "جو لڑے اس سے بول دے کہ میں روزے سے ہوں۔" اس میں اس کا باز رکھنا ہے زیادتی سے اور غالباً وہ چپ ہو جاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضروری ہے مگر روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی۔

بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ.

باب: روزے کی فضیلت۔

(٢٧٠٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَلِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)). [نسائي: ٢٢١٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ ہر عمل آدمی کا اس کے لیے ہے۔ مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور قسم ہے اس اللہ کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٢٧٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روزہ سپر ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی بچاتا ہے شہوت وغضب کے فساد سے۔

(٢٧٠٦) عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

ابوصالح زیات سے روایت کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یوں تو ہر عمل بنی آدم کا اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ. وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ)). [بخاري: ١٩٠٤؛ نسائي: ٢٢١٥]

کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ سپر ہے پھر جب کسی کو روزہ ہو تو اس دن گالیاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنے کو آئے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد کی جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ بیشک بو صائم کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو خوش ہوتا ہے وہ اپنے افطار سے دوسرے خوش ہوگا وہ جب ملے گا اپنے پروردگار سے اپنے روزے کے سبب سے۔"

○ ○ ○ ○

(٢٧٠٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرَ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِيْهِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)). [ابن ماجه: ١٦٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے۔ اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ عزّ وجل نے فرمایا ہے کہ مگر روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشیں اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت، دوسری خوشی ملاقات پروردگار کے وقت اور البتہ بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے بوئے مشک سے۔"

فائدہ: اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنی اس میں چونکہ ظاہر میں کوئی صورت نہیں ایک امر عامی ہے اس لیے اس میں ریا وسمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اس میں مطلق حظ نہیں اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ کہ کھانے پینے سے بے پروا ہونا اسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزے کی معلوم ہوئی اور بو کو اس کی مشک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا ہے۔ جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کے ہاتھ کی۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور نافی اس کا منکر احادیث ہے اور جہنمی ہے اور اس کا ہاتھ ویسا ہی ہے جیسے اس کی ذات ہے یعنی کیفیت اس کی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل اس کی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسے وصیت کی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فقہ اکبر میں اور اس تاویل سے ابطال اس کی صفات کا لازم آتا ہے۔ غرض مومن کو ضروری ہے کہ ہاتھ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث میں آئے ہیں ان سب کے ظاہر معنی پر ایمان رکھنا اور اس کی کیفیت اللہ کو سونپنا اور بلا تاویل وبلا تعطیل اس پر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور نبی ﷺ اکثر قسم یونہی کھایا کرتے۔ پھر کسی روایت میں کسی صحابی سے یہ مروی نہیں کہ انہوں نے پوچھا یا تعجب کیا ہو ہاتھ پر اللہ پاک کے یا آپ ﷺ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف یا صحابی وتابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے ایک حرف بھی اس کی تاویل میں مروی نہیں حالانکہ سب ان آیات واحادیث کو عوام وخواص میں بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہیں۔ پس جو وہ لوگ معنی سمجھتے تھے وہی ٹھیک ہیں اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے۔ ورنہ شارع علیہ السلام کو ضروری تھا کہ اگر کچھ اور مراد ہوتا تو اس کو بیان فرماتے۔ وَمَنِ ادَّعٰی خِلَافَ هٰذَا فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ۔

(٢٧٠٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: اِنَّ الصَّوْمَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)). [نسائی: ۲۲۱۲]

تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ افطار کے وقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت نے سرانجام پایا اور نعمائے دنیوی فی الحال حلال ہوئے اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر و ثواب کا وعدہ تھا وہ پورا ہوا۔

(۲۷۰۹) عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ وَهُوَ اَبُوْ سِنَانٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: وَقَالَ: ((اِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ)).

ضرار سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب ملاقات کرے گا اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ اس کو بدلہ دے گا تو وہ خوش ہوگا۔''

(۲۷۱۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ: اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ)). [بخاری: ۱۸۹۶]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک دروازہ ہے اسے ریان کہتے ہیں (یعنی سیراب کرنے والا) اس میں سے جائیں گے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی ان کے سوا اس میں سے نہ جانے پائے گا اور پکارا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ پھر وہ سب اس میں داخل ہو جائیں گے پھر جب ان میں کا اخیر آدمی بھی داخل ہو جائے گا وہ بند ہو جائے گا پھر کوئی اس میں نہ جائے گا۔''

فائدہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب ان میں کا اول آدمی داخل ہو جائے گا جب بند ہوگا اور یہ وہم ہے۔ چنانچہ تصریح کی ہے اس کی قاضی عیاض رحمہ اللہ نے (نووی) اور اس میں بڑی فضیلت اور کرامت روزہ کی مذکور ہوئی۔

بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِمَنْ يُطِيْقُهٗ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيْتِ حَقٍّ.

باب: مجاہد کے روزے کی فضیلت۔

(۲۷۱۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے۔ اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) مگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اس دن کی برکت سے اس کے منہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[بخاری: ۲۸٤۰؛ ترمذی: ۱۶۲۳؛ نسائی: ۲۲٤۷، ۲۲٤۸، ۲۲٤۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲؛ ابن ماجه: ۱۷۱۷]

○ ○ ○ ○

(۲۷۱۲) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ۲۷۱۱]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۷۱۳) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)). [راجع: ۲۷۱۱]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ”جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں، دور کرتا ہے اللہ اس کے منہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ سے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: فی سبیل اللہ سے ہر جگہ جہاد مراد ہے اور وہ روزہ اسی کا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو باوجود روزے کے عزوجل کے کاروبار میں سست نہ ہو۔

بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ.

باب: نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے قبل ہو سکتی ہے۔

(۲۷۱٤) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: ((يَا عَائِشَةُ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ: ((فَإِنِّيْ صَائِمٌ)) ثُمَّ قَالَتْ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ۔ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ۔ قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ۔ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ۔ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ: ((مَا هُوَ؟)) قُلْتُ: حَيْسٌ قَالَ: ((هَاتِيْهِ)) فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) قَالَ طَلْحَةُ: فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ سے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟“ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں روزے سے ہوں۔“ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے طور پر یا آ گئے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ ان میں بڑا حصہ اس ہدیہ کا خرچ ہو گیا اور کچھ تھوڑا سا میں نے آپ ﷺ کے لیے چھپا رکھا) پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ”وہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: حیس ہے (حیس وہ کھانا ہے کہ کھجور اور گھی اور اقط یعنی سوکھا دہی ملا کر بناتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”لاؤ۔“ پھر میں لائی اور آپ ﷺ نے کھایا پھر فرمایا: ”میں روزے سے تھا صبح کو۔“ کہا طلحہ نے میں نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو انہوں نے کہا: یہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ کھول ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اس کو اختیار ہے چاہے دے دے چاہے پھر رکھ لے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[ابوداود: ٢٤٥٥؛ ترمذی: ٧٣٣، ٧٣٤؛ نسائی: ٢٣٢٤، ٢٣٢٥، ٢٣٢٦]

○ ○ ○ ○

(٢٧١٥) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ﷞ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قُلْنَا: لَا قَالَ: ((فَإِنِّي صَائِمٌ)) ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ: ((أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) فَأَكَلَ.

ام المؤمنین عائشہ ﷞ نے فرمایا: کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا: ''تمہارے پاس کچھ ہے؟'' ہم نے کہا: کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو روزے سے ہوں۔'' پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ میں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ اور میں صبح سے روزے سے تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے کھایا۔

[راجع: ٢٧١٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جب تک زوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان میں یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزے کا توڑ ڈالنا بھی اور دن کو کھا لینا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی ؒ کا اور جیسے اس کا شروع کرنا انسان کی خوشی سے تھا ویسے ہی اس کا تمام کرنا بھی اس کے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ ﷡ سے اور احمد ؒ اور اسحاق ؒ کا اور ان سب لوگوں کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور امام ابوحنیفہ ؒ اور مالک ؒ کے نزدیک توڑنا اس کا جائز نہیں اور توڑنے والا اس کا گناہ گار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول ؒ کا قول ہے کہ قضا اس کی واجب ہے اس پر جس نے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبدالبر ؒ نے کہا ہے کہ اجماع ہے اس پر کہ جس نے عذر کے سبب کھول ڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اس پر قضا نہیں۔

بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجِمَاعِهِ لَا يُفْطِرُ.

باب: بھولے سے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(٢٧١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ)).

ابوہریرہ ﷛ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھول کر کھا لے یا پی لے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے اس لیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلا پلا دیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہی مذہب ہے اکثر لوگوں کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کھا لے یا پی لے یا جماع کرے تو اس کا روزہ نہیں جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور داؤد ؒ کا اور ربیعہ ؒ اور مالک ؒ نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اس پر قضا ہے اور کفارہ نہیں اور عطاء اور اوزاعی اور لیث ؒ نے کہا ہے کہ جماع میں تو قضا ہے اور کھانے میں قضا نہیں اور احمد ؒ کا قول ہے کہ جماع میں قضا اور کفارہ دونوں ہیں اور کھا لینے میں کچھ حرج نہیں۔ (نووی ؒ) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے۔

بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ.

باب: نبی ﷺ کے نفلی روزوں کا بیان۔

(٢٧١٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ

عبداللہ بن شقیق نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ ﷞ سے پوچھا کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَهٗ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ. [نسائی:٢١٨٤]

نبی ﷺ کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے رمضان المبارک کے سوا تو انہوں نے فرمایا: کہ اللہ کی قسم! کسی ماہ کے پورے روزے آپ ﷺ نے نہیں رکھے سوائے رمضان شریف کے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینہ پر افطار کیا تھا یہاں تک کہ کوئی دن اس سے روزہ نہ رکھا ہو۔

(٢٧١٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ﷺ. [نسائی:٢١٨٣]

عبداللہ بن شقیق نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ نبی ﷺ روزے رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دنوں کے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتی کہ آپ ﷺ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کوئی ماہ پورا افطار کیا جب تک کہ ایک دو روزہ نہ رکھا ہو اس میں یہاں تک کہ آپ ﷺ گلزار دنیا سے تشریف لے گئے (سلام ہو اللہ تعالیٰ کا اور رحمت ان پر)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٧١٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانَ. [ترمذی:٧٦٨؛ نسائی:٢٣٤٨]

عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں نے پوچھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے روزوں کو، تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: روزہ رکھتے تھے آپ ﷺ یہاں تک کہ ہم کہتے تھے آپ ﷺ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے بہت دن افطار کیا، بہت دن افطار کیا اور فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ رکھا ہو کبھی جب سے آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا روزہ۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٧٢٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْاِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا. [راجع:٢٧١٩]

عبداللہ بن شقیق سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٢١) عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ. [بخاری:١٩٦٩؛ ابوداود:٢٤٣٤؛ نسائی:٢٣٥٠]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ یہاں تک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار یہاں تک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے ان کو کبھی نہ دیکھا سوائے رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہ دیکھا۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٧٢٢) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَاهُ صَآئِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا . [نسائی: ٢١٧٨؛ ابن ماجه: ١٧١٠]

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پوچھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کیونکر رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے بہت افطار کیا اور میں نے ان کو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ ﷺ پورے شعبان روزے رکھتے تھے۔ پورے شعبان روزے رکھتے سوائے چند روز کے۔

(٢٧٢٣) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِیْ شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُوْلُ: ((خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَاتُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَمَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ وَاِنْ قَلَّ)).

[بخاری: ١٩٧٠؛ نسائی: ٢١٧٩]

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: ''اتنی ہی عبادت کرو جتنی تم کو طاقت ہے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے تھے: ''سب سے زیادہ پیارا کام اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٢٧٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُوْمُ اِذَا صَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: لَا وَاللّٰهِ! لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ اِذَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: لَا وَاللّٰهِ! لَا يَصُوْمُ . [بخاری: ١٩٧١؛ نسائی: ٢٣٤٥؛ ابن ماجه: ١٧١١]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم! اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نہ رکھیں گے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے بھی معلوم ہوا بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اس کو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت ﷺ کی ہدایت کے خلاف اور یہ قسم کھانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَيْمَانِكُمْ﴾ یعنی اس میں مواخذہ نہیں۔

(٢٧٢٥) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ.

[راجع: ٢٧٢٤]

شعبہ نے ابو بشر سے بھی روایت کی اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ پے درپے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے۔

(٢٧٢٦) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ؟ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِیْ رَجَبٍ فَقَالَ:

عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا رجب کے روزوں سے؟ اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا: میں نے سنا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرماتے تھے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ. [ابوداود: ۲۴۳۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے: اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے: اب روزہ نہ رکھیں گے۔

(۲۷۲۷) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

عثمان بن حکیم سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۲۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى يُقَالَ: قَدْ صَامَ [قَدْ] صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ: اَفْطَرَ [قَدْ] اَفْطَرَ. [بخاري: ۱۹۷۶، ۳۴۱۸؛ ابوداود: ۲۴۲۷؛ نسائي: ۲۳۹۱]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک روزہ رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے: کہ خوب روزے رکھے، خوب روزے رکھے اور یہاں تک افطار کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے: خوب افطار کیا، خوب افطار کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔

اول یہ کہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ رہے۔

دوسرے یہ کہ نفل روزے کا کوئی زمانہ معین نہیں ہے جب چاہے رکھ سکتا ہے سوائے رمضان کے اور عیدین وایام تشریق کے جن میں منع ہے اور تیسرے یہ کہ شعبان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت اور ایام کے زیادہ روزے رکھتے۔

چوتھے یہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہیں سرفراز ہوتا تھا کہ کہیں امت کو وجوب کا شبہ ہو جائے اور مثل رمضان کے فرض ہو جائے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آئے اور صوم رجب کے نہ نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص اور جیسے نفل روزے مستحب ہیں سارے اوقات میں ویسے ہی رجب میں ہے اور سنن ابی داود میں اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مندوب ہیں میرے روزے حرام کے مہینوں کے" اور رجب بھی ان میں داخل ہے۔ کذا قال النووی فی شرح مسلم۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ اَوْفَوَّتَ بِهِ حَقًّا اَوْلَمْ يُفْطِرِ الْعِيْدَيْنِ وَالتَّشْرِيْقَ وَبَيَانِ تَفْضِيْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ.

باب: صوم دہر کی ممانعت اور صوم داودی کی فضیلت۔

(۲۷۲۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ يَقُوْلُ: لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟)) فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ يَارَسُوْلَ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا جب تک زندہ رہوں گا۔ (سبحان اللہ! کیا شوق تھا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت وخدمت کی) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "تم نے ایسا کہا۔" میں نے عرض کی: ہاں یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ)) قَالَ: قُلْتُ: فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ)) قَالَ قُلْتُ: فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ)) قَالَ قُلْتُ: فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ)) قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو: لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلٰثَةَ الْاَيَّامَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ.

[بخاري: ۱۹۷٦، ۳٤۱۸؛ ابوداود: ۲٤۲۷؛ نسائي: ۲۳۹۱]

رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کہا ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے اس لیے تم روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سوئے بھی رہو اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو اس لیے کہ ہر نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے۔'' (اس لیے کہ تین دہائے تیس ہو گئے) تب میں نے عرض کی: کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔'' پھر میں نے عرض کی: کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا۔'' (یعنی ان کی عادت یہی تھی اور یہ سب روزوں سے عمدہ ہے اور معتدل) میں نے پھر عرض کی: کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان روزوں سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ اگر میں یہ فرمان رسول اللہ ﷺ کا کہ تین روزے ہر ماہ میں رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار مال و متاع سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا (اور یہ فرمانا ان کا ایام پیری میں تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۷۳۰) عَنْ يَحْيٰى قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ يَزِيْدَ حَتّٰى نَاْتِيَ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ رَسُوْلًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَاِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ: فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ: اِنْ تَشَاءُوْا اَنْ تَدْخُلُوا وَاِنْ تَشَاءُوْا اَنْ تَقْعُدُوْا هٰهُنَا قَالَ: فَقُلْنَا: لَا بَلْ نَقْعُدُ هٰهُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَاَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ: فَاِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ لِيْ: ((اَلَمْ اُخْبَرْ؟ اَنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) فَقُلْتُ: بَلٰى يَانَبِيَّ

یحییٰ سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن یزید دونوں ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی ان کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے اور انہوں نے کہا: چاہو گھر چلو چاہو یہاں بیٹھو ہم نے کہا: یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان فرمائیے انہوں نے کہا: روایت کی مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر شب قرآن پڑھتا تھا (یعنی ساری رات) اور کہا: یا تو میرا ذکر آیا نبی ﷺ کے پاس یا آپ ﷺ نے مجھ کو بلا بھیجا غرض میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کو کیا خبر نہیں لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو۔'' میں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! اور میں اس سے بھلائی چاہتا ہوں (یعنی ریا وسمعہ مقصود نہیں) تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین دن روزے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللّٰهِ! وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ: ((فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) قَالَ: ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ. فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ)) قَالَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)) قَالَ: ((وَاقْرَإِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ)) قَالَ قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ)) قَالَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ)) قَالَ قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَيَّ ذٰلِكَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ: وَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ)) قَالَ: فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري: ١٩٧٤، ١٩٧٥، ٥١٩٩، ٦١٣٤؛ نسائي: ٢٣٩٠]

رکھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری بی بی کا حق ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تم پر اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے تم پر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اللہ تعالیٰ کے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔'' انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن ہر ماہ میں ایک بار ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیس روز میں ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس روز میں ختم کرو۔'' میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات روز میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو (اس لیے کہ اس سے کم میں تدبر اور تفکر قرآن میں ممکن نہیں) اس لیے کہ تمہاری بی بی کا حق بھی ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تم پر اور تمہارے بدن کا حق ہے تم پر۔'' کہا: پس میں نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو۔'' (تو اتنا بار تم پر گراں ہوگا اور امور دین میں خلل آئے گا سبحان اللہ! یہ آپ ﷺ کی شفقت اور انجام بینی تھی اور آخر وہی ہوا) کہا عبداللہ نے پھر میں اسی حال کو پہنچا جس کا آپ ﷺ نے مجھ سے ذکر کیا تھا اور جب میں بوڑھا ہوا تو آرزو کی میں نے کہ کاش میں نبی ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا۔

(٢٧٣١) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: ((نِصْفُ

یحییٰ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اس میں تین دن کے روزوں کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ''ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے اور یہ ثواب میں ہمیشہ کا روزہ ہے۔'' اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کی کہ داؤد علیہ السلام نبی اللہ کا روزہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب دنوں کا آدھا۔'' (یعنی وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار)

الدَّهْرِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ: ((وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) وَلٰكِنْ قَالَ: ((وَاِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)). [راجع: ٢١٣٠]

اور اس روایت میں قراءت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہیں اور ملاقاتیوں کا حق بھی مذکور نہیں اور یہ ہے کہ ''تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٧٣٢) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَاِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ)) قَالَ: قُلْتُ: اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ: ((فَاقْرَاْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً)) قَالَ: قُلْتُ: اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ: ((فَاقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ)).

[بخاری: ٥٠٥٢، ٥٠٥٤]

ابوسلمہ نے عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن ختم کرو ہر ماہ میں ایک بار۔'' میں نے کہا: مجھ میں قوت اور ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ختم کرو بیس دن میں۔'' میں نے کہا اور قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ختم کرو سات دن میں اور اس سے زیادہ قراءت نہ کرو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ ایک شب ختم (شبینہ) جو رمضان شریف میں مروج ہے اور حافظوں کو اس پر ناز ہے یہ خلاف سنت اور حقیقت میں بدعت ہے اور اس پر ناز سراپا حماقت ہے۔

(٢٧٣٣) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)).

[بخاری: ١١٥٢؛ نسائی: ١٧٦٢، ١٧٦٣؛ ابن ماجہ: ١٣٣١]

ابوسلمہ راوی ہیں کہ عبداللہ بن عمرو ؓ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! ایسا نہ ہو کہ تم فلاں کے مثل ہو جاؤ کہ وہ شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔'' (یعنی بہت جاگنے سے کہیں دب نہ جاؤ)۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ يَقُوْلُ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ اَنِّيْ اَصُوْمُ اَسْرُدُ وَاُصَلِّي اللَّيْلَ فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ وَاِمَّا لَقِيْتُهُ فَقَالَ: ((اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ)) قَالَ: اِنِّيْ اَجِدُنِيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: ((صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ ؑ))

عبداللہ بن عمرو ؓ کہتے تھے کہ نبی ﷺ کو خبر پہنچی کہ میں برابر روزے رکھے جارہا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا میں آپ سے ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور بیچ میں افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی، سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز بھی پڑھو سوئے بھی رہو اور ہر دسے میں ایک روز روزہ رکھ لیا کرو کہ تم کو اس سے نو دن کا بھی ثواب ملے گا۔'' تو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں اے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ؟ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى)) قَالَ: مَنْ لِّي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: عَطَاءٌ: فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذُكِرَ صِيَامُ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ)). [بخاري: ١٩٧٧، ١٩٧٩، ٣٤١٩، ١١٥٣؛ نسائي: ٢٣٧٦، ٢٣٧٧، ٢٣٩٦، ٢٣٩٨، ٢٣٩٩، ٢٤٠٠؛ابن ماجه: ١٧٠٦]

نبی اللہ تعالیٰ کے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''خیر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔'' میں نے کہا: ان کا روزہ کیا تھا؟ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے۔'' (یعنی جہاد سے) تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھے کہاں نصیب ہوسکتا ہے اے نبی اللہ تعالیٰ کے! (یعنی یہ بڑی قوت وشجاعت کی بات ہے) عطاء نے کہا: جو راوی حدیث ہیں کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا ذکر کیوں آیا اور نبی ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ''جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنی مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٧٣٥) قَالَ مُسْلِمٌ: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: إِنَّ أَبَاالْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ. [راجع: ٢٧٣٤]

مسلم رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے، ان سے محمد بن بکر نے، ان سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا کہ ابو العباس شاعر نے ان کو خبر دی۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ابو العباس سائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عادل ہیں۔ (مترجم کہتا ہے: ابو العباس اوپر کے راوی تھے اس لیے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی توثیق فرمائی)۔

(٢٧٣٦) عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ)) قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى)). [راجع: ٢٧٣٤]

حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو العباس سے اور انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کرو گے تو آنکھیں بھر بھرا آئیں گی اور ضعیف ہو جائیں گی اور جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے تو روزہ ہی نہیں رکھا اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے۔'' (یعنی ثواب کی راہ سے) تو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا صوم داؤدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے، ایک دن افطار کرتے تھے اور پھر بھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے۔'' (یعنی اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ نہ رکھتے تھے جیسے تم نے اختیار کیا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٧٣٧) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں وَ نَهِكَتْ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((وَنَفِهَتِ النَّفْسُ)).

[راجع:٢٧٢٤]

بجائے وَنَفِهَتِ النَّفْسُ ہے۔ یعنی کمزور پڑ جانا۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٣٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ)) قَالَ: إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ)).

[راجع:٢٧٢٤]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مجھے خبر نہیں لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا کہ ہاں میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں بھر بھرا آئیں گی اور جان تھک جائے گی اور تمہاری آنکھ اور جان کا بھی آخر تم پر کچھ حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی۔ سو تم جاگو بھی، سوؤ بھی، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔''

○ ○ ○ ○

(٢٧٣٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ أَحَبَّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)). [بخاري: ١١٣١، ٣٤٢٠؛ ابوداود: ٢٤٤٨؛ نسائي: ١٦٢٩، ٢٣٤٣؛ ابن ماجه: ١٧١٢]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''سب قسم کے روزوں سے زیادہ پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے پیاری نماز اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے (یعنی رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنی تہجد پڑھ کر، چھٹے حصہ میں رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٧٤٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ وَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ)) قُلْتُ لِعَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ: أَعَمْرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ: ((يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ.

[راجع:٢٧٣٩]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''روزہ میں پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اور سب میں پیاری نماز ان کی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلے سو جاتے تھے اور پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو اٹھتے تو ثلث شب تک نماز پڑھتے۔'' ابن جریج راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا عمرو بن دینار سے، یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت میں کہ کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ ''پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے بعد؟'' تو انہوں نے کہا: کہ ہاں۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٤١) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى

ابوقلابہ نے کہا: مجھے خبر دی ابوالملیح نے کہ میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِيْ: ((اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ؟)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((خَمْسًا)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((سَبْعًا)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تِسْعًا)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ اَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ)). [بخاری: ١٩٨٠، ٦٢٧٧؛ نسائی: ٢٤٠١]

اللہ ﷺ کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ ﷺ کے لیے تکیہ ڈالا کہ وہ چمڑے کا تھا۔ اس میں کھجور کا کھوجرا بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ ﷺ کے بیچ میں ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں؟'' میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! (یعنی میں ان سے زیادہ قوی ہوں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ سہی۔'' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات۔'' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''نو۔'' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''گیارہ۔'' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''داؤد علیہ السلام کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھے ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا۔''

(٢٧٤٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ((صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

[نسائی: ٢٣٩٣، ٢٤٠٢]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا بھی ثواب ہے۔'' تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے زیادہ طاقت ور ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے۔'' انہوں نے پھر کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا ثواب ہے۔'' اور انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چار دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے۔'' انہوں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب روزوں سے افضل روزہ رکھو اور وہ اللہ کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔''

(٢٧٤٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو۔ سو ایسا نہ کرو اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے۔'' (یعنی ثواب کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ: ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا)) فَكَانَ يَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِيْ أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ.

رو سے) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے قوت اس سے زیادہ ہے تو فرمایا: ''روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔'' تو عبداللہ رضی اللہ عنہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب روایتوں سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے کئی امور ثابت ہوئے اور رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد ان کی صلاح وخیر کا اور تعلیم وتلقین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے آرام وراحت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے۔ ادائے حقوق آخرت سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے جیسے ایمان واسلام سب ادیان میں متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''فلاں شخص کے مثل نہ ہو کہ وہ رات جو جاگتا تھا پھر جاگنا چھوڑ دیا۔'' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے ان لوگوں کی جو عبادات شاقہ کرتے ہیں اور پھر اس سے بیزار ہو کر چھوڑ دیتے ہیں جیسے فرمایا: ﴿وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا﴾ الآیۃ۔ دوسری یہ کہ ان روایتوں میں صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی۔ اور ظاہریہ کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی روایتوں کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ میں یعنی عیدین میں اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو روا ہے۔ اور مذہب شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ اگر سب دن روزے رکھے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہیں بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر حقوق معاش وغیرہ میں کمی ہو تو مکروہ ہے اور ان کی دلیل حدیث حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں برابر روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''چاہو تو رکھو۔'' اور اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر میں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ برابر روزے رکھتے تھے یعنی عمر بن خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابوطلحہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہ جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔'' اس کے بہت جواب دیئے ہیں۔ اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنوں میں بھی روزہ رکھے اور یہ جواب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ میں خلل واقع ہوئے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی آخر میں نادم ہوئے اور ضعف ان کو بھی لاحق ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تھا کہ ان کو ضعف ہو جائے گا۔ پس نہی ان کے ساتھ خاص ہے جس کو ضعف ہو جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی کہ ''یہ تم سے نہیں ہو سکے گا۔'' اس میں اشارہ تھا ان کے عجز کی طرف۔ باقی رہا ساری رات نماز پڑھنا اس کو نووی رحمہ اللہ نے علی الاطلاق مکروہ لکھا ہے اور اس کو علی العموم علما نے مکروہ لکھا ہے۔ اس لیے کہ ساری رات جاگنے میں ضرر یقینی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بھر جاگے گا تو خواہ مخواہ دن کو سوئے گا اور اس میں اور حقوق کا اتلاف ضرور ہوگا اور اگر دن کو بھی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث میں تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی میں سے ہیں کہ ان کے نزدیک دائما روزے سے صوم داؤدی افضل ہے اور بعض نے علی الدوام روزہ کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایتیں خاص ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے واسطے۔ مگر احادیث سے قول اول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے اور قرأت وختم قرآن میں صحابہ مختلف تھے بعض ایک ماہ میں ختم کرتے تھے بعض بیس روز میں بعض دس روز میں بعض سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک رات ایک دن میں بعض ہر رات میں بعض ایک رات ایک دن میں تین ختم فرماتے۔ اور ان کے ناموں کی تفصیل نووی رحمہ اللہ نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب آداب القراء میں اور مذہب مختار یہ ہے کہ جس پر دوام ہو سکے وہ اولیٰ ہے اور جس قدر میں نشاط باقی رہی اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس کے ساتھ زیادہ قرأت بھی ہو تو نور علیٰ نور ہے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جس پر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہ جو فرمایا کہ ''تیری اولاد کا حق ہے تجھ پر۔'' اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضروری ہے۔ اگر باپ نہ ہو تو ماں کو تعلیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: ہر ماہ میں تین روزوں کی اور یوم عرفہ کے روزے عاشوراء' سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت۔

(۲۷۴۴) عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ . [ابوداود: ۲۴۵۳؛ ترمذی: ۷۶۳؛ ابن ماجه: ۱۷۰۹]

معاذہ عدویہ نے پوچھا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں پھر پوچھا: کن دنوں میں؟ انہوں نے فرمایا: کچھ پروانہ کرتے تھے کسی بھی دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

فائدہ: اس سے مستحب ہونا ہر ماہ میں تین روزوں کا ثابت ہوا۔

○ ○ ○ ○

(۲۷۴۵) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اَوْقَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ : ((يَا فُلَانُ! اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ)). [بخاري:۱۹۸۳]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور یہ سنتے تھے غرض آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! تم نے اس ماہ کے بیچ میں روزے رکھے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر جب تم افطار کر دتو دوروزا در روزہ رکھو۔''

○ ○ ○ ○

(۲۷۴۶) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَجُلٌ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ ﷺ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: ((لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ)) اَوْ قَالَ: ((لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ؟)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا ...

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ آپ کیوں کر رکھتے ہیں روزہ؟ اس پر آپ ﷺ غصہ ہو گئے (یعنی اس لیے کہ یہ سوال بے موقع تھا۔ اس کو لازم تھا کہ یوں پوچھتا کہ میں روزہ کیوں کر رکھوں) پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا غصہ دیکھا تو عرض کرنے لگے: ہم راضی ہوئے اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے۔ غرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار باران کلمات کو کہتے تھے یہاں تک کہ غصہ آپ ﷺ کا تھم گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا'' ... اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ)).

[ابوداود: ۲۴۲۵، ۲۴۲۶؛ ترمذی: ۷۴۹؛ نسائی: ۲۳۸۲؛ ابن ماجہ: ۱۷۱۳، ۱۷۳۰، ۱۷۳۸]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی طاقت کس کو ہے۔ یعنی اگر طاقت ہو تو خوب ہے پھر کہا: جو ایک دن روزہ رکھے ایک دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا پھر کہا: جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں آرزو رکھتا ہوں کہ مجھے اتنی طاقت ہو۔'' یعنی یہ خوب ہے اگر طاقت ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین روزے ہر ماہ میں اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے یعنی ثواب میں اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں امیدوار ہوں اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور عاشورے کے روزہ سے امید رکھتا ہوں ایک سال اگلے کا کفارہ ہو جائے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے عرفہ اور عاشورے کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۷۴۷) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ. قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: ((لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ـ اَوْمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ)). قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ: ((وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ؟)) قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((لَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ)) قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ)) قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ؟ قَالَ: ((ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ ـ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ ـ فِيْهِ)) قَالَ: فَقَالَ: ((صَوْمُ ثَلٰثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ

ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ ﷺ سے کسی نے آپ ﷺ کے روزوں کو پوچھا اور آپ ﷺ غصہ ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' پھر سوال ہوا دو دن روزے اور ایک روز افطار سے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طاقت کسے ہے۔'' پھر سوال ہوا ایک دن روزہ اور دو دن افطار سے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش! اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی قوت دے۔'' اور سوال ہوا ایک دن افطار ایک دن روزہ سے، تو فرمایا: ''یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' اور سوال ہوا دوشنبہ کے روزہ کا تو فرمایا: ''میں اسی دن پیدا ہوا ہوں اور اسی دن نبی ہوا ہوں۔'' یا فرمایا: ''اسی دن مجھ پر وحی اتری ہے۔'' اور فرمایا: ''رمضان کے روزے اور ہر ماہ تین روزے یہ صوم الدہر ہے۔'' اور عرفہ کے روزہ کو پوچھا: تو فرمایا: ''ایک سال گزرا ہوا ایک سال آگے آنے والے کا کفارہ ہے۔'' اور عاشورے کے روزے کو پوچھا: تو فرمایا: ''ایک سال گزرے ہوئے کا کفارہ ہے۔'' مسلم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صَوْمُ الدَّهْرِ)) قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)) قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ فَقَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)) قَالَ مُسْلِمٌ: وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ؟ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا. [راجع:٢٧٤٦]

فرمایا: اسی حدیث میں شعبہ کی روایت میں ہے کہ پوچھا آپ سے دوشنبہ اور پنج شنبہ کے روزے کو تو ہم نے پنج شنبہ کا ذکر نہیں کیا اس لیے کہ اس میں وہم ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس روایت میں مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے پنج شنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اس لیے ذکر نہیں کیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دوشنبہ کے سوال میں اگر پنجشنبہ کا بھی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ میں اسی دن پیدا ہوا، اسی دن نبی ہوا، اس کو ربط نہیں رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ روایت دوشنبہ کی صحیح ہو اور پنجشنبہ کا ذکر بھی اس میں ہو مگر ولادت آپ ﷺ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہو اور کفارہ گناہوں کا جو حدیث شریف میں مذکور ہے مراد اس سے گناہان صغیرہ ہیں۔ اور اگر گناہان صغیرہ نہیں ہیں تو کبیرہ میں بھی کچھ تخفیف ہوتی ہے۔ اور اگر کبیرہ و صغیرہ دونوں نہیں ہیں تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہیں اور تین روزے جو مذکور ہوئے ہر ماہ میں ان کو ایام بیض کہتے ہیں اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرھویں، چودھویں، پندرھویں ہیں کہ ان ہی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور بعض نے آخر ماہ کہے ہیں۔ اور بعض نے تین دن اول کے لیے ہیں ان میں حسن ہیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور بعض اور علما نے اختیار کیا ہے ایک ماہ میں ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو رکھے۔ غرض اسی طرح اور بھی اقوال ہیں۔ اور نبی ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی ان کیلئے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اوپر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہو چکا ہے۔

(٢٧٤٨) عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٢٧٤٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٤٩) عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ الِاثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيْسَ. [راجع:٢٧٤٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں سوموار کا ذکر ہے، جمعرات ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٥٠) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: ((فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ)).

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا دوشنبہ کے روزہ کو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اسی دن پیدا ہوا ہوں اور اسی دن مجھ پر وحی اتری ہے۔''

بَابُ صَوْمِ سُرَرِ شَعْبَانَ.

باب: شعبان کے روزوں کا بیان۔

(٢٧٥١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ ۔اَوْلِاٰخَرَ۔ ((أَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ)) . [بخاری: ۱۹۸۳ تعلیقا، ابوداود: ۲۳۲۸]

فرمایا: ''تم نے شعبان کے اول میں کچھ روزے رکھے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم افطار کے دن تمام کرلو تو دو دن روزے رکھو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سرر کے معنی اوزاعی اور ابوعبید اور جمہور علماء رحمہم اللہ نے آخر ماہ کہے ہیں اس لیے کہ وہ استرار سے مشتق ہے اور استرار چھپانا ہے اور ان دنوں میں قمر چھپ جاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابوداود رحمہ اللہ نے اوزاعی رحمہ اللہ سے نقل کیا مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی وہ رمضان کے قبل رکھ سکتا ہے اور جس کو عادت نہ ہو اس کو ایک دو روز پیشگی رمضان سے روزہ منع ہے۔

(۲۷۵۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟)) قَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ)). [ابوداود:۲۳۲۸]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے؟'' (یعنی شعبان میں) اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دو روزے رکھ لو اس کے عوض میں۔''

○ ○ ○ ○

(۲۷۵۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟)) يَعْنِيْ شَعْبَانَ قَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَ لَهُ: ((اِذَا اَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا اَوْيَوْمَيْنِ)) شُعْبَةُ الَّذِيْ شَكَّ فِيْهِ۔ قَالَ: وَاَظُنُّهُ قَالَ: يَوْمَيْنِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے مگر اس روایت میں شک ہے کہ ایک دن یا دو دن۔ شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے گمان ہے کہ دو دن کہا۔

○ ○ ○ ○

(۲۷۵٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَانِئٍ ابْنِ اَخِيْ مُطَرِّفٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ.

باب: محرم کے روزے کی فضیلت۔

(۲۷۵۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ)) . [ابوداود: ۲٤۲۹؛ ترمذی: ٤۳۸؛ نسائی: ۱٦۱۲، ۱٦۱۳؛ ابن ماجه: ۱۷٤۲]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''افضل سب روزں میں رمضان کے بعد محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ۔اس سے محرم کے روزوں کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے نفل دن کے نفل سے افضل ہیں اور اسی پر اتفاق ہے علما کا۔

(٢٧٥٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ قَالَ: سُئِلَ اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ وَاَيُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: ((اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلَاةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کے کون سی نماز افضل ہے اور ماہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز رات کی (تہجد) اور روزے محرم کے۔''

[راجع:٢٧٥٥]

○ ○ ○ ○

(٢٧٥٧) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[راجع:٢٧٥٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ اِتِّبَاعًا لِرَمَضَانَ.

باب: شش عید کے روزوں کی فضیلت۔

(٢٧٥٨) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)). [ابوداود: ٢٤٣٣؛ ترمذی: ٧٥٩؛ ابن ماجه: ١٧١٢]

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو روزے رکھے رمضان کے اور اس کے ساتھ لگائے چھ روزے شوال کے تو اس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔اس روایت سے استحباب ان روزوں کا ثابت ہوا۔اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد رحمہم اللہ اور ان کے موافقین کا۔اور امام مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہیں۔اور مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو۔اور یہ روایتیں ان پر حجت ہیں اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہیں سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے۔

(٢٧٥٩) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٢٧٥٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٦٠) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ:

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:۲۷۵۸]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَأَرْجَى أَوْقَاتِ طَلَبِهَا.

باب: شب قدر کی فضیلت اور اس کے تعین کا ذکر۔

(۲۷٦۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)). [بخاری:۲۰۱۵]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دکھلایا شب قدر ہفتہ آخر میں (یعنی رمضان کے) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا خواب میں دیکھتا ہوں کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخوں کے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ ان ہی تاریخوں میں تلاش کرے۔“

○ ○ ○ ○

(۲۷٦۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)). [ابو داود:۱۳۸۵]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تلاش کرو شب قدر سات راتوں میں آخر کی۔“

○ ○ ○ ○

(۲۷٦۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرٰى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوْهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا)).

سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستائیسویں شب کو دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ خواب تمہارا اخیر دہے میں واقع ہوا ہے تو اس کی طاق راتوں میں آخر دہے کی تلاش کرو۔“

(۲۷٦٤) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ: ((إِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ أُرُوْا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ وَأُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ)).

سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے کہا: سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ”چند لوگوں نے تم میں سے شب قدر کو سات تاریخوں میں اول کی دیکھا ہے یعنی خواب میں اور چند لوگوں نے سات تاریخوں میں آخر کی دیکھا ہے۔ سو تم آخر کی دس تاریخوں میں تلاش کرو۔“

(۲۷٦۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ڈھونڈھو شب قدر کو آخر کے دہے میں پھر اگر کوئی بودا پن کرے یا عاجز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ)).

ہو جائے۔تو سات راتوں میں آخر کی سستی نہ کرے۔"

○ ○ ○ ○

(٢٧٦٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لیلۃ القدر کے ڈھونڈ ھنے والے کو آخر کی دس تاریخوں میں ڈھونڈھنا چاہیے۔"

○ ○ ○ ○

(٢٧٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ)) اَوْ قَالَ: ((فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ڈھونڈھو شب قدر کو آخر دہے میں یا فرمایا: آخر ہفتہ میں۔"

○ ○ ○ ○

(٢٧٦٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ)) وَقَالَ حَرْمَلَةُ: ((فَنَسِيْتُهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی پھر کسی میرے گھر والے نے جگا دیا سو میں اس کو بھلا دیا گیا پس تم ڈھونڈو اس کو آخر کے دہے میں۔" اور حرملہ کی روایت میں ہے کہ "میں اس کو بھول گیا۔"

(٢٧٦٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنَ تَمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ اِنَّهُ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: ((اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَةَ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبِتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ)) قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ: مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے۔مہینے کے بیچ کے دہے میں (یعنی رمضان کے) پھر جب بیس راتیں گزر جاتی تھیں رمضان کی اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے۔اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعتکاف کیا اور جس رات میں گھر آنے کو تھے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الٰہی تھا پھر فرمایا: "میں اس عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی میں رہے (اور گھر نہ جائے) اور میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا مگر بھلا دیا گیا سواسے آخر کی دس راتوں میں ڈھونڈھو ہر طاق رات میں اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کیچڑ میں۔" (یعنی اس رات کے آخر میں ایسا ہوگا یہ بات خواب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد رہی) پھر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اکیسویں شب کہ ہم پر مینہ برسا اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّٰی پر ٹپکی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز سے سلام پھیرا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے میں کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طِينًا وَمَآءً. [بخاري: ٦٦٩، ٨١٣، ٨٣٦، ٢٠١٦، ٢٠١٨، ٢٠٢٧، ٢٠٣٦، ٢٠٤٠؛ ابوداود: ٨٩٤، ٩١١، ١٣٨٢؛ نسائي: ١٠٩٤، ١٣٥٥؛ ابن ماجه: ١٧٦٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازی اپنی پیشانی نماز کے اندر نہ پونچھے۔

(٢٧٧٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُجَاوِرُ فِيْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَلْيَثْبُتْ فِيْ مُعْتَكَفِهِ)) قَالَ: وَجَبِيْنُهُ مُمْتَلِئًا طِيْنًا وَمَآءً. [راجع: ٢٧٦٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف میں۔“ اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٧١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا حَصِيْرٌ قَالَ: فَاَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِيْ نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ: ((اِنِّيْ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ: اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ)) فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ: ((وَاِنِّيْ اُرِيْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَاَنِّيْ اَسْجُدُ صَبِيْحَتَهَا فِيْ طِيْنٍ وَمَاءٍ)) فَاَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّيْنَ وَالْمَآءَ فَخَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِيْنُهُ وَرَوْثَةُ اَنْفِهِ فِيْهِمَا الطِّيْنُ وَالْمَآءُ وَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ. [راجع: ٢٧٦٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول میں رمضان کے پھر اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط میں ایک ترکی قبہ میں (اس سے کفار کی چیزوں کا استعمال روا ہوا) کہ اس کے دروازے پر ایک حصیر لٹکا ہوا تھا (پردہ کیلئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے میں قبہ کے کر دیا پھر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے باتیں کیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آ گئے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں عشرہ اول کا اعتکاف کرتا ہوں اور اس رات کو ڈھونڈھتا تھا پھر میں نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی آیا (یعنی فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر میں ہے پھر جو چاہے تم میں سے وہ پھر اعتکاف کرے۔“ یعنی عشرہ اخیر میں بھی معتکف رہے پھر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ”مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتوں میں ہے اور میں اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور اس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور میں نے دیکھا مٹی اور پانی کو پھر جب صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات اکیسویں تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٧٧٢) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ وَكَانَ لِیْ صَدِيْقًا فَقُلْتُ: اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ فَقُلْتُ لَهٗ: سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ: نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنِّیْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَاِنِّیْ رَاَيْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ)) قَالَ: فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِی السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ: وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِی الْمَاءِ وَالطِّيْنِ قَالَ: حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِیْ جَبْهَتِهٖ.

[راجع:٢٧٦٩]

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے آپس میں ذکر کیا شب قدر کا تو میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے اور میں نے ان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ کھجور کے باغ میں نہیں چلتے تو وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے اور میں نے کہا کہ آپ نے کچھ سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ ذکر کرتے ہوں شب قدر کا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے اعتکاف کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیچ کے عشرہ میں رمضان کے اور ہم بیسویں کی صبح کو نکلے (یعنی اعتکاف سے) پھر خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: ”مجھے دکھائی دی شب قدر اور میں بھول گیا اسے۔“ یا فرمایا: ”بھلا دیا گیا سو تم اس کو اخیر کی دس تاریخوں میں طاق راتوں میں ڈھونڈو۔“ اور فرمایا: ”میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جس نے اعتکاف کیا ہو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو وہ پھر جائے۔“ یعنی اپنے معتکف میں اور ہم لوگ پھر معتکف میں آ گئے اور ہم آسمان میں کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہیں دیکھتے تھے کہ اتنے میں ابر آیا اور ہم پر مینہ برسا یہاں تک کہ مسجد کی چھت بہنے لگی اور کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہیں پانی اور کیچڑ میں (یعنی جو خواب میں نے دیکھا تھا وہ صحیح ہوا) یہاں تک کہ دیکھا میں نے اثر کیچڑ کا آپ ﷺ کی پیشانی میں۔

(٢٧٧٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِيْثِهِمَا وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرُ الطِّيْنِ. [راجع:٢٧٦٩]

یحییٰ بن ابوکثیر سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب لوٹے یعنی صبح کی نماز سے تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر کیچڑ کا اثر تھا۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٧٤) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ اَنْ تُبَانَ لَهٗ قَالَ: فَلَمَّا انْقَضَيْنَ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ اُبِيْنَتْ لَهٗ اَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَاُعِيْدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ ﷺ نے بیچ کے عشرہ میں رمضان کے ڈھونڈتے تھے آپ ﷺ شب قدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شب قدر آپ ﷺ پر پھر جب عشرہ اوسط کی راتیں گزر گئیں تو آپ ﷺ نے خیمہ کھول ڈالنے کا حکم فرمایا: پھر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے اور حکم کیا آپ ﷺ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا: ”اے لوگو! مجھے شب قدر معلوم ہوئی تھی اور میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ! إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطٰنُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ)) قَالَ قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ! إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ: أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قَالَ: قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ؟ قَالَ: إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرِيْنَ فَالَّتِي تَلِيْهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِي تَلِيْهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِي تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ: يَخْتَصِمَانِ.

نکلا تھا کہ تم کو خبر دوں پھر دو شخص آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے اور ان کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر میں بھول گیا تو اس کو تلاش کرو تم عشرہ اخیر میں رمضان کے اور ڈھونڈو اس کو نویں اور ساتویں اور پانچویں راتوں میں۔'' راوی نے کہا کہ میں نے ابو سعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگوں سے تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں بہ نسبت تمہارے پھر میں نے پوچھا: نویں ساتویں پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب اکیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو آئے بائیسویں وہی بائیسویں رات مراد ہے نویں سے اور جب تیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے یعنی چوبیسویں وہی ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے یعنی چھبیسویں وہی مراد ہے پانچویں سے اور خلاد نے یحتقان کی جگہ یختصمان کہا۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٧٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ)) قَالَ: فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ عَلٰى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ۔ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ.

عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مجھے دکھائی گئی شب قدر پھر میں بھول گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔'' اور راوی نے کہا کہ مینہ برسا ہمارے اوپر تیسویں شب کو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے اور جب پھرے آپ ﷺ نماز پڑھ کر (یعنی صبح کی) تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ تیسویں رات کو شب قدر کہا کرتے تھے۔

(٢٧٧٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((الْتَمِسُوْا)) وَقَالَ وَكِيْعٌ:۔ ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ڈھونڈو شب قدر کو عشرہ اخیر میں رمضان کے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٧٧٧) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ

زر بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں جو سال بھر برابر جاگے وہ شب قدر پائے تو انہوں نے کہا: اللہ رحمت کرے ان پر اس کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کر رہیں (بلکہ ہمیشہ عبادت میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ: بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! قَالَ: بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا)).

مشغول رہیں) اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے پھر وہ اس پر قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے (یعنی ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور کہتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے تو میں نے ان سے کہا کہ تم اے ابومنذر! کیوں یہ دعویٰ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جس کی خبر دی ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور وہ یہ ہے کہ ”اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی۔“ (مگر یہ علامت بعد زوال شب کے ظاہر ہوتی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۷۷۸) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اُبَيٌّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَعْلَمُهَا۔ قَالَ شُعْبَةُ: وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْحَرْفِ: هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ بِهَا صَاحِبٌ لِّيْ عَنْهُ. [راجع:۲۷۷۷]

زر بن حبیش نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: شب قدر کے باب میں کہ قسم ہے اللہ کی! میں اسے خوب جانتا ہوں۔ شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتیں مجھے ایسی پہنچی ہیں کہ وہ وہی رات تھی جس میں حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جاگنے کا اور وہ ستائیسویں شب ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان میں کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جاگنے کا اس شب میں اور کہا کہ یہ عبارت مجھ سے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو ان کے شیخ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۲۷۷۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ؟)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے آگے شب قدر کا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون تم میں سے یاد رکھتا ہے شب قدر اس رات میں ہے کہ طلوع ہوتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: شب قدر کو شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں اقدار رزقوں کے اور اندازِ عمروں کے ملائکہ کو لکھ دیے جاتے ہیں جو سال میں ہونے والے ہیں اور فرشتوں کو معلوم ہو جاتا ہے جو اس سال میں ہونے والا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگوں کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت میں اور اس کے محل میں البتہ اختلاف ہے بعض نے کہا کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور جس حدیث میں جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال میں اسی تاریخ میں واقع ہوئی ہو پس روایتوں میں تعارض نہ رہا اور اسی کے مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اور ابوثور رحمہ اللہ وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ سال بھر میں راتوں میں بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہیں ہوتی اور اس میں کئی قول ہیں: ایک یہ کہ وہ سال بھر میں ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین کا، اور دوسرا یہ ہے کہ وہ سارے رمضان میں ہے اور یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا، اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اخیر میں ہے اور چوتھا یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتوں کی طاق راتوں میں ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتوں میں ہے مگر یہ احادیث صحیحہ کے خلاف ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) گو حدیث ابو سعید کی اس کی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تیسویں ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسویں اور یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے اور بعض نے سترھویں اور بعض نے اکیسویں اور تیئسویں میں ڈھونڈنے کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا ہے اور بعض نے تیئسویں کہا ہے اور یہ قول ہے اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کا اور ایک قول ضعیف چوبیسویں کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن رضی اللہ عنہم اور قتادہ کی طرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسویں کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعض نے سترھویں کہا ہے اور وہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور بعض نے انیسویں کہا ہے کہ وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اور بعض نے کہا: اخیر رات رمضان کی ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہو گئی اب باقی نہیں ہے اور یہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دھاریاں نورانی ہیں جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ میں ممتد نظر آتی ہیں اور وہ آفتاب میں شب قدر کی صبح کو نہیں ہوتیں یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے جو کہا ہے کہ رؤیت شب قدر کی حقیقت ممکن نہیں یہ غلط ہے اس لیے کہ رؤیت اس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہیں اور معتبر ترین ان سب اقوال میں فقیر کے نزدیک ستائیسویں رات ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک نکتہ بھی اس بارے میں مروی ہے کہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ کا لفظ قرآن میں تین جگہ وارد ہوا ہے سورہ ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ﴾ میں اور اس میں نو حرف ہیں پھر نو کو تین بار کہو تو ستائیس ہوتے ہیں اور اس میں اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس پر قسم کھاتے تھے۔

چنانچہ روایت ان کی اوپر گزر چکی ہے اور اس کی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کے مسائل

بَابُ اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. باب: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا۔

فائدہ: لغت میں اعتکاف کے معنی حبس اور مکث اور لزوم کے ہیں اور شرع میں مکث مسلم کا مسجد میں بصفت مخصوصہ اور اعتکاف کو جوار بھی کہتے ہیں۔

(۲۷۸۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. ...

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عشرہ اخیر میں رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ کہ واجب نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیر میں رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں بلکہ افطار کی حالت میں اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے بلکہ یک لحظہ کا اور ان کے نزدیک ضابطہ اس کا یہ ہے کہ اتنا ٹھہرنا ہو جتنا رکوع میں طمانیت کے لئے ٹھہرنا ہوتا ہے اور اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد میں آنے والے کو لازم ہے کہ جب آئے اور نماز کا انتظار ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پائے پس اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہیں کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی کام کرے مثلاً سلائی' کڑھائی' کتابت وغیرہ کرے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوتا اور مالک رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہیں اور ان لوگوں نے ان ہی روایتوں سے استدلال کیا ہے جن میں آنحضرت ﷺ کا اعتکاف رمضان میں مذکور ہے اور شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں حضور ﷺ کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہے اور اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایام جاہلت میں نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔'' اور اس میں روزہ کا ذکر نہیں ہے۔ غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہیں مگر مسجد میں ہونا شرط ہے اس لیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد میں اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس میں حرج اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور ابوداؤد رحمہم اللہ اور جمہور کا کہ سوائے مسجد کے جائز نہیں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر میں مقرر کرلی ہے اس میں اعتکاف روا ہے اور مرد کو اپنے گھر میں اس جگہ میں روا نہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک قول قدیم بھی یہی ہے پھر اس میں اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہاں جمعہ ہوتا ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ ہر مسجد میں جائز ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مسجد جامع ضروری ہے کہ جس میں جمعہ ہوتا ہو اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازیں اس میں ہوتی ہوں اور زہری اور دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ جس میں جمعہ ہوتا ہو۔ اور حذیفہ بن الیمان صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین مسجدوں کے سوائے اعتکاف ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) تیسری مسجد الحرام۔ مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے اس پر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعتکاف عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حق تعالیٰ کے لیے اور جب مسجد عام میں جائز ہونا اس کا مختلف فیہ ہے حالانکہ وہ اللہ کا گھر ہے پھر قبر پر مشائخوں کے تو بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے قبور پر تعظیم میت کے لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اس کا بدل ڈالیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف کو جوار بھی بولتے ہیں تو مجاور کے اور معتکف کے معنی ایک ہوئے اور مجاور قبور البتہ معتکف قبور ہوا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلك اور اس کو عبادت اور موجب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہے اور ابعد عبادات، شرائع انبیاء ﷺ سے اور یہ اس زمانہ میں ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان نام بھی اس سے غافل ہیں و ذلك لجهلهم بالشريعة و حقيقة العبادة۔

(٢٧٨١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ اَرَانِىْ عَبْدُ اللّٰهِ الْمَكَانَ الَّذِىْ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ. [بخاری: ٢٠٢٥؛ ابوداود: ٢٤٦٥؛ ابن ماجه: ١٧٧٣]

عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عشرہ اخیر رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے۔ نافع نے کہا: مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی عبداللہ ؓ نے جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٨٢) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٨٣) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. [بخاری: ٢٠٢٦؛ ابوداود: ٢٤٦٢]

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٨٤) عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ.

ام المومنین عائشہ ؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہمیشہ اخیر عشرہ میں رمضان کے اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی بی بی صاحبوں ؓ نے اعتکاف فرمایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَتٰى يَدْخُلُ مَنْ اَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِىْ مُعْتَكَفِهٖ.

باب: اعتکاف کا ارادہ رکھنے والا اپنے معتکف میں کب داخل ہو۔

(٢٧٨٥) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهٗ وَاِنَّهٗ اَمَرَ بِخِبَائِهٖ فَضُرِبَ ـ لَمَّا اَرَادَ الْاِعْتِكَافَ الْعَشْرَ

سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ ﷺ نے حکم فرمایا اپنا خیمہ لگانے کا یعنی مسجد میں اور وہ لگا دیا گیا اور آپ ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا عشرہ اخیر میں رمضان کے۔ پھر زینب ؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ فَاَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ وَاَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ فَاِذَا الْاَخْبِيَةُ فَقَالَ: ((اٰلْبِرَّ يُرِدْنَ؟)) فَاَمَرَ بِخِبَائِهٖ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ. [بخاري: ۲۰۳۳، ۲۰۳٤، ۲۰٤۱، ۲۰٤۵؛ ابوداود: ۲٤٦٤؛ ترمذي: ۷۹۱؛ نسائي: ۷۰۸؛ابن ماجه: ۱۷۷۱]

نے کہا ان کا بھی خیمہ لگا دیا اور بیبیوں رضی اللہ عنہن نے کہا: ان کے بھی خیمے لگا دیے پھر جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا: ''ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے؟'' (اس میں یعنی بوئے ریا پائی جاتی ہے) اور آپ ﷺ نے اپنے خیمہ کا حکم دیا کہ کھول ڈالا جائے اور اعتکاف ترک کیا رمضان میں یہاں تک کہ پھر عشرہ اول میں شوال کے اعتکاف کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے امام شافعی رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعتکاف میں شرط نہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے لفظ يُرِدْنَ کو نُرِدْنَ لکھا ہے جس کے معنی مخاطب کے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنے خیمہ کو اٹھانے کا حکم دیا۔

(۲۷۸٦) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ اِسْحَاقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رضي الله عنهن اَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْاَخْبِيَةَ لِلْاِعْتِكَافِ. [راجع:۲۷۸۷]

یحییٰ نے عمرہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گزری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہن کے لگائے گئے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .

باب: رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔

(۲۷۸۷) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَى اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ . [بخاري: ۲۰۲٤؛ ابوداود: ۱۳۷٦؛ نسائي: ۱٦۳۸؛ ابن ماجه: ۱۷٦۸]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جہاں عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ ﷺ نے رات بھر جاگنا اور اپنے گھر والوں کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت میں اور کمر ہمت باندھنا شروع کیا۔

فائدہ: یعنی اور معمولی عبادتوں سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے۔ اس حدیث سے زیادتی عبادات عشرہ اخیرہ میں ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے مراد اس سے دوام جاگنے کا ہے نہ کہ خاص اس عشرہ میں۔

(۲۷۸۸) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اتنی کوشش کرتے عبادت میں جو اور دنوں میں نہ کرتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. [ترمذي: ٧٩٦؛ ابن ماجه: ١٧٦٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحَجَّةِ.

باب: عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان۔

(٢٧٨٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

[ابوداود:٢٤٣٩؛ ترمذي:٧٥٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزے سے نہیں دیکھا۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٩٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ. [راجع:٢٧٨٩]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔

فائدہ: عشرہ سے یہاں نو دن ذی الحجہ کے مراد ہیں اور علما نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ان دنوں کے روزوں کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں چنانچہ نویں تاریخ اس کی عرفہ ہے اور اس کے روزے کی فضیلت میں احادیث اوپر گزر چکی ہیں اور بخاری شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جیسے اعمال صالحہ عشرہ اولی میں ذی الحجہ کے افضل ہیں ایسے اور ایام میں نہیں۔“ غرض یہ جو فرمودہ ہے سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ اس عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا اس کی تاویل ضروری ہے کہ شاید کسی عارضے یا مرض کی وجہ سے نہیں رکھا یا بطریق وجوب کے نہیں رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہیں ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے ہلنیدہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے اور بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نویں ذی الحجہ کو اور عاشورہ کے دن کو اور تین دن میں ہر ماہ کے آخر حدیث تک اور روایت کی یہ ابوداؤد نے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور احمد اور نسائی میں یہ مضمون مروی ہوا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کے مسائل

بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْعُمْرَةٍ وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ الطِّيبِ عَلَيْهِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کے لیے کونسا لباس پہننا جائز اور کونسا ناجائز ہے؟

فائدہ۔ حج بفتح حاء مصدر ہے اور فتحہ اور کسرہ دونوں سے اسم ہے اور اصل لغت میں بمعنی قصد ہے اور عمل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنی زیارت ہیں۔ اور حج فرض عین ہے ہر مکلف و مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو اس طرف زاد و راحلہ کی۔ اور عمرہ کے وجوب میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعض نے کہا: مستحب ہے۔ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بارہ میں دو قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ واجب ہے اور اجماع ہے اس پر کہ حج و عمرہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اس کی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ میں داخل ہو یا حد حرم میں کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہیں ہوتا تجارت ہو یا زیارت ہو تو وجوب احرام میں حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے۔ اور صحیح قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ مستحب ہے کہ جب داخل ہو احرام باندھ کر جائے عمرہ کا بشرطیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا چھپ کر نہ جاتا ہو۔ اور اس میں اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور۔ پس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وجوب اس کا مع التراخی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہنچ جائے کہ گمان اس کے فوت کا ہو جائے اگر تاخیر کرے تو اس وقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ علی الفور واجب ہوتا ہے۔

(٢٧٩١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ)). [بخاري: ١٥٤٢، ٥٨٠٣؛ ابوداود: ١٨٢٤؛ نسائي: ٢٦٧٣، ٢٦٦٨؛ ابن ماجه: ٢٩٢٩، ٢٩٣٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑوں کی قسم سے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کرتے نہ پہنو، نہ عمامے باندھو، نہ پاجامے پہنو، نہ باران کوٹ اوڑھو، نہ موزے پہنو، مگر جو چپل نہ پائے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے۔ اور نہ پہنو وہ کپڑے جو زعفران لگی ہو یا ورس میں رنگا ہوا ہو۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑوں میں سے کوئی حالت احرام میں پہننا روا نہیں بلکہ حرام ہے۔ اور غرض یہ ہے کہ جو کپڑا ایسا ہو اور سارے بدن کا یا ایک عضو کا جیسے موزہ اور بنیان اور دستانہ یا عمامہ وغیرہ میں اس کو منع فرمایا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا اور وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف میں یعنی موزوں میں آ گیا وہ کپڑا جو پیروں کو ڈھانپے جیسے پائتابہ یہاں تک کہ سر میں پٹی باندھنا بھی حرام ہے۔ اور اگر ضرورت ہے مثلاً زخم ہے یا دردسر ہے باندھ لے اور فدیہ دے اور یہ سب حکم مردوں کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سیا ہوا کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا مباح ہے سوا منہ کے کہ اس کا ڈھانپنا حرام ہے، خواہ کسی ڈھانپنے والی چیز سے ہو اور ہاتھوں کے چھپانے میں دستانوں سے اختلاف ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے بھی اس میں دو قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو منع فرمایا تو اس میں سب خوشبوئیں داخل ہو گئی اور ورس ایک گھاس ہے خوشبودار یمن میں ہوتی ہے غرض خوشبوئیں سب قسم کی عورت اور مرد دونوں کو منع ہیں اور مراد اس سے وہ چیزیں جو خاص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج و سیب اور پھول اور شگوفہ ہیں ان کا استعمال حرام نہیں، اس لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہیں ہوتی اور حکمت ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ ہے کہ ترفہ اور امارت اور انانیت اور ترک اور تکلف کی بو جاتی رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آ جائے اور یہ امر معین ہوئے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچائے منکرات و محظورات سے اور مذکر ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت کا کہ اس دن لوگ ننگے سر اور پیر اور ننگے بدن ہوں گے۔ اور اس روایت میں مذکور ہوا کہ جو نعلین نہ پائے وہ موزہ پہن لے اور کاٹ لے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت جو آگے آتی ہے اس میں کاٹنے کا ذکر نہیں اور علما نے اس میں اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نعلین نہ پائے تو موزہ ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضروری نہیں اس لیے کہ اس میں اضاعت مال کی ہے اور انہوں نے کہا کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی جس میں کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان میں کاٹنے کا حکم نہیں۔ اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمہم اللہ کا اور جماہیر علما کا قول ہے کہ پہننا موزے کا بغیر کاٹے درست نہیں اور حدیث ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما کی مطلق ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضروری ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو۔ اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اس کا واجب ہوا پھر یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ جو موزے پہنے اور نعلین نہ پائے اس پر فدیہ ہے یا نہیں۔ سو امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس پر کچھ واجب نہیں۔ اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے کہا ہے کہ اس پر فدیہ ہے جیسے بضرورت سر منڈانے میں فدیہ ہے اور ورس اور زعفران میں سب خوشبوئیں آ گئیں کہ باجماع امت حرام ہیں اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانے والی ہے کہ اس کے حرام ہونے میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں۔ غرض محرمات احرام سات ہیں۔ لباس سلا ہوا جس کی تفصیل گزر گئی۔ اور خوشبو اور بالوں اور ناخون کا دور کرنا اور سر میں اور داڑھی میں تیل لگانا اور عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو۔ اور ساتویں تلف کرنا شکار کا۔

(۲۷۹۲) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: ((لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پاجامہ نہ پہنے۔ نہ وہ کپڑا جس میں ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہنے اور اس کو ٹخنوں تک کاٹ دے۔“ (کہ جوتی کی طرح ہو جائے)

[بخاری: ۵۸۰۶؛ ابوداود: ۱۸۲۳؛ نسائی: ۲۶۶۶]

○ ○ ○ ○

فائدہ: سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ نہ پہنے۔ اس کے سوا جو چاہے پہنے۔“ اس میں امت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے۔

(۲۷۹۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو کہ زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا: ”جو نعلین نہ پائے وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْوَرْسٍ وَقَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). [بخاري: ٥٨٥٢؛ نسائي: ٢٦٦٥؛ ابن ماجه: ٢٩٣٢]

موزے پہن لے ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ کر۔"

○ ○ ○ ○

(٢٧٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: ((السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ)) يَعْنِي الْمُحْرِمَ. [بخاري: ١٨٤١، ١٨٤٣، ٥٨٠٤، ٥٨٥٣؛ ترمذي: ٨٣٤؛ نسائي: ٢٦٧٠، ٢٦٧١، ٢٦٧٨، ٥٣٤٠؛ ابن ماجه: ٢٩٣١]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: "پاجامہ اس کے لیے ہے جو تہبند نہ پائے اور موزہ اس کے لیے جو نعلین نہ پائے۔" یعنی محرم ہو۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٩٥) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. [راجع: ٢٧٩٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٩٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ. [راجع: ٢٧٩٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ عرفات میں خطبہ دے رہے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٧٩٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو نعلین نہ پائے موزے پہنے اور جو ازار یعنی تہبند نہ پائے وہ سراویل یعنی پاجامہ پہنے۔"

فائدہ۔ یہی روایت سند ہے امام احمد رحمہ اللہ کی موزہ بغیر کاٹنے کے پہن لے۔

(٢٧٩٨) عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوْقٌ ـ اَوْقَالَ اَثَرُ صُفْرَةٍ ـ فَقَالَ: كَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِيْ؟ قَالَ: وَاُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنِّيْ اَرَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ: اَيَسُرُّكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ اُنْزِلَ

یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ جعرانہ میں تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کہا کہ کچھ اثر زردی کا تھا اور اس نے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے عمرے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ اور اتنے میں آپ ﷺ پر وحی اترنے لگی اور آپ ﷺ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلیٰ کہتے تھے کہ مجھے آرزو تھی کہ میں نبی ﷺ کو دیکھوں جس وقت آپ ﷺ پر وحی اترتی ہو پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکھو نبی ﷺ کو اور آپ ﷺ پر وحی اترتی ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا کونہ اٹھا دیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ الْوَحْيُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَاَحْسِبُهُ [قَالَ]: كَغَطِيطِ الْبَكْرِ۔ قَالَ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ. أَوْ قَالَ: أَثَرَ الْخَلُوْقِ۔ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ)). [بخاري: ١٥٣٦، ١٧٨٩، ٤٣٢٩، ٤٩٨٥، ١٨٤٧؛ ابوداود: ١٨١٩، ١٨٢٠، ١٨٢١، ١٨٢٢؛ ترمذي: ٨٣٦؛ نسائي: ٢٦٦٧، ٢٧٠٩، ٢٧٠٨]

اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہانپتے اور خراٹے لیتے تھے۔ راوی نے کہا: میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا: جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہو پھر جب آپ ﷺ سے وحی تمام ہو چکی تو فرمایا: ''کہاں ہے وہ سائل عمرہ کا'' اور فرمایا: ''دھو ڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے۔ یا فرمایا: ''اثر خوشبو وغیرہ کا اور اتار ڈالو اپنا کرتہ اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت احرام میں لگا دے یا پہلے کی لگی ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کپڑا محرم کو منع ہے اور یہ بھی کہ اگر کوئی خوشبو بھولے سے یا چوک سے لگا لے تو جلد اس کا چھڑانا چاہیے اور جس کے بھول چوک سے خوشبو لگ جائے اس پر کچھ کفارہ نہیں ہے اور یہ مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا اور یہی قول ہے عطاء اور ثوری اور اسحاق اور داؤد رحمہ اللہ کا اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور مزنی اور احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت صحیح میں ہے کہ فدیہ اس پر واجب ہے اور صحیح قول مالک رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بھولنے والے پر یا انجان بن کر خوشبو لگانے والے پر کہ جب بہت دیر تک لگی رہے۔

(٢٧٩٩) عَنْ يَعْلَى قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ)) قَالَ: أَنْزِعُ عَنِّي هٰذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِّي هٰذَا الْخَلُوْقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ)). [راجع: ٢٨٠٠]

یعلیٰ نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ ﷺ جعرانہ میں تھے اور یعلیٰ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کرتا پہنے ہوئے تھا اور اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی یا ورس، اس نے عرض کیا کہ میں نے احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اس پر بھی میں خوشبو لگائے ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم حج میں کیا کرتے ہو؟'' تو اس نے کہا کہ میں یہ کپڑے اتار ڈالتا ہوں اور یہ خوشبو دھو ڈالتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرہ میں کرو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے ارکان سے واقف تھا تو اس کو اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا۔

(٢٨٠٠) عَنْ يَعْلَى كَانَ يَقُوْلُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللّٰهِ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ

یعلیٰ رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کہ کبھی میں دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو جب آپ ﷺ کے اوپر وحی اترتی ہے پھر جب آپ ﷺ جعرانہ میں تھے اور آپ ﷺ کے اوپر ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟)) فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ)).

[راجع:۲۷۹۸]

آپ ﷺ کے ساتھ چند صحابہ تھے کہ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ ایک شخص آیا ایک کرتا پہنے ہوئے کہ اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا حکم کیا ہے؟ اس کے لیے جو احرام باندھے عمرہ کا ایک کرتے میں کہ اس میں خوشبو لگی ہو، اور آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر کی تھوڑی دیر اور چپ ہو رہے پھر آپ ﷺ پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے یعلی رضی اللہ عنہ کو کہ آؤ اور یعلی آئے اور اپنا سر اندر کپڑے کے ڈالا اور نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں پھر وہ کیفیت کھل گئی آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہاں ہے وہ سائل جو مجھ سے عمرہ کا حکم ابھی پوچھتا تھا۔'' پھر وہ ڈھونڈا گیا اور اس کو لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوشبو تو دھو ڈالو تین بار (کہ اثر نہ رہے) اور جبہ اتار دے اور باقی وہی کر اپنے عمرہ میں جو حج میں کرتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۲۸۰۱) عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ: ((انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ)). [راجع:۲۷۹۸]

یعلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے اہلال کیا تھا ساتھ عمرہ کے اور اس کی داڑھی اور سر میں زردی لگی تھی یعنی خوشبو کی اور اس پر ایک کرتا تھا پھر اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا ہے عمرہ کا اور میں اس حال میں ہوں جس میں آپ ﷺ مجھے دیکھتے ہیں پھر آپ ﷺ نے وہی حکم دیا جو پہلے مذکور ہوا۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۰۲) عَنْ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ إِنِّي

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أُحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ خَمَّرَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ؟)) فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: ((انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ)).

[راجع:٢٧٩٨]

○ ○ ○ ○

بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ.

باب: میقات حج کا بیان۔

(٢٨٠٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ: ((فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَالِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا)). [بخاري: ١٥٢٦، ١٥٢٩؛ ابوداود: ١٧٣٨؛ نسائي: ٢٦٥٧]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میقات مقرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کیلئے جحفہ اور اہل نجد کیلئے قرن اور اہل یمن کیلئے یلملم فرمایا: ”یہ سب میقاتیں ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو ان ملکوں میں رہتے ہیں اور ان کے لئے بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا پھر جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ سے اہلال پکاریں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: ذوالحلیفہ جو مدینہ والوں کی میقات ہے مکہ سے بہ نسبت اور میقاتوں کے بہت دور ہے اور یہ میقاتیں حد حرم ہیں کہ ان کے اندر شکار کرنا، درختوں کے پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہیں اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے کچھ میل پر واقع ہے اور جحفہ اہل شام اور اہل مصر دونوں کی میقات ہے اور اس کو مہیعہ بھی کہتے ہیں اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور یلملم ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑوں سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے کہ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں جب اس کے مقابل پہنچتے ہیں اور اہل نجد کا میقات قرن منازل ہے اور وہ مکہ سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتوں سے نزدیک ہے مکہ کی طرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ آگے آئے گی اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے ”ام“ میں جو ان کی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر رضی اللہ عنہ کی اور بخاری میں بھی اسی کی تصریح ہے اور جنہوں نے توقیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زعم کیا ان کی دلیل روایت جابر رضی اللہ عنہ ہے مگر اس کے مرفوع ہونے میں کلام ہے اور دار قطنی نے اس کی تضعیف بھی کی ہے، اس لیے کہ عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فتح نہیں ہوا تھا مگر یہ تعلیل دار قطنی کی معقول نہیں، اس لیے کہ شام بھی آپ کے وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور اجماع ہے علما کا کہ یہ مواقیت شرعی ہیں اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی ان سے آگے بڑھ گیا [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور عطاء اور نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس پر کچھ واجب نہیں اور سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اس کا حج صحیح نہیں ہوتا اور غرض مواقیت کے مقرر کرنے سے یہی ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اس کو مواقیت سے آگے بڑھنا حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر بڑھا تو دم لازم آئے گا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پھر میقات تک لوٹ آئے قبل مناسک حج بجالانے کے تو اس سے دم ساقط ہو جاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس پر احرام واجب نہیں دخول مکہ کیلئے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کیلئے جائے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیاں لے جانا یا گھاس لانا یا ایسے جو مکرر نہ ہو جیسے اور تجارتیں ہیں اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور ارادہ مکہ جانے کا نہ رکھتا تھا پھر اس کے دل میں آیا کہ احرام باندھ لے تو وہیں سے احرام باندھ لے جہاں پہنچا ہے پھر اگر وہاں احرام نہ باندھا اور آگے بڑھ گیا تو گنہگار ہوا اور اس پر دم لازم آیا اور اگر وہیں سے احرام باندھا جہاں سے دخول مکہ کا ارادہ کیا تھا تو اس پر دم نہیں ہے اور اس کو میقات تک لوٹنا بھی ضروری نہیں یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس کو ضروری ہے کہ میقات تک لوٹ کر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے۔

(٢٨٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ: ((هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ آتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاري: ١٥٢٤، ١٥٣٠، ١٨٤٥؛ نسائي: ٢٦٥٣، ٢٦٥٦]

○ ○ ○ ○

(٢٨٠٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تین میقاتوں کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجھے پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کریں۔''

[بخاري: ١٥٢٥؛ ابوداود: ١٧٣٧؛ نسائي: ٢٦٥٠؛ ابن ماجه: ٢٩١٤]

○ ○ ○ ○

(٢٨٠٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَزَعَمُوْا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ اور شام اور نجد والوں کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میقات اہل یمن کی یلملم ہے۔'' مگر میں نے خود ان سے نہیں سنا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللّٰہِ ﷺ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ۔ قَالَ: ((وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ))۔ [راجع:١٥٢٨]

○ ○ ○ ○

(٢٨٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّهِلُّوْا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)) وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَاُخْبِرْتُ اَنَّهٗ قَالَ: ((وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ))۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں۔'' اور کہا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ ''یمن والے یلملم سے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٨٠٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ؟ سَمِعْتُهٗ فَقَالَ: ثُمَّ انْتَهٰى فَقَالَ: اُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا احرام باندھنے والے کے بارے میں تو آپ نے کہا: میں نے ان سے سنا۔ پھر راوی ابو زبیر خاموش ہو گئے اور کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبی مکرم ﷺ سے سنا تھا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٨٠٩) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَذُكِرَ لِيْ۔ وَلَمْ اَسْمَعْ۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.)) [بخاری:١٥٢٧؛ نسائی:٢٦٥٤]

سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والے ذوالحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں۔'' اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہلال کریں یمن والے یلملم سے۔''

○ ○ ○ ○

(٢٨١٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَحْسَبُهٗ رَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ))۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے وہی مواقیت مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی۔ دوسری راہ سے جحفہ کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا.

باب: لبیک کا بیان۔

(٢٨١١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لبیک پکارتا رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا لبیک سے لا شریك لك تک ''یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں، یا اللہ!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ)) قَالَ: وَكَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ يَزِيْدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ . [بخاري: ١٥٤٩؛ ابوداود: ١٨١٢؛ نسائي: ٢٧٤٨]

حاضر ہوں میں تیری خدمت میں، حاضر ہوں میں، کوئی شریک نہیں تیرا، حاضر ہوں میں، بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔'' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان میں یہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنی میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمت میں اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے آگے اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٨١٢) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَااسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ فَقَالَ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) قَالُوْا: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ يَقُوْلُ: هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ نَافِعٌ: كَانَ عَبْدُاللهِ ﷺ يَزِيْدُ مَعَ هٰذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .

[بخاري: ١٥٤٩؛ ابوداود: ١٨١٢؛ ترمذي: ٨٢٥؛ نسائي: ٢٧٥٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ ﷺ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سیدھی کھڑی ہوگئی تب آپ ﷺ نے لبیک پکار دی پھر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ ﷺ کی ہے اور اس میں وہی الفاظ بڑھاتے تھے جو اوپر ہو چکے مگر اس میں لبیک کا لفظ ابتدا میں دو بار تھا اور اس میں تین بار ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں اور اس کے تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ تثنیہ اس کا تاکید کے لیے ہے یہ قول ان کا جمیع اہل لغت اور تمام اہل ادب کے خلاف ہے اس لیے کہ تاکید کیلئے لفظ کو مکرر لاتے ہیں یا حروف تاکید بڑھاتے ہیں نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کر دیں غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق اور جنب ہے۔ محدثین رحمہم اللہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ اور اسلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ ان پر ایمان لانا اور ان کو ظاہر معنی پر محمول کرنا اور نفی کرنا ان سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کی طرف۔

(٢٨١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے تلبیہ سیکھا ہے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

○ ○ ○ ○

(٢٨١٤) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبید

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[بخاري: ١٥٤٠، ٥٩١٥؛ ابوداود: ١٧٤٧؛ نسائي: ٢٦٨٢، ٢٧٤٦؛ ابن ماجه: ٣٠٤٧]

کیے ہوئے سر میں اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں پھر جب ان کی اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپ ﷺ نے لبیک پکاری اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنی ان سب کے اوپر گزر گئے۔

○ ○ ○ ○

رسول اللہ ﷺ کے حج کی کیفیت

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جب ارادہ حج کا کیا تو مدینہ میں ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اس میں ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں، پھر آپ نے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور تہبند پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ میں اتر کر عصر کی دو رکعت پڑھیں اور شب کو وہاں رہے اور مغرب اور عشاء اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازیں وہاں ادا کیں اور سب بیبیاں رضی اللہ عنہن آپ کے ساتھ تھیں اور اس رات آپ ﷺ نے سب سے صحبت کی اور آخر میں ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کا کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم رحمہ اللہ نے اس کو ذکر نہیں کیا اور لوگوں سے بھی سہوا ترک ہوا اور خطمی سے آپ ﷺ نے سر دھویا اور پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور وہ ایک خوشبو ہوتی ہے جس میں مشک ہوتا ہے یہاں تک کہ چمک مشک کی آپ ﷺ کی مانگ میں نظر آتی تھی اور داڑھی میں۔ اور اس کو آپ ﷺ نے رہنے دیا اور دھویا نہیں پھر آپ ﷺ نے ازار پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اپنے مصلے ہی پر اور یہیں سے لبیک شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ ﷺ پکارتے تھے، اس لیے جس نے جہاں سے سنا وہیں سے روایت کی مگر ابتدا یہیں سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ ﷺ سے منقول نہیں سوائے ظہر کی دو رکعت کے اور احرام سے پہلے اپنے بدنہ کے گلے میں ہار ڈال دیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہیں اور خون اس سے بہہ چلا اور احرام آپ ﷺ کا قران کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتیں اس پر بصراحت دلالت کرتی ہیں (كذا في زاد المعاد)

(٢٨١٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلَكُمْ قَدْ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مشرکین مکہ کہتے تھے لبیک لا شریک لک تو رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”خرابی ہو تمہاری یہیں تک رہنے دو۔“ (یعنی آگے نہ کہو) اور وہ اس کے آگے کہتے تھے کہ مگر ایک شریک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَدْ)) فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ.

ہے تیرا کہ یا اللہ! تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہیں۔ غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا مالک جانتے تھے اور ان کو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مشرک کرنے کو اور ابدالآباد دوزخ میں جھونکنے کو کافی تھا۔ پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھ کر بھی کسی کی عبادت کرے اور اس کو دور دور سے پکارے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے گو اس کو اللہ کے برابر نہ جانے اور اسی لیے آنحضرت ﷺ لبیك لا شريك لك پر فرماتے تھے ''کہ یہیں تک رہنے دو اور شریک نہ ٹھہراؤ۔'' مگر وہ ملاعنین کب سنتے تھے اور ان حدیثوں سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہے جیسے تکبیر اولیٰ نماز کے لیے اور اس کے وجوب میں اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور صحت حج کی شرط نہیں اور اگر اس کو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اس پر دم واجب نہیں مگر فضیلت ترک ہو گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چھوڑ دے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بغیر اس کے صحیح نہیں ہوتا اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ واجب تو نہیں مگر اس کے تارک پر دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہر حال بلند آواز سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ میں کچھ کلام نہ کرے اور عورت کو بلند آواز کرنا ضروری نہیں اور تغیر احوال کے وقت لبیک کہنا ضروری ہے جیسے صبح و شام، اٹھنا بیٹھنا، لیٹنا سوار ہونا اترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کہتا رہے جب تک کہ یوم النحر یعنی دسویں تاریخ میں رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے۔ جن لوگوں کے نزدیک حلق بھی نسک میں داخل ہے اور عمرہ میں جب تک طواف شروع نہیں کیا اور ہر حالت میں عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث۔

بَاب اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

باب: اہل مدینہ ذوالحلیفہ کی مسجد سے احرام باندھیں۔

(۲۸۱٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ ذَاالْحُلَيْفَةِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ یہ بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں جھوٹ باندھتے ہو تم لوگ رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ نے لبیک نہیں پکاری مگر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سے۔

[راجع: ۲۸۱۲]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بیداء ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ میں اور بیداء اس کو کہتے ہیں جس میں کچھ اثر بیابانیت کا ہو اور ہر ریگستانی زمین کو بیداء کہتے ہیں مگر یہاں وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہاں سے باندھا حالانکہ آپ ﷺ نے لبیک مسجد کے پاس سے پکاری بلکہ اپنے مصلے میں سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔

(۲۸۱۷) عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اِذَا قِيْلَ لَهُ: الْاِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ: الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ

سالم نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کہا جاتا کہ احرام بیداء سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیداء جس پر تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ نے تو لبیک پکاری ہے اس درخت کے پاس جہاں رسول اللہ ﷺ کا اونٹ آپ ﷺ کو لے کر سیدھا کھڑا ہوا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حِيْنَ قَامَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ. [راجع: ٢٨١٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ الْإِهْلَالِ مِنْ حَيْثُ تَنْبَعِثُ بِهِ الرَّاحِلَةُ.

(٢٨١٨) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ: مَا هُنَّ؟ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ! قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّيْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّيْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ. [بخاری: ١٦٦، ٥٨٥١؛ ابوداؤد: ١٧٧٢؛ نسائی: ١١٧، ٢٧٥٩، ٢٩٥٠، ٥٢٥٨؛ ابن ماجه: ٣٦٢٦]

○ ○ ○ ○

باب: جب اونٹ مکہ کی طرف متوجہ ہو کر اٹھے اس وقت احرام باندھنے کا بیان۔

عبید بن جریج نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یاروں میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”وہ کیا ہیں؟ اے بیٹے جریج کے! انہوں نے کہا: اول تو میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے طواف کے وقت ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کی طرف ہیں دوسرے تم نعال سبتی پہنتے ہو۔ تیسرے داڑھی رنگتے ہو زردی سے (یعنی زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی لبیک پکارتے ہو۔ پس عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ چھوتے ہوں سوا ان کے جو یمن کی طرف ہیں اور نعال سبتی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ ﷺ کو کہ ایسی نعل پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں اور اسی میں وضو کرتے تھے (یعنی وضو کر کے گیلے پیر میں اسی کو پہن لیتے تھے) سو میں بھی دوست رکھتا ہوں کہ اس کو پہنوں، رہی زردی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ ﷺ کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنی بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس سے رنگوں اور لبیک سو میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کر کے اٹھی (یعنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کی طرف اور ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے یعنی قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے مصلے ہی سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اس کی زاد المعاد سے اوپر گزری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی مراد ہے اور وہ کونا جس میں حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً ان دونوں کو رکن یمانی بولتے ہیں اور دو رکن اس کے مقابل کے جو حطیم کی جانب ہیں ان کو شامیین بولتے ہیں چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے بخوبی ظاہر ہے اور رکن یمانیین دونوں بنائے ابراہیم علیہ السلام پر باقی ہیں یعنی اسی بنیاد پر بنے ہوئے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی تھی بخلاف شامیین کے کہ ادھر سے کعبہ شریفہ چھوٹا کر دیا گیا ہے اور اسی لیے حضور ﷺ نے اس کو نہیں چھوا [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) دباغت کیا گیا ہو اور بال اس کے دور کر دیے گئے ہوں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ زرد رنگ سے اپنی داڑھی دھویا کرتے تھے اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی زعفران اور ورس سے دھوتے تھے جو ایک زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب سفر حج شروع کیا، جب احرام باندھا اس لیے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے قیاس کیا کہ آٹھویں تاریخ لوگ منٰی کو جاتے ہیں اسی دن سے ابتدائے حج ہوتی ہے تو ابتدائے احرام بھی اسی دن سے چاہیے نہ کہ اس کے قبل سے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور اصحاب ان کے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے موافق ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور باجماع امت دونوں طرح جائز ہے۔

ان دونوں کونوں کو رکن شامی کہتے ہیں

حجر اسود		رکن یمانی

ان دونوں کونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں

(۲۸۱۹) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ. [راجع:٢٨١٨]

عبید بن جریج نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ساتھ دیا حج میں قریب بارہ حج و عمرے کے اور میں نے ان سے اسی چار باتوں کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزرا مگر اہلال کے بارے میں انہوں نے مقبری کے خلاف روایت کی اور مضمون روایت کیا سوا اس مضمون کے جو اوپر گزرا تھا۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب رکاب میں پیر رکھا اور آپ کی اونٹنی اٹھی ذوالحلیفہ میں تب لبیک پکارا۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۲۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً. [بخاري: ١٥٥٢؛ نسائي: ٢٧٥٨]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خبر دیتے تھے کہ نبی ﷺ نے لبیک پکاری جب آپ ﷺ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۲۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً. [بخاري: ١٥١٤؛ نسائي: ٢٧٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الصَّلَاةِ فِيْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
باب: ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٨٢٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ وَصَلّٰى فِيْ مَسْجِدِهَا. [نسائي:٢٦٥٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ شب کو ذوالحلیفہ میں رہے حج کے ابتدا میں اور نماز پڑھی اس کی مسجد میں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الطِّيْبِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب: احرام کے قبل بدن میں خوشبو لگانا جائز ہے۔

(٢٨٢٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. [نسائي: ٢٦٨٦]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ ﷺ کو ان کے احرام کے لیے جب احرام باندھا اور اس کے حلال کیلئے قبل طواف افاضہ کے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہوا باقی رہنا اس کی خوشبو اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور یہ حرام ہے کہ حالت احرام میں ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق کثیر کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور معاویہ اور سیدہ عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہم اور ابوحنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابوداؤد رحمہم اللہ وغیرہم ہیں اور بعضوں نے اس کا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کی ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی وہ قوی نہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے احلال کے لیے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ اور تمام علما کا مگر امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

(٢٨٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ لِحُرْمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

[بخاري: ١٥٣٩؛ ابوداود: ١٧٤٥؛ نسائي: ٢٦٨٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٢٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

[ابن ماجه: ٣٠٤٢]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے کے لیے بھی اور باندھنے کے لیے بھی۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ. [بخاري: ٥٩٣٠]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریرہ سے (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے لیے۔

(٢٨٢٩) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ تم نے کون سی خوشبو لگائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ حِرْمِهٖ؟ قَالَتْ: بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ. [بخاري: ٥٩٢٨؛ نسائي: ٢٦٨٨، ٢٦٨٩]

رسول اللہ ﷺ کے احرام کے وقت؟ تو انہوں نے فرمایا: سب سے عمدہ خوشبو (یعنی مسک جیسے آگے آتا ہے)

○ ○ ○ ○

(٢٨٣٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَطْيَبِ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ. [راجع: ٢٨٢٩]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں جس قدر اچھی خوشبو ممکن ہو سکتی تھی لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کو قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ بِاَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ ﷺ کو احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عمدہ خوشبو جو پائی۔

(٢٨٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: وَذَاكَ طِيْبُ اِحْرَامِهٖ. [بخاري: ١٥٣٨؛ نسائي: ٢٦٩٣، ٢٦٩٤، ٢٦٩٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: گویا میں ابھی دیکھ رہی ہوں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور خلف جو راوی ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی ان کے احرام کی (یعنی جو احرام کے قبل لگائی تھی)۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٣٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُهِلُّ. [نسائي: ٢٦٩٧، ٢٦٩٨]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں گویا دیکھ رہی ہوں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ ﷺ لبیک پکار رہے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٣٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُلَبِّيْ. [ابن ماجه: ٢٩٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٣٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ. [راجع: ٢٨٣٣]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں۔ آگے حدیث اسی طرح ہے۔

(٢٨٣٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [بخاري: ٢٧١، ٥٩١٨؛ نسائي: ٢٦٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں لبیک پکارنے کے بجائے ہے کہ آپ ﷺ حالتِ احرام میں تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: اِنْ كُنْتُ لَاَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی ہوں چمک مشک کی آپ ﷺ کی مانگ میں اور آپ ﷺ احرام میں ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[بخاری: ۵۹۲۳؛ نسائی: ۲۷۰۰]

(۲۸۳۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِيْصَ الدُّهْنِ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ. [راجع: ۲۸۳۷]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر میں دیکھتی تھی چمک تیل کی آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں احرام باندھنے کے بعد۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۳۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [ابوداود: ۱۷۴۶؛ نسائی: ۲۶۹۲]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی ہوں چمک مشک کی آپ ﷺ کی مانگ میں اور آپ ﷺ احرام میں ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۴۰) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ۲۸۳۹]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۴۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ.

[ترمذی: ۹۱۷؛ نسائی: ۲۶۹۱]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں خوشبو لگاتی تھی نبی ﷺ کو قبل احرام کے اور نحر کے دن (یعنی بعد رمی جمرہ عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ ﷺ طواف افاضہ کریں بیت اللہ کا اور اس خوشبو میں مسک ہوتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۴۲) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْتَشِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيْبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيْبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا. [بخاری: ۲۶۷، ۲۷۰؛ نسائی: ۴۱۵، ۴۲۹، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴]

محمد منتشر کے بیٹے نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگائے اور صبح کو احرام باندھے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو جھاڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبرا اپنے اوپر مل لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے یہ سب کہا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ ﷺ کو ان کے احرام کے قریب اور آپ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پھر صبح کو احرام باندھا۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۴۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَطُوْفُ عَلَى

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کے اور آپ ﷺ اپنی بیویوں رضی اللہ عنہن پر طواف کرتے تھے (یعنی سب سے صحبت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا.
[راجع:٢٨٤٢]

کرتے تھے) پھر صبح کو احرام باندھتے اور خوشبو جھڑتی تھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور قطران ایک کالا روغن ہے جو کشتیوں پر پھیرا جاتا ہے اور اب اسے ڈانبر بولتے ہیں غرض ان سب روایتوں سے بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتداء خوشبو نہ لگائے۔ وذالك المقصود۔

(٢٨٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.
[راجع:٢٨٤٢]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ڈانبر لگانے کو زیادہ پسند کرتا ہوں اس بات سے کہ میں خوشبو جھاڑوں صبح کو محرم ہونے کی حالت میں۔ آپ نے کہا: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا: میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ اپنی بیویوں کے پاس جاتے اور آپ صبح کرتے محرم ہونے کی حالت میں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ.

باب: محرم کیلئے جنگلی شکار کی حرمت۔

(٢٨٤٥) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ ۔أَوْ بِوَدَّانَ۔ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِي قَالَ: ((إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.)) [بخاري: ١٨٢٥، ٢٥٧٣، ٢٥٩٦؛ ترمذي: ٨٤٩؛ نسائي: ٢٨١٨، ٢٨١٩؛ ابن ماجه: ٣٠٩٠]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ دیا اور آپ ﷺ ابواء یا ودان میں تھے (کہ مقام کا نام ہے) اور آپ ﷺ نے پھیر دیا جب آپ ﷺ نے دیکھا ان کے چہرے کا ملال تو فرمایا: ”ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا اتنا ہے کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔“

○ ○ ○ ○

(٢٨٤٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ.
[راجع:٢٨٤٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٤٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ.
[راجع:٢٨٤٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِمَارَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ مگر اس میں ہے کہ ”اگر ہم احرام باندھے ہوئے نہ ہوتے تو آپ کا ہدیہ قبول کرتے۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: ((لَوْ لَا أَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ)). [نسائي:٢٨٢٢]

○ ○ ○ ○

(٢٨٤٩) عَنِ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رضي الله عنه إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجْلَ حِمَارِ [وَحْشٍ] وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ. [راجع:٢٨٤٨]

حکم نے کہا: صعب رضی اللہ عنہ نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے روایت کیا کہ سرین حمار وحش کی، اس میں خون ٹپکتا تھا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش کا ہدیہ دیا پھر آپ ﷺ نے پھیر دیا۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٥٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضي الله عنه فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَسْتَذْكِرُهُ: كَيْفَ أَخْبَرْتَنِيْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ؟ قَالَ: أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ: ((إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ)). [نسائي:٢٨٢١]

عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی ﷺ کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے گوشت کا اور آپ ﷺ نے پھیر دیا اور فرمایا: ''ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اتفاق ہے علما کا اس پر کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بھی حرام ہے اور اسی طرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم نے خود شکار کیا ہے یا اس کیلئے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اس کے حکم سے شکار کیا ہو یا بغیر حکم کے پھر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کو دینے کا ارادہ نہیں کیا پھر محرم کو بھی اس کے گوشت میں سے ہدیہ دے دیا یا بیچ ڈالا تو اس کو حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور داؤد رحمہم اللہ کا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے جو بے اعانت محرم کے محرم کیلئے شکار کیا جائے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسی طرح حلال نہیں برابر ہے کہ اس نے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اس کے لیے خواہ اپنے لیے کیا ہو غرض بہر صورت حرام ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہے اس آیت کے ظاہر سے ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ کہ انہوں نے کہا ہے کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہر حال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہے کہ آپ نے ان کا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تم نے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے ہم واپس کرتے ہیں اور احتجاج کیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو مسلم میں آگے آتی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھے اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور محرمین سے بھی فرمایا: ''کہ کھاؤ یہ حلال ہے۔'' اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمہارے پاس اس میں کا بچا ہوا کچھ ہے؟'' انہوں نے عرض کی کہ ہاں اس کا پیر ہے آپ ﷺ نے اسے لیا اور کھایا اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شکار جنگل کا تم کو حلال ہے جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو۔'' اور توفیق صعب رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں ہے کہ صعب رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر محمول (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتوں میں توفیق بھی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کریں خود شکار کرنے پر اور اس پر جو محرم کیلئے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ ﷺ کا صعب رضی اللہ عنہ سے کہ ''ہم محرم ہیں۔'' اس کے منافی نہیں کہ احتمال ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے شکار کیا ہو۔ (النووی رحمہ اللہ)

(۲۸۵۱) عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِیْ يَتَرَاءَ وْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ رُمْحِیْ ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّیْ سَوْطِیْ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ: نَاوِلُوْنِی السَّوْطَ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَیْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِیْ فَعَقَرْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِیْ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ: ((**هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ**)).

[بخاری: ۱۸۲۳، ۲۹۱٤، ۵٤۹۱، ۵٤۹۲؛ ابوداود: ۱۸۵۲؛ ترمذی: ۸٤۷؛ نسائی: ۲۸۱۵]

ابو محمد ابوقتادہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم قاحہ میں (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک منزل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے میں میں نے اپنے یاروں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، جب میں نے نظر کی تو ایک گدھا وحشی تھا اور میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا گر پڑا اور میں نے اپنے یاروں سے کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تمہاری کچھ مدد نہ کریں گے پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدھے تک اس کے پیچھے سے پہنچا اور وہ ٹیلے کے پیچھے تھا پھر اس کو نیزہ مارا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے یاروں کے پاس لایا اور کسی نے کہا: کھاؤ اور کسی نے کہا: مت کھاؤ اور نبی ﷺ ہمارے آگے تھے، سو میں نے اپنا گھوڑا بڑھایا اور آپ ﷺ تک پہنچا اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حلال ہے پس کھاؤ۔''

○ ○ ○ ○

(۲۸۵۲) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهِ فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهُ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَاَبٰی بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کسی راہ میں مکہ کے اور وہ چند یاروں کے ساتھ آپ ﷺ سے پیچھے رہ گئے اور وہ غیر محرم تھے اور یاران کے محرم پھر ایک وحشی گدھا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا کسی نے نہ دیا' نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پھر انہوں نے آپ لے لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور گدھے کو مار لیا اور اصحاب میں سے کسی نے کھایا کسی نے نہیں پھر جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عزوجل نے تم کو دی۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ)).

[راجع: ٢٨٥١]

○ ○ ○ ○

(٢٨٥٣) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ))؟

[بخاري: ٥٤٩١، ٢٩١٤، ٥٤٠٧، ٢٥٧٠؛ ترمذي: ٨٤٨]

عطاء نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے جنگلی گدھے کے بارہ میں وہی مضمون روایت کیا جو ابوالنضر سے اس کے اوپر گزرا مگر زید بن اسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کہ اس کے گوشت میں سے کچھ ہے تمہارے پاس؟''

○ ○ ○ ○

(٢٨٥٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ اِذْ نَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَاَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِيْنَا اَنْ نُقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُرَفِّعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ: اَيْنَ لَقِيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَصْحَابَكَ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ انْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَدْتُ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَوْمِ: ((كُلُوْا)) وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.

[بخاري: ١٨٢١، ١٨٢٢، ٤١٤٩؛ نسائي: ٢٨٢٤، ٢٨٢٥؛ ابن ماجه: ٣٠٩٣؛ وانظر في مسلم: ٢٨٥٧]

عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے باپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حدیبیہ کے سال اور اصحاب نے احرام باندھا تھا اور انہوں نے نہیں اور رسول اللہ ﷺ کو خبر لگی کہ دشمن غیقہ میں ہے اور آپ چلے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنے یاروں کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے اور میں نے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی گدھا تھا اور میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو نیزہ مار کر روک دیا اور اپنے لوگوں سے مدد چاہی اور کسی نے (بسبب احرام کے) میری مدد نہ کی پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ میں رسول اللہ ﷺ سے چھوٹ نہ جائیں اس لیے میں آپ ﷺ کو ڈھونڈتا چلا اور کبھی اپنے گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ ایک آدمی بنی غفار کا ملا اندھیری رات میں اور میں نے اس سے پوچھا کہ تم کو رسول اللہ ﷺ کہاں ملے؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو تعہن میں چھوڑا ہے (نام ہے ایک مقام کا اور وہ پانی کی ایک نہر ہے سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل مکہ کی راہ میں) اور وہ سقیا میں دوپہر کو ٹھہرنا چاہتے تھے غرض میں آپ سے ملا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہیں اور ان کو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ ﷺ سے دور کر کے کاٹ نہ ڈالے تو آپ ﷺ ان کا انتظار کیجیے سو آپ ﷺ نے ان کا انتظار کیا پھر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے شکار کیا ہے اور اس میں سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ'' اور وہ سب احرام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

باندھے ہوئے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۸۵۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ ﷛ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ: فَصَرَفَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْهِمْ اَبُوْقَتَادَةَ فَقَالَ: ((خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ)) قَالَ: فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبَا قَتَادَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ اِذْ رَاَوْحُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَّحْمِهَا قَالَ فَقَالُوْا: اَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ قَالَ: فَحَمَلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَمِنْهَا اَتَا نًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَابَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا فَقَالَ: ((هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَیْءٍ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَكُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِهَا)).

[بخاري: ١٨٢٤؛ نسائي: ٢٨٢٦]

عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ حج کو اور ہم نکلے آپ ﷺ کے ساتھ اور کہا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ ﷺ نے اور راہ لی اور اپنے بعض اصحاب سے فرمایا: اور انہیں میں ابوقتادہ بھی تھے: ”تم ساحل بحر کی راہ لو یہاں تک کہ ملو مجھ سے۔“ اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف تو ان تمام لوگوں نے احرام باندھ لیا سوائے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا، غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے کہ انہوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک گدھے کی ان میں سے کونچیں کاٹیں اور سب یاران کے اترے اور اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اس کا ساتھ لے لیا پھر جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا: ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں اور باقی گوشت اس کا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی نے تم میں سے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔“ تو انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو کھاؤ جو گوشت اس کا باقی ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۲۸۵۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. فِیْ رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا)) وَفِیْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: ((اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ اَوْ اَصَدْتُّمْ؟)) قَالَ شُعْبَةُ: وَلَا اَدْرِیْ قَالَ: ((اَعَنْتُمْ ـ اَوْ ـ اَصَدْتُّمْ)).

[راجع: ٢٨٥٥]

عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی نے اس کے شکار کا حکم کیا کہ اس پر حملہ کیا جائے یا اس کی طرف اشارہ کیا۔“ اور شعبہ کی روایت میں یہ ہے کہ ”تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تم نے شکار کیا؟“ شعبہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ ”مدد کی فرمایا یا شکار کیا۔“ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٨٥٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاہُ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ غَيْرِیْ قَالَ: فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْبَاْتُهٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهٖ فَاضِلَةً فَقَالَ: ((كُلُوْهُ)) وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.

[راجع:٢٨٥٤]

عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے باپ نے خبر دی کہ انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں تو اور لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا سوا میرے اور میں نے ایک وحشی گدھا شکار کیا اور اپنے یاروں کو کھلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور ان کو خبر دی کہ ہمارے پاس اس کا گوشت بچا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ۔'' اور وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٥٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَیْءٌ؟)) قَالُوْا: مَعَنَا رِجْلُهٗ قَالَ: فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلَهَا. [بخاري: ٢٥٧٠، ٢٨٥٤، ٥٤٠٦، ٥٤٠٧؛ نسائي: ٤٣٥٦]

عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور وہ سب لوگ محرم تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟'' انہوں نے کہا: ہمارے پاس اس کا پیر ہے پھر لیا اس کو آپ ﷺ نے اور کھایا۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٥٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِيْنَ وَاَبُوْقَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَ: ((هَلْ اَشَارَ اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِّنْكُمْ اَوْ اَمَرَهٗ بِشَیْءٍ؟)) قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَكُلُوْهُ)).

عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوقتادہ چند محرم لوگوں میں تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور وہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آیا اشارہ کیا تم میں سے کسی نے اس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا؟'' انہوں نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کھاؤ اس کو۔''

فائدہ: غرض ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اس میں حکم و اشارہ اور تائید و نصرت نہ ہو تو اس کا کھانا محرم کو بھی روا (جائز) ہے جب اس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جائے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے اور یہی صحیح ہے۔

(٢٨٦٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِیَ لَهٗ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ اَكَلَهٗ وَقَالَ: اَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [نسائي: ٢٨١٦]

عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا ان کو ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعض نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ سو رہے تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

باب: حل وحرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے۔

(٢٨٦١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)) قَالَ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ؟ قَالَ: تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا.

نبی ﷺ کی بی بی صاحبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''چار چیزیں شریر ہیں کہ قتل کی جاتی ہیں حل وحرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹ کھنا کتا۔'' (راوی نے) کہا: میں نے اپنے شیخ قاسم سے پوچھا کہ بھلا فرمائیے سانپ کو، تو انہوں نے کہا: مارا جائے ذلت سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور بچھو میں بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علما کا اتفاق ہے ان کے قتل پر حل وحرم واحرام میں اور اتفاق ہے اس پر کہ جو ان کے مثل ہیں معنی میں وہ بھی ان میں داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنی کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جو چیزیں نہ کھائی جاتی ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے تو قتل ان کا جائز ہے اور جو موذی نہ ہو اس کا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعض نے کہا: اس سے بھی کتا مراد ہے بعض نے کہا: ہر درندہ مراد ہے حملہ کرنے والا۔ چنانچہ لغت میں ہر درندہ کو کلب عقور کہتے ہیں۔ غرض اوزاعی اور ابوحنیفہ اور حسن بن صالح رحمہم اللہ نے کہا کہ اس سے بھی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو اسی میں داخل کیا ہے اور امام زفر رحمہ اللہ نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ وغیرہم کا۔

(٢٨٦٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا)). [نسائی: ٢٨٢٩، ٢٨٨٢؛ ابن ماجہ: ٣٠٨٧]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ایذا دینے والے ہیں انہیں حرم اور غیر حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے: سانپ، سیاہ وسفید کوا، چوہا، کٹ کھنا کتا اور چیل۔''

○ ○ ○ ○

(٢٨٦٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)). [نسائی: ٢٨٩١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٦٤) حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٨٦٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)). [بخاری: ٣٣١٤؛ ترمذی: ٨٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نسائی: ۲۸۹۰]

(٢٨٦٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ابْنِ زُرَيْعٍ. [راجع:٢٨٦٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ان کو قتل کرنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٦٧) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاری: ١٨٢٩؛ نسائی: ٢٨٨٨]

○ ○ ○ ○

(٢٨٦٨) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهٖ: ((فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ)) [ابوداود: ١٨٤٦؛ نسائی: ٢٨٣٥؛ وانظر فی مسلم: ٢٨٧٢]

○ ○ ○ ○

(٢٨٦٩) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاری: ١٨٢٨؛ نسائی: ٢٨٨٩]

○ ○ ○ ○

(٢٨٧٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ ؓ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ إِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ اَمَرَ ـ اَوْ اُمِرَ ـ اَنْ تُقْتَلَ: الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ.

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی صاحبہ ؓ سے یہی مضمون بیان کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري:١٨٢٧]

(٢٨٧١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما سَأَلَهُ رَجُلٌ: مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ: حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْفَأْرَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ: وَفِي الصَّلٰوةِ أَيْضًا.

○ ○ ○ ○

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون سے جانور قتل کر سکتا ہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' کٹ کھنا کتا اور چوہا اور بچھو اور کوا اور سانپ کے مارنے کیلئے ارشاد فرماتے تھے اور کہا کہ نماز میں بھی (مارے جائیں)۔

[راجع: ٢٨٧٠]

(٢٨٧٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)).

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاري: ١٨٢٦؛ نسائي: ٢٨٢٨؛ وراجع ٢٨٦٨]

(٢٨٧٣) عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ: الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)).

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٢٨٧٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ۔ عَلَى ذٰلِكَ۔ ابْنُ إِسْحَاقَ.

○ ○ ○ ○

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کے روایت کیا اور ان راویوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ روایت ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ، سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، مگر ابن جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بیان میں ابن اسحاق نے۔

[نسائي: ٢٨٢٨، ٢٨٣٣، ٢٨٣٤؛ ابن ماجه: ٣٠٨٨]

(٢٨٧٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

○ ○ ○ ○

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: ''کچھ حرج نہیں پانچ جانوروں کے قتل میں پھر مثل اسی کے بیان کیا۔

(٢٨٧٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ ''پانچ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا)) وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

جانور ہیں کہ ان کو جس نے حالت احرام میں مارا اس پر کچھ گناہ نہیں ان کے قتل میں بچھو اور چوہا اور کٹ کھنا کتا اور کوا اور چیل۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى وَوُجُوْبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ وَبَيَانِ قَدْرِهَا.

باب: عذر کی وجہ سے محرم سر منڈا سکتا ہے۔

(۲۸۷۷) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوْقِدُ تَحْتَ. قَالَ الْقَوَارِيْرِيُّ: قِدْرٍ لِيْ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيْعِ: بُرْمَةٍ لِيْ. وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِيْ قَالَ: ((أَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟)) قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ أَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً)) قَالَ أَيُّوْبُ: فَلَا أَدْرِيْ بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ.

[بخاري: ١٨١٤، ١٨١٥، ١٨١٧، ١٨١٨، ٤١٥٩، ٤١٩٠، ٤١٩١، ٥٦٦٥، ٥٧٠٣، ٦٧٠٨؛ ابوداود: ١٨٥٦، ١٨٥٧، ١٨٥٨، ١٨٥٩، ١٨٦٠، ١٨٦١؛ ترمذي: ٩٥٣، ٢٩٧٤؛ نسائي: ٢٨٥١]

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس آئے رسول اللہ ﷺ سال حدیبیہ میں اور میں اپنی ہانڈی کے نیچے آگ پھونک رہا تھا اور جوئیں میرے منہ پر چلی آتی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے سر کے کیڑوں نے بہت ستایا ہے۔'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سر منڈا دو اور تین روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کرو۔'' ایوب نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ پہلے کیا چیز فرمائی۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۷۸) عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٢٨٧٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۷۹) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [٢/ البقرة:١٩٦] قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((ادْنُهْ)) فَدَنَوْتُ فَقَالَ: ((ادْنُهْ)) فَدَنَوْتُ

کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ﴾ میرے ہی حق میں اتری اور میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''نزدیک آؤ۔'' میں نزدیک آیا۔ پھر فرمایا: ''تم کو تمہاری جوئیں بہت ستاتی ہیں۔'' ابن عون نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر مجھے حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو، خواہ صدقہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ ﷺ: ((اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَاَظُنُّهُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ مَّا تَيَسَّرَ. [راجع:۲۸۷۷]

ہو خواہ قربانی ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آیت پارہ سیقول میں ہے معنی یہ ہیں کہ جو بیمار ہو تم میں سے یا تکلیف ہو اس کے سر میں (اور وہ سر منڈا لے) تو فدیہ اس کا روزے ہیں یا صدقہ یا قربانی اور تفصیل اس کی آگے آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

(۲۸۸۰) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِمْ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ: ((اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاحْلِقْ رَأْسَكَ)) قَالَ: فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ﴾ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْتَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسٰكِيْنَ اَوِانْسُكْ مَا تَيَسَّرَ)). [راجع:۲۸۷۷]

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس کھڑے تھے اور میرے سر میں سے جوئیں گر رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو جوئیں ستاتی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈا ڈالو۔'' اور یہ آیت میرے حق میں اتری پھر مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنی غلہ بھر کر چھ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو۔''

○ ○ ○ ○

(۲۸۸۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهٖ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ـ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ ـ اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً)) قَالَ ابْنُ اَبِي نَجِيْحٍ: ((اَوِ اذْبَحْ شَاةً)). [راجع:۲۸۷۷]

کعب رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھ مسکینوں کو بانٹ دو (اور ٹوکرا تین صاع ہے اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوٰۃ میں گزری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی کرو ابن ابی نجیح کی روایت میں ہے کہ ''ایک بکری ذبح کرو۔''

○ ○ ○ ○

(۲۸۸۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ [لَهٗ]: ((اٰذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْاَطْعِمْ ثَلٰثَةَ اٰصُعٍ

کعب رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھ مسکینوں کو بانٹ دو اور ٹوکرا تین صاع کا ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوٰۃ میں گزری ہے) یا تین روزے رکھو یا ایک قربانی کرو (ابن ابی نجیح کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مِنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ)). [راجع:٢٨٧٧]

(٢٨٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ فَقَالَ كَعْبٌ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَ بِيْ اَذًى مِّنْ رَّأْسِيْ فَحُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ: ((مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا اَرٰى اَتَجِدُ شَاةً؟)) فَقُلْتُ: لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ قَالَ: صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ قَالَ: فَنَزَلَتْ وَفِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً . [بخاري: ١٨١٦، ٤٥١٧؛ ترمذي: ٢٩٧٣؛ ابن ماجه:٣٠٧٩]

کعب کے پاس عبداللہ بن معقل بیٹھے اور کعب مسجد میں تھے اور یہ آیت بیان کی ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ﴾ تو کہا: یہ میرے لیے اتری ہے پھر سارا قصہ بیان کیا جو کئی بار گزرا آخر میں حضور ﷺ نے فرمایا: روزے تین دن کے یا کھانا چھ مسکینوں کا ہر مسکین کو نصف صاع۔'' پھر کہا کعب نے یہ آیت اتری ہے خاص میرے لیے اور (باعتبار لفظ کے) عام ہے تم سب کیلئے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قربان ان کے خلوص اور حسن ایمان کے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے ان کی طرف التفات فرمایا اور ان کے لیے بالائے عرش سے فرمان عمیم الاحسان اتارا غرض ان کی جودوں کا سب کے سر پر احسان ہے۔

(٢٨٨٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ [لَهُ]: ((هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ؟)) قَالَ: مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ خَاصَّةً ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ﴾ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً. [راجع:٢٨٨٣]

اس حدیث کا ترجمہ و مفہوم کچھ کمی و بیشی کے ساتھ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ.

باب: محرم کیلئے پچھنے لگانے کا جواز۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٢٨٨٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [بخاری: ١٨٣٥، ٥٦٩٥؛ ابو داود: ١٨٣٥؛ ترمذی: ٨٣٩؛ نسائی: ٢٨٤٥، ٢٨٤٦، ٢٨٤٧]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگائے مکہ کی راہ میں اور آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٢٨٨٦) عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ. [بخاری: ١٨٣٦، ٥٦٩٨؛ نسائی: ٢٨٥٠؛ ابن ماجه: ٣٤٨١]

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگائے مکہ کی راہ میں اپنے سر کے بیچ میں اور آپ ﷺ احرام سے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں کے سبب سے اجماع کیا ہے علما نے پچھنے لگانے کے جواز پر خواہ سر میں لگائے یا اور کہیں جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جائیں اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اگر بالوں کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اس میں فدیہ نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مالک رحمہ اللہ سے اس صورت میں کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ نبی ﷺ کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہیں بحسب ضرورت و وقت حاجت اور ان سب میں فدیہ واجب ہے۔

بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ.

باب: محرم کو آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے۔

(٢٨٨٧) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْاَلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَاِنَّ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ. [ابو داود: ١٨٣٨، ١٨٣٩؛ ترمذی: ٩٥٢؛ نسائی: ٢٧١٠]

وہب کے بیٹے نبیہ نے کہا کہ ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور جب ملل میں پہنچے (نام ہے ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ میں) تو عمر بن عبیداللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں پھر جب روحاء میں آئے بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہوں نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو اس لیے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ جب مرد کی آنکھیں دکھنے لگیں اور وہ احرام باندھے ہوئے ہو تو آپ نے فرمایا کہ ان پر ایلوے کا لیپ کرلے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا جس میں خوشبو نہیں ہے دوا کے لیے روا ہے اور اس میں فدیہ نہیں اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی تو لگائے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اور احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اس میں دو قول ہیں اور فدیہ کے واجب ہونے میں بھی ان کے دو قول ہیں۔

(٢٨٨٨) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَاَرَادَ اَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَمَرَهُ ...

نبیہ نے کہا: عمر بن عبیداللہ کی آنکھیں دکھیں اور سرمہ لگانا چاہا تو ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

يُضَمِّدَهَا بِالصَّبْرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ.

[راجع: ٢٨٨٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ.

باب: محرم کیلئے بدن اور سر دھونا روا (جائز) ہے۔

(٢٨٨٩) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ: [اصْبُبْ] فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صلى الله عليه وسلم يَفْعَلُ. [بخاري: ١٨٤٠؛ ابوداود: ١٨٤٠؛ نسائي: ٢٦٦٤؛ ابن ماجه: ٢٩٣٤]

ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ دونوں میں تکرار ہوئی ابواء میں۔ ابن عباس نے کہا: محرم سر دھوئے اور مسور نے کہا: نہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے بھیجا کہ ان سے پوچھیں تو میں نے ان کو پایا کہ وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے تھے اور وہ ایک کپڑے کی آڑ میں تھے اور میں نے ان سے سلام علیک کی اور انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں کیسے سر دھوتے تھے؟ پس ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور سر جھکایا یہاں تک کہ مجھے نظر آیا اور اس آدمی سے کہا جو ان پر پانی ڈالتا تھا کہ ڈالو پھر وہ اپنے سر کو ہلاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ملتے تھے آگے اور پیچھے پھر کہا میں نے ایسے ہی دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں کئی فوائد ہیں: اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دھونا اس کو روا ہے اس طرح کے بال نہ ٹوٹیں تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ میں مشہور و معروف صحابی تھے چوتھا رجوع کرنا سنت کی طرف جب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مؤمنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف صالحین کی ولو کرہ المقلدون و المتعصبون۔ پانچویں سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف اس کے جو پاخانہ یا پیشاب کرتا ہو۔ چھٹے جائز ہونا استعانت کا وضو و غسل وغیرہ میں ساتویں معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھیں کہ کیا ہے اس میں حکم اللہ تعالیٰ کا؟ کیا ہے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا؟ اور نہ سوال کریں کسی کے قول سے اور کسی کی رائے سے اپنا اجتہاد نہیں ... (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اس پر بہت سے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے اور جمہور کا ہے اور رجز کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ان سے رائے ان کی یا قیاس ان کا اور اتفاق کیا ہے علما نے اس پر کہ محرم کو اپنا سر دھونا واجب ہے جنابت کے وقت اور باقی رہا غسل صرف آرام اور راحت اور تبرید اور استراحت کیلئے اس میں مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہے شافعیہ کے نزدیک سر دھونا بیری کے پتوں سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں اور جب تک بال نہ ٹوٹیں فدیہ نہیں اور مالک رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہے مگر یہ روایتیں ان پر حجت ہیں۔

(٢٨٩٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: فَأَمَرَّ اَبُو اَيُّوْبَ بِيَدَيْهِ عَلٰى رَأْسِهِ جَمِيْعًا عَلٰى جَمِيْعِ رَأْسِهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَا اُمَارِيْكَ اَبَدًا [راجع:٢٨٨٩]

زید بن اسلم نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیرے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور مسور رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں آج سے آپ سے تکرار نہ کروں گا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہو جانے پر فوراً رجوع الی الحق صالحین کا شیوہ اور طرہ امتیاز تھا نہ کہ قیل وقال اور بہت تکرار جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے۔

بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ.

باب: محرم مر جائے تو کیا کریں؟

(٢٨٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ: ((اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا)). [بخاری: ١٢٦٨، ١٢٤٩؛ ابو داود: ٣٢٣٨، ٣٢٣٩؛ ترمذی: ٩٥١؛ نسائی: ١٩٠٣، ٢٨٥٨؛ ابن ماجه: ٣٠٨٤]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو غسل دو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو اس کو دو کپڑوں میں اسی کے اور سر نہ ڈھانپو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اٹھائے گا لبیک پکارتا ہوا۔“

○ ○ ○ ○

(٢٨٩٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَيُّوْبُ فَاَوْقَصَتْهُ۔ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ۔ وَقَالَ عَمْرٌو: فَوَقَصَتْهُ: فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ قَالَ اَيُّوْبُ:۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو: فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ)). [بخاری: ١٢٦٥، ١٢٦٦، ١٢٦٨،

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ گردن ٹوٹ گئی اس کی اور نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو اس کو دو کپڑوں میں اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اس کا۔“ ایوب نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن لبیک پکارنے والا اور عمرو نے کہا: پکارتا ہوا۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

١٨٥٠؛ ابوداود: ٣٢٣٩، ٣٢٤٠؛ نسائي: ٢٨٥٥]

(٢٨٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٨٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ مِنْ بَعِيْرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّيْ)).

[راجع: ٢٨٩١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٢٨٩٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا)) وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ.

[راجع: ٢٨٩١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا: ''اٹھایا جائے گا قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا۔'' اور سعید بن جبیر نے اس جگہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گرا تھا۔

(٢٨٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ وَلَا وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا)). [راجع: ٢٨٩١]

وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا منہ بھی نہ ڈھانپو۔''

(٢٨٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا)). [بخاري: ١٢٦٧، ١٨٥١؛ نسائي: ٢٧١٢، ٢٨٥٣، ٢٨٥٤، ٢٨٥٧؛ ابن ماجه: ٣٠٨٤]

وہی مضمون ہے صرف اتنا فرق ہے کہ ''اس کو خوشبو نہ لگاؤ وہ قیامت کے دن سر میں تلبید کیے ہوئے اٹھے گا۔'' (تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۸۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيْرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا. [راجع:۲۸۹۷]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۲۸۹۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَاَقْعَصَتْهُ. فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَنْ يُكَفَّنَ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ. قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَدَّثَنِيْ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا. [راجع:۲۸۹۷]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہی مضمون بیان کیا اور اس میں یہ ہے کہ "کفن دو اس کے تئیں دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ۔" اور شعبہ نے کہا: پھر مجھ سے میرے شیخ نے یوں روایت کی کہ سر اور منہ دونوں باہر نکلے رہیں باقی مضمون وہی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب روایتوں سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جائے اس کو سیا ہوا کپڑا نہ پہنائیں اور نہ سر ڈھانپیں نہ خوشبو لگائیں اور مالک اور اوزاعی نے اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اس کا حکم مثل غیر محرم کے ہے اور یہ احادیث ان پر حجت ہیں اور ان کے مذہب کی راد ہیں اور بیری کے پتوں سے غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیر محرم اس میں دونوں برابر ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہاء رحمہم اللہ کا اور منع کیا ہے مالک رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں نے اور یہ روایتیں ان کی راد ہیں۔

(۲۹۰۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَنْ يَكْشِفُوْا وَجْهَهُ. حَسِبْتُهُ قَالَ: وَرَأْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] وَهُوَ يُهِلُّ.

مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا چہرہ کھلا رکھو لیکن سر کے بارے میں شک ہے۔

○ ○ ○ ○

(۲۹۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا وَلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّيْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهٖ.

باب: محرم کی شروط۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٩٠٢) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا: ((اَرَدْتِ الْحَجَّ؟)) قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا: ((حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ! مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ)) وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ. [بخاری:٥٠٨٩]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا: ''کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا؟'' انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی اور میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ حج کرو اور شرط کرو اور یوں کہو کہ اے اللہ! احرام کھولنا میرا وہیں ہے جہاں تو مجھے روک دے۔'' اور وہ مقداد کے نکاح میں تھیں۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٠٣) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ)). [نسائی:٢٧٦٧]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا اس میں ضباعہ نے عرض کی کہ میں حج کا ارادہ کرتی ہوں۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٠٤) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ مِثْلَهٗ. [راجع:٢٩٠٣]

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٠٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: اِنِّيْ امْرَاَةٌ ثَقِيْلَةٌ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَمَا تَاْمُرُنِيْ؟ قَالَ: ((اَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِيْ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ)) قَالَ: فَاَدْرَكَتْ. [نسائی: ٢٧٦٦؛ ابن ماجه: ٢٩٣٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہی مضمون روایت کیا اس میں ہے کہ میں بھاری بوجھل ہوں اور آخر میں یہ ہے کہ انہوں نے حج پا لیا احرام کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٠٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ ضُبَاعَةَ اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [نسائی: ٢٧٦٤]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ضباعہ رضی اللہ عنہا نے حج کا ارادہ کیا اور نبی ﷺ نے حکم فرمایا ان کو کہ اپنے احرام میں شرط کر لیں اور انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے ویسا ہی کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اس کا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار امراض ہیں اس کو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کر لے کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول ڈالوں گا۔ پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب، علی اور ابن مسعود اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور تابعین میں سے ایک جماعت کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابوثور رحمہم اللہ کا اور یہی صحیح روایت ہے شافعی رحمہ اللہ سے اور حجت ان سب لوگوں کی یہی حدیث ہے ضباعہ رضی اللہ عنہا کی اور ابوحنیفہ اور مالک اور بعض تابعین رحمہم اللہ کا قول ہے کہ اشتراط روا نہیں اور انہوں نے اس حدیث کو ایک قضیہ خاصہ میں محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے میں کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ کسی نے اس روایت کو مرفوع نہیں کیا سوائے معمر کے زہری سے حالانکہ یہ قول قاضی عیاض اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی رحمہ اللہ نے اس کی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری میں، مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث میں جن پر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اس کی تصحیح واثبات کو کافی ہیں اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعویٰ تخصیص کا بلا دلیل ہے۔

(٢٩٠٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِضُبَاعَةَ رضی اللہ عنہا: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي)) وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ: أَمَرَ ضُبَاعَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعہ کو حکم دیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِحَّةِ إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ.

باب: حائضہ اور نفاس والی کے احرام اور غسل کا بیان۔

(٢٩٠٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَبَا بَكْرٍ يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا، اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کو محمد بن ابوبکر کے پیدا ہونے کا ذوالحلیفہ کے سفر میں، سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ ان سے کہیں کہ نہائیں اور لبیک پکاریں۔

[ابوداود: ١٧٤٣؛ ابن ماجہ: ٢٩١١]

○ ○ ○ ○

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفساء اور حائضہ کا صحیح ہے اور احرام کیلئے انہیں غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے اور حسن رحمہ اللہ اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب، حائض اور نفساء جمیع افعال بجالائیں سوائے طواف اور دو رکعت طواف کے، اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتیں احرام کی واجب نہیں اور نہ مروی ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ تصریح کی ہے اس کی ابن قیم رحمہ اللہ نے زادالمعاد میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی بقیہ کیفیت

اور تلبید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے سر دھویا جائے جیسے خطمی وغیرہ اور بالوں کا جمانا ہے کسی لیسدار چیز سے کہ بال پریشان نہ ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلے ہی پر لبیک پکاری بعد ظہر کے پھر اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر لبیک پکاری پھر جب بیداء پہنچے لبیک پکاری۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب کیا حج کو اپنے مصلے میں اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر سیدھی ہوئی جب بھی اہلال کیا جب بیداء کے ٹیلے پر چڑھے جب بھی اہلال کیا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرے کے ساتھ اہلال فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھ کہ عمرہ اس کا ایک جز ہے اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور شبہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا تھا اور ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور آپ ﷺ نے اہلال ظہر کے بعد کیا اور اس کا کوئی قائل نہیں ہے کہ احرام آپ ﷺ کا ظہر کے قبل تھا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ شجرہ کے پاس سے آپ ﷺ نے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ ﷺ کا کھڑا ہوا اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نماز ظہر آپ ﷺ نے پڑھی اور سوار ہوئے اور دونوں حدیثیں صحیح بخاری میں ہیں اور دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بعد ظہر کے (اہلال کیا اور پھر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ ﷺ کی آواز اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے سنی اور حکم کیا ان کو بامر اللہ تعالیٰ کہ اپنی آوازیں بلند فرمائیں تلبیہ کے ساتھ اور آپ ﷺ کی سواری حج میں شتر تھا پالان کے ساتھ نہ محمل تھا نہ ہودج، نہ عماری اور زنبیل توشہ کے نیچے بندھی تھی اور محرم کے محمل اور ہودج اور عماری پر سوار ہونے میں اختلاف ہے اور اس کے جواز میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں ایک یہ کہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ کا پھر رسول اللہ ﷺ نے مخیر کیا اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نسک ثلاثہ یعنی افراد و تمتع و قران میں پھر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب پہنچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالیں اور عمرہ بجالا کر احرام کھول ڈالیں جن لوگوں کے پاس ہدی (قربانی) نہیں ہے پھر مروہ کے قریب اس کا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ میں اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا ان کو جو اس باب میں گزرا (زاد المعاد) اور ان کے قصہ سے تین مسئلے معلوم ہوئے: اول غسل محرم کا۔ ثانی یہ کہ حائضہ اپنے احرام کے لیے غسل کرے۔ ثالث یہ کہ احرام صحیح ہے حائضہ کا پھر جب نبی ﷺ چلے اور لبیک پکارتے تھے اور صحابہ لبیک میں جو چاہتے بڑھاتے گھٹاتے تھے اور نبی ﷺ منع نہیں کرتے تھے اور سند فرماتے تھے پھر جب روحاء میں پہنچے وہاں ایک گدھا کونچے کٹا ہوا ملا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو کہ اس کے مارنے والا آئے گا۔'' یہاں تک کہ وہ آیا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! یہ گدھا آپ ﷺ کے اختیار میں ہے آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ اس کو بانٹ دو۔ اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اس شکار کا کھانا حلال ہے جو اس کے واسطے نہ مارا گیا ہو اور صاحب اس کا جس نے اس کو شکار کیا تھا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہیں گزرا جیسے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ غیر محرم تھے (اور حال ان کا اوپر گزر چکا) اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہبہ میں وہ بات کہنا ضروری نہیں بلکہ کوئی بھی لفظ ہو ہبہ صحیح ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیوں سمیت انداز سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک ہو جاتا ہے جب اس کو بھاگنے سے روک دے اور اسی کی ملک ہو جاتا ہے جس نے روکا ہے زخمی وغیرہ کر کے نہ کہ اس کی ملک جو پائے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدھے کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم میں روا ہے اور معلوم ہوا کہ قاسم ایک ہونا چاہیے۔ (زاد المعاد)

(٢٩٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ فِيْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

[نسائي: ٢١٤، ٣٩٠، ٢٧٦٠، ٢٧٦١؛ ابن ماجه: ٢٩١٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ وُجُوْهِ الْإِحْرَامِ.

باب: احرام کی قسموں کا بیان۔

(٢٩١٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا)) قَالَتْ: فَقَدِمْتُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال میں اور لبیک پکاری ہم نے عمرہ کی۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''جس کے پاس ہدی ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارے اور بیچ میں احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو کر حلال ہوں۔'' فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر جب میں مکہ کو آئی تو حائضہ تھی اور نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ)) قَالَتْ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ: ((هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ)) فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا . [بخاری: ۱۵۵۶، ۱۶۳۸؛ ابوداود: ۱۷۸۱؛ نسائی: ۲۴۲، ۲۷۶۳]

طواف کیا بیت اللہ کا نہ صفا مروہ پھری اور اس کی شکایت کی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔'' فرماتی ہیں کہ پھر میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم کی طرف اور میں نے وہاں سے عمرہ کیا اور فرمایا: ''یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔'' پھر طواف کیا ان لوگوں نے کہ اہلال کیا تھا عمرہ کا بیت اللہ کے گرد اور پھرے صفا اور مروہ پر پھر احرام کھول ڈالا پھر طواف کیا دوبارہ۔ اس کے بعد کہ لوٹ کر آئیں منٰی سے حج کر کے اور جن لوگوں نے کہ حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا (یعنی قارن تھے) انہوں نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ و حج دونوں کی طرف سے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ احادیث سب جواز تمتع و افراد و قران پر دال ہیں اور اجماع ہے اس پر کہ تینوں قسمیں حج کی روا ہیں اور وہ نہیں جو سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس کی توضیح آگے آئے گی۔

☆ افراد یہ ہے کہ احرام باندھے صرف حج کا اور اس سے فارغ ہو جائے۔

☆ تمتع یہ ہے کہ احرام باندھے عمرہ کا اشہر حج میں اور اس سے فارغ ہو کر پھر اسی سال حج کرے۔

☆ قران یہ ہے کہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ ہی باندھے۔

اور اسی طرح اگر ایک شخص نے احرام باندھا عمرہ کا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا عمرہ کے طواف سے پہلے تو بھی قارن ہو گیا پھر اگر احرام حج کا باندھا اور پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اس کے لیے شافعی رحمہ اللہ کے دو قول ہیں: اصح قول ان کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہیں اس کو اور دوسرا قول یہ ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کھولنے سے قبل باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل وقوف عرفات کے باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل فعل فرض کے باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل طواف قدوم کے باندھے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ ان تینوں میں افضل کون ہے؟ سو شافعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ کا اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور امام احمد رحمہ اللہ اور دوسرے فقہا کا قول ہے کہ افضل تمتع ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور دوسروں کا قول ہے کہ افضل قران ہے اور یہ دونوں مذہب آخر کے دوسرا قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا اور نووی رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح تفصیل افراد کی ہے پھر تمتع کی پھر قران کی اور رسول اللہ ﷺ کے حج میں بھی علما کا اختلاف ہے کہ آپ مفرد تھے یا متمتع یا قارن۔

مترجم کہتا ہے کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد میں اس کو خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے انتہی۔ پھر فرمایا نووی رحمہ اللہ نے اور ہر فرقہ اپنے مذہب کے موافق حضور ﷺ کے حج کو ٹھہراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ مفرد تھے پھر احرام عمرہ کا بھی باندھ لیا، پیچھے اس کے اور داخل کیا اس کو حج پر اور قارن ہو گئے اس کے بعد۔ نووی رحمہ اللہ نے دلائل تینوں مذہبوں کے ذکر کیے ہیں اور ترجیح دی ہے قول شافعی رحمہ اللہ کو کہ افراد افضل ہے پھر اس کے بعد وجہ اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے حج میں واقع ہوا کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ

اول احرام آپ ﷺ نے ... (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئیں بھی اس میں منضم کیا اس لیے قارن کہلائے۔ غرض حالت ثانیہ آپ ﷺ کی قران ہی تھی اور اس میں اخبار ہے اس وقت کا کہ آپ ﷺ نے حکم دیا اپنے یاروں کو کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں جن کے پاس ہدی نہ ہو اور جن کے پاس ہدی تھی وہ قارن رہے اس معنی سے کہ انہوں نے عمرہ کو حج میں ملا لیا اور وہ احرام نہ کھول سکے، اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تھی اور آپ ﷺ نے اس لیے عمرہ کو حج میں داخل کر دیا کہ اس میں دلجوئی اور تسکین تھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی اور اطمینان کا موجب تھا ان کے واسطے اس لیے کہ ان کے نزدیک مدت سے اشہر حج میں عمرہ بجالانا بہت برا تھا اور بہ سبب ساتھ ہونے ہدی کے آپ ﷺ کے یاروں کے ساتھ احرام نہیں کھول سکے اور اس عذر کو بیان فرما دیا۔ غرض آپ ﷺ آخر حج میں قارن ہو چکے اور متفق ہو چکے ہیں اس پر علما کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگوں نے بطور شذوذ کے اس میں خلاف کیا ہے اور اس کے مانع ہوئے ہیں اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہیں ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز میں نہیں مل سکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے میں اور اس کو اصحاب الرائے نے جائز کہا ہے (یعنی دین میں رائے کو دخل دینے والوں نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کیلئے) اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا ان روایتوں کی رو سے اور بعض لوگوں نے اس کو منع کیا ہے اور نبی ﷺ کے ساتھ خاص کیا ہے اس لیے کہ اس وقت عمرہ کی ضرورت تھی اشہر حج میں (مگر نووی رحمہ اللہ نے اس ضرورت کو بیان نہیں کیا) اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ متمتع تھے مطلب ان کا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اشہر حج میں عمرہ سے تمتع یعنی برخورداری پائی اور اس صورت میں تمام حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے تو حج کا احرام باندھا تھا جیسے اکثر روایات سے مروی ہے بعد اس کے نبی ﷺ نے ان کو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور یاروں کو حکم فرمایا جن کے ساتھ ہدی نہ تھی اسی لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے احرام میں رواۃ نے اختلاف کیا ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت میں تصریح ہے اس کی کہ جب آپ حائضہ ہو گئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو۔'' اور اس صورت میں سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے کہ جس نے حج کے احرام کا کہا اس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اس نے باعتبار آخر حال کے اور یہ جو فرمایا: ''کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو۔'' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اس کے افعال میں دیر کرو یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہ حیض کی حالت میں بھی ہو سکتی ہیں بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ سے کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ مؤید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاؤس سے، وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کے حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا کیے اور آپ ﷺ نے منیٰ سے لوٹنے کے دن ان سے فرمایا کہ ''تم جو اب طواف و سعی کر دگی اس میں حج و عمرہ دونوں کے طواف و سعی ادا ہو جائے گی۔'' غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپ ﷺ نے جب ان کو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا: ''یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔'' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ عمرہ ان کا حج سے جدا ہو جائے جیسے اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا ہوا یا جیسے ان اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیا تھا اور پھر احرام کو کھول ڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا۔ غرض ان کا عمرہ الگ ہوا اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تنعیم سے ایک عمرہ لے لو اور یہ اسی عمرہ کی جگہ ہے جو تم نے کیا تھا۔'' اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ اس کا حج میں مندرج ہو جاتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مالک اور احمد اور اسحٰق اور داؤد رحمہم اللہ سے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ لازم ہے اس کو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول ہے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور شعبی رحمہ اللہ سے اور نخعی رحمہ اللہ سے ہے (کلہ من النووی بالاختصار)

(۲۹۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [عَامَ] حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کسی نے عمرہ کا، کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلَا يَحِلَّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ، وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِحَجٍّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ بَعَثَ مَعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِيْ اَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ اَحْلِلْ مِنْهَا. [بخاری: ۳۱۹]

کھولے جب تک قربانی نحر نہ کرلے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے حیض ہو گیا اور میں عرفہ کے دن تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر مجھے آپ ﷺ نے حکم دیا: ''چوٹی کھول ڈالو، کنگھی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکے تو میرے ساتھ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ میں تنعیم سے عمرہ لاؤں وہ عمرہ جس کو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور حج کا احرام باندھ لیا تھا اس کا احرام کھولنے کے قبل۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مطلب اس کا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گزر گیا ہے۔

(۲۹۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا)) قَالَتْ: فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ كُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِيْ؟ قَالَ: ((انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ)) قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِيْ اَمْسَكْتُ عَنْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نکلے ہم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہیں لائی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج وعمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو۔'' اور میں حائضہ ہوگئی پھر جب شب عرفہ ہوئی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیوں کر کروں؟ فرمایا: ''سر کھول ڈالو، کنگھی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو۔'' پھر جب میں حج کر چکی، عبدالرحمٰن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچھے بٹھا لے گئے یعنی اونٹ پر اور عمرہ کروا لائے اس عمرہ کی جگہ جس کی بجا آوری افعال سے میں باز رہی تھی۔

○ ○ ○ ○

(۲۹۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے حج وعمرہ دونوں کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا اہلال کیا اور آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَجٍّ وَاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ مَعَهٗ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ.

ﷺ کیساتھ اور لوگوں نے بھی اور بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے فقط عمرہ کا اور میں انہی میں تھی۔

○ ○ ○ ○

(۲۹۱٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْ لَآ اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَ هْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ)) قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ: فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِيْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ)) قَالَتْ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ وَخَرَجَ بِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ. [بخاري: ۱۷۸۳؛ ابن ماجه: ۳۰۰۰]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نکلے ہم حجۃ الوداع میں ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال کرے اور اگر میں ہدی نہ کرتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا۔“ اور کسی نے عمرہ کا، کسی نے حج کا اہلال کیا اور میں انہی میں تھی جنہوں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا میں حائضہ ہوگئی اور ابھی میں نے عمرہ سے احرام نہیں کھولا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو۔“ پھر میں نے ایسا ہی کیا پھر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کیا۔ میرے ساتھ آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور میں نے اہلال عمرہ کا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں پورے کیے اور نہ اس میں قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو۔ اور معلوم ہوا کہ تینوں قسم مناسک کے روا ہیں افراد و تمتع و قران اور اس پر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب میں آپ نے شب کاٹی اور منیٰ سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہ اس میں قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن اور متمتع دونوں پر قربانی ہے اور تاویل اس کی یہ ہے کہ اس کی قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب محظورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا منہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اکھاڑنا یا ناخن لینا وغیرہ ہے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے اسی پر تصریح کی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٢٩١٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدَةَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٩١٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَقَالَ فِيْهِ: قَالَ عُرْوَةُ فِي ذٰلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ.

اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔ عروہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا حج پورا کیا اور ہشام کی روایت میں ہے کہ اس میں کوئی قربانی، روزہ یا صدقہ واجب نہیں ہوا۔

○ ○ ○ ○

(٢٩١٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

[بخاري: ١٥٦٠، ٤٤٠٨؛ ابوداود: ١٧٧٩، ١٧٨٠؛ نسائي: ٢٧١٥؛ ابن ماجه: ٢٩٦٥]

وہی مضمون ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج وعمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں تاریخ ذوالحجہ کی)۔

○ ○ ○ ○

(٢٩١٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيْبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: ((أَنَفِسْتِ)) يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ. قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي)) قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نکلے نبی ﷺ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا (اس لیے کہ عمرہ، ایام حج میں برا جانتے تھے جہالت کے دنوں میں کہ نبی ﷺ نے اس خیال کو مٹایا) جب سرف میں آئی میں حائضہ ہوگئی اور رونے لگی نبی ﷺ نے آکر پوچھا: ''کیا تم کو حیض ہوا ہے؟'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو آدم کی بیٹیوں کیلئے اللہ نے لکھ دیا ہے سو اب تم حج کے کام کرو سوائے طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کی گائے کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ . [بخاری: ۲۹۴، ۵۵۴۸، ۵۵۵۹؛ نسائی: ۲۸۹، ۳۴۷، ۲۷۴۰، ۲۹۹۰؛ ابن ماجہ: ۲۹۶۳]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے معلوم ہوگیا کہ حائضہ اور نفساء کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہیں جیسا اوپر گزر گیا اور سرف ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتوں پر آتا ہے بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل کرنا چاہیے اور معلوم ہوا کہ طواف حائضہ کا صحیح نہیں اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اس کی علت میں اختلاف ہے بہ سبب اختلاف وراشتراط طہارت اور طواف۔ سو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شرط نہیں ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا، غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اس کے نزدیک عدم طہارت کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہوں نے اسے شرط نہیں کیا انہوں نے کہا کہ طواف سے حائضہ اس لیے روکی گئی ہے کہ اسے مسجد میں ٹھہرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ ﷺ نے قربانی کی بیبیوں کی طرف سے اس میں احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کی طرف سے بغیر اس کے پوچھے صحیح نہیں ہوتی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت میں آئے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس حدیث سے شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا ہے اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر واجب ہے جب استطاعت راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہ بھی استطاعت میں داخل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور اسی پر اجماع ہے کہ زوج، حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہیں روک سکتا۔ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں: ایک جمہور کے موافق اور اصح قول ان کا یہ ہے کہ وہ علی الفور واجب نہیں اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے لہٰذا اگر اس کے وجوب پر فتویٰ دیا جائے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو۔

(۲۹۱۹) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ: ((مَالَكِ؟ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ افْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ)) قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً)) فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ: فَكَانَ الْهَدْيُ

ام المؤمنین مبراۃ من فوق السماء عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف میں آئی میں حائضہ ہوئی اور رسول اللہ ﷺ آئے اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا: ''تم کیوں رو رہی ہو'' میں نے عرض کیا کہ کاش اس سال نہ آتی آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم کو حیض ہوا۔'' میں نے عرض کیا: ''ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیوں کیلئے لکھی ہے۔ اب تم وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نہ کرو بیت اللہ کا جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔'' فرماتی ہیں کہ پھر جب ہم مکہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو'' سو لوگوں نے احرام کھول ڈالا (یعنی عمرہ کرکے) مگر جس کے ساتھ ہدی تھی اور نبی ﷺ کے ساتھ ہدی تھی اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور مالداروں کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَضْتُ قَالَتْ: فَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَاَرْجِعُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَتْ: فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ عَلٰى جَمَلِهٖ قَالَتْ: فَاِنِّيْ لَاَذْكُرُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتّٰى جِئْنَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِيْ اعْتَمَرُوْا. [بخاری: ۳۰۵]

(یعنی جنھوں نے کھول ڈالا تھا) جب چلے یعنی حج کو فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب دن ہوا نحر کا تو میں پاک ہوئی اور مجھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا سو میں نے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں رضی اللہ عنہن کی طرف سے گائے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے تب آپ ﷺ نے حکم فرمایا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھالیا اور فرماتی ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے اور میں ان دنوں کم سن لڑکی تھی اور اونگھ جاتی تھی اور میرے منہ میں کجاوہ کے پیچھے کی لکڑی لگ جاتی تھی یہاں تک کہ تنعیم پہنچے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا اس عمرہ کے بدلے میں جو اور لوگوں نے کیا تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے جس کی بنا قصہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے عمرہ کا اور حائضہ ہو جائے اور طواف نہ کر سکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرہ کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرہ میں ملائے اور قارن ہو جائے سو فقہائے کوفہ نے جیسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب ہیں انہوں نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج کو عمرہ میں ملا دے یہ مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے اتباع ہیں اور کوفیوں نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ''تم اپنے عمرہ کو چھوڑ دو اور چوٹی کھول ڈالو۔'' اور اخیر میں فرمایا کہ ''یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے۔'' اور یہ روایت مع ترجمہ کے اوپر گزر چکی ہے۔ غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع تھیں اور دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پر باقی رہتیں تو کنگھی کرنا ان کو روا نہ ہوتا اور اسی لیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے۔'' پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ ﷺ یہ کیوں فرماتے کہ یہ اس کا بدلہ ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت میں اور سب الفاظ و عبارات کو جو اس میں بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہیں اس میں غور کرو تو بخوبی واضح ہو جائے کہ وہ قارن تھیں اور انہوں نے عمرہ کو نہیں چھوڑا تھا۔

چنانچہ مسلم کی روایتوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''یہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کو کافی ہے۔'' اور انہوں نے عرض کیا کہ میرے دل میں خلجان ہے کہ میں نے جب تک حج نہیں کیا طواف نہیں کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ''ان کو تنعیم لے جاؤ'' اور طاؤس کی روایت میں بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ نے منٰی سے کوچ کے دن فرمایا کہ ''تمہارے یہ طواف (یعنی طواف افاضہ) حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہوگا۔'' غرض یہ نصوص صریحہ دال ہیں کہ وہ قارن تھیں اور حج و عمرہ دونوں کو انہوں نے ادا کیا چنانچہ اوپر تصریح کی ہے اور ہم ذکر کر چکے ہیں اور دال ہیں یہ نصوص کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہیں کہ انہوں نے عمرہ ترک نہیں کیا اور احرام اس کا باقی ہے مگر اس کے افعال بجالانے میں دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ ''اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو۔'' اس میں البتہ اشکال ہے اور اس کے حل میں فقہا کے چار مسلک ہیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) مسلک اول: یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے عمرہ کے ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے۔
مسلک ثانی: یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اس کی کہ محرم کو اپنی کنگھی کرنا روا ہے اور کنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہ قول ابن حزم وغیرہ کا ہے۔ مسلک ثالث: یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ نے بیان کیا ہے اور تمام راویوں کے خلاف کہا ہے اور طاؤس و قاسم و اسود وغیرہم نے یہ روایت بیان کی ہے مگر کسی نے یہ لفظ نہیں کہا کہ آپ ﷺ نے سر کھولنے اور کنگھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے کہ حماد نے زید سے، اس نے ہشام سے، اس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا: مجھ سے کئی شخصوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو۔" غرض اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات عروہ نے خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی۔ مسلک رابع: یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو اپنے حال پر رہنے دو اور یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل ترک کر دو اور اس کی دو دلیلیں بڑی پکی ہیں۔ اول یہ فرمانا آپ ﷺ کا طواف افاضہ کے وقت کہ یہ طواف تمہارا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہیں ہوا۔ دوسرے یہ فرمانا آپ کا کافی ہے ((كُوْنِيْ فِيْ عُمْرَتِكِ)) یعنی "اپنے عمرہ میں رہو۔" اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ "یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔" اس سے مراد یہ ہے کہ سیدہ ام المؤمنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجا لائیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے حج و عمرہ دونوں کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا تو انہوں نے اصرار کیا جیسے اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا عمرہ ہوا یا ان لوگوں کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ ان کے عمرہ کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ احرام کے ساتھ ہو جائے پھر جب تنعیم سے عمرہ لائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا۔" اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے پہل احرام کس کا باندھا تھا اور اس میں دو قول ہیں: اول یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے اس لیے حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تینوں نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ "اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ ہی کا احرام باندھتا۔" اور یہ جو نبی ﷺ نے فرمایا کہ "عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندھو۔" یہ بھی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندھا تھا اور مفردہ تھیں چنانچہ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عروہ، ان سب لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے احرام حج کا باندھا تھا نہ عمرہ کا پھر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر میں کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اکھاڑنا منع ہے مگر کنگھی کرنا کس نے منع کیا ہے اور کنگھی میں نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے۔ (زاد المعاد)

(۲۹۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْمَاجِشُوْنِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا وَلَا قَوْلُهَا: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ.

[ابو داود: ۱۷۸۲]

اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور مالداروں کے ساتھ بھی پھر ان لوگوں نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہو کہ میں کم سن لڑکی تھی اونگھتی تھی اور میرے منہ میں کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تھی۔

○ ○ ○ ○

(۲۹۲۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے افراد کیا حج کا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْحَجِّ . [ابو داود: ١٧٧٧؛ ترمذي: ٨٢٠؛
نسائي: ٢٧١٤؛ ابن ماجه: ٢٩٦٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: سیدہ عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو۔ دوسرے یہ کہ عمل میں افراد کیا ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہوں تیسرے یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہیں کیا بخلاف عمرہ کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنی افراد حج کے وہی دوسرے معنی ہیں اور یہاں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں وہی معنی مراد ہیں کہ افعال دونوں کے ایک ہی بار بجالائے اور اس میں سب روایتوں میں توفیق بھی ہو جاتی ہے اور نبی ﷺ کی شان کے لائق بھی ہے اس نظر سے کہ آپ ﷺ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنی طواف افاضہ) حج و عمرہ دونوں کو کافی ہے اور اس صورت میں ان روایتوں کی تاویل نہیں کرنی پڑتی جن میں قران و تمتع کی تصریح آئی ہے۔ (زاد المعاد)

(٢٩٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِيْ حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَا)) فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) قُلْتُ: سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ [فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ] قَالَ: ((وَمَا لَكِ؟)) قُلْتُ: لَا اُصَلِّيْ قَالَ: ((فَلَا يَضُرُّكِ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا وَاِنَّمَا اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ)) قَالَتْ: فَخَرَجْتُ فِيْ حَجَّتِيْ حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ: ((اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے حج کی حج کے مہینوں میں اوقات و مواضع حج میں (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتے ہوئے) اور حج کی راتوں میں (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ﴾ اور امام شافعی اور جماہیر علماء رحمہم اللہ کے نزدیک صحابہ و تابعین سے اور اسلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذیقعدہ اور دس راتیں ہیں ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہیں نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسویں تاریخ کی صبح تک اور امام مالک رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے اور مشہور روایت مالک رحمہ اللہ کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور مشہور روایت ان دونوں کی وہی ہے جو ہم نے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہاں تک کہ سرف میں اترے اور آپ ﷺ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا کہ "جس کے پاس ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کر لے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے۔" سو بعض لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بعضوں نے نہیں (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تھا بلکہ استحباب کے طور پر تھا) حالانکہ ان کے ساتھ ہدی نہ تھی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندھے رہے اور نیت حج ہی کی رہی) اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو ہدی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ بھی جن کو طاقت تھی ہدی کی اور رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: "تم روتی کیوں ہو؟" میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے جو یاروں سے فرمایا میں نے سنا کہ آپ ﷺ نے عمرہ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّيْ أَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا)) قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ: ((هَلْ فَرَغْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ فَآذَنَ فِيْ أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

[بخاري: ١٥٦٠، ١٧٨٨]

حکم دیا (اور میں اس کی بجا آوری سے بہ سبب حیض کے مجبور ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں؟'' میں نے عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ (یہاں سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو بے نمازی آ گئی بولنا مستحب ہے کہ اس میں حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا نقصان ہے؟ تم حج میں مشغول رہو (یعنی ابھی افعال عمرہ میں تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ بھی عنایت فرما دے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر بھی لکھا ہے جو ان سب پر لکھا ہے۔'' (اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض اور ابتدا اس کی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پھر فرماتی ہیں کہ میں حج میں نکلی اور ہم منٰی میں اترے اور میں پاک ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ ﷺ محصب میں اترے اور آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا'' کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندھے۔ (اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو قائل ہیں کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل میں یعنی حرم سے باہر جا کر احرام باندھے اور روا نہیں ہے کہ حرم ہی سے احرام باندھ لے اور اگر اس نے حرم ہی میں احرام باندھا اور پھر حل میں گیا طواف سے پہلے تو بھی کافی ہے اور اس پر دم واجب نہیں اور اگر حرم میں احرام باندھ کر بھی حل میں نہ نکلا اور طواف وسعی اور حلق کیا تو اس میں دو قول ہیں: ایک یہ کہ عمرہ اس کا صحیح نہیں جب تک کہ حل کی طرف نہ نکلے پھر طواف وسعی کرے اور حلق اور دوسرا یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اس کا دم لازم آتا ہے یعنی ایک بکری۔ اس لیے کہ اس نے میقات کو ترک کیا اور علما نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کی طرف نکلنا تا کہ نسک اس کا حل و حرم دونوں میں ہو جائے جیسے حاجی دونوں میں جاتا ہے اور عرفات میں وقوف کرتا ہے اور وہ حل میں ہے پھر مکہ میں داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی رحمہ اللہ کی اور یہی کہا ہے جمہور علما نے کہ واجب ہے نکلنا حل کی طرف عمرہ کے احرام کیلئے جدھر سے حل قریب ہو اور امام مالک رحمہ اللہ ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے ہے اور [illegible] اور جماہیر کا وہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قول ہے کہ تمام جوانب حل کے برابر ہیں خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی) (نووی رحمۃ اللہ علیہ) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپ نے کہ میں تم دونوں کا منتظر ہوں یہیں۔'' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر دونوں نکلے اور میں نے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی منزل میں تھے رات میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم فارغ ہو گئیں۔'' میں نے عرض کی کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گزرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح سے پہلے پھر مدینہ کو چلے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: قولہ اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا: ''جس کے ساتھ ہدی نہ ہو۔'' الخ زاد المعاد میں ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اختیار دیا نسک ثلاثہ میں پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندھے ہیں اور ہدی نہیں لائے وہ اس کو فسخ کر دیں عمرہ کے ساتھ پھر مروہ پہنچ کر بطریق وجوب کے ان کو حکم دیا۔

قولہ اور فرمایا کہ ''اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جائے۔'' الخ زاد المعاد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں میں ایک بھی ایسا عمرہ نہیں ہے کہ آپ نے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندھا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں اور آپ کے تمام عمرے وہی تھے جو مکہ میں باہر سے آنے والے کے ہوتے ہیں (یعنی ان پر قیاس کرنا مکہ والوں کے عمرہ کا جو ساکنان مکہ ہیں اور ان کو حکم دینا کہ حل میں جا کر احرام باندھیں قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ میں مقیم رہے مگر ہرگز ان سے یہ مروی نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدت میں کبھی مکہ سے حل میں جا کر عمرہ کا احرام باندھا اور آپ نے جو عمرہ کیا ہے اور اس کو مشروع ٹھہرایا ہے وہ اس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ میں آئے نہ اس کا جو کہ مکہ ہی میں رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندھے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی نے بھی نہیں کیا سوا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حالانکہ ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فعل کی یہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر حائضہ ہو گئیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عمرہ پر حج کو ملا لو اور وہ قارنہ ہو گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا۔'' تو انہیں یہ ملال ہوا کہ اور بیبیاں رضی اللہ عنہن تو حج اور عمرہ دونوں مستقل (یعنی الگ الگ احرام سے) ادا کر کے جاتی ہیں اس لیے کہ وہ متمتعات تھیں اور ان کو حیض بھی نہیں آیا اور انہوں نے قران بھی نہیں کیا اور میں ایسے عمرہ کے ساتھ جاتی ہوں جو حج کے ضمن میں ہوا ہے اس سے ان کو ملال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ کہ ان کا دل خوش ہو جائے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے عمرہ کیا اس حج میں نہ اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ (انتہی)

غرض اس کلام سے یہ ہے کہ آج کل جو مکہ کے لوگ احرام عمرہ کیلئے حل میں جانا واجب جانتے ہیں اور احرام اس کا مکہ کے اندر نہیں جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استدلال ان کا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہیں علی الخصوص جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جائے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہیں سے جہاں رہتا ہے لبیک پکارے یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ سے۔'' اور یہ لفظ حدیث با سانید متعددہ باب المواقیت میں مسلم کے اوپر گزر چکا پس مکی کو احرام عمرہ کیلئے حل میں جانا ضروری نہیں و ذلک المقصود۔

اور مسک الختام میں ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہیں خواہ ساکنان مکہ ہوں یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور احرام حج کیلئے باندھا ہو یا عمرہ کیلئے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کیلئے مکہ ہی ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا [illegible] (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) خود میقات عمرہ کی یہی مکہ ٹھہرایا ہے اس حدیث کی رد سے (جس کا ٹکڑا ہم مسلم سے ابھی لکھ چکے ہیں) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے اہل مکہ! جو کوئی تم میں سے چاہے کہ عمرہ بجالائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے اور اسکے درمیان میں بطن محسر کو کرلے اور یہ بھی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ تنعیم کو جائے اور حرم سے باہر ہو جائے۔ پس یہ آثار موقوفہ ہیں اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہیں ہو سکتے اس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ پھر کہا: اس حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہیں اس شخص کیلئے جو مکہ میں رہتا ہے اور جب اس میں یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث مسلم مذکور کے مقابل اور برابر نہیں ہو سکتی اور طاؤس نے کہا ہے: میں نہیں جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہیں وہ ثواب پاتے ہیں یا عذاب؟ لوگوں نے کہا: عذاب کیوں پانے لگے؟ انہوں نے کہا: بیت اللہ اور اس کا طواف چھوڑ کر چار میل جاتے ہیں اور اس مدت میں دو سو طواف کر سکتے ہیں اور ہر طواف ان کا اس آمد و رفت بے معنی سے افضل و بہتر ہے۔ اگر چہ یہ کلام ان کا عمرہ پر طواف کی فضیلت میں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ تاہم دلالت کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنی ہونے اور بلا وجہ لاشے ہونے پر انتهى ما قال المترجم۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عمرہ کو مکہ میں طواف سے افضل کہا ہے بعض نے مکہ میں رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ مکے کا جب مکہ سے احرام باندھے تو صحیح ہے مگر اس پر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب مسک الختام نے کہا کہ واجب کہنا دم کو اس پر بے دلیل ہے انتهى ماقال في المسك الختام۔ غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندھنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ حل میں نکلے اور قضیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ثبت وجوب نہیں ہو سکتا اور اگر چہ بڑے بڑے لوگوں نے اس کا خلاف کیا ہے مگر الحق اكبر من هؤلاء۔

(٢٩٢٣) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے ہم میں سے اہلال کیا تھا حج مفرد کا اور بعض نے قران کیا تھا اور بعض نے تمتع۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٢٤) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَاءَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها حَاجَّةً.

قاسم نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر بوجہ حیض کے عمرہ کو چھوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہ کہنا صحیح ہو گیا کہ وہ حج کو آئی تھیں، اس لیے کہ اگر حیض نہ بھی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتیں جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہیں کہ حج کو آیا ہے اگر چہ اول احرام اس کا عمرہ ہی کا ہوتا ہے۔

(٢٩٢٥) عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: أَتَتْكَ وَاللهِ بِالْحَدِيثِ

عمرہ نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب پانچ تاریخیں ذی قعدہ کی باقی رہ گئیں اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تھے یہاں تک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کھول ڈالے۔ (یعنی حج کو عمرہ کر دے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنی دسویں تاریخ) گائے کا گوشت آیا میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ذبح کیا ہے۔ پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہ قول یحییٰ کا ہے) انہوں نے کہا: تم نے خوب برابر جیسے تھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى وَجْهِهٖ. [بخاري: ١٧٠٩، ١٧٢٠، ٢٩٥٢؛ نسائي: ٢٦٤٩، ٢٨٠٣]

○ ○ ○ ○

(٢٩٢٦) عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٢٩٢٥]

یحییٰ سے بھی اس کی مثل حدیث موجود ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٢٧) عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: ((انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا۔ قَالَ: اَظُنُّهٗ قَالَ غَدًا۔ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ)). [بخاري: ١٧٨٧]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگ مکہ سے لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ (یعنی حج اور عمرہ جداگانہ کے ساتھ) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ٹھہرو جب تم پاک ہو گئی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہم سے فلاں فلاں مقام میں ملنا' گمان کرتا ہوں میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کل کے روز اور ثواب تمہارے اس عمرہ کا تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہاں سے لوٹتے وقت فلاں مقام پر ہم سے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑھتے ہیں مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع میں منع نہ ہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہنچے۔

(٢٩٢٨) عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. [راجع: ٢٩٢٧]

ابن عون سے روایت ہے کہ ان دونوں کی حدیث مجھ پر خلط ملط ہو گئی حدیث یہ ہے کہ بے شک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگ لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ آگے وہی حدیث ہے۔

(٢٩٢٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا [مَكَّةَ] تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ: فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهٗ لَمْ يَسُقْنَ [الْهَدْيَ] فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ((اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟))

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور سب لوگ نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تھا پھر جب سب لوگ مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے غرض ان لوگوں نے کھول ڈالا اور آپ ﷺ کی بیبیاں ہدی نہیں لائی تھیں سو انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور میں نے طواف نہیں کیا پھر جب شب حصبہ ہوئی تو میں نے عرض کی آپ ﷺ سے کہ لوگ تو حج و عمرہ کر کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا جن راتوں کو ہم مکہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا؟“ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا: ”اچھا تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم ... تمہارے ملنے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: لَا قَالَ: ((فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِيْ إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ: ((عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قَالَتْ: بَلٰى قَالَ: ((لَا بَاْسَ انْفِرِيْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا۔ اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا۔ وَقَالَ إِسْحٰقُ: مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ.

[بخاري: ١٥٦١، ١٧٦٢؛ ابوداود: ١٧٨٣؛ نسائي: ٢٨٠٢]

فلاں جگہ ہے۔'' اتنے میں صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کو روکوں (یعنی مجھے بھی حیض عارض ہو) اور طواف وداع کے انتظار میں میرے لئے سب کو ٹھہرنا پڑے) نبی ﷺ نے فرمایا: نگوڑی سرمنڈی کیا تو نے نحر کے دن طواف نہیں کیا؟ (یعنی طواف افاضہ) انہوں نے عرض کی کیوں نہیں (اور یہ فرمانا آپ ﷺ کا بطور روزمرہ عرب کے اور بول چال کے تھا جیسے زبان میں مستعمل ہے نہ بطریق بددعا کے اور نہ اس راہ سے کہ معنی اصلی اس کے مراد ہوں جیسے تربت یداك اور قاتله الله مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور اختلاط کے تھا اور بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کیلئے ہم کو انتظار کرنا پڑے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کچھ مضائقہ نہیں کوچ کرو۔'' سیدہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں: پھر ملے مجھے رسول اللہ ﷺ بلندی پر چڑھتے ہوئے مکہ سے اور میں اترتی تھی اس پر سے یا میں چڑھتی تھی اور آپ ﷺ اترتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں اور نہ انتظار طہر اس کے لیے ضروری ہے اور نہ اس کا اس کی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور تمام علما کا مگر جو نقل کیا ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے خلاف بعض سلف کا؟ وہ قول شاذ و مردود ہے انتہٰی زاد المعاد میں ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عمرہ جو سیدہ صدیقہ محبوبہ محبوب خدا رضی اللہ عنہا تنعیم سے لائی ہیں اس میں فقہائے امت کے چار مسلک ہیں۔

اول یہ کہ عمرہ صرف ان کا دل خوش کرنے کیلئے تھا اور انہیں تو طواف اور سعی ان کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہوگئی تھی۔

دوسرے یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئیں تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ''عمرہ چھوڑ دیں اور حج مفرد بجالائیں۔'' پھر حج کے بعد اس کی قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تھی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابوحنیفہ اور ان کے پیروکاروں کا اور اس قول کے موافق یہ عمرہ اُن پر واجب تھا اور قول اول کی رو سے جائز اور جو متمتعہ حائضہ ہو جائے اس کا انہیں دونوں قول کے موافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہو جائے یا عمرہ کو چھوڑ کر مفردہ ہو جائے اور پھر اس کی قضا کرے۔

تیسرے یہ کہ جب وہ قارنہ ہوگئیں تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضروری ہوا اس لیے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہیں اور ایک روایت ہے احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں روایتوں میں سے۔

چوتھے یہ کہ وہ مفردہ تھیں اور طواف قدوم سے بہ سبب حیض کے باز رہیں اور افراد ہی بجالائیں یہاں تک کہ پاک ہوئیں اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تھا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمٰعیل بن اسحٰق وغیرہ کا مالکیہ میں سے اور یہ مسلک مترجم کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسلک کے تحسین کی ہے اس کے ضعف پر ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے انتہٰی۔

بہرحال اس عمرہ سے اور اس روایت سے سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بڑے بڑے اصول مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دے اللہ تعالیٰ ہماری ماں کو اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں۔

اول یہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونوں کیلئے۔

دوسرے یہ کہ طواف قدوم و وداع ساقط ہو جاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ رضی اللہ عنہا کا جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی۔

تیسرے یہ کہ داخل و شامل کر دینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیوں نہ ہو کہ وہ زیادہ تر اس کی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے۔

چوتھے یہ کہ حائضہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) پانچویں یہ کہ تنعیم حل میں ہے۔
چھٹے یہ کہ دو عمروں کا ایک سال میں بلکہ ایک ماہ میں، بجالانا روا ہے۔
ساتویں یہ کہ متمتع جب فوت حج کا خوف رکھتا ہو تو اس کو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے۔
آٹھویں یہ کہ مکہ کے عمرہ کیلئے یہ روایت اصل ہے اور جو اس کو مستحب جانتا ہے اس کے ہاتھ میں اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہیں، اس لیے کہ نبی ﷺ نے کبھی مکہ سے باہر نکل کر عمرہ نہیں کیا، نہ کسی اور صحابی نے جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے سوا سیدہ صدیقہ ؓ کے اور عمرہ مکیہ والوں نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ مکی کو حل میں جانا ضروری ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اس میں کوئی باہر جانے کے وجوب پر ہرگز دلالت نہیں اس لیے کہ عمرہ سیدہ صدیقہ ؓ کا یا تو عمرہ قضا تھا اس عمرہ کے عوض میں جو انہوں نے ترک کیا تھا ان لوگوں کے قول کے موافق جو اس کو واجب کہتے ہیں جیسے ہم نے اوپر تصریح کر دی ہے یا زیارت محض تھی صرف ان کی دلجوئی کیلئے اس کے قول کے موافق جو ان کو قارنہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی ان کے دونوں کو کافی ہو چکی تھی۔ (صرح بذلك كلها ابن القيم في زاد المعاد)

(۲۹۳۰) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُلَبِّیْ لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ. [نسائی: ۲۷۱۷]

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے، نہ ارادہ خاص حج کا رکھتے تھے نہ خاص عمرہ کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور کے جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم ؒ نے زاد المعاد میں کہ مطلق احرام باندھنا رسول اللہ ﷺ کا بلا تعیین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی ؒ کا ان کے دو قولوں میں سے کہ تصریح کی انہوں نے اس کی کتاب اختلاف حدیث میں اس کے بعد مفصل قول شافعی ؒ کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب میں جا بجا اس پر کہ رسول اللہ ﷺ قارن تھے اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہیں کہ آپ کا احرام مطلق تھا بغیر تعیین نسک کے ان کے اعذار میں سے یہ روایت بھی ہے سیدہ صدیقہ ؓ کی جس کے ذیل میں ہم لکھ رہے ہیں کہ یہی روایت بخاری میں بھی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بھی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ نہ حج کا نام لیتے نہ عمرہ کا اور حکم الٰہی کے منتظر تھے کہ حکم الٰہی صفا اور مروہ کے بیچ میں اترا اور جابر ؓ نے بھی روایت کی ہے کہ ہم نے عمل کیا جو آپ ﷺ نے کیا اور آپ ﷺ نے لبیک پکاری توحید کے ساتھ پھر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگوں نے بھی تلبیہ کہا جو آپ نے کہا غرض ان روایتوں میں کسی نسک کی تعیین نہیں ہے پھر اس کا جواب دیا ہے کہ ان روایتوں میں کوئی ایسی بات مروی نہیں جو ان روایتوں کے مخالف ہو جن میں تعیین آپ ﷺ کے نسک کی مذکور ہے۔ اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معارض نہیں ہو سکتی ان روایات صحیحہ متصل الاسناد کے جو ثبوت تعیین کے باب میں مروی ہو چکی ہیں اور طاؤس کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بھی ہو تو جس حکم الٰہی کے آپ منتظر تھے وہ میقات سے پیشتر آپ ﷺ کو پہنچا اور آپ ﷺ کے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کی طرف سے آیا اور اس نے کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج میں ملا ہوا غرض یہ حکم الٰہی آپ ﷺ کو قبل احرام کے پہنچ چکا اور آپ ﷺ قران کا احرام باندھ چکے اور طاؤس اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حکم الٰہی آپ ﷺ پر صفا اور مروہ کے بیچ میں اترا اور یہ حکم اور ہے اس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق میں اترا تھا (یعنی قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مروہ پر اترا یہ فسخ حج کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ ؓ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بجا لا کر فسخ کر دیں جن کے ساتھ ہدی نہ ہو اور یہیں پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر پہلے سے میں جانتا اپنے کام کو جس کو میں نے آخر میں جانا تو ہدی ساتھ نہ لاتا۔'' (یعنی آرزو کی احرام کے کھول ڈالنے کی مگر بہ سبب ہدی لانے کے مجبور تھے اور یہ آرزو اس لیے تھی کہ اس میں امت کی آسانی اور صحابہ ؓ کی دلجوئی اور ان کی موافقت تھی اور یہاں آپ ﷺ نے فسخ حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ ؓ نے تامل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی کرو جو میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔'' باقی رہا یہ فرمانا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ؓ کا نہ خیال رکھتے تھے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہ اگر محفوظ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تھی اور نہیں تو آپ ﷺ کے کلام میں مخالف ہو گی کہ اور روایات صحیحہ میں آ چکا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور آپ ﷺ نے بھی خود احرام عمرہ کا باندھا تھا اور یہ جو ام المومنین ؓ سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تھے، نہ حج کا خیال تھا، نہ عمرہ کا، یہ بھی احرام سے پہلے تھا اور یہ ان سے کہیں مروی نہیں کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تھا کہ یہ محض باطل ہے۔ یقیناً اور جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے ان کی روایتیں کیوں کر رد کی جائیں گی اور یہ روایت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے صحیح بھی ہو تو انتہا درجہ اس کا یہ ہوگا کہ ان کو صحابہ ؓ کا لبیک جو میقات پر ہوا یاد نہ رہا اور مرد بہ نسبت عورتوں کے اس سے زیادہ واقف ہیں (مگر اس کہنے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ ہماری ماں ؓ نے خود تصریح کر دی ہے کہ بعض ہم سے عمرہ کا احرام باندھے تھے اور بعض حج کا) اور جابر ؓ سے جو مروی ہے کہ آپ ﷺ نے توحید کا لبیک پکارا تو اس میں نہ الفاظ لبیک کے مروی ہیں نہ عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین میں ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے۔ انتہی۔

(۲۹۳۱) عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ اَوْخَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: ((اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ. قَالَ الْحَكَمُ: كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ. وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا))

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ام المومنین عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو آئے اور میرے پاس تشریف لائے غصہ میں بھرے ہوئے میں نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نہیں جانتی ہو کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا ہے اور وہ اس میں تردد کرتے ہیں۔ حَکَمْ (راوی) نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہیں اور فرمایا: اگر میں پہلے سے جانتا ہوتا اپنے کام کو جو میں نے بعد میں جانا تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیاء ؑ کو علم غیب نہیں) اور یہاں مکہ میں خرید لیتا اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھول ڈالا ہے ویسا ہی میں بھی کھول ڈالتا۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپ ﷺ کے حکم میں تردد کرنا شیوہ ایمان نہیں اور ایمان داری کی بات یہی ہے کہ امر دین میں آپ ﷺ کا حکم معلوم ہو جائے تو ہر امتی کو اس کو دل سے ماننا اور اسی کو بہتر و افضل جاننا ضروری ہے اور اسی پر عمل کرنا اولیٰ اور انسب ہے اور یہی مضمون ہے اس آیت کا ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہ مجتہدوں اور مولویوں اور درویشوں کی باتیں ہیں جن میں احتمال خطا کا موجود ہے نہ قول و عمل رسول معصوم ﷺ میں جن کا دامن احتمال خطا کی آلائشوں سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ ﷺ کے حکم میں ذرا بھی تردد کرے اس کیلئے بددعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنمی کرے دوزخ میں ڈالے روسیاہ کرے روا ہے کہ سیدہ عائشہ ؓ نے یہ بددعا کی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع نہیں فرمایا یہاں سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور ان کا حال بدمآل کھل گیا (نووی) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور ﴿وَلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ﴾ میں داخل نہیں اور نہ اس حدیث میں جو نبی ﷺ نے فرمائی کہ ”اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کھولنا ہے۔“ اور معلوم ہوا کہ آیت اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نعمتیں فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثوں میں اور آیت میں مطابقت ہوگئی۔

(۲۹۳۲) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِاَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي

وہی مضمون ہے مگر اس میں حکم راوی کا شک مذکور نہیں تامل کے ذکر میں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِیْ قَوْلِهٖ: يَتَرَدَّدُوْنَ.

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ چوتھی تاریخ ذوالحجہ کی مکہ میں داخل ہوئے اور نو یا دس دن میں پہنچے اور نکلنا آپ ﷺ کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں فلانعیدہ اور ذی طویٰ میں جس کو آباء الزہرا کہتے ہیں اتوار کی شب کو اترے اور صبح کی نماز وہیں ادا کی پھر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن میں اعلائے مکہ سے ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اور راہ پر حجون میں پہلے حائے حطی ہے پھر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمروں میں مکہ کی نیچے کی جانب داخل ہوتے تھے اور حج میں اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نکلے نیچے کی جانب سے پھر مسجد میں چاشت کے وقت داخل ہوئے اور طبرانی نے کہا کہ جب آپ ﷺ کی نظر بیت اللہ کی طرف پڑتی تھی دعا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً)) پھر جب مسجد میں آئے تحیۃ المسجد نہیں پڑھی اس واسطے کہ المسجد الحرام کی تحیہ طواف ہے اور جب حجر اسود کے سامنے آئے اسے استلام کیا۔ (استلام ہاتھ سے یا لکڑی سے چھونا یا بوسہ دینا ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو یا لکڑی سے چھو کر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کی طرف نہیں بلکہ باب کعبہ کی طرف گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتھ نہیں اٹھائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے نماز کیلئے کہتے ہیں جیسے عوام الناس سنت کے نہ جاننے والے کرتے ہیں اور یہ امور سب بدعات و منکرات میں سے ہیں۔ (زاد المعاد)

(۲۹۳۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ: ((يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) فَاَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور آئیں اور طواف نہیں کیا تھا کہ حائضہ ہو گئیں۔ پھر سب مناسک حج ادا کیے حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منیٰ سے کوچ کے دن کہ ”تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا۔“ انہوں نے اس بات سے اپنی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن کے ساتھ بھیج دیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس روایت میں تصریح ہو گئی کہ انہوں نے عمرہ چھوڑا نہیں صرف اس کے اعمال میں بہ سبب حیض کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی عمرہ و حج دونوں کیلئے کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف ان کی دلی خوشی کیلئے تھا ورنہ طواف دونوں کو کافی تھا۔

(۲۹۳٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض ہوا سرف (مقام کا نام ہے) میں اور طہارت کی انہوں نے (یعنی غسل کیا وقوف کیلئے) عرفہ میں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے۔“ (طواف سے سعی مراد ہے)

(۲۹۳۵) عَنْ صَفِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَيْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ قَالَتْ: فَاَرْدَفَنِیْ خَلْفَهٗ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ یا رسول اللہ! کہ لوگ دو ثواب لے کر لوٹتے ہیں اور میں ایک لے کر تو آپ ﷺ نے حکم دیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو کہ ان کو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ خِمَارِيْ اَحْسُرُهٗ عَنْ عُنُقِيْ فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهٗ: وَهَلْ تَرٰى مِنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ: فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ. [نسائی:٢٩١١]

اپنی اوڑھنی سے اپنی گردن کھول دیتی تھی اور عبدالرحمٰن (اس خیال سے کہ بے پردگی کیوں کرتی ہے) میرے پیر پر مارتے تھے، اس ڈھب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے ہیں اور میں ان سے کہتی تھی کہ یہاں تم کسی کو دیکھتے بھی ہو (یعنی یہاں کوئی نہیں ہے اس لیے میں نے اپنا سر کھول دیا ہے) پھر فرماتی ہیں کہ میں نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر ہم لوٹ کر آئے اور رسول اللہ ﷺ تک پہنچے اور آپ ﷺ حصبہ میں تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ- ان روایتوں میں ایک طرح کا اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ سیدہ عائشہ ؓ کا لوٹ کر آنا ایک روایت میں تو یوں مذکور ہوا کہ جب وہ آئیں تو حضرت بلندی پر چڑھتے تھے اور یہ اترتی تھیں۔ دوسرے وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتی تھیں اور ایک میں یوں ہے کہ جب وہ آئیں تو آپ ﷺ اپنی منزل میں تھے محصب میں اور آپ ﷺ نے اس کے بعد کوچ کا حکم دیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک میں یہ ہے کہ جب وہ آئیں تو ان کو محصب میں پایا (یعنی رسول اللہ ﷺ کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق اس میں یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایام تشریق کی اخیر راتوں میں ایک شب ان کو عمرہ کی طرف رخصت کیا اور فرمایا کہ ”ہم یہیں ملیں گے محصب میں۔“ اور بعد ان کی روانگی کے آپ ﷺ نے قصد کیا کہ طواف افاضہ سے فارغ ہو جائیں اور ام المؤمنین ؓ آپ سے جب ملیں کہ آپ فارغ ہو کر محصب میں آ چکی تھیں اور یہ جو فرمایا ام المؤمنین ؓ نے کہ پھر آپ ﷺ نے کوچ کا حکم دیا اس بیان میں تقدیم و تاخیر ہوگئی ہے غرض طواف رسول اللہ ﷺ کا سیدہ عائشہ ؓ کی روانگی کے بعد تھا اور آپ ﷺ فارغ ہو چکے تھے طواف سے قبل ان کے آنے کے اور اس میں بھی تصریح ہے کہ سیدہ عائشہ ؓ کا دل خوش کرنے کو تنعیم بھیجا تھا ورنہ طواف ان کا حج و عمرہ دونوں کو کافی تھا۔

(٢٩٣٦) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ. [بخاری: ١٧٨٤، ٢٩٨٥؛ ترمذی: ٩٣٤؛ ابن ماجہ: ٢٩٩٩]

عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا ان کو کہ اپنے پیچھے سیدہ عائشہ ؓ کو بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے عمرہ لے آئیں۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٣٧) عَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّهٗ قَالَ: اَقْبَلْنَا مُهِلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَاَقْبَلَتْ عَائِشَةُ ؓ بِعُمْرَةٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ قَالَ: فَقُلْنَا: حِلُّ مَا ذَا؟ قَالَ: ((الْحِلُّ كُلُّهٗ)) فَوَاقَعْنَا النِّسَآءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيْبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا اَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ اَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ

جابر ؓ نے کہا کہ آئے ہم احرام باندھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مفرد میں (شاید ان کا اور بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور نبی ﷺ تو قارن تھے) اور آئیں سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ عمرہ کے احرام کے ساتھ یہاں تک کہ جب سرف میں پہنچے تو سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ حائضہ ہوگئیں۔ پھر جب ہم مکہ میں آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے ہم نے کہا: کیسا حلال ہونا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بالکل حلال ہو جانا۔“ تو پھر ہم نے احرام بالکل کھول دیا۔ کہا راوی نے کہ پھر ہم پڑ گئے عورتوں کے پاس (یعنی دھڑلے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ میں چار شب کا فرق تھا پھر ہم نے احرام باندھا (یعنی آٹھویں تاریخ کو ذوالحجہ کی احرام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَأْنُكِ؟)) قَالَتْ: شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ)) فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا)) فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ: ((فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ! فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ)) وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ .

باندھا یعنی حج کا) پھر رسول اللہ ﷺ آئے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور ان کو روتے ہوئے پایا۔ پوچھا: ''کیوں کیا حال ہے تمہارا؟'' انہوں نے عرض کی کہ میں حائضہ ہوگئی اور لوگ احرام کھول چکے اور میں نے نہ کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی سب لڑکیوں پر لکھ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنی احرام کیلئے) اور احرام باندھو حج کا اور انہوں نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہوں میں یہاں تک کہ جب طاہرہ ہوئیں تو طواف کیا بیت اللہ کا صفا اور مروہ کا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا احرام پورا ہوگیا حج اور عمرہ دونوں کا۔'' تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے دل میں ایک بات پاتی ہوں کہ میں نے طواف نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! ان کو تنعیم میں لے جا کر عمرہ کرا لاؤ۔'' اور یہ معاملہ اس شب ہوا جب محصب میں ٹھہرے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: ان سب روایتوں میں یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا سرف میں تھا مگر یہ نہیں آیا کہ طہر کہاں ہوا۔ سو مجاہد رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات میں پاک ہوئیں اور عروہ نے ان سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آ پہنچا اور وہ حائضہ تھیں اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ میں پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ عرفات میں وقوف کے لئے غسل کیا اور ابھی تک حیض باقی تھا پس ان دونوں روایتوں میں تطبیق ہوگئی پھر عروہ نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ تھی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بھی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹھہرا کہ عرفہ تک حیض تھا اور عرفات کے وقوف کیلئے غسل کیا اور یوم النحر میں حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں اور یہی صحیح ہے۔

قولہ پھر ترویہ کے دن احرام باندھا۔ یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا کہ جو مکہ میں ہو اور ارادہ حج کرے اسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندھے نہ اس کے آگے سے۔

قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنی غسل احرام کا کرو۔ معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد عورت کو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارا احرام پورا ہوگیا'' (حج اور عمرہ دونوں کا)۔

فائدہ: (ب) اس سے تین مسئلے نکلے۔ اول یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قارنہ تھیں عمرہ کو بالکل چھوڑا نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اور ایک گروہ نے جن کا تمسک محض رائے ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ باک نہیں رکھتے انہوں نے اس کے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہیں ہو سکتی اس لیے آپ ﷺ نے ام المومنین رضی اللہ عنہا کو جیسا طواف سے بہ سبب حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بھی روکا اور ابتدائے حیض سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہفتہ کا دن تھا سرف میں انتہا بھی اس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر میں اس لیے کہ عرفہ کے دن حجۃ الوداع میں جمعہ تھا اور تیسری تاریخ ذوالحجہ کو ابتدائے حیض تھی اور دسویں سال میں ہجرت کے یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے کتاب حجۃ الوداع میں۔

(٢٩٣٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تَبْكِي ...

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی مضمون کی جو اوپر بیان ہوا لیکن اس میں دخل النبی ﷺ علی عائشة سے اوپر کے الفاظ نہیں ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلَى آخِرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

[ابو داود:۱۷۸۶]

○ ○ ○ ○

(۲۹۳۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَائِشَةَ ﷺ فِىْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا سَهْلًا اِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَاَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ۔ قَالَ مَطَرٌ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ اِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ.

جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے حج میں احرام عمرہ کا باندھا تھا اور حدیث روایت ہے مانند حدیث لیث کے اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نرم دل تھے، جب ان سے سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کچھ فرمائش کرتی تھیں تو آپ ﷺ مان لیتے تھے (یہ کمال اخلاق تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ اپنی بیبیوں کی خاطر داری فرماتے تھے اور ان کی فرمائشیں پوری کر دیتے تھے جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ تھی اللہ پاک ان کا درجہ بلند کرے اعلیٰ علیین میں اور ان سے راضی ہو اور ہم کو ان کی کفش برداری میں قبول فرمائے آمین یارب العالمین) غرض بھیج دیا ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور وہ تنعیم سے عمرہ لائیں مطر جو راوی ہیں انہوں نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حج کرتی تھیں تو ویسا ہی کرتی تھیں جیسا اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ حج میں کیا تھا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۲۹۴۰) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَآءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ)) قَالَ قُلْنَا: اَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: ((الْحِلُّ كُلُّهُ)) قَالَ: فَاَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْاَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْتَرِكَ فِى الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ: كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِىْ بَدَنَةٍ.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، پھر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حلال ہو جائے۔“ ہم نے کہا: کیسا حلال ہونا؟ انہوں نے کہا: پورا۔“ پھر ہم عورتوں کے پاس آئے (یعنی جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی۔ حج کی لبیک پکاری اور کفایت کر گئی ہم کو سعی صفا اور مروہ کی جو کہ پہلے کی تھی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ شریک ہو جائیں اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چھوٹے نابالغ لڑکے کا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ اور تمام علما کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے اور جو لوگ ان کے بعد ہیں سب قائل ہیں کہ حج اس کا صحیح ہے اور وہ بھی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اس پر جاری ہوتے ہیں مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہیں ہوتا اور جب بالغ ہو تو اس کو حج پھر فرض ہوتا ہے۔ بشرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اوروں پر فرض ہوتا ہے اور ابوحنیفہ نے اس مسئلہ میں صریح جمہور علما کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحتہً خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہیں کہ نہ اس کا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اس میں ثواب ہے اور نہ اس پر احکام حج مرتب ہوتے ہیں اور کہا ہے کہ حج اس کا صرف اس واسطے ہے کہ اسے مشق ہو اور احکام سیکھے اور اس کے محظورات سے بچے حالانکہ یہ قول ایک ادنیٰ بچے کے نزدیک بھی صریح نادانی ہے، اس لیے کہ ہم کہتے ہیں کہ اس مشق کرنے اور احکام شرعیہ سیکھنے میں بھی اس کو ثواب ہے یا نہیں۔ اگر ثواب ہے تو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول باطل ہو گیا جو او پر کہا تھا کہ اس میں ثواب نہیں۔ اور اگر فرض کرو کہ ثواب نہیں ہے تو فعل عبث لغو ہے حالانکہ لغو و عبث سے شارع علیہ السلام نے منع کیا ہے اور مؤمنوں کی شان لغو سے بچنا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ یعنی مؤمن وہ ہیں کہ لغو سے کنارہ کرتے ہیں پھر کیوں لائے صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بچوں کو اور کیوں کیا وہ فعل جو شریعت میں لغو تھا غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر مسائل ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے کم مائیگی ان کی علم حدیث ورنہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے ممکن نہیں اور اسی طرح قائل ہوئے ہیں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہ بچے کی نماز بھی صحیح نہیں اور اس کو حکم نماز کا صرف تعلیم کے لیے ہے اور اس میں بھی ہماری وہی تقریر ہے جو حج میں ہوئی۔ اور یہی حال ہے ان کے نزدیک تمام عبادتوں کا۔ اور نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صواب اور صحیح مذہب اس میں جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچے کو اٹھایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ پھر مخالفت حدیث کے جو مذہب یا قول یا فعل ہو مردود و مطرود، دور از مقصود و سراسر نابہبود، خلاف مرضی معبود ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہم کو سعی کرنا صفا اور مروہ کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اس کو سعی کرنا ضروری نہیں بخلاف متمتع کے کہ اس کو طواف افاضہ کے بعد پھر دوبارہ سعی ضروری ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے۔ اور گویا ایک گائے اور ایک اونٹ سات بکریوں کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی میں اور ہدی میں روا ہے اور یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین محدثین کا کہ ان کے نزدیک اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں خواہ وہ الگ الگ رہتے ہوں خواہ ایک گھر میں ہوں اور خواہ وہ سب مفترض ہوں خواہ متنفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سے کرتے ہوں خواہ بعض ان میں کے گوشت کھانے کی نیت سے کرتے ہوں یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے اور یہی قول ہے احمد رحمہ اللہ کا۔ اور مالک رحمہ اللہ نے کہا: اگر وہ ذبح و نحر بطور فرض کے ہو تو سب پر شراکت روا ہے اور بطور نفل کے ہو تو روا نہیں۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر قربت الٰہی کی نیت ہے تو شرکت روا ہے۔ برابر ہے کہ قربت کی نوع میں اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہر حال سب قربت چاہتے ہوں۔ اور اگر بعض ان میں کا گوشت کا ارادہ رکھتے ہوں تو شراکت روا نہیں مگر ان سب سے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور براءت اصلیہ ان کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض نہ پائی جائے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی یہی منقول ہے۔

(۲۹۴۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُحْرِمَ اِذَا تَوَجَّهْنَا اِلٰى مِنًى قَالَ: فَاَهْلَلْنَا مِنَ الْاَبْطَحِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: حکم کیا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم نے احرام کھول ڈالا کہ جب ہم منیٰ کو چلیں (یعنی آٹھویں تاریخ) تو احرام باندھ لیں تو لبیک پکاری ہم نے حج کی ابطح سے۔

فائدہ: ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہیں اور یہاں ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب ہے اور اس روایت سے امام شافعی رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھویں تاریخ کو باندھے۔ اور یہی حکم ہے اس کا جو مکہ سے حج کو چلے۔ اور مالک رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول ذی الحجہ سے احرام باندھ لے۔

(۲۹۴۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ طواف نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ: طَوَافَهُ الْاَوَّلَ.

آپ ﷺ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں مگر ایک بار۔ زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت میں کہ وہی طواف اول۔

[ابو داود: ۱۸۹۵؛ نسائی: ۲۹۸۶]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اس کو دو سعی ضروری ہیں اور اس میں صاف صراحۃً مذہب شافعی رحمہ اللہ کا ہے کہ جو قارن ہو اس کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت۔ اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور طاؤس اور عطاء اور حسن بصری اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر رحمہم اللہ کا۔ اور اسی طرف گئے ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن قیم رحمہ اللہ اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اس پر دال ہیں۔ اور ایک گروہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دو سعی کرنا ضروری ہیں اور قائل ہیں اس کے شعبی اور نخعی۔ اور جابر بن زید اور عبدالرحمٰن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی لیے غربائے احناف کی قسمت میں بھی آیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

(۲۹۴۳) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما فِيْ نَاسٍ مَّعِيَ قَالَ: اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ: ((حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ)) قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُفْضِيَ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَأْتِيْ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَا كِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ: يُحَرِّكُهَا. قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْ لَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا)) فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ: ((بِمَ اَهْلَلْتَ؟)) قَالَ: بِمَا اَهَلَّ بِهٖ

عطاء نے کہا: سنا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور میرے ساتھ کئی شخص تھے کہ انہوں نے کہا کہ لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد ﷺ نے فقط حج کی اور کہا عطاء نے کہ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پھر آئے نبی ﷺ چوتھی ذوالحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں۔ عطاء نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ احرام کھول ڈالو اور عورتوں کے پاس جاؤ۔“ اور عطاء نے کہا: یہ حکم ان کو وجوب کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کھولنا ان کو جائز کر دیا پھر ہم نے کہا کہ اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں کہ حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جائیں اس طرح سے کہ ہمارے آلتوں سے منی ٹپکتی ہو، کہا عطاء نے کہ جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور میں گویا کہ اب دیکھ رہا ہوں ان کے ہاتھ جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عذر کی راہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا) تو نبی ﷺ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ نیک ہوں (پھر میرے حکم بجالانے میں کیا تامل ہے؟) اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔“ غرض پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے احرام کھول ڈالا اور ہم سب نے آپ ﷺ کی بات سنی اور دل سے مان لی۔ عطاء نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر آئے سیدنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا)) قَالَ: وَاَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ قَالَ: ((لِاَبَدٍ)).

[بخاري: ۲۵۰۵؛ نسائي: ۲۸۷۲]

علی رضی اللہ عنہ (اموال صدقات کی تحصیل لے کر جس کے لیے نبی ﷺ نے ان کو بھیجا تھا یمن کی طرف اور حقیقت میں یہ وہاں امیر ہو کر گئے تھے، نہ صدقات کی تحصیل کے لیے اور شاید عاملوں نے ان کے سپرد کر دیے ہوں کہ نبی ﷺ تک پہنچا دیں ورنہ اموال صدقات بنی ہاشم کو لینا روا نہیں) پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم نے کیا احرام باندھا؟'' انہوں نے عرض کی کہ جو اہلال ہو نبی ﷺ کا (یعنی میں نے لبیک میں یہی کہا کہ جو لبیک حضور ﷺ کی ہو وہی میری ہے) کہا نبی ﷺ نے کہ ''قربانی کرو اور محرم رہو۔'' اور نبی ﷺ کے لیے ہدی لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ اور سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے یہ امر جائز ہو گیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: دوسری روایت میں آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اٹھے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا: ''داخل ہو گیا عمرہ حج میں۔'' دوبارہ یہی فرمایا۔ اور فرمایا کہ ''بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' اور نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ علما نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کے چار معنی کیے ہیں۔ اول اور اصح معنی یہ ہیں اور جمہور بھی اسی کے قائل ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ عمرہ بجا لانا حج کے ایام میں جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت میں ایام حج میں عمرہ کرنے کو بہت برا جانتے تھے) غرض آپ ﷺ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تھا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرے کو ممنوع جانتے تھے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ داخل ہو گئے افعال عمرے کے افعال حج میں قیامت تک۔

تیسری تاویل بعض لوگوں کی یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ عمرہ واجب نہیں اور معنی اس کے یہ ہیں کہ عمرہ ساقط ہو گیا اور حج کی فرضیت نے اس کے وجوب کو ساقط کر دیا۔ اور یہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے۔

چوتھے یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کر کے جائز ہو گیا قیامت تک، اور اس کو نووی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی رحمہ اللہ کا، اور شیخ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں اسی قول کو (یعنی چوتھے کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ ان کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے اس فسخ کو رسول اللہ ﷺ سے چودہ صحابیوں رضی اللہ عنہم نے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ اور اسماء بنت ابی بکر صدیق اور عبداللہ اور ابوسعید خدری اور براء بن عازب اور عبداللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابوموسیٰ اشعری اور عبداللہ بن عباس اور سبرہ بن سعید مدلجی جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر ان کی روایات صحیحہ حسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا۔ ان کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضور ﷺ نے صاف فرما دیا کہ ''یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے میں تأمل کرتے تھے اور اس کے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور ان کے یاروں کا اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اور عبداللہ بن حسن عنبری قاضی بصرہ کا اور اہل ظاہر کا۔ اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا کہ آپ کی سب باتیں اچھی ہیں مگر ایک بات۔ انہوں نے کہا: وہ کیا؟ سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اے سلمہ! میں تم کو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیح رسول اللہ ﷺ سے موجود ہیں اس بارہ میں کیا تمہارے قول کے سبب کوئی کہ چھوڑ دوں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) پھر ابن قیم رحمہ اللہ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ منسوخ ہے۔ دوسرے مخصوص بصحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ تیسرے بعض روایتیں اس کے معارض ہیں۔ پھر ان تینوں کے جوابات تو دیے ہیں اور بخوبی معنی چہارم کو یعنی جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق انہیں کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے۔ (فمن شاء فليرجع اليه ولينظر بعين الانصاف الى زاد المعاد)

(٢٩٤٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَمَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ اَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِيْ مَعِيَ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ)) قَالَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لبیک پکاری ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ میں آئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالیں (یعنی حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیں) اور یہ بات ہم پر گراں گزری اور ہمارے سینے اس سے تنگ ہوئے اور یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی پھر ہم نہیں جانتے کہ آیا ان کو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگوں سے پہنچی۔ غرض آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو تم نے کیا ہے۔“ (یعنی عمرہ کر کے حج کو فسخ کرتا اور احرام کھول ڈالتا) تب تو ہم نے احرام کھول ڈالا یہاں تک کہ صحبت کی ہم نے عورتوں سے اور سب کام کیے جو بغیر احرام والے کرتے ہیں۔ (یعنی خوشبو لگائی، سیئے ہوئے کپڑے پہنے، جماع کیا) پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہم نے پیٹھ موڑی (یعنی منیٰ کو چلے) حج کا لبیک پکارا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٩٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهٗ وَقَدْ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ فَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا وَاَقِيْمُوْا حَلَالًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَاَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِيْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً)) قَالُوْا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ قَالَ: ((افْعَلُوْا مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ فَاِنِّيْ لَوْ لَا اَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ)) فَفَعَلُوْا. [بخاري:١٥٦٨]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جس سال کہ آپ ﷺ کے ساتھ ہدی تھی (یعنی حجۃ الوداع میں اس لیے کہ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگوں نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم احرام کھول ڈالو اور طواف کرو بیت اللہ کا اور سعی کرو صفا اور مروہ کی اور بال کم کرالو اور حلال رہو پھر جب ترویہ کا دن ہو (یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) تو لبیک پکارو حج کی اور تم جو احرام لے کر آئے ہو اس کو متعہ کر ڈالو۔“ (یعنی اگر چہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کر کے کھول لو اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جائے گا) لوگوں نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کریں۔ حالانکہ ہم نے نام لیا ہے حج کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہی کرو جس کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں اس لیے کہ میں اگر ہدی کو ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا تم کو حکم دیتا ہوں مگر یہ کہ میرا احرام کھل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک نہ پہنچ لے۔“ (یعنی ذبح نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو لے) پھر لوگوں نے کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس بیان میں مضمون آگے پیچھے ہو گیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کھولنے میں اصحاب رضی اللہ عنہم سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتوں میں آیا ہے اگرچہ اس کو راوی نے یہاں بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا میں ہوئی غرض اس روایت میں تصریح ہے کہ پہلے لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے۔ اور اس کی تفصیل اوپر خوب گزری کہ قیامت تک یہ فسخ روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم رحمہ اللہ یہی ہے اور نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ یہ فسخ خاص تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اور ان کے بعد کسی کو روا نہیں اور ان کو بھی اس سال کے سوا اور برسوں میں روا نہ رہا۔ اور یہ قول ہے مالک اور شافعی کا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جماہیر سلف وخلف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اس کا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندھ کر آئے اور ہدی ساتھ نہ لائے وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھ لے اور یہ قول ہے امام احمد بن حنبل امیر المحدثین اور ایک گروہ کا اہل ظاہر میں سے۔ اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے اور یہی مروی ہے چودہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسی سال کے لیے یہ حکم ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں قیامت تک کے لیے ہے۔'' اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر بہ سبب سوق ہدی کے لاچار تھے۔

(٢٩٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ: وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہم کو کہ ہم اس کو عمرہ کر ڈالیں اور احرام کھول لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ نہ کر سکے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فِي الْمُتْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

باب: حج اور عمرہ میں تمتع کے بارے میں۔

(٢٩٤٧) عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ يَاْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلٰى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيْثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ مَاشَآءَ بِمَاشَآءَ وَاِنَّ الْقُرْاٰنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهٗ فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ [لِلّٰهِ] كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَاَبِتُّوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَآءِ فَلَنْ اُوْتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهٗ بِالْحِجَارَةِ.

ابونضرہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو ہم کو حکم کرتے تھے متعہ کا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے تھے اور میں نے اس کا ذکر کیا جابر رضی اللہ عنہ سے تو انہوں نے کہا: یہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگوں میں پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلافت پر قائم ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا جس سبب سے کہ وہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہ میں اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا کہ تم کو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھہرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح ان عورتوں کا (یعنی جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنی ایک مدت معین کی شرط سے نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آئے گا ایسا کوئی شخص کہ اس نے متعہ کیا ہو تو اسے پتھروں سے مار دوں گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٩٤٨) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَافْصِلُوْا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ.

قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جدا کر دو حج کو اپنے عمرے سے اس لیے کہ اس میں حج بھی پورا ہوا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا۔ (یعنی ہر ایک کو سفر میں الگ الگ بجالاؤ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٢٩٤٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً. [بخاري: ١٥٧٠]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کیا ہے؟ بعضوں نے کہا: مراد اس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کی طرف اور کسی نے کہا: اشہر حج میں مطلق عمرہ بجالانا ہے اور پھر اس سال میں حج بھی کرنا۔ اور یہ اس لیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپ نے افراد کی کہ وہ افضل ہے۔ اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہوں میں تو اولیٰ ہے کہ لوگ ایک ہی سفر میں دونوں نسک نہ بجالائیں۔ نہ کہ اس نظر سے آپ نے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اس کی حرمت کے قائل تھے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم کی اس پر دال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کو فسخ کرنا عمرہ کر کے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہیں مارتے تھے اور نہ اس پر کہ کوئی اشہر حج میں عمرہ بجالائے۔ اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس خیال سے تھا کہ وہ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خیال کرتے تھے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تھا اسی سال کے ساتھ جس میں حضور ﷺ نے حج کیا ہے۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں کہ جو تمتع اس آیت میں مذکور ہے: ﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کرے حج کے قبل اور پھر اس سال حج بھی کرے اور تمتع میں قران بھی داخل ہے اس لیے کہ اس میں بھی ایک قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر میں جو اپنے وطن سے نکلا تو دونوں نسک بجالایا اور تمتع میں یہ بھی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے کھول ڈالے جس کو فسخ حج بعمرہ کہتے ہیں (یعنی یہ تینوں معنی اس آیت میں ہو سکتے ہیں) تمام ہوا کلام قاضی عیاض رحمہ اللہ کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما وغیرہما نے جو منع فرمایا متعہ سے اس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج میں اور پھر اسی سال حج بھی کرے۔ اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہیں بلکہ نہی اولویت ہے کہ انہوں نے کہا: اولیٰ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تھی افراد کی اور اب اجماع ہو گیا ہے علما کا افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہیں اور اختلاف اس کے افضل میں ہے کہ اولیٰ کون ہے۔؟ اور اوپر اس کی بحث ہو چکی ہے باقی رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا متعہ نکاح کو منع فرمانا جو اس میں مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پر نکاح کرنا ہے اور وہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا۔ پھر منسوخ ہوا خیبر کے دن، پھر مباح ہوا، فتح مکہ میں، پھر منسوخ ہوا ایام فتح میں اور اس کی حرمت اب تک چلی آتی ہے اور قیامت تک چلی جائے گی۔ اور زمانہ اول میں اس میں کچھ اختلاف تھا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگوں کو نہ پہنچی تھیں پھر وہ اختلاف مرتفع ہو گیا اور سب نے اس کی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اس کی کتاب النکاح میں آئے گی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تمتع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ اب یہ لوگ ہلاک ہوں گے میں تو کہتا ہوں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور یہ کہتے ہیں کہ کہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اور عروہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم ڈرتے نہیں ہو کہ رخصت دیتے ہو متعہ کی۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جا اپنی ماں سے پوچھ اے چھوٹے عروہ! تو عروہ نے کہا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تو کبھی متعہ نہیں کیا (یعنی تمتع حج کا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باز نہ آؤ گے جب تک اللہ تعالیٰ تم کو عذاب نہ کرے گا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی اور تم کہتے ہو کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے یوں کہا۔ تب کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ جانتے تھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❀❀)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ہم سے زیادہ جانتے تھے اور اسی طرح ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے اور تم سے بہر حال بہتر تھے اور ان تینوں کے نزدیک تم سے اولی تھے اور یہ تینوں ان سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارے کہ اس میں کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تم سے زیادہ علم والی تھیں اور تم سے زیادہ سچی تھیں۔ پھر ثوری کی سند سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی کہ انہوں نے کہا: کون امیر موسم ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویوں نے جو افضل اور اعلم اور اصدق اور اوثق ہیں عروہ سے انہوں نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے۔ پھر بزار کے طریق سے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے۔ اور پہلے جس نے اس سے منع کیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اس سے منع کیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جو روایت کی جس میں معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اس کو احمد رحمہ اللہ نے مسند میں اور ترمذی نے اور حسن کہا اس کو۔ پھر ذکر کی گئیں روایتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جس میں مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں عمرہ کرتا تو حج کرتا اور تمتع کرتا اور ثابت کیا ان کو باسانید معتبرہ متعددہ۔ پھر ذکر کیا جواب ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہ فرمایا انہوں نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے البتہ کبھی منع نہیں کیا متعہ سے بلکہ یوں فرمایا کہ پورا حج تمہارا اور پورا عمرہ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ بجا لاؤ، اور اختیار کیا انہوں نے افضل امور کو اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں سے جدا جدا سفر کے ساتھ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آئے اور یہ قران اور تمتع خاص ہے کہ جو ایک ہی سفر میں دونوں کی ادائی ہو جائے یعنی حج اور عمرہ کی افضل ہے اور تنصیص کی ہے اس کی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے اور فقہاء نے بھی اور یہ وہی افراد ہے جو بجا لائے ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی کو پسند کرتے تھے لوگوں کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چنانچہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے تھے اس آیت کی ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ کہ تمام ان کا یہ ہے کہ احرام باندھے ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے اور الگ سفر میں بجالائے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے۔ غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو اور پھر وہاں سے احرام باندھ کر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینوں سے پیشتر ہوا تو یہ دونوں نسک پورے ہوئے۔ یا عمرہ کیا اس نے قبل اشہر حج کے اور مکہ میں ٹھہرا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج و عمرہ ہوا۔ غرض یہ مذہب مختار ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور اس میں لوگوں نے غلطیاں کیں کہ انہوں نے متعہ سے منع کیا ہے اور کسی نے سمجھا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہیں اور کسی نے جانا کہ ترک اولی کی نظر سے منع کرتے ہیں (جیسا نووی رحمہ اللہ کے قول میں اوپر گزرا) اور یہ اس نے خیال کیا جس کے نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونوں قسم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اوپر گزر چکیں۔ اور کسی نے سمجھا کہ اس مسئلہ میں ان کے دو قول ہیں جیسے اور مسائل میں ان کے دو قول ہیں۔ اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا اور پھر روایات جواز کو رجوع سمجھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے ان کے منع کو ان کی رائے خیال کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وقوف میں تھے عرفات کے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا خوب بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے؟ اس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں متمتع تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور میں نے آج ہی احرام باندھا ہے یہیں سے۔ تو حکم فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کوئی تمتع نہ کرے (الحدیث) اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تھی ان کی۔ ابن حزم نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنی سب بیبیوں سے جماع کیا اور پھر صبح کو احرام باندھا اور اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بھی۔ غرض یہ رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالف ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کلام ابن قیم رحمہ اللہ کا ایسا ہی ہے بنوع اختصار و بزیادہ قلیلہ۔

بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔

(٢٩٥٠) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے گھر گئے اور انہوں نے سب لوگوں کو پوچھا یہاں تک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهٰى اِلَيَّ فَقُلْتُ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَأْسِيْ فَنَزَعَ زِرِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّيَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اَخِيْ! سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ اَعْمٰى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهٖ رَجَعَ طَرْفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلّٰى بِنَا فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهٖ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَاالْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: ((اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ)) فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيْلَهٗ وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

کہ جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ میں محمد بن علی ہوں۔ حسین رضی اللہ عنہ کا پوتا۔ سوانہوں نے میری طرف (شفقت سے) ہاتھ بڑھایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی پھر نیچے کی گھنڈی کھولی (یعنی شلوکے وغیرہ کی) اور پھر اپنی ہتھیلی رکھی میرے سینے پر دونوں چھاتیوں کے بیچ میں اور میں ان دنوں جوان لڑکا تھا پھر کہا: شاباش خوش رہو اے میرے بھتیجے اور پوچھو مجھ سے جو چاہو۔ پھر میں نے ان سے پوچھا اور وہ نابینا تھے اور اتنے میں نماز کا وقت آ گیا اور وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر کہ جب اس کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر رکھتے تھے تو وہ نیچے گر جاتے تھے اس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے اور ان کی چادر بڑی تپائی پر رکھی تھی۔ پھر نماز پڑھائی انہوں نے ہم کو (یعنی امامت کی) اور میں نے کہا کہ خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج سے (یعنی حجۃ الوداع سے) تو جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر لوگوں میں پکارا گیا دسویں سال کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں، پھر جمع ہو گئے مدینہ میں بہت سے لوگ اور سب چاہتے تھے کہ پیروی کریں رسول اللہ ﷺ کی اور ویسا ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ ﷺ کریں غرض ہم لوگ سب آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور وہاں اسماء بنت عمیس جنیں اور محمد، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہوں نے نبی ﷺ سے کہلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غسل کر لو اور لنگوٹ باندھ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندھ لو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پڑھیں مسجد میں اور سوار ہوئے قصواء اونٹنی پر یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کو لے کر وہ سیدھی ہوئی بیداء پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلہ کے) تو میں نے دیکھا آگے کی طرف جہاں تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تھے اور اپنے داہنی طرف بھی ایسی ہی بھیڑ تھی اور بائیں طرف بھی ایسی ہی بھیڑ تھی اور پیچھے بھی ایسی ہی اور رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ میں تھے اور آپ ﷺ پر قرآن شریف اترتا جاتا تھا اور آپ ﷺ اس حقیقت کو خوب جانتے تھے اور جو کام آپ ﷺ نے کیا وہی ہم نے بھی کیا، پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِیْ یُهِلُّوْنَ بِهٖ فَلَمْ یَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْهِمْ شَیْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَلْبِیَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ ؓ: لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ [عَلَیْهِ السَّلَامُ] فَقَرَأَ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ [٢/ البقرة: ١٢٥] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ فَكَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ: وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ كَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝﴾ وَ﴿قُلْ یٰاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ۝﴾ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ ((اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ)) فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْهِ حَتّٰی رَاَی الْبَیْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَةِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافِهٖ عَلَی الْمَرْوَةِ فَقَالَ: ((لَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ

آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ لبیک پکاری اور کہا: لبیك سے لا شریك لك تک (اور معنی اس کے اوپر ہو چکے ہیں) اور لوگوں نے بھی یہی لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے ہیں (یعنی نبی ﷺ کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکارے اور آپ ﷺ نے ان کو روکا نہیں) اور آپ ﷺ لبیک ہی پکارتے رہے اور جابر ؓ نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں رکھتے تھے اور عمرہ کو پہچانتے ہی نہ تھے (بلکہ ایام حج میں عمرہ بجالانا ایام جاہلیت سے برا جانتے تھے) یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ میں آئے آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ نے چھوا رکن کو (یعنی حجر اسود کو) اور طواف میں تین بار اچھل اچھل کر چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھ کے شانے اچھال اچھال کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ یعنی (مقرر کرو مقام ابراہیم علیہ السلام کو نماز کی جگہ) اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ میں کیا پھر میرے باپ کہتے تھے اور میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ذکر کیا ہو مگر نبی ﷺ ہی سے ذکر کیا ہوگا کہ آپ ﷺ نے پڑھیں دو رکعتیں اور ان میں ﴿قل هو الله احد﴾ اور ﴿قل يا ايها الكفرون﴾ پڑھا۔ پھر لوٹ کر گئے، آپ ﷺ حجر اسود کے پاس اور اس کو بوسہ دیا اور نکلے اس دروازہ سے جو صفا کی طرف ہے پھر جب صفا کے قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑھی ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ ''ہم شروع کرتے ہیں جس سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اور آپ ﷺ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور اس کی بڑائی کی (یعنی لا اله الا الله اور الله اكبر کہا اور کہا لا اله الا الله سے هزم الاحزاب وحده تک) یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اس نے اپنا وعدہ (یعنی دین کے پھیلانے کا اور اپنے نبی ﷺ کی مدد کا) اور مدد کی اس نے اپنے غلام کی (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی) اور شکست دی اکیلے اس نے سب لشکر والوں کو'' پھر اس کے بعد دعا کی، پھر ایسا ہی کہا پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْیَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْیٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً)) فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِی الْاُخْرٰی وَقَالَ: ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ)) مَرَّتَيْنِ: ((لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ)) وَقَدِمَ عَلِیٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِیِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِیْ اَمَرَنِیْ بِهٰذَا قَالَ: فَكَانَ عَلِیٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلٰی فَاطِمَةَ لِلَّذِیْ صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّیْ اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟)) قَالَ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَآ اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ ﷺ قَالَ: ((فَاِنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ فَلَا تَحِلَّ)) قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِهِ عَلِیٌّ ؓ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِهِ النَّبِیُّ ﷺ مِائَةً قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْیٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰی مِنًی فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ [...]

دعا کی غرض تین بار ایسا ہی کیا پھر اترے اور مروہ کی طرف چلے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم میدان کے بیچ میں اترے تو دوڑے یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے پھر مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا یعنی وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہاں تک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنی سات شوط ہو چکے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنی طواف وسعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اس کو عمرہ کر لے۔'' پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے اس کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے۔'' اور حضرت علی ؓ یمن سے نبی ﷺ کے اونٹ لے کر آئے اور حضرت فاطمہ ؓ کو دیکھا کہ ان میں ہیں جنہوں نے احرام کھول ڈالا اور رنگین کپڑے پہنے ہوئی ہیں اور سرمہ لگائے ہوئی ہیں تو حضرت علی ؓ نے برا مانا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا۔ پھر راوی نے کہا کہ حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ عراق میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس کے احرام کے کھولنے کے سبب سے جو انہوں نے کیا تھا پوچھنے کو رسول اللہ ﷺ سے اسی بات کو جو اس نے ذکر کی اور آپ ﷺ کو خبر دی میں نے کہ میں نے برا جانا اس کو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا۔'' (یعنی میں نے ہی ان کو احرام کھولنے کا حکم دیا ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا کہا جب حج کا قصد کیا؟'' تو میں نے عرض کی کہ میں نے کہا: یا اللہ! میں اہلال کرتا ہوں اس کا جس کا اہلال کیا ہے تیرے رسول ﷺ نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ ہدی ہے (اس لیے میں نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو۔'' کہا جابر ؓ نے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علی ؓ یمن سے [...] ﷺ [...] سب ملا کر ۱۰۰ اونٹ ہو گئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: ((إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟)) قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى

کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی ﷺ نے اور جن کے ساتھ قربانی تھی (کہ وہ محرم ہی رہے) پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) تو سب لوگ منٰی کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منٰی میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر (پانچ نمازیں) پڑھیں۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا آپ ﷺ نے اس خیمہ کا جو بالوں کا بنا ہوا تھا کہ لگایا جائے نمرہ میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش یقین کرتے تھے کہ آپ ﷺ المشعر الحرام میں وقوف کریں گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی عادت تھی ایام جاہلیت میں اور آپ وہاں سے آگے بڑھ گئے یہاں تک عرفات پہنچے اور آپ ﷺ نے خیمہ اپنا نمرہ میں لگایا اور اس میں اترے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا قصواء اونٹنی کسی گئی اور آپ ﷺ وادی کے بیچ میں پہنچے اور آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا: ”تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے، اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کیے دیتا ہوں۔ ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں اور اس کو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض میں اس کا بدلہ نہیں لیتا) اور اسی طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا۔ (یعنی کوئی اس وقت کا چڑھا سود نہ لے) اور پہلے جو سود کہ ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑ دیتے (اور طلب نہیں کرتے) عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سے کہ عورتوں پر زیادتی نہ کرو اس لیے کہ ان کو تم نے اللہ پاک کی امان سے لیا ہے اور حلال کیا ہے تم نے ان کے ستر کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں (یعنی تمہارے گھر میں) جس کا آنا تم کو ناگوار ہو، پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ ان کو سخت چوٹ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: ((أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ)) كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيْلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيْمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ

نہ لگے (یعنی ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو۔ حسن صورت میں فرق نہ آئے کہ تمہاری کھیتی اجڑ جائے) اور ان کا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی ان کی اور کپڑا ان کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں میں ایسی چیز کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت میں) اور میرا حال پوچھا جائے گا پھر تم کیا کہو گے؟'' تو ان سب نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پھر آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی انگلی) سے کہ آپ ﷺ اسے آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے: ''یا اللہ! گواہ رہو۔ یا اللہ! گواہ رہو۔ یا اللہ! گواہ رہو۔'' تین بار یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھی اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا۔ (یعنی سنت وغیرہ) پھر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ آئے کھڑے ہونے کی جگہ میں۔ پھر اونٹنی کا پیٹ کر دیا پتھروں کی طرف اور پگڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور لوٹے اور مہار قصواء کی اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ سر اس کا کجاوہ کے آگے مورک میں لگ گیا تھا (مورک وہ جگہ ہے جہاں سوار بعض وقت تھک کر اپنا پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اس جگہ رکھتا ہے) اور آپ ﷺ سیدھے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ ''اے لوگو! رساں رساں چلو آرام سے۔'' اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آ جاتے (جہاں بھیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء پڑھی ایک اذان سے (جو مغرب سے پہلے کہی) اور دو تکبیروں سے اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں نفل کچھ نہیں پڑھے (یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ ﷺ لیٹ رہے یہاں تک کہ صبح برآمد ہوئی پھر فجر کی نماز ادا کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا ﷜ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ: ((اِنْزِعُوْا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْ لَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ . [ابوداود: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶؛ ابن ماجه: ۳۰۷٤]

آپ ﷺ کے سونے بیٹھنے، اٹھنے جاگنے کھانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی یادداشت وحفاظت ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر) جب فجر خوب ظاہر ہوگئی اذان اور تکبیر کے ساتھ نماز پڑھی پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ المشعر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللّٰہ اکبر کہا اور لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور اس کی توحید پکاری اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ روشنی ہوگئی بخوبی اور لوٹے آپ ﷺ وہاں سے قبل طلوع آفتاب کے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فضل ایک نوجوان اچھے بالوں والا گورا چٹا خوبصورت جوان تھا۔ پھر جب آپ ﷺ چلے تو ایک گروہ عورتوں کا ایسا چلا جاتا تھا کہ ایک ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں اور فضل ان کی طرف دیکھنے لگے سو رسول اللہ ﷺ نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا (اور زبان سے کچھ نہ فرمایا سبحان اللہ! یہ اخلاق کی بات تھی اور نہی عن المنکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے منہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور دیکھنے لگے (یہ ان کے کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہ ﷺ کے اخلاق پر) تو رسول اللہ ﷺ نے پھر اپنا ہاتھ ادھر پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا تو فضل پھر دوسری طرف منہ پھیر کر پھر دیکھنے لگے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبریٰ پر جا نکلی ہے یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اسی کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں) اور سات کنکریاں اس کو ماریں ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں (اور دانہ باقلا کے برابر ہوں) اور وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر ماریں (کہ منیٰ اور عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائیں طرف رہا) پھر نحر کی جگہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے (قربان دست و بازو یت شوم) باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے کہ انہوں نے نحر کیے اور شریک کیا آپ ﷺ نے ان کو اپنی ہدی میں پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لیں اور ایک ہانڈی میں ڈالا اور پکایا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی اور بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی بھر وائے اولاد عبد المطلب کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بھیڑ کر کے تمہیں پانی نہ بھرنے دیں گے تو میں بھی تمہارا شریک ہو کر پانی بھرتا۔'' (یعنی جب آپ ﷺ بھرتے سنت ہو جاتا تو پھر ساری امت بھرنے لگتی) اور ان کی سقایت جاتی رہتی، پھر ان لوگوں نے ایک ڈول آپ ﷺ کو دیا اور آپ ﷺ نے اس میں سے پیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اس حدیث میں بڑے بڑے فائدے ہیں اور بہت قواعد اسلام ہیں اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثوں سے ہے کہ بخاری میں نہیں ہے۔ اور ابو داؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو بکر بن منذر نے ایک کتاب تصنیف کی ہے فقط اس کے فائدوں میں اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلے نکالے ہیں۔ اور اگر کوئی غور کرے تو اس سے بھی زیادہ پائے اور اب اتنے ٹکڑے میں جو فوائد ہیں جن پر تنبیہ کی احتیاج ہے۔ ہم ان کو ذکر کرتے ہیں۔

اول یہ کہ (جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے سب لوگوں کو پوچھا) جب لوگ ملاقات کو آئیں تو ہر ایک کی خاطر کی جائے اس کے مرتبے کے موافق جیسا سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''خیال رکھو لوگوں کے مرتبے کا۔''

دوسرے (میں نے کہا: میں محمد بن علی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا پوتا ہوں سو انہوں نے میری طرف شفقت سے ہاتھ بڑھایا) اس میں تعظیم اور خاطر داری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے۔

تیسرے جابر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مرحبا خوش رہو اور شاباش۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو آئے اس کی دلی خوشی کی کچھ بات کہنا۔

چوتھے نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیوں کو اور ان کو محبت سے جرأت دینا کہ کچھ پوچھیں اور خوف نہ کریں، اسی لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا کہ پوچھو۔

پانچویں صاحب زادہ صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ میں ان دنوں جوان تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وجہ ان سے زیادہ محبت کرنے کی اور دلجوئی کی یہی تھی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تھے اور بوڑھوں کے ساتھ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضروری نہیں اور یہ خاطر داری سبب ہوگی ان کو حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا۔

چھٹے وہ یعنی جابر رضی اللہ عنہ نابینا تھے اتنے میں نماز کا وقت آ گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت اندھے کی روا ہے اور اس کے جائز ہونے میں اختلاف نہیں مگر افضل ہونے میں تین قول ہیں شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہونا اندھے کا آنکھ والے سے افضل ہے اسے لیے کہ اس کی نگاہ کہیں نہیں پڑتی اور خیال نہیں بٹتا۔

دوسرے یہ کہ آنکھ والا افضل ہے اس لیے وہ ناپاکیوں سے خوب بچ سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ دونوں برابر ہیں اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی رحمہ اللہ سے۔

ساتویں یہ کہ گھر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا بھی ہو۔

آٹھویں یہ کہ (وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر) نماز جائز ہے ایک کپڑے سے اگر چہ اور کپڑے بھی موجود ہوں جیسے ان کی بڑی چادر دھری تھی۔

نویں تپائی وغیرہ کا گھر میں رہنا جائز ہے۔ پھر نماز پڑھائی۔ پکار دیا تا کہ لوگ تیاری کریں حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لیں اور آپ ﷺ کی باتیں اور وصیتیں خوب یاد کریں اور لوگوں کو پہنچائیں اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جائے۔

دسویں اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگوں کو آگاہ کر دے کہ اس کی سواری کے لیے تیار ہو جائیں۔

گیارہویں معلوم ہوا ... اگلے صفحہ پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) جو رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ پھر جب آپ ﷺ نے جو لوگ ہدی نہیں لائے تھے ان کو فسخ حج بعمرہ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے تامل کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ ﷺ نے عذر کیا کہ میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ میں بھی احرام کھول ڈالتا۔ اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے بھی احرام حج ہی کا باندھا تھا جو رسول اللہ ﷺ کا احرام تھا۔ انتھی۔

غرض ''ہم لوگ'' سے ''سوار ہوئے قصواء اونٹنی پر'' تک اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ چنانچہ

بارھویں بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی۔

تیرھویں نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اس میں اختلاف نہیں۔

چودھویں معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھی اور نووی نے ان کو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علما کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو اس پر کچھ دم وغیرہ لازم نہیں آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی۔ اور جن وقتوں میں نماز منع ہے اگر اس وقت احرام باندھے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑھے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑھ لے۔ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتوں کا پڑھنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے، کہ نہیں تو نہیں۔ اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہیں کہ نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی دو رکعت پڑھیں اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اور یہ نماز ظہر کی فرض تھی۔ اور احرام کی دو رکعتیں پڑھنا آپ ﷺ سے کہیں ثابت نہیں۔ سو فرض ظہر کے اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھیں۔ پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں چنانچہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں دو۔ پس یہ رکعتیں ظہر ہی کی تھیں اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہوں نے سب روایتوں میں غور نہیں کیا انہوں نے سمجھا کہ یہ احرام کی تھیں اور قصواء آپ ﷺ کی اونٹنی کا نام تھا۔

(یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کو لے کر سے وہی ہم نے بھی کیا تک) قولہ سوار اور پیادے اس سے۔

پندرھواں مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج میں سوار اور پیادہ دونوں طرح جانا روا ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور دلائل کتاب و سنت اس میں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے ﴿وَاَذِّنۡ فِي النَّاسِ بِالۡحَجِّ يَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ﴾ [۲۲/الحج: ۲۷] اور اختلاف ہے علما کا اس میں کہ افضل کیا ہے؟ سو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس میں پیروی ہے رسول اللہ ﷺ کی۔ اور اس لیے بھی کہ اس میں مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اس لیے بھی کہ اس میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہوا تنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے۔ اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں اس لیے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ پیروی رسول اللہ ﷺ کی مطلوب ہے۔

سولھواں یہ مسئلہ ہے کہ یہ جو کہا کہ ان پر قرآن اترتا تھا، اس لیے ثابت ہو گیا کہ جو عمل ان کی طرف سے روایت ہو اسی کو اختیار کرنا ضروری ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہیں نہ وہ دین ہو سکتا ہے۔

یعنی جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی لبیک پر کچھ زیادہ کیے تو آپ ﷺ نے منع نہیں کیا اس سے۔

سترھواں مسئلہ معلوم ہو گیا کہ لبیک میں زیادتی آپ ﷺ نے منظور کی اور یہ جو کہا کہ توحید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑھاتے تھے ان کو حضور نے نکال دیا اور اکثر علما نے کہا ہے کہ فقط اتنا ہی لبیک کہنا جتنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ سے جو صفا کی طرف ہے تک) اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ چنانچہ

اٹھارھواں یہ ہے کہ طواف قدوم میں آپ ﷺ نے تین بار رمل کیا اور چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔

انیسواں یہ کہ طواف سات پھیرے ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) بیسواں یہ کہ رمل اول کے تین پھیروں میں سنت ہے اور رمل اُچھل کر چلنے کو کہتے ہیں اور ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک طواف میں خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرہ کے جو طواف ہو اس میں رمل سنت نہیں اور جلدی چلنا بھی ایک میں سنت ہے دوسرے طواف میں نہیں۔ اور اس میں شافعی رحمہ اللہ کے دو قول مشہور ہیں اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہیں۔ اور یہ صورت طواف قدوم اور طواف افاضہ میں ہو سکتی ہے کہ ان دونوں کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع میں نہیں ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم میں خواہ اس کے بعد سعی کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ اور اسی طرح طواف عمرہ میں جلدی اس لیے کہ عمرہ میں اس کے بعد کوئی طواف نہیں اور اسی طرح سنت ہے اضطباع۔

اکیسواں مسئلہ اضطباع یہ ہے کہ چادر بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈال دے اور دونوں سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لے کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور دایاں کندھا کھلا رہے کہ اس میں ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اسی طواف میں سنت ہے جس میں رمل سنت ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عمرہ قضا میں مکہ کو تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے کہا کہ ان کو مدینہ کے تپ نے دبلا کر دیا اور یہ سست ہو گئے۔ سو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس طرح طواف کریں کہ کافروں پر رعب ہو جائے اور بہادری اور قوت مسلمانوں کی ان پر ظاہر ہو اور بعد اس علت دور ہو جانے کے بھی یہ حکم حجۃ الوداع میں باقی رہا، اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف حصہ مؤلفۃ القلوب کے کہ وہ نبی ﷺ کے وقت تھا اب نہ رہا۔

بائیسواں مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آ کر دو رکعت طواف کی ادا کرے۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت۔ اور شافعیہ کے اس میں تین قول ہیں۔ اول اور سب سے صحیح اور پکا یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔

دوسرا یہ کہ واجب ہیں۔ تیسرا یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ رکعتیں بھی واجب ہیں اور اگر طواف سنت ہے تو یہ بھی سنت ہیں۔ اور بہر حال اگر کسی نے ان کو نہ پڑھا تو طواف اس کا باطل نہیں ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ ان کو مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے پڑھے اور اگر وہاں جگہ نہ ملے تو حجر میں (یعنی حطیم میں پڑھے) اور نہیں تو مسجد میں، نہیں تو حرم میں اور اگر اپنے وطن میں جا کر پڑھے جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پورا طواف (یعنی سات سات شوط) کر کے پھر ہر طواف کے لیے دو دو رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے اور مکروہ نہیں۔ اور اسی کے قائل ہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور طاؤس اور عطاء اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف رحمہم اللہ اور مکروہ کہا ہے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حسن بصری رحمہ اللہ اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر رحمہم اللہ نے اور نقل کیا ہے اس کو قاضی عیاض رحمہ اللہ نے جمہور فقہا سے۔

تیئسواں مسئلہ یہ ہے کہ طواف کی رکعتوں میں پہلی رکعت میں ﴿قل یا ایها الکافرون﴾ اور دوسری میں ﴿قل هو الله احد﴾ پڑھنا سنت ہے۔

چوبیسواں مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہیں اور اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا۔

پچیسواں مسئلہ یہ ہے کہ اس روایت میں ﴿قل هو الله﴾ پہلے مذکور ہے اور ﴿قل یا ایها الکافرون﴾ بعد میں تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت میں ﴿قل هو الله﴾ پڑھے اور دوسری میں ﴿قل یا ایها الکافرون﴾ اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتیں پڑھنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس میں تعجب کریں اور بعض روایتوں میں اس کے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہم نے تیئسویں مسئلہ میں لکھا ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں فرمایا کہ طواف قدوم میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیدل کیا یا سواری پر اور جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل کیا اور جن روایتوں میں حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف میں کہا ہے کہ نبی ﷺ سوار تھے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے یہ ان کی غلطی ہے حقیقت میں یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ میں واقع ہوا ہے نہ سعی بین الصفا والمروہ میں پھر کہا ہے کہ صفا اور مروہ میں ہر بار بطن وادی (یعنی بیچ کے نشیب کی جگہ میں جہاں اب دو سبز کھمبے کھڑے کر دیئے ہیں) میں دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ میں آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ میں نے اپنے استاد شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ابن حزم رحمہ اللہ کی بھول ہے اور یہ بھول ایسی ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضور چودہ بار پھرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور وہ یہ سمجھا کہ شاید آنے اور جانے دونوں کو ملا کر ایک سعی کہتے ہیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہاں سے شروع ہوتی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے سعی مروہ پر ختم کی اور صفا سے شروع کی۔

(پھر جب صفا کے قریب پہنچنے سے طواف تمام ہوا مروہ پر تک) اس سے بہت مناسک معلوم ہوئے۔ چنانچہ

چھبیسواں مسئلہ یہ ہے کہ سعی صفا سے شروع کرنی چاہیے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اور جمہور کا نسائی میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہیں سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور سند اس کی صحیح ہے۔

ستائیسواں مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑھنا چاہیے اور اس چڑھنے میں اختلاف ہے۔ جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑھنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اس پر نہ چڑھا تو سعی صحیح ہوگی مگر فضیلت فوت ہوئی اور ابوحفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہیں ہوئی اور صواب وہی قول اول ہے مگر ضروری ہے کہ صفا کی دوڑ میں ایڑیاں لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی دوڑ میں پیر کی انگلیاں لگا کر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہو۔

اٹھائیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑھے کہ کعبہ دکھائی دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر۔

انتیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات پڑھے اور دعا کرے قبلہ رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعض نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا اور یہ جنگ جس کو خندق کہتے ہیں چوتھے سال ہجرت کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقع ہوئی۔

تیسواں یہ کہ وادی کے بیچ میں دوڑنا مستحب ہے باقی چلنا حسب عادت اور اس دوڑنے کو سعی کہتے ہیں، اور ہر بار میں جب وادی کے بیچ میں پہنچے دوڑ کر چلے اور اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا اور ان کے موافقین کا اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اس پر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی ان سے آئی ہے۔

اکتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مروہ پر پہنچ کر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔

بتیسواں مسئلہ یہ کہ معلوم ہوا کہ سعی آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچا یہ ایک پھیرا ہوا۔ اور وہاں سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے۔ ایسے ہی سات پھیرے چاہئیں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطا سے ہمارا اخلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آ جانا یہ ایک پھیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہیں ضروری ہے اور یہ قول ان کا حدیث سے مردود ہو گیا ہے اس لیے کہ اس صورت میں سعی صفا پر تمام ہوتی اور اس میں مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن برنت شافعی اور ابوبکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں ان صاحبوں کے قول کو خطا کہا ہے۔

قولہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ جن کے ساتھ قربانی تھی اس سے معلوم ہو گیا کہ انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں ہوتا جب تک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جب تک بات معلوم کر لینا ان کا کام نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام حج کا عمرہ کر کے فسخ کر ڈالتا کہ اس میں آسانی اور سہولت ہے امت کیلئے اور آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں میں تو اسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اب اس سے باطل ہو گیا قول ان لوگوں کا جو حج کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں اور اس کے مانعین دو عذر بڑے پیش کرتے ہیں۔

اول یہ کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہوا اس کے جواز و عدم جواز میں تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا جواب تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی ترک فسخ میں کہ سنت رسول الثقلین ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ ﷺ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپ ﷺ نے قیامت تک کے لیے فرما دیا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کے جواب میں تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ ترک سنت میں۔ اور

دوسرا عذر یہ کیا ہے کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فسخ حج کا حکم اس لیے دیا کہ معلوم ہو جائے ان لوگوں کو کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اس لیے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عمرہ حج کے مہینوں میں ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی زیادہ لغو ہے اور اس کا جواب اول یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذیقعدہ کے مہینے میں ہوئے تھے اور ذیقعدہ حج کے مہینوں میں سے ہے تو اب امر ممنوع کے بجا لانے کی جس کو منع کرتے ہو کیا ضرورت رہی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) دوسرے یہ ہے کہ صحیحین میں روایات متعددہ میں یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج وعمرہ دونوں کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی۔
تیسرے یہ کہ آپ ﷺ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرمادیا کہ جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے اور جس کے پاس ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ ﷺ نے یہی آرزو کی اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونوں قسم کے محرموں میں آپ ﷺ نے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہیں بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو (یعنی تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہو جائے کہ ایام حج میں عمرہ درست ہے) یہ ہر محرم میں پائی جاتی ہے اور ایسی نہیں ہے کہ ایک محرم میں پائی جائے اور دوسری میں نہ پائی جائے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہدی کو فارق ٹھہرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نہ کرے اور جو نہیں لایا ہے وہ فسخ کر دے اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسی طرح کے گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زادالمعاد میں دیئے ہیں (فمن اراد الزیادۃ فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنی علم غیب نہ ہونا۔
تینتیسواں مسئلہ ہے اس حدیث کا اور جواز فسخ حج۔
چونتیسواں اور یہ جو ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا کہ خاوند اپنی بیوی کو خلاف شرع کام پر ڈانٹ پلا سکتا ہے اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اوروں کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضور کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے۔
پینتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یوں احرام باندھے کہ یااللہ! میرا احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے۔
چھتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ انہوں نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کتروانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردوں کو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہاں افضل پر اس لیے عمل نہ کیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اس لیے یہاں تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا۔
"پھر جب ترویہ کا دن ہوا" سے لے کر "دونوں (ظہر وعصر) کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا" اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ۔
سینتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حج کیلئے آٹھویں تاریخ منیٰ کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ میں ہو وہ آٹھویں تاریخ احرام باندھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین کا کہ ان کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کی رو سے۔
اڑتیسواں یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھویں تاریخ سے پہلے منیٰ نہ جائے اور امام مالک رحمہ اللہ نے اس سے پہلے جانے کو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے جائے۔
انتالیسواں اور یہ جو فرمایا کہ آپ ﷺ بھی سوار ہوئے اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہ میں سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہوں میں حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی رحمہ اللہ نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے۔
چالیسواں یہ کہ منیٰ میں یہ پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہیں جیسے حضور ﷺ نے پڑھیں۔
اکتالیسواں یہ کہ منیٰ میں اس شب یعنی نویں رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہیں نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اس کو چھوڑ دیا تو اس پر دم واجب نہیں ہوتا اور اس پر اجماع ہے۔
بیالیسواں یہ کہ جو کہا: جب آفتاب نکل آیا اس سے ثابت ہوا کہ منیٰ سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو اور یہ سنت ہے باتفاق۔
تینتالیسواں یہ کہ نمرہ میں اترنا مستحب ہے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات میں داخل نہ ہوں جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے پھر جب آفتاب ڈھل جائے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں پھر عرفات میں داخل ہوں اس لیے نمرہ میں اترنا مسنون ہوا پھر جس کا خیمہ ہو لگایا جائے اور زوال سے قبل غسل کریں وقوف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہو جائے امام لوگوں کے ساتھ مسجد ابراہیم میں جائے اور وہاں دو چھوٹے چھوٹے خطبے پڑھے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو۔ پھر اس کے بعد ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر کے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقف میں جائے۔
چوالیسواں مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ میں یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے۔
پینتالیسواں خیموں کا رکھنا روا ہے بالوں کے ہوں خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کی بغل میں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(﴿﴾ گزشتہ سے پیوستہ) اور عرفات میں داخل نہیں قولہ. قریش یقین کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گھر والے ہیں ہم حرم سے باہر نہ جائیں گے اور مزدلفہ، حرم میں ہے پس رسول اللہ ﷺ نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ یعنی پھر لوٹو وہاں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے۔

چھیالیسواں قولہ: یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات میں داخل ہونا قبل صلوٰۃ ظہر و عصر کے خلاف سنت ہے۔

قولہ آپ ﷺ وادی کے بیچ میں پہنچے الخ یہ وادی عرنہ ہے جس میں عین کو پیش را کو زبر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات میں داخل نہیں امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اور تمام علما کا یہی قول ہے مگر امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرفات میں ہے۔

سینتالیسواں قولہ: پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہاں مستحب ہے امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس میں مالکیہ نے اور مذہب شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ حج میں چار خطبے سنت ہیں۔

ایک تو ساتویں تاریخ ذی الحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے۔

دوسرے یہی جو مذکور ہوا عرنہ میں عرفات کے دن۔

تیسرے یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ۔

چوتھے کوچ کے دن منیٰ سے جس کو یوم نحر اول کہتے ہیں اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنی بارہویں تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اس میں دو ہیں اور اسی طرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہیں مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ میں احکام ضروریہ کی تعلیم کرنا ضروری ہے۔

قولہ: اور تمہارے خون اور اموال الخ اس میں بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اس دن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا، مال لوٹنا، ایذا دینا اس کو آپ ﷺ نے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا۔

اڑتالیسواں مسئلہ یہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ ﷺ نے یہاں مال و جان کی حرمت کی تشبیہ دی۔

قولہ: ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیروں کے نیچے ہے الخ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع و شراء اور معاملات ایسے کہ جن میں ابھی قبضہ نہیں اور خون ایسے جن کا قصاص نہیں لیا گیا اور سود جو وصول نہیں کیا گیا اس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیعہ کا نام محققوں نے لکھا ہے کہ ایاس تھا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبدالمطلب کا اور بعض نے اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھروں میں گھٹنوں کے بل چلتا تھا اور بنی سعد اور بنی لیث کے بیچ میں لڑائی ہوئی اور اس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا۔

انچاسواں اور یہ جو فرمایا ڈرو اللہ سے عورتوں پر الخ اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضروری ہے اور اس بارہ میں بہت احادیث آئی ہیں اور بہت ڈرایا ہے آپ ﷺ نے ان کی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے۔'' اور امام نووی رحمہ اللہ کی اس بارہ میں ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تم نے ان کے ستر کو الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ﴾ اس حکم الٰہی سے ان کی فروج تم پر حلال ہوئی ہیں تو اس کا خیال رکھو کہ انہیں تکلیف نہ دو اور ان کے حقوق تلف نہ کرو یا اس سے مراد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہے کیونکہ مسلمان عورت غیر مسلمان مرد کو جائز نہیں یا مراد اس سے آیت ﴿فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ یا مراد کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچھونے پر الخ اس سے زنا مراد نہیں اس لیے کہ اس میں تو رجم ہے یعنی پتھراؤ کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کیساتھ تخلیہ نہ کریں یا کسی کو گھر میں نہ آنے دیں جب تک کہ اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم میں سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گھر میں آنے نہ دینا چاہیے پھر خواہ اجازت زبان سے پائی جائے خواہ عرف و عادت سے۔

پچاسواں یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کیلئے جائز ہے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جائے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنی اس میں ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق سے وہ مر گئی تو اس پر (یعنی زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اس کی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ﴿﴾)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ دے۔

اکیاون قولہ: روٹی ان کی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کھلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں۔

باون وصیت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اس کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور حدیث ان کی اس کے تمسک تک۔ معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنی اس کے اوامر پر عمل نہ کیا نواہی سے نہ بچا، قصص سے عبرت نہ پکڑی، خبروں کی تصدیق نہ کی، وعدوں کی امید نہ رکھی، وعیدوں سے خوف نہ کیا، صفات باری پر یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا۔ یہ اس کا حال ہے جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے پھر اس کا حال پوچھتے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنی بھی نہیں جانتا اور اس بد بخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے جو مردود و ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہے کہ بے فقہ کے قرآن پڑھنے سے گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبے ہیں ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو بچائے۔

ترپن مسئلے یوں پورے ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تم سے سوال ہو گا میرے حال سے یہ خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے سوال سے کہ ہر امت سے ہو گا اور ہر نبی سے اور روبکاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن شریف اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث میں اسی جنس سے ہے۔

چون مسئلے یوں پورے ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا: یا اللہ! الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ حسی کیا اس کی طرف اور باطل ہوا مذہب حیثان امت گرفتاران جہمیت کا جو قائل ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سب جگہ ہے یا زعم کرتے ہیں کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے یا مدعی ہیں کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بھی اس کے موافق نہ ہوتا تو وہ برق کی طرح چمک کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب باصواب میں اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے ذی شان کو جان جہاں اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کا جیسے عرفات میں تھا کبھی کاہے کو ہوا ہے غرض اس حدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر کیا اور معتزلہ اور منکرین صفات کو جن کے اقوال شذر مذر واقع ہوئے ہیں ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا۔ غرض جب ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بھی اس پر متعجب نہ ہوا اور کسی بدوی نے اس پر کچھ سوال نہ کیا تو اب جو ذی علم و ذی فہم اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ پرلے سرے کا گنوار اور حد درجہ کا کندہ ناتراش کج فہم و بد قماش بدعقیدہ و بدمعاش ہے۔

پچپن مسئلے یوں پورے ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ جمع یہاں جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب میں اختلاف ہے کسی نے کہا: سبب اس کا بجا آوری نسک ہے اور یہ مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اصحاب شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا: سبب اس کا سفر ہے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ جو وہیں رہتا ہو یا مکہ میں ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اس کا جمع روا نہیں جیسے قصر روا نہیں۔

چھپن مسئلے یوں پورے ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازوں کو تو اس کو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی ظہر و عصر اور پہلی نماز کیلئے اذان اور اقامت اور دوسری کیلئے فقط اقامت کہے اور ان کے بیچ میں کچھ نہ پڑھے اور اس میں شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے۔

پھر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر الحدیث اب مسائل سنو۔

ستاون قولہ: پھر آئے کھڑے ہونے کی جگہ۔ ستاون مسئلے یوں پورے ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف میں آجائے۔

اٹھاون یوں ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس میں شوافع کے تین قول ہیں اصح ان میں یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونوں برابر ہیں مگر سواری پر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے۔

انسٹھ یوں ہوئے کہ ان پتھروں کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتھر بچھے ہوئے ہیں جبل رحمت کے دامن میں اور جبل رحمت زمین عرفات کے بیچ میں واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جبل رحمت پر چڑھنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہیں کہ بے اس کے چڑھے وقوف صحیح نہیں وہ بے وقوف ہیں اور جبل رحمت پر چڑھنے کو اولیٰ جاننا مفت کی زحمت ہے بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور مستحب اور افضل وہی موقف نبی ﷺ ہے۔

ساٹھ مسئلے یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف منہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے۔ اکسٹھ یوں پورے ہوئے کہ وقوف مغرب تک چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جائے اور اس کے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پھر اگر کوئی قبل غروب کے بھی چلا گیا تو وقوف اور حج تو اس کا پورا ہو گیا مگر اس پر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے طور پر اور اس میں شافعی رحمہ اللہ کے دو قول ہیں صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ ہے کہ دم واجب ہے اور بنا اس کی اس پر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونوں کو جمع کرنا واجب ہے اور بنا اس کی صحیح تر قول یہی ہے کہ سنت ہے۔ رہا وقت کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن کے طلوع فجر تک ہے یعنی یوم النحر کی فجر تک غرض جو اس وقت میں وہاں ٹھہر گیا تھوڑی دیر بھی اس کا وقوف ہو گیا اور حج اس کو مل گیا ورنہ فوت ہو گیا یہ مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور جماہیر علما کا اور امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ صرف دن میں وقوف صحیح نہیں بلکہ کچھ رات بھی شامل ہونا ضروری ہے اور اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہیں ہوا اور امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بغیر اس کے حج صحیح نہیں ہوتا۔

باسٹھ قول اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھایا اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا درست ہے اگر جانور طاقت رکھتا ہو اور اس باب میں بہت روایتیں آئی ہیں۔

قولہ سر اس کا کجاوہ کے آگے مورک میں لگ گیا مورک وہ جگہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبھی سوار جب تھک جاتا ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہیں تو اٹھا کر وہاں رکھ لیتا ہے اور وہاں ایک چمڑا لگا ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہو گیا ایک اور مسئلہ کہ پورے ہوئے اس سے۔

تریسٹھ مسئلہ کہ سوار کو ضروری ہوا کہ پیدلوں کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے بیچ میں سواری دوڑائے نہیں کہ ان میں بھاگڑ پڑے اور کھڑبڑ ہو یا ہل چل مچے اس لیے آپ ﷺ مہار کھینچے رہے۔

چونسٹھ پورے ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سے لوٹے تو آہستہ آہستہ رساں رساں چلے جلدی چلنے کی حاجت نہیں کہ خلاف سنت ہے۔

قولہ آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حد اس کی مشہور ہے اور عرفات سے تین کوس ہے اور مزدلفہ سے منیٰ تین کوس ہے اور منیٰ سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم میں داخل ہے اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ۔

پینسٹھ یوں پورے ہوئے کہ شب کو آپ ﷺ وہاں رہے اور شب کو وہاں رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے۔

چھیاسٹھ یوں پورے ہوئے کہ آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھیں جیسے ظہر اور عصر عرفات میں پڑھی تھیں اور یہ مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ اور زفر رحمہ اللہ کا اور دوسرے اماموں کا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ عشاء میں اقامت ضروری نہیں اس لیے کہ وہ اپنے وقت پر ہے بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت میں تھی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے۔ اور

سرسٹھ مسئلے یوں پورے ہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سے جب لوٹے تو مغرب میں دیر کرے اور عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اس پر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہاں جمع تاخیر ضروری ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ سبب اس کا کیا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ سبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بھی اور اہل منیٰ کو بھی اور لوگوں کو بھی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بہ سبب سفر کے ہے اور اسی مسافر کو روا ہے جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل ہیں اور ایک قول شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر میں گو چھوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی رحمہ اللہ کا شرح مسلم میں اور عالمگیریہ میں ہے کہ جمع مزدلفہ کیلیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہیں بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی اور نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر کسی نے ارض عرفات میں یا راہ میں مزدلفہ کے مغرب پڑھ لی اور جمع نہ کی ساتھ عشاء کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہے کہ یہ ثابت نہیں ہوا رسول اللہ ﷺ سے اور بہر طور اطاعت ان کی واجب ہے امت پر اور یہی مذہب ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اور اوزاعی اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی قول یہی ہے اور ... اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت میں ادا کی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) تو بھی روا ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کوفیوں نے کہا ہے کہ ضروری ہے کہ مزدلفہ میں جمع کرے اور اس سے پہلے کہیں روا نہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہیں مگر جس کو یا جس کی سواری کو کچھ عذر ہو جائے مگر اس کو بھی ضروری ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے۔ اور

ازسٹھ مسئلے یوں پورے ہوئے کہ ان دونوں کے بیچ میں ثابت ہوا کہ سنت نہ پڑھے مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ نہ پڑھنا سنت کا شرط ہے جمع کی یا نہیں اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہیں بلکہ سنت مستحبہ ہے اور بعض اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے۔ قولہ اس کے بعد جو مذکور ہے کہ پھر آپ ﷺ لیٹ رہے۔ اور

انہتر مسئلے یوں پورے ہوئے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے یا سنت ہے صحیح قول شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہاں نہ رہا تو حج اس کا صحیح ہو گیا اور گناہ گار ہوا مگر اس پر دم واجب ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کے ترک میں گناہ نہیں اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہاں ٹھہرنا رات کو مستحب ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اس کے حج صحیح ہی نہیں ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج صحیح نہیں ہوتا اور یہ قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے کا اور ابوبکر بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا۔ اور

ستر یوں ہوئے کہ مزدلفہ میں نماز سویرے پڑھنی چاہیے صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہیں۔

اکہتر یوں ہوئے کہ صبح کی نماز میں اذان اور اقامت دونوں مسنون ہیں اور اسی طرح نمازوں میں مسافر کی اور اس میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں بھی اذان دلوائی جیسے حضر میں دلواتے تھے قولہ پھر چلے یہاں تک کہ المشعر الحرام میں آئے اور اس سے

بہتر مسئلے یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہاں وقوف بھی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بھی گزرا اور اس سے معلوم ہوا کہ المشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ المشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے۔ اور

تہتر یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہاں بھی وقوف کرنا مناسک حج میں داخل ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہیں مگر اختلاف اس میں ہے کہ یہاں سے کب چلے سو ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور جماہیر علما کا قول ہے کہ یہاں کھڑا دعا کرتا رہے اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جائے جیسے اس حدیث میں ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہاں سے روشنی ہونے سے قبل چل دے۔

چوہتر قولہ: فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتوں سے آنکھ بند کرنا چاہیے۔ پچھتر مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکھے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتھ سے تو روک دے اپنے ہاتھ سے اسی لئے آپ ﷺ نے ہاتھ رکھ دیا۔

قولہ بطن محسر میں پہنچے محسر اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فیل، اصحاب فیل کا وہاں رک گیا تھا اور روکنے کو عربی میں حسر کہتے ہیں۔

چھہتر قولہ: تب اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے چھہتر مسئلے کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گزرنا چاہیے اور یہ سب سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے پٹہ تک ہے یا ڈھیلا پہنچنے کی مسافت تک۔

ستتر قولہ: بیچ کی راہ لی اس سے پورے ستتر مسئلے ہوئے کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ سے منیٰ میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ ﷺ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ ﷺ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی اور عیدین میں بھی آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقاء میں چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا۔

اٹھتر قولہ: جمرہ عقبہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ سے آئے تو منیٰ میں پہنچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرلے اور اس سے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اس کی منیٰ میں اترنے سے پہلے ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اترے۔

اناسی قولہ: اور سات کنکریاں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر اس سے بڑے نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور کے نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں۔ اسی طرح جن چیزوں کو حجر نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزائے ارض میں جو چیز ہو درست ہے اور پورے ہوئے اس سے۔

اسی مسئلے یعنی معلوم ہوا کہ ہر کنکری پر تکبیر کہے یعنی اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکری الگ الگ مارے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی میں کھڑا ہو جیسے ہم اوپر تصریح کر چکے ہیں اور بعض نے کہا کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یوم النحر میں یہی رمی جمرہ عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہیں اور اس پر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے باجماع مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہاں تک کہ ایام رمی نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اس پر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا ہے حج فاسد ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو کچھ کافی نہیں ہوتیں۔

قولہ: پھر نحر کی جگہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ ﷺ کے سو اونٹ ہدی تھے اور پورے ہوئے۔

اکیاسی مسئلے یعنی ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے۔

بیاسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ اونٹ جو آپ ﷺ کے ساتھ آئے وہ تو آپ ﷺ نے ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے تھے وہ ان کو ذبح کیلئے دیئے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب پورے سو ہو گئے۔

تراسی مسئلہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپ نے یہ ترکیب کی اور اس کے سنت ہونے پر سب علما کا اتفاق ہے۔

چوراسی مسئلہ قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اس کا شب نحر کے نصف سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہے اور ذبح ہدی اور حلق کے پیچھے اور اس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بجا لائے بلا کراہت اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا یوم تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اس کا جب تک آدمی زندہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے تو روا نہیں اور تمام علما کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہے نہ اضطباع ہے اور اگر کسی نے طواف وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اس کے ذمہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہ ہو گیا اور اس میں نص ہے شافعی رحمہ اللہ کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بارادہ حج بجا لائے تو وہ حج اسلام کی جگہ ہو جاتا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اکثر علما نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس سے پورے ہوئے۔

پچاسی مسئلے یعنی معلوم ہوا کہ پانی بھرنا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپ ﷺ نے اس کی مگر اس خوف سے کہ بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن جائے بجا نہ لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوئے اس سے۔

چھیاسی مسئلے کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اس بارے میں آئی ہیں اور یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور ماء زمزم سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم ہے اور سب سے بدتر برہوت۔ تمام ہوئی شرح اس حدیث کی اور ہم نے اختصار کیا اس کی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اس کے و نحمد اللّٰه علىٰ اتمامه۔

(۲۹۵۱) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلٰى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ

جعفر بن محمد نے کہا: میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے حج کا حال پوچھا اور انہوں نے بیان کی حدیث جیسے حاتم بن اسماعیل نے بیان کی تھی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنی ایام جاہلیت میں) کہ ابوسیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) ان کو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو لے جاتا تھا) پھر جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ اَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُوْنُ مَنْزِلُهُ ثُمَّ فَاجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتّٰى اَتٰى بِعَرَفَاتٍ فَنَزَلَ . [راجع: ۲۹۵۰]

کیا کہ آپ ﷺ المشعر الحرام میں ٹھہریں گے اور وہیں آپ ﷺ کی منزل ہو گی اور آپ ﷺ وہاں سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا یہاں تک کہ عرفات پہنچے (یعنی قریب عرفات) اور وہاں اترے۔

فائدہ: یعنی قریش نے خیال کیا کہ آپ ﷺ مزدلفہ میں وقوف کریں گے جیسے وہ بے وقوف ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ اس سے بڑھ کر عرفات کے قریب اترے اور بعد زوال عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گزرا۔

بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

باب: اس بیان میں کہ عرفات سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

(۲۹۵۲) عَنْ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَابِرٍ ﷺ فِيْ حَدِيْثِهِ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) .

جابر رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے یہاں نحر کیا اور منیٰ ساری نحر کی جگہ ہے تو تم اپنے اترنے کی جگہ میں نحر کر دو اور میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے اور المشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا۔“

[ابوداود: ۱۹۰۷، ۱۹۰۸؛ نسائی: ۳۰۱۵، ۳۰۴۵]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ کمال نرمی اور امت کی آسانی کیلئے فرمایا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ ﷺ کے موقف اور منحر میں وہ بھیڑ بھاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض میں آدمی قربان ہو جاتے۔

(۲۹۵۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا . [ترمذی: ۸۵۶؛ نسائی: ۲۹۳۹؛

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی میں حدیث یوں مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں عادت کے موافق چلے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بیان ان سب کا مفصل اوپر گزرا۔

بَابٌ فِي الْوُقُوْفِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾.

باب: وقوف کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ ”جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی لوٹو۔“

(۲۹۵۴) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ ان کی چال پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس نام رکھتے تھے (ابوالہیثم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾. [بخاری: ٤٥٢٠؛ ابوداود: ١٩١٠؛ نسائی: ٣٠١٢]

کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور ان کی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اس لیے کہ حمس رکھتے تھے اپنے دین میں یعنی تشدد اور سختی کرتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آئیں اور وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا﴾ یعنی ''لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں۔''

(٢٩٥٥) عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ. كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَآءُ النِّسَآءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُوْنَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ: فَحَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: الْحُمْسُ هُمُ الَّذِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ: ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يُفِيْضُوْنَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يُفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ: لَا نُفِيْضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ رَجَعُوْا إِلَى عَرَفَاتٍ.

ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور ان کی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جب کہ قریش ان کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے۔ ہشام نے کہا: میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو ابھی اوپر گزرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکورہ اتری تو سب عرفات جانے لگے۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٥٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا؟ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ.

[بخاری: ١٦٦٤؛ نسائی: ٣٠١٣]

جبیر بن مطعم نے کہا کہ میرا ایک اونٹ کھو گیا اور اس کی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ تو حمس کے لوگ ہیں ان کو کیا ہوا جو یہاں تک آ گئے (یعنی قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِيْ نَسْخِ التَّحَلُّلِ مِنَ الْإِحْرَامِ وَالْأَمْرُ بِالتَّمَامِ .

باب: ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو فلاں شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی ہے اس کے جائز ہونے کا بیان۔

فائدہ: جیسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ ﷺ کا ہو وہی میرا بھی ہے اور آپ ﷺ نے اسے جائز رکھا۔

(٢٩٥٧) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِیْ: ((اَحَجَجْتَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: ((بِمَ اَهْلَلْتَ؟)) قَالَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَقَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَحِلَّ)) قَالَ: طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ: فَكُنْتُ اُفْتِیْ بِهِ النَّاسَ حَتّٰی كَانَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا مُوْسٰی! اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَائْتَمُّوْا قَالَ: فَقَدِمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَإِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ يَاْمُرُ بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰی بَلَغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ .

[بخاری: ١٥٥٩، ١٥٦٥، ١٧٢٤، ٤٣٤٦، ٤٣٩٧؛ نسائی: ٢٧٣٧، ٢٧٤١]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحائے مکہ میں تھے اور مجھ سے فرمایا: ''تم نے حج کی نیت کی؟'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا احرام باندھا؟'' میں نے عرض کی کہ میں نے کہا: لبیک مانند لبیک رسول اللہ ﷺ کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا خوب کیا، اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھول ڈالو۔'' اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں پھر میں نے طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں دیکھ دیں، پھر میں نے حج کی لبیک پکاری اور میں لوگوں کو بھی فتویٰ دیتا تھا (کہ جو حج کو آئے بے ہدی کے وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھ لے) یہاں تک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا: اے ابو موسیٰ! یا کہا اے عبداللہ بن قیس! تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک میں تمہارے پیچھے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ خلفا کی بات کو بھی احداث جانتے تھے اور نو پیدا خیال کرتے تھے اور سنت میں داخل نہ جانتے تھے اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جماعت تراویح جس کو آپ نے مقرر فرمایا تھا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تھی بلکہ اصل جماعت کی بھی ثابت تھی مگر صرف دوام اس پر رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تھا اور دوام کا حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا اتنے سے تغیر کو جوان کی جانب سے تھا آپ کو پسند نہ آیا کہ اس کو سنت میں داخل کریں۔ سبحان اللہ! کیا ادب تھا صحابہ کو جناب رسالت مآب ﷺ کا اور اسی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی نبی ﷺ کے مقابلہ میں، حجت نہیں ورنہ خلفا کی بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسیٰ نے کہا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے لوگو! جن کو میں نے فتویٰ دیا ہے (یعنی احرام کھولنے کا) تو وہ تامل کریں اس لیے کہ امیر المؤمنین آنے والے ہیں سوتم ان کی پیروی کرو کہا راوی نے پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا: اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلیں تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج وعمرہ بجالانیکا اور اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلیں تو رسول اللہ ﷺ نے احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہ پہنچ گئی اپنی جگہ پر۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اور جس کے پاس قربانی ہی نہ ہو غرض حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہاں رسول اللہ ﷺ کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال کیا کہ آپ ﷺ نے تمام صحابہ میں حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو احرام کھول ڈالے اور بعض شارحانِ حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاولیٰ کے طریق سے تھا کہ خواہش آپ رضی اللہ عنہ کی یہ تھی کہ لوگ حج کو الگ سفر میں اور عمرہ کو الگ سفر میں بجالائیں اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تھے گو وہ خیال کیسا ہی ہو۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبیداللہ بن معاذ نے، ان سے معاذ ان کے باپ نے، ان سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اس کے۔

(٢٩٥٨) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع:٢٩٤٨]

شعبہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٥٩) عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: ((بِمَ أَهْلَلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ؟)) قُلْتُ: لَا قَالَ: ((فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ)) فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَائْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ؟

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے (یعنی وہاں منزل کی ہوئی تھی) اور آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا اہلال کیا تم نے؟'' میں نے عرض کی جو اہلال نبی ﷺ کا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قربانی ساتھ لائے ہو؟'' میں نے کہا: نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو'' اور میں نے طواف کیا ویسا ہی پھر میں ایک عورت کے پاس آیا اپنی قوم کی اس نے میرے سر میں کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا غرض میں لوگوں کو یہی فتویٰ دینے لگا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ: اِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ:
﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ [٢/ البقرة: ١٩٦]
وَاِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.
[راجع: ٢٩٥٧]

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بطور حرمت کے نہیں تھا کہ فسخ احرام کو جانتے ہوں یا تمتع کو باطل خیال کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کی روایت میں آتی ہے۔

(٢٩٦٠) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِيْ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِيْ حَجَّ فِيْهِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا مُوْسٰى! كَيْفَ قُلْتَ حِيْنَ اَحْرَمْتَ؟)) قَالَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ سُقْتَ هَدْيًا؟)) فَقُلْتُ لَا قَالَ: ((فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ)) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ. [راجع: ٢٩٥٩]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کو بھیجا تھا اور میں اس سال آیا جس سال آپ ﷺ نے حج کیا آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٦١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ فَعَلَهُ وَاَصْحَابُهُ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ يَظَلُّوْا مُعْرِسِيْنَ بِهِنَّ فِي الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْحُوْنَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُوْسُهُمْ. [نسائي: ٢٧٣٤؛ ابن ماجه: ٢٩٧٩]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے متعہ کا (جیسا اوپر گزرا کہ حج کو عمرہ کر کے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھنا) تو ایک شخص نے کہا: تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے کوئی نئی بات نکالی نسک میں۔ پھر وہ ملے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی ﷺ نے متعہ کیا ہے اور ان کے اصحاب نے ایام حج میں مطلق عمرہ بجالانے کو اور پھر اس سال حج کرنے کو بھی متعہ کہتے ہیں۔ مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پھر حج کو جائیں کہ ان کے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو (اور اس حال میں عرفات کو جائیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں مانند اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں۔ اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع ان میں ظاہر ہو اور مسکنت کے سامان ان پر نمود ہوں، نہ کہ راحت و آرام کی علامتیں ان پر ظاہر ہوں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے مقابلہ میں کچھ نہیں اس لیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بھی سب طرح کی زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے۔ غرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول معارض حدیث مرفوع کے نہیں ہو سکتا نہ آپ رضی اللہ عنہ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک رائے کی بات کہی اور جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے چاہے نہ کرے۔

بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ.

باب: تمتع کے جائز ہونے کا بیان۔

(٢٩٦٢) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ: عَلِيٌّ: لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ.

عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منع کیا تمتع سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ کہا تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ ہم نے متعہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (یعنی تمتع حج کا) تو انہوں نے کہا کہ ہاں مگر ہم اس وقت ڈرتے تھے۔

فائدہ: یعنی صرف منع کرنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی تنزیہا تھا نہ تحریما اور یہ فرمانا ان کا کہ "ہم ڈرتے تھے" مراد اس سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہٰذا اس پر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے۔ مسلم نے کہا: اور بیان کی مجھ سے یہی روایت یحییٰ بن حارثی نے، ان سے خالد نے یعنی ابن الحارث نے، ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کے۔

(٢٩٦٣) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

شعبہ سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(٢٩٦٤) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہما بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَنْهَى عَنْهُ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذٰلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دونوں عسفان (کہ نام ہے ایک مقام کا) میں جمع ہوئے اور عثمان رضی اللہ عنہ متعہ سے منع کرتے تھے (یعنی ایام حج میں کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو خود نبی ﷺ نے کیا ہے اور تم اس سے منع کرتے ہو؟ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہمیں چھوڑ دو ہمارے حال پر۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارا۔

[بخاري: ١٥٦٩؛ نسائي: ٢٧٣٢]

○ ○ ○ ○

(٢٩٦٥) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمتع حج کا خاص تھا نبی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے لیے۔

[نسائي: ٢٨٠٨، ٢٨٠٩، ٢٨١٠، ٢٨١١؛ ابن ماجه: ٢٩٨٥]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ اثر معارض نہیں ہو سکتا رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے کہ آپ ﷺ نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے فرمادیا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے۔

(٢٩٦٦) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ.

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمتع حج میں ہمارے ہی لیے خاص تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[راجع: ٢٩٦٥]

○ ○ ○ ○

(٢٩٦٧) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَآءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ. [راجع: ٢٩٦٥]

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: دو متعے ایسے ہیں کہ ہمارے لیے خاص تھے۔ یعنی متعہ عورتوں کا یعنی نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک اور متعہ حج کا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ یعنی ایام حج میں عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض ان کی رائے ہے مخالف نصوص محمدیہ۔ پس حجت نہیں ہوسکتا۔

(٢٩٦٨) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ قَالَ: اَتَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ وَاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَهُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ: لٰكِنْ اَبُوْكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ ذَرٍّ ﷺ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُوْنَكُمْ. [راجع: ٢٩٦٥]

عبدالرحمٰن بن ابی الشعثاء نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تھے۔ اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے جریر رضی اللہ عنہ نے، ان سے بیان نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے باپ نے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ربذہ کو گئے اور ان سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کے لیے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہیں ہے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا اوروں کو روا نہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی رائے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہیں اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چوبیسویں مسئلہ کے ذیل میں بیان کر آئے ہیں۔

(٢٩٦٩) عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيْدٌ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ: فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِيْ بُيُوْتَ مَكَّةَ.

فزاری نے روایت کی کہ سعید نے کہا کہ روایت کی مجھ سے مروان نے جو فرزند ہیں معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ انہوں نے کہا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا متعہ کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے متعہ کیا ہے اور معاویہ اس دن کافر تھے مکہ کے گھروں میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ کافر ہونے کے دو معنی ہیں اول یہ کہ عرب کہتا ہے اکتفر الرجل کوئی شخص گاؤں میں رہے اس لیے کہ کفور گاؤں کو کہتے ہیں۔ غرض اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے اور ہم نے متعہ کیا۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ ابھی ایمان نہ لائے تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنی صحیح ہیں کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ وغیرہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتویں سال ہجرت کے ہوا اور معاویہ رضی اللہ عنہ آٹھویں سال میں جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہیں اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضاء کے ساتویں ہی سال میں ایمان لائے مگر قول اول ان کے اسلام کے باب میں صحیح ہے اور باقی عمرے جو عمرۃ القضاء کے بعد ہوئے اس میں تو معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ (نووی رحمہ اللہ)

کہا مسلم نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے یحییٰ بن سعید نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) ان سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور ان کی روایت میں ہے یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ اور کہا: روایت کی ہم سے عمرو ناقد نے، ان سے ابواحمد زبیری نے، ان سے سفیان نے اور کہا: روایت کی ہم سے محمد نے، ان سے روح بن عبادہ نے، ان سے شعبہ نے ان سب نے سلیمان سے، اسی اسناد سے مثل ان دونوں روایتوں کے۔ سفیان کی روایت میں المتعۃ فی الحج زیادہ ہے یعنی یہ سوال مذکور حج کے متعہ کا تھا۔

(٢٩٧٠) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: يَعْنِيْ مُعَاوِيَةَ.

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٧١) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے اور سفیان کی روایت میں حج تمتع کے الفاظ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٧٢) عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ: إِنِّيْ لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيْثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهٖ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ ارْتَأٰى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدَ مَاشَآءَ أَنْ يَرْتَئِيَ. [ابن ماجه:٢٩٧٨]

مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم سے آج ایک حدیث بیان کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو آج کے بعد اس کا نفع دے اور جان لو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ میں اور پھر اس پر کوئی آیت نہ اتری کہ اس کو منسوخ کرتی اور نہ ان دونوں میں عمرہ سے منع فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے چلے گئے پھر آپ ﷺ کے بعد جس کا جو جی چاہے، اپنی رائے سے کہا کرے۔

(٢٩٧٣) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ ارْتَأٰى رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَاشَآءَ يَعْنِيْ عُمَرَ. [راجع: ٢٩٧٢]

جریری سے اسی سند سے یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت میں یہ ہے کہ پھر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: ان روایتوں سے عمران رضی اللہ عنہ کا مقصود یہ ہے کہ عمرہ لانا ایام حج میں اور اسی کو تمتع کہتے ہیں جائز اور روا ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر انہوں نے انکار کیا کہ وہ اپنی رائے سے منع کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف سے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے اس کا جواز معلوم ہوا اس مقام میں غور کرنا چاہیے کہ عمر رضی اللہ عنہ باوجود یہ کہ خلیفہ خاص ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہیں مگر ان کی رائے بھی جب حدیث رسول معصوم ﷺ کے خلاف ہوئی تو سلف نے ان پر انکار کیا پھر اماموں کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیوں نہ قابل انکار و مردود ہوگی اور منع کرنا عمر رضی اللہ عنہ کا متعہ سے اس نظر سے نہ تھا کہ متعہ روا ہی نہیں بلکہ صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پھر بھی ان کی رائے پر انکار کیا اور یہاں برادرانِ احناف اعدائے انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل میں اماموں کی حلت و حرمت درپیش کی جاتی ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے انہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس۔

(٢٩٧٤) عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ

مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کروں شاید اللہ عزوجل تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اس سے منع نہ فرمایا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے اور نہ اس میں کوئی قرآن کی آیت اتری جس سے ان کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ. [نسائي: ٢٧٢٥]

جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے لیے سلام فرمایا جاتا تھا جب تک میں نے داغ نہیں لیا تھا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھ سے۔

فائدہ: یعنی مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضی اللہ عنہ کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے اس پر سلام کیا کرتے تھے، جب تک انہوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اٹھاتے تھے۔ اخیر میں جب داغ لیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے لگے (نووی رحمہ اللہ شرح مسلم)

(٢٩٧٥) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ. [راجع: ٢٩٧٥]

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٧٦) عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ فِيهَا مَا شَاءَ. [نسائي: ٢٧٢٦]

مطرف نے کہا: مجھے پیغام بھیج کر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا اس بیماری میں جس میں ان کی وفات ہوئی تھی اور کہا: میں تم سے کئی حدیثیں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے بعد تم کو اس سے نفع دے پھر اگر میں جیتا رہا (یعنی اس مرض سے اچھا ہو کر) تو تم اس کو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مر گیا تو چاہنا تو بیان کرنا۔ اول بات یہ ہے کہ مجھ پر سلام کیا گیا (یعنی فرشتوں کا) دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا (یعنی ایام حج میں) اور پھر اس میں نہ تو قرآن اترا اور نہ آپ ﷺ نے اس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رائے سے کہہ دیا (یعنی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے)

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ رائے کسی کی نبی ﷺ کی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا غیر نبی بھی سن سکتا ہے۔

(٢٩٧٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ. [راجع: ٢٩٧٦]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جان لو نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا پھر نہ تو اس بارے میں قرآن اترا اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا اور ایک شخص نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو جی چاہا کہہ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٧٨) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ. [بخاري: ١٥٧١]

مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے ان سے کہا کہ متعہ کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ اترا اس میں قرآن (یعنی اس سے نہی میں) پھر فلاں شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٢٩٧٩) وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: تَمَتَّعَ نَبِیُّ اللهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ.

[نسائی: ٢٧٢٧، ٢٧٣٨]

اور کہا امام مسلم رحمہ اللہ نے کہ روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے عبیداللہ بن عبدالمجید نے، ان سے اسمٰعیل بن مسلم نے، ان سے محمد بن واسع نے، ان سے مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی ﷺ نے اور متعہ کیا ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٨٠) عَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ قَالَ: عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِیْ كِتَابِ اللهِ يَعْنِیْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ اٰيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ بَعْدُ مَا شَآءَ.

[بخاری: ٤٥١٨]

وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے کہ روایت کی کہ مجھ سے محمد بن حاتم نے، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمران قصیر نے، ان سے ابورجاء نے، ان سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کے مگرا تنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم نے یہ (یعنی متعہ حج کا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اس کا یعنی جیسے اوپر کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اس میں نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٨١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: وَاَمَرَنَا بِهَا. [راجع: ٢٩٨٠]

ابورجاء عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا اور "اَمَرَنَا" کے الفاظ نہیں بولے۔

بَابُ وُجُوْبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ.

باب: متمتع پر قربانی واجب ہے۔

(٢٩٨٢) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَاللهِ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْیَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج میں ملا کر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع میں آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پھر لبیک پکاری حج کی اور اسی طرح لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ لبیک پکاری عمرہ اور حج کے ساتھ اور لوگوں میں کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کا جانور اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی۔ پھر جب آپ ﷺ مکہ میں پہنچے لوگوں سے فرمایا: "جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام میں دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کر کے اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ)) وَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَالْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ ۔ [بخاری: ١٦٩١؛ ابوداود: ١٨٠٥؛ نسائی: ٢٧٣١]

بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لبیک پکارے یعنی آٹھویں تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جس کو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج میں اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے۔“ اور جناب رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کود کود کر شانہ اچھال کر طواف بیت اللہ کیا (یعنی جسے رمل کہتے ہیں) اور چار بار چل کر طواف کیا (جیسے عادت کے موافق چلتے ہیں) پھر دو رکعت پڑھیں جب طواف سے فارغ ہو چکے اور دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کیں پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا ان چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی اپنی ذبح کی یوم النحر یعنی دسویں تاریخ میں اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جن کو احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قولہ متعہ کیا رسول اللہ ﷺ نے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور لغت کی رُو سے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگوں کے متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انہوں نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھ کر یہی لغت کی رُو سے متعہ اور تمتع ہوا۔ قولہ اپنے بال کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا یا منڈانا بھی مناسک حج میں داخل ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور ان کو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اور اگرچہ حلق یعنی منڈانا بالوں کا افضل ہے مگر یہاں آپ ﷺ نے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال نہ رہتے اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اس کے وجوب کے شروط کتب فقہ میں مذکور ہیں قولہ جس کو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزے اولیٰ ہیں کہ عرفہ سے بیشتر رکھ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جائے اور اگر عمرہ کے اور احرام حج کے قبل رکھے تو بھی کافی ہیں مذہب صحیح کی رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہیں اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گزر گئے تو ان کی قضا شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اب وہ روزے تین رکھ سکتا ہے بلکہ اس کو قربانی دینا ضروری ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن میں جا کر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس میں رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی اس حدیث میں اوپر گزر چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے (نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم رحمہ اللہ نے کہ روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے، ان سے ان کے باپ نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو رسول اللہ ﷺ کے تمتع سے (یعنی باعتبار تمتع لغوی کے) جو حج میں ... لوگوں کو ...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٢٩٨٣) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. [بخاري: ١٦٩١]

یہ حدیث چند الفاظ کے اختلاف سے اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِيْ وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ.

باب: قارن، مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے۔

(٢٩٨٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: ((إِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ)).

[بخاري: ١٥٦٦، ١٦٩٧، ١٧٢٥، ٤٣٩٨، ٥٩١٦؛ ابوداود: ١٨٠٦؛ نسائي: ٢٧٨٠، ٢٦٨١؛ ابن ماجه: ٣٠٤٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول! لوگوں نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام کیوں نہیں کھولا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں ہار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں۔“

○ ○ ○ ○

(٢٩٨٥) عَنْ خَالِدِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَالَكَ لَمْ تَحِلَّ؟ بِنَحْوِهِ.

[راجع: ٢٩٨٤]

کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے، ان سے خالد بن مخلد نے، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ ﷺ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کے۔

(٢٩٨٦) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: ((إِنِّيْ قَلَّدْتُ هَدْيِيْ وَلَبَّدْتُ رَأْسِيْ فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ)).

[راجع: ٢٩٨٤]

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں احرام نہ کھولوں گا جب تک حج کا احرام نہ کھولوں۔“ اور کہا مسلم رحمہ اللہ نے کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابو شیبہ نے، ان سے ابو اسامہ نے، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور روایت کی مثل حدیث مالک رحمہ اللہ کے اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٢٩٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ ﷺ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ؟ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ ((فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ)).

مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٨٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ ﷺ فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ هَدْيِي)). [راجع:٢٩٨٤]

عبد اللہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا اپنی بیبیوں کو کہ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع کے سال میں تو بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو کون روکتا ہے احرام کھولنے سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈالا ہے سو میں احرام نہ کھولوں گا۔ جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کرلوں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ قارن تھے اور قارن جب تک کہ وقوف اور رمی سے فارغ نہ ہو جب تک احرام نہیں کھول سکتا اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنی بالوں کو کسی لیس دار چیز سے جیسے گوند یا السی وغیرہ سے جمالینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونوں باتفاق مسنون ہیں۔

بَابُ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ.

باب: حاجی بوقت احصار احرام کھول سکتا ہے۔

(٢٩٨٩) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدٰى. [بخاري: ١٨٠٦، ٤١٨٣]

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نکلے ایام فتنہ میں عمرے کو اور کہا: اگر میں روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کریں گے جیسا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں کیا تھا پھر نکلے عمرہ کا احرام کر کے یہاں تک کہ بیداء پہنچے (جہاں سے رسول اللہ ﷺ کی لبیک اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم نے سنی تھی حجۃ الوداع میں) اپنے یاروں سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں سے اہلال کر سکتے ہیں تو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کرلیا اور چلے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچے اور وہاں سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ اور اسی کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قولہ: ''جیسا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا'' الخ یعنی جب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال میں کافروں کی شرارت سے روکے گئے تو آپ ﷺ نے احرام کھول ڈالا ویسے ہی اگر ہم روکے جائیں تو راہ میں احرام کھول ڈالیں گے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اس حدیث کا اور جمہور کا ابوحنیفہ ﷫ نے اور ایک گروہ نے او کہا ہے دوطواف اور دو سعی ضروری ہیں۔

کہا مسلم ﷫ نے اور روایت کی ہم سے ابوالربیع زہرانی اور ابوکامل نے دونوں نے کہا: روایت کی ہم سے حماد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر نے جو فرزند ہیں حرب کے، انہوں نے کہا: روایت کی مجھ سے اسمٰعیل نے اور حماد اور اسمٰعیل ان دونوں نے روایت کی ایوب سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی ﷺ کا ذکر فقط حدیث کے شروع میں کیا جب لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ کہیں لوگ آپ کو روکیں نہیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر روکیں تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے جیسے لیث کی روایت میں اوپر گزر چکا۔

(۲۹۹۰) عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ ﷛ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ﷛ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ وَّيُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى ذَاالْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ: اِنْ خُلِّيَ سَبِيْلِيْ قَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَعَهٗ ثُمَّ تَلَا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [۳۳/الأحزاب: ۲۱] ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْحَجِّ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى اَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ.

[بخاري: ٤١٨٤]

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ ان دونوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جن دنوں حجاج بن یوسف، ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ نہ جا سکیں تو انہوں نے کہا: اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے جب کفار قریش نے آپ ﷺ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا: اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجا لاؤں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ یعنی "تم کو اچھی پیروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ میں۔" پھر چلے یہاں تک کہ جب بیداء کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤں گا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہاں تک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہاں تک کہ حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا۔

○ ○ ○ ○

(۲۹۹۱) عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ ﷛

نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْحَجَّ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ ؓ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَقُوْلُ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا.

تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اس کو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو کر احرام کھولے۔

○ ○ ○ ○

(۲۹۹۲) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ ؓ فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ: مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوْا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: اُشْهِدُكُمْ۔ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ ؓ: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاري: ١٦٤٠؛ نسائي: ٢٧٤٥]

نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گزرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر ؓ مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے تھے اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا۔ اور نہ قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا۔ یہاں تک کہ نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا۔ اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہو گیا۔ اور عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول اللہ ﷺ نے۔

○ ○ ○ ○

(۲۹۹۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ: يَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ: اِذَنْ اَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ابن عمر ؓ سے یہ قصہ اسی طرح بیان کیا گیا ہے آپ نے سوائے حدیث کے آغاز کے نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ جب ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے تو آپ نے فرمایا کہ تب میں وہی کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا اور حدیث کے آخر میں یہ نہیں کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ. [بخاري: ١٦٣٩، ١٦٩٣]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

باب: افراد اور قران کا بیان۔

(٢٩٩٤) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى. قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا.

عبداللہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فرزند سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا لبیک پکاری ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسولِ اللہ ﷺ نے اکیلے حج کی لبیک پکاری۔

○ ○ ○ ○

(٢٩٩٥) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا قَالَ بَكْرٌ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيْتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ: مَا تَعُدُّوْنَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا)).

[بخاري: ٤٣٥٣، ٤٣٥٤؛ نسائي: ٢٧٣٠]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ لبیک پکارتے تھے حج اور عمرہ دونوں کی۔ بکر نے کہا کہ میں نے یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا: فقط حج کی لبیک پکاری۔ سو میں انس رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تو یوں کہتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ ہم کو بچہ جانتے ہو۔ میں نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی۔''

○ ○ ○ ○

(٢٩٩٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا. بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا. [راجع: ٢٩٩٥]

مضمون وہی ہے صرف الفاظ میں یہ فرق ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا ہم بچے تھے (یعنی سمجھے نہیں)

○ ○ ○ ○

فائدہ: تطبیق ان سب روایتوں میں یہی ہے کہ اول آپ ﷺ نے احرام حج مفرد کا باندھا تھا پھر عمرہ بھی ملا لیا اور آپ ﷺ قارن ہو گئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ ﷺ اول مفرد تھے پھر قارن ہوئے اور روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ میں ابتدائے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس رضی اللہ عنہ میں آخر کا کہ آپ ﷺ قارن تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ

باب: طواف قدوم اور اس کے بعد سعی مستحب ہے۔

(٢٩٩٧) عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيَصْلُحُ لِيْ أَنْ أَطُوْفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ

وبرہ نے کہا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں جانے کے درست ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: فَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ تَأْخُذَ اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟.

[نسائی: ۲۹۲۹]

جب تک عرفات میں نہ جائے تب تک طواف نہ کرے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ ﷺ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اگر سچا ہے تو۔

فائدہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے طواف قدوم حاجی کیلئے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں وقوف کرنے کے مشروع ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا سوائے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور سب علمانے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہے اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہے اور اس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات تک کسی نے نہ کیا تو فوت ہو گیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہ ہوا اور قدوم کے معنی آنے کے ہیں حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور جس نے کہ بعد وقوف عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہو گیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہو گیا نیت جب بھی لغو ٹھہری اور طواف قدوم کے بہت نام ہیں طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیہ اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اس کا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اس کی لغو ہو جائے گی اور رکن ادا ہو جائے گا جیسے کسی پر حج واجب ہوا اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا ہو جائے گا نیت بے کار ہو جائے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر تو سچا ہو یعنی اگر تو ایمان میں سچا ہے اور نبی ﷺ کا یقین سچے طور سے رکھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کا قول شریف ہوتے ہوئے کسی کے قول کی طرف التفات بھی نہ کر ابن عباس رضی اللہ عنہ ہوں یا ان کے باپ عباس رضی اللہ عنہ کیوں نہ ہوں اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ بچوں کا کام نہیں ہے بلکہ جھوٹے بے ایمانوں کا کام ہے جن کو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہیں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(۲۹۹۸) عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْهُ رَاَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ: وَاَيُّنَا۔ اَوْ اَيُّكُمْ۔ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا؟ ثُمَّ قَالَ: رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟.

[راجع: ۲۹۹۷]

وبرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں طواف کروں بیت اللہ کا اور میں نے حج کا احرام باندھا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ طواف سے تم کو کون روک سکتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے فلانے کے فرزند کو دیکھا (یعنی ابن عباس کو) کہ وہ اس کو مکروہ جانتے ہیں اور آپ ان سے زیادہ ہمارے پیارے ہیں اور میں ان کو دیکھتا ہوں کہ دنیا نے ان کو غافل کر دیا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے جس کو دنیا نے غافل نہیں کیا۔ پھر کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ میں سعی کی اور سنت اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی بہتر ہے تابعداری کیلئے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے۔

فائدہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہیں کیا یہ ان کا زہد اور تقوی تھا اور کسر نفس کی راہ سے فرمایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنَ .

باب: معتمر کا احرام سعی کے قبل اور حاجی اور قارن کا طواف قدوم سے نہیں کھلتا۔

(۲۹۹۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ . [بخاري: ۳۹۵، ۱۶۲۳، ۱۶۲۷، ۱۶۴۵، ۱۶۴۷، ۱۷۹۳؛نسائی: ۲۹۳۰، ۲۹۶۰، ۲۹۶۶؛ابن ماجه: ۲۹۵۹]

عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ میں نہیں پھرا۔ کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی سات بار اور تم کو رسول اللہ ﷺ کی پیروی خوب ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ مراد اس سے یہ ہے کہ احرام آپ ﷺ کا نہیں کھلا، جب تک کہ آپ ﷺ عمرہ میں سعی سے بھی فارغ نہ ہوئے اور تم کو یہی متابعت ان کی ضروری ہے غرض جب تک عمرہ میں صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہیں کھل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہیں کر سکتا اور جتنے امور احرام میں حرام ہوئے ہیں کوئی اس کو حلال نہیں اور یہ قول جیسا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہے یہی مذہب ہے تمام علما کا مگر قاضی عیاض رحمہ اللہ نے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ سے کہ ان دونوں نے کہا کہ بعد طواف کے احرام کھل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے کہا امام مسلم رحمہ اللہ نے کہ اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے، ان کو خبر دی محمد بن بکر نے، ان کو ابن جریج نے، ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے، ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، ان کو نبی ﷺ سے مثل ابن عیینہ کی روایت کے (یعنی جو اوپر گزری)

(۳۰۰۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ . [راجع:۲۹۹۹]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے ابن عیینہ کی طرح روایت کی۔

(۳۰۰۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ : سَلْ لِيْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَيَحِلُّ اَمْ لَا ؟ فَاِنْ قَالَ

محمد سے جو فرزند ہیں عبدالرحمٰن کے روایت ہے کہ ایک شخص نے عراق والوں سے ان سے کہا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے میرے لیے یہ پوچھ دو کہ جو شخص لبیک پکارے حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہیں؟ (یعنی احرام اس کا کھل گیا یا نہیں؟) پھر اگر وہ تم سے کہیں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَكَ: لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ: اِنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَا يَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ: فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ: بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِيْ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ: فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَاشَأْنُ اَسْمَآءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ: فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِيْنِيْ بِنَفْسِهٖ يَسْأَلُنِيْ؟ اَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ عُمَرُ رضی اللہ عنہ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُهُ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ اَفَلَا يَسْئَلُوْنَهٗ؟ وَلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُوْنَ بِشَيْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ اَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِاٰنِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ

نہیں حلال ہوا تو ان سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا۔ محمد نے کہا کہ پھر میں نے عروہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے۔ میں نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: بہت برا کہتا ہے پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے بیان کر دیا (یعنی جواب عروہ کا) تو اس نے کہا کہ ان سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور اسماء اور زبیر نے بھی دونوں نے ایسا کیوں کیا؟ محمد نے کہا: میں پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: میں اس کا حال نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آ کر کیوں نہیں پوچھ لیتا میں اس کو عراق والا جانتا ہوں میں نے کہا میں نہیں جانتا (اس وقت تک شاید ان کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد میں معلوم ہوا ہو) تب عروہ نے کہا کہ اس نے جھوٹ کہا رسول اللہ ﷺ نے جو حج کیا تو اس کی خبر دی مجھ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کیلئے مشروع ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ واجب ہے یا شرط صحت طواف کی۔ امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ شرط ہے یعنی بغیر وضو طواف صحیح نہیں اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہیں اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول یہی اس کی دلیل ہے جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کی ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے اور قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہی ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جائے اور کوئی اس پر انکار نہ کرے تو حجت ہے علی الخصوص جب فعل نبی ﷺ بھی اس پر دال ہو پھر اس کی حجت ہونے میں کیا مقال ہے) پھر حج کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور انہوں نے بھی پہلے طواف کیا۔ بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اس کے ... کئی جگہ یہی لفظ آیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رضی اللہ عنہم بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

[بخاري: ١٦١٤، ٢٦١٥، ١٦٤١]

ہے اس کو قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةً یعنی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہیں کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیتے ہوں اور حج کا احرام پھر دوبارہ مکہ سے باندھے ہوں جیسا مذہب ہے بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم رحمہ اللہ کا اور دلائل اس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور اس سائل کا بھی مذہب یہی تھا اور نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا لفظ غلط نہیں ہے بلکہ لفظ اور معنی دونوں صحیح ہیں یعنی لم یکن غیرہ تشدید یاء ہے یعنی پھر طواف کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل نہیں ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور ان کو بھی میں نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اس کو بدلا نہیں پھر معاویہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی، پھر حج کیا میں نے اپنے باپ زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو انہوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اس کو بدلا نہیں پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی یہی کرتے دیکھا پھر میں نے سب کے اخیر میں جس کو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہیں ڈالا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ تو ان کے پاس موجود ہیں یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھ لیتے اور اسی طرح جتنے لوگ گزر چکے ہیں سب لوگ جب مکہ میں قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہیں کھولتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے احرام نہیں کھلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم میں داخل ہو تو پہلے طواف کرے۔ تحیۃ المسجد نہ پڑھے اور یہ سب باتیں متفق علیہ ہیں) اور میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ تشریف لاتیں۔ (یعنی جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہو لیتیں) اور میری ماں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آئیں اور ان کی بہن (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) اور زبیر رضی اللہ عنہ اور فلانے فلانے عمرہ لے کر پھر جب حجر اسود کو چھوا حلال ہو گئیں (یعنی بعد اتمام طواف اور سعی کے) اور اس عراقی نے جو کہا جھوٹ کہا (اس مسئلہ میں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ جو کہا کہ مجھے میری ماں نے خبر دی ہے وہ آئیں اور ان کی بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چھوا اور حلال ہوئیں اور مراد ان چھونے والوں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور لوگ ہیں اس لیے کہ یہ ان دنوں حائضہ تھیں اور انہوں نے طواف تو بعد وقوف عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع میں اور اسی طرح جو قول اسماء کا آگے کی روایت میں ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ کا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی ﷺ کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان لوگوں کا عمرہ تھا جو حج سے فسخ کر کے عمرہ کر دیا اور حضور کے حال کا استثناء اس لیے نہیں کیا کہ قصہ ان کا مشہور تھا اور پھر یہی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اس عمرہ کا ہو جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تنعیم سے لائیں تھیں اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تھا اس نے خطا کی اس لیے کہ حدیث میں تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور جو یہ فرمایا کہ جب حجر اسود کو چھوا حلال ہو گئیں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ قبل سعی کے حلال ہو گئیں بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چھوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت میں مقدر ہے اس لیے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہیں ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بھی ضروری ہے اور راوی نے اس تفسیر کو بہ سبب شہرت کے چھوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہیں اور اس کے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہیں ہو سکتی اس لیے کہ یہ حدیث بالا جماع مؤول ہے۔ (نووی)

(٣٠٠٢) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ)) فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ: فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ؟

[نسائی: ٢٩٩٢؛ ابن ماجہ: ٢٩٨٣]

اسماء رضی اللہ عنہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم احرام باندھ کر نکلے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے ساتھ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے۔" اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی سو میں نے احرام کھول ڈالا اور زبیر کے ساتھ ہدی تھی (یہ ان کے شوہر تھے) سو انہوں نے احرام نہ کھولا اسماء کہتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور زبیر کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے کہا کہ تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ (اس لیے میں احرام میں ہوں اور یہ احتیاط اور تقویٰ کی بات ہے کہ شاید بی بی کی طرف مائل ہوں اور شہوت سے چھیڑ چھاڑ ہو) تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی؟ (یہ انہوں نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو کر عورتوں سے کیا ڈرتے ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٠٠٣) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ: اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ؟

[راجع: ٣٠٠٢]

اسماء رضی اللہ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تو انہوں نے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی؟

○ ○ ○ ○

(٣٠٠٤) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ رضي الله عنها كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ [وَسَلَّمَ] لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ

ابوالاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ نے جو کہ مولیٰ ہیں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے ان سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجون کے اوپر گزرتیں (حجون بفتح قریب مکہ کی بلندی کی طرف اور جب جانے والا محصب پر چڑھتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول ﷺ پر کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اترے ہیں اور ہمارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ: أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ: عَبْدَ اللّٰهِ.

[بخاري: ١٧٩٢]

پاس ان دنوں بوجھ کم تھے اور سواریاں تھوڑی تھیں اور توشہ قلیل تھا (یعنی عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور میں نے اور میری بہن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اور زبیر رضی اللہ عنہ نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنی طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئی پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا اور ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسماء رضی اللہ عنہا کے مولیٰ نے اور ان کا نام عبداللہ نہیں لیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ.

باب: حج تمتع کے بارے میں۔

(٣٠٠٥) عَنْ مُسْلِمِ الْقُرِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ؟ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ: هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا.

مسلم قری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حج کے تمتع کو پوچھا تو انہوں نے اجازت دی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی ماں موجود ہیں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہا انہوں نے کہ پھر ہم ان کے پاس گئے اور ان کو دیکھا کہ وہ ایک فربہ عورت ہیں اور نابینا۔ سو انہوں نے کہا کہ بے شک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ ﷺ نے۔

(٣٠٠٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ: مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ.

شعبہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمٰن کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مگر اوپر کی روایت میں صاف تصریح آ چکی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے متعہ حج کا پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے۔ مسلم رحمہ اللہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے، ان سے روح نے، کہا مسلم رحمہ اللہ نے کہ روایت کی ہم سے ابوداؤد مبارکی نے، ان سے ابوشہاب نے، اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے، ان سے یحییٰ بن کثیر نے، ان سب نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحییٰ بن کثیر دونوں نے مجھ سے کہا جیسا کہ نضر نے کہا تھا (یعنی اوپر کی روایت میں کہ اہلال کیا رسول اللہ ﷺ نے حج کا) اور ابوشہاب کی روایت میں یہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور ان سب راویوں کی روایت میں یہ مضمون ہے کہ آپ ﷺ نے نماز صبح کی بطحاء میں پڑھی۔ سوا جہضمی کی روایت کے اس میں اس کا ذکر نہیں۔

(٣٠٠٧) عَنْ مُسْلِمِ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ

مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ لبیک پکاری نبی ﷺ نے عمرہ کی، اور آپ کے اصحاب نے حج کی اور احرام نہیں کھولا اور نہ ان لوگوں نے جو قربانی لائے تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاَهَلَّ اَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَلَامَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ اَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ.

[ابوداود: ١٨٠٤؛ نسائي: ٢٨١٣]

- اور باقی لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور طلحہ بن عبیداللہ ان میں تھے جو قربانی لائے تھے سو انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے، ان سے محمد نے یعنی ابن جعفر نے، ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ ان لوگوں میں تھے جو قربانی نہیں لائے تھے اور ایک اور شخص بھی انہی میں تھے سو ان دونوں نے احرام کھول ڈالا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٠٠٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَاَحَلَّا.

[راجع: ٣٠٠٧]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ اور ایک شخص جن کے پاس قربانی نہیں تھی وہ دونوں حلال ہو گئے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ.

باب: حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان۔

(٣٠٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُوْلُوْنَ: اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْاَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ [فَـ] قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: ((الْحِلُّ كُلُّهُ)).

[بخاري: ١٥٦٤، ٣٨٣٢؛ نسائي: ٢٨١٢]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ لوگ جاہلیت میں (یعنی اسلام کے زمانہ سے پہلے) حج کے دنوں میں عمرہ لانے کو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینہ کو صفر کر دیا کرتے تھے (یعنی اس لیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم تو وہ گھبرا جاتے اور لوٹ پوٹ نہ کر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہ صفر کو لکھ دیا اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کی طرح اس کا ادب کیا اور یہی نسئی تھی جس کو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کی عادت فرماتا ہے) کہتے تھے: جب اونٹوں کی پیٹھیں اچھی ہو جائیں (یعنی جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہیں اور زخمی ہو گئیں ہیں) اور راستوں سے حاجیوں کے اونٹوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ تمام ہو جائے تب عمرہ جائز ہے عمرہ کرنے والے کو پھر جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ چوتھی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنا دیں (جیسے مذہب ابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گزر چکا) سو یہ لوگوں کو بڑی انوکھی بات لگی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کیسے حلال ہوں! (یعنی پورے یا ادھورے کہ بعض چیز سے بچتے رہیں) تو آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ”پورے حلال ہو۔“ یعنی کسی چیز سے پرہیز کی ضرورت نہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۰۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ: اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ: لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ: ((مَنْ شَاءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً)).

[بخاري: ۱۰۸۵؛ نسائي: ۲۸۷۱]

عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما کے فرزند فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لبیک پکاری حج کی پھر جب چار تاریخیں گزریں ذی الحجہ کی اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا: ”جس کا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے۔“

○ ○ ○ ○

(۳۰۱۱) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ: اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ وَاَمَّا اَبُوْ شِهَابٍ فَفِيْ رِوَايَتِهٖ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا: فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْهُ.

[راجع: ۳۰۱۰]

چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۰۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً. [راجع: ۳۰۱۰]

عبداللہ، عباس رضی اللہ عنہ کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ میں آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا: ”اس کو عمرہ کر ڈالو۔“

○ ○ ○ ○

(۳۰۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِيْ طُوًى وَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّحَوِّلُوْا اِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ. [راجع: ۳۰۱۰]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی ذی طویٰ میں (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ میں صبح آئے آپ ﷺ جب تاریخ چوتھی گزر چکی ذی الحجہ کی اور اپنے یاروں کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالیں۔ مگر جن کے پاس قربانی ہو۔

(۳۰۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [ابوداود: ۱۷۹۰؛ نسائي: ۲۸۱۴]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ جس سے ہم نے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کھول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنوں میں روا ہو گیا قیامت تک۔“

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: رد ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے تھے۔

(۳۰۱۵) عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَاَمَرَنِيْ بِهَا۔ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ رَاَيْتُ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ! اَللّٰهُ اَكْبَرُ! سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[بخاري: ۱۵٦۷، ۱٦۸۸]

شعبہ نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے پوچھا سو انہوں نے مجھے حکم دیا اور پھر میں بیت اللہ کے پاس جا کر سو رہا اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی مقبول ہے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خواب بیان کیا کہا: سب بزرگی اللہ کو ہے۔ سب بزرگی اللہ کو ہے، یہ سنت ہے ابوالقاسم ﷺ کی۔ (یعنی پھر کیوں نہ قبول ہو)

○ ○ ○ ○

بَابُ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ وَاِشْعَارِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: قربانی کی کوہان چیرنے اور اس کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان۔

(۳۰۱٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ . [ابوداود: ۱۷۵۲، ۱۷۵۳؛ ترمذي: ۹۰٦؛ نسائي: ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۸۱؛ ابن ماجه: ۳۰۹۷]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی ذوالحلیفہ میں اور اپنی اونٹنی کو منگایا (یعنی قربانی کی) اور اس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا (یعنی ایک زخم لگا دیا) اور خون کو صاف کر دیا اور اس کے گلے میں دو جوتوں کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے لبیک پکاری (یعنی اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے مگر یہاں بھی پکاری)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ کونچا دے دینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پہچانا جائے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تاکہ کوئی اس کو ایذا نہ دے اور لوٹے نہیں اور یہ مستحب ہے انہی روایتوں کی رو سے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس کو جو بدعت کہا ہے یہ قول ان کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید ان کو یہ احادیث نہیں پہنچیں اور اسی کو اشعار کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے جو اس کو مثلہ کہا ہے وہ قول بھی لغو ہے اس لیے کہ یہ مثلہ نہیں بلکہ مانند فصد و حجامت کے ہے یا مانند ختان اور داغ کے۔ اس اشعار کی جگہ تمام علمائے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہان شتر کی اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بائیں جانب ہے اور اس روایت میں ان کا رد ہے اور بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے نزدیک شافعیہ کے اور نزدیک تمام علمائے سلف و خلف کے سوا امام مالک رحمہ اللہ کے کہ وہ اس کے قائل نہیں ہیں اور شاید ان کو یہ احادیث صحیحہ نہیں پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اس باب میں بہت ہیں اور وہ حجت ہیں اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضروری نہیں اس لیے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اور اسی طرح ہار ڈالنا بھی اور دونوں چیزوں کو جمع کرنا جیسے اونٹ کیلئے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کیلئے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا دو جوتوں کا بھی مستحب ہے اور یہی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) تمام علما کا اور اگر دھاگہ چمڑا کچھ اور ڈال دیا تو بھی روا ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہ اونٹنی اس کے سوا تھی جسے اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج میں افضل ہے پیدل چلنے سے۔ کہا مسلم ؒ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن مثنیٰ نے، ان سے معاذ نے، ان سے ہشام ان کے باپ نے، ان سے قتادہ نے، اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت میں ہے مگر اس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ جب ذی الحلیفہ میں آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہیں کیا۔

(٣٠١٧) عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلْ: صَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ.

[راجع: ٣٠١٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ ذوالحلیفہ آئے۔ اس میں ظہر کی نماز کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠١٨) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ ؓ: مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ؟ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

قتادہ نے کہا: میں نے ابوحسان اعرج سے سنا ہے کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ میں سے کہا کہ اے ابن عباس ؓ! یہ کیا فتویٰ آپ دیتے ہیں جس میں لوگ مشغول ہو رہے ہیں یا جس میں لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی حاجیوں میں سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) سو وہ حلال ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے تمہارے نبی ﷺ کی اگرچہ تمہاری ناک میں خاک بھر جائے۔ (یعنی تمہارے خلاف ہو تو ہوا کرے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٠١٩) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ ؓ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ ' الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

قتادہ سے روایت ہے کہ ابوحسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس ؓ سے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اس کو عمرہ کر ڈالے (یعنی اگرچہ احرام حج کا ہو۔) تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی ﷺ کی ہے اگرچہ تمہاری ناک میں خاک بھرے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٠٢٠) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ يَقُوْلُ: لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ يَقُوْلُ: هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ

عطاء نے کہا کہ ابن عباس ؓ فتویٰ دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی پہلے پہل مکہ کے آتے ہی) وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنی معتمر ہو) میں نے عطاء سے کہا کہ وہ یہ بات کہاں سے کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''پھر جگہ اس قربانی کے پہنچنے کی بیت اللہ تک ہے۔'' تو میں نے کہا: یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابن عباس ؓ کا قول یہ ہے کہ محل اس کا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اس کے اور وہ یہ بات نبی ﷺ کے فعل مبارک سے نکالتے تھے آپ ﷺ نے خود حکم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْوَدَاعِ. [بخاري:٤٣٩٦]

فرمایا کہ لوگ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع میں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب بھی یہی ہے کہ حاجی بھی جب طواف کرے بیت اللہ کا تو اس کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا چاہیے اور یہ مذہب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب جمہور کے خلاف ہے، سلف ہوں خواہ خلف اس لیے کہ تمام علما کا قول یہ ہے کہ حاجی صرف طواف سے حلال نہیں ہوتا بلکہ جب تک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہ ہو وہ محرم ہے اور تین چیزوں کے بجالانے سے دونوں طرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہو جائے وہ تینوں یہ ہیں رمی جمرہ عقبہ اور حلق اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف زیارت نہیں کیا تو سب اس کو حلال ہوئی سوائے عورت کے اور اس آیت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی کچھ دلیل نہیں اس لیے کہ آیت کا مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنی وہاں ذبح کی جائے یعنی حرم میں اور اس میں احرام کھولنے نہ کھولنے کا مطلق ذکر نہیں اور استدلال ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع میں اپنے یاروں کو کہ احرام کھول ڈالیں سو یہ بھی ایسا ہے کہ ان کے مذہب پر اس کو دلالت نہیں اس لیے کہ آپ نے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کیلئے تھا یہ خلاصہ تقریر ہے نووی رحمہ اللہ کی اور ابن قیم رحمہ اللہ کا مختار یہی ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث میں مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی رحمہ اللہ کا کہ اجازت فسخ کی خاص تھی حجۃ الوداع کے سال کیلئے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گزر چکا ہے کہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ حکم فسخ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں یہ اسی سال کیلئے ہے کہ ہمیشہ کیلئے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ابدالآباد کیلئے ہے۔" اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ میں آ چکی ہے غرض خاص کرنا فسخ اسی سال کے ساتھ جیسا نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے عجیب بات ہے پس حدیث کی رد سے مذہب ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے کہ وہ بھی ساری امت کیلئے فسخ حج بعمرہ کو جائز جانتے ہیں اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت میں خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اور کچھ ابتدا میں خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے مانع ہوئے پھر نہیں بدل سکتا حکم رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمر رضی اللہ عنہ کے منع سے اور زاد المعاد میں ہے کہ رجوع بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس منع سے ثابت ہوا ہے۔ فمن شاء زيادة الاطلاع فليرجع اليه.

بَابُ التَّقْصِيرِ فِي الْعُمْرَةِ.

باب: معتمر اپنے بال کتر بھی سکتا ہے مونڈنا واجب نہیں۔

(٣٠٢١) عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ: أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ؟ قُلْتُ لَهُ: لَا أَعْلَمُ هٰذِهِ إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ.

[بخاري: ١٧٣٠؛ ابوداود: ١٨٠٢، ١٨٠٣؛ نسائي: ٢٧٣٦]

طاؤس رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا، مجھ سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہیں مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے سو میں نے ان کو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٢٢) عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ. [راجع:٣٠٢١]

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے بال کترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی بھال سے یا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بال کتروا رہے ہیں تیر کی بھال سے مروہ پر۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج و عمرہ میں اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع میں افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کتروائے۔ حج کے بعد منڈائے کہ دونوں کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر، حلق مروہ کے پاس ہو عمرہ میں کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منیٰ میں کرے اور اگر حرم میں کہیں اور بھی ہو تو روا ہے اور یہ روایت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کہ انہوں نے نبی ﷺ کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ میں ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ ﷺ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے منیٰ میں حلق کیا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے مبارک بال تقسیم کئے اور حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ عمرہ قضا پر بھی محمول نہیں ہو سکتی اس لیے کہ عمرہ قضا سن سات میں ہوا ہے ہجرت کے اور اس وقت تک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایمان نہیں لائے تھے اس لیے کہ وہ آٹھویں سال ہجرت کے ایمان لائے تھے۔ یہی قول صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع میں سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی ان لوگوں سے کہ نبی ﷺ کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ ﷺ قارن تھے جیسا روایات متعددہ میں اوپر مذکور ہوا کہ آپ ﷺ کے ساتھ ہدی تھی اس لیے آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ.

باب: حج میں تمتع اور قران جائز ہے۔

(٣٠٢٣) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِنًى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ میں آئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں مگر وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی ہے پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی ذوالحجہ کی اور سب منیٰ کو چلے تو پھر لبیک پکاری حج کی یعنی بیچ میں عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردوں کو اور عورتیں اس آواز سے کہیں کہ آپ سنیں اور مردوں کا پکارنا سب علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

(٣٠٢٤) عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا.

جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٢٥) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

[انظر في مسلم: ٣٤١٧]

ابونضرہ نے کہا کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ دونوں متعوں میں اختلاف کر رہے ہیں (یعنی ایک متعہ نساء میں اور ایک متعہ حج میں) تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے دونوں متعے رسول اللہ ﷺ کے آگے کیے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو منع فرمایا تو ہم نے نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: منع فرمانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا متعۂ حج کو اس راہ سے تھا کہ آپ کی غرض تھی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ سفر میں بجالائیں تو یہ منع اس نظر سے تھا کہ افضل کو کیوں ترک کرتے ہیں اگرچہ تمتع کو بھی جائز جانتے تھے اور متعۂ نساء کا منع فرمانا اس نظر سے تھا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے مگر اس کی حرمت سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم آگاہ نہ تھے اس لیے آپ نے اس کی حرمت کو مشہور کر دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بَابُ إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهِ.

باب: نبی اکرم ﷺ کے احرام اور ھدی کے بیان میں۔

(۳۰۲۶) عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ عَلِيًّا ؓ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِمَ أَهْلَلْتَ)) قَالَ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ)).

[بخاري: ١٥٥٨؛ ترمذي: ٩٥٦]

انس ؓ نے کہا کہ حضرت علی ؓ یمن سے آئے اور نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کیا احرام باندھا؟'' انہوں نے کہا: میں نے یوں لبیک پکاری کہ جو نبی ﷺ کی ہو وہی میری لبیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو میں عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا۔'' (یعنی اب تم بھی احرام نہ کھولنا جیسے میں نہ کھولوں گا)۔

(۳۰۲۷) عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ ((لَحَلَلْتُ)).

[راجع: ٣٠٢٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۰۲۸) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا)). [ابوداود: ١٧٩٥؛ نسائي: ٢٧٢٨]

یحییٰ وغیرہ نے انس ؓ سے سنا کہ انہوں نے کہا: سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی۔

○ ○ ○ ○

(۳۰۲۹) عَنْ أَنَسٍ ؓ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا)) وَقَالَ حُمَيْدٌ: قَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ)).

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے ایک روایت میں ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا)) کے الفاظ ہیں اور دوسری روایت میں ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ)) کے الفاظ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۳۰۳۰) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا)).

حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انہوں نے ابوہریرہ ؓ سے سنا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ''کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسیٰ علیہ السلام فرزند مریم کے روحاء کی گھاٹی میں جو کہ مکہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے، ایک ہی ساتھ۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہے گا۔ اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کریں گے اور وہ صاحب وحی ہیں نہ کہ متمذہب بہ مذاہب اہل تقلید، جیسا کہ مقلدوں کا وہم باطل ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر۔ معاذ اللہ باطل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٠٣١) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ)).

وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٣٢) عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا.

کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرملہ نے، ان سے ابن وہب نے، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حنظلہ بن علی اسلمی نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''اس پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے۔'' آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت میں دونوں راویوں نے بیان کیا ہے۔

بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَمَانِهِنَّ.

نبی ﷺ کے عمروں اور ان کے اوقات کا بیان۔

(٣٠٣٣) عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْزَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

[بخاري: ١٧٧٨، ١٧٧٩، ١٧٨٠، ٣٠٦٦، ٤١٤٨؛ ابوداود: ١٩٩٤؛ ترمذي: ٨١٥]

قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے اور سب ذی قعدہ میں مگر جو حج کے ساتھ ہوا کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں، دوسرا اس کے بعد سال میں ذی قعدہ میں، تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذیقعدہ میں اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٣٤) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا ﷺ كَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: حَجَّةً وَاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَدَّابٍ.

قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے حج کیے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرے کیے۔ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت میں گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٣٥) عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ

ابواسحٰق نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے جہادوں میں رہے؟ انہوں نے کہا: سترہ میں اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اور ابواسحاق نے کہا: دوسرا جب حج کیا کہ مکہ میں تھے یعنی قبل ہجرت کے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْوَدَاعِ قَالَ أَبُوْإِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى.

[بخاري: ٣٩٤٩، ٤٤٠٤، ٤٤٧١؛ ترمذي: ١٦٧٦؛ وانظر في مسلم: ٤٦٩٢، ٤٦٩٣]

○ ○ ○ ○

(٣٠٣٦) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ رَجَبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَيْ أُمَّتَاهُ! أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَتْ: وَمَا يَقُوْلُ؟ قُلْتُ يَقُوْلُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ رَجَبٍ فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ! مَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ: وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ: لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ.

عطاء رحمہ اللہ نے کہا: خبر دی مجھے عروہ نے کہا: میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور ہم ان کے مسواک کی آواز سن رہے تھے۔ سو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ اے میری ماں آپ سنتی ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ اللہ بخشے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو قسم ہے میری جان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی اور نہ ہاں کہا نہ نا، اور چپ ہو رہے۔

(٣٠٣٧) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَوٰتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَقَالَ: أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ: أَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى مَا يَقُوْلُ أَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا يَقُوْلُ؟ قَالَ يَقُوْلُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ!

مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں اور عروہ دونوں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گئے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے، سو میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بدعت ہے (یعنی مسجد میں ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوۃ مفروضہ کے بدعت ہے) پھر ان سے کہا عروہ نے اے ابوعبدالرحمٰن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک ان میں سے رجب میں ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم ان کی تکذیب کریں یا ان کو رد کر دیں اور مسواک کرنے کی آواز سنی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کہ وہ حجرے میں تھیں۔ سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہیں اے مؤمنوں کی ماں! جو ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں ایک رجب میں تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَااعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ .

ابوعبدالرحمٰن پر، رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جو یہ ان کے ساتھ نہ ہوں اور رجب میں آپ ﷺ نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔

[بخاري: ۱۷۷۵، ۴۲۵۳، ۵۲۵۴؛ ابوداود: ۱۹۹۲؛ ترمذي: ۹۳۳]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حاصل ان سب روایتوں کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ میں سال حدیبیہ میں چھٹے سال میں ہجرت کے اور اس عمرے سے کافروں نے روکا اور سب نے احرام کھول ڈالا بغیر اس کے کہ طواف وسعی فرمائیں اور یہ بھی عمروں میں شمار کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور میں سن سات ہجری میں اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تھا اور تیسرا ماہ مذکور میں سن آٹھ ہجری میں اور اسی سال مکہ فتح ہوا تھا۔ اور چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اس کا ماہ ذی قعدہ میں ہوا اور اعمال اس کے ذی الحجہ میں ہوئے اور ماہ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ علما نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بات رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ میں اس لیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کہ وہ ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے چنانچہ اوپر گزر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپ ﷺ نے ایک ہی حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم میں ایک حج ہی مروی ہے اور کتب میں دو بھی آئے ہیں اور زید بن ارقم کی روایت میں یہاں انیس ہی جہاد مذکور ہیں اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کے پچیس ہیں اور بعض نے ستائیس بھی کہے ہیں اور اس کے سوا اور بھی اقوال ہیں کہ وہ کتب مغازی میں مشہور ہیں اور یہ جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لعمری یعنی قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول چال ہے اور بعض نے اس سے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوٰۃ ضحیٰ کو اس نظر سے تھا کہ اس کے لیے اجتماع کرنا اور مساجد میں مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا بدعت ہے اگرچہ اصل اس کی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بھی ثابت ہو وہ بھی ہیئت شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت میں فرض کا سا اہتمام اور مستحب میں واجب کا سا انتظام اور مکروہات سے حرام کا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو بدعات میں داخل کر دیتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ.

باب: رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت۔

(۳۰۳۸) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُنَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ۔ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا: ((مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا؟)) قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ: ((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)) .

عطاء نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا کہ کیوں تم ہمارے ساتھ حج کو نہیں چلتیں؟ تو انہوں نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے لیے دو ہی اونٹ تھے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گیا کہ اس پر ہم پانی لاتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا جب رمضان آئے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اس کا بھی ثواب حج کے برابر ہے۔“

[بخاري: ۱۷۸۲؛ نسائي: ۲۱۰۹]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی ثواب اگرچہ اس کا حج کے برابر ہے مگر یہ نہیں کہ حج فرض اس کے ذمہ سے اتر جائے اور اس عورت پر حج فرض نہ تھا کہ اس کے پاس سواری نہ تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۰۳۹) عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ: ((مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا؟)) قَالَتْ: نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ -زَوْجِهَا- حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِيْ غُلَامُنَا قَالَ: ((فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْحَجَّةً مَّعِيْ)).

[بخاری: ۱۸۶۳]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو ۲ اونٹ تھے، ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کو گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا چھوکرا پانی لاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ عمرہ رمضان میں حج کے برابر ہے۔'' یا فرمایا: ''ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' اور یہ بھی ہے کہ ان صحابیہ کا نام ام سنان رضی اللہ عنہا تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.

باب: مکہ میں دخول بلند راستے سے اور خروج نشیب سے مستحب ہے۔

(۳۰۴۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر) اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو اونچے ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے۔

فائدہ: اور یہی مستحب ہے مکہ جانے والوں کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے شہر سے نکلنے والے کو۔

(۳۰۴۱) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ.

[بخاری: ۱۵۷۶؛ ابوداود: ۱۸۶۶؛ نسائی: ۲۸۶۵]

عبیداللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحاء میں ہے (اور وہ ایک مقام کا نام ہے محصب کے بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اس سے مقابر مکہ میں اتر جاتے ہیں)

(۳۰۴۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا. [بخاری: ۱۵۷۷؛ ابوداود: ۱۸۶۹؛ ترمذی: ۸۵۳]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو داخل ہوئے اوپر کی طرف سے اور نکلے تو نیچے کی طرف سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۰۴۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ اَبِيْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کداء کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ ... ٹیلہ ہے ... کی بلندی کی طرف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ.
[بخاري: ١٥٧٨؛ ابو داود: ١٨٦٨]

اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلہ ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے والدین دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی طرف سے داخل ہوتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا.

باب: ذی طویٰ میں رات کو رہنا اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا مستحب ہے۔

(٣٠٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُاللهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ: حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى: أَوْ قَالَ: حَتَّى أَصْبَحَ. [بخاري: ١٥٧٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شب کو ذی طویٰ میں رہے، (ذی طویٰ ایک مقام مشہور ہے مکہ کے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ میں داخل ہوئے اور عبداللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طویٰ میں آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی۔

(٣٠٤٥) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ. [بخاري: ١٥٥٣، ١٥٧٣، ١٧٦٩؛ ابو داود: ١٨٦٥]

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں نہ جاتے جب تک ذی طویٰ میں رات کو نہ رہتے پھر جب وہاں صبح ہو جاتی نہاتے پھر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٤٦) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ.
[بخاري: ٤٨٤، ٤٩١؛ نسائي: ٢٨٦٢]

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اترتے تھے ذی طویٰ میں اور شب کو وہاں رہتے یہاں تک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کی جگہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اس مسجد میں نہیں ہے جو وہاں بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلے پر۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٤٧) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ

نافع کو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منہ کیا طرف دونوں ٹیلوں کے اس پہاڑ کے جو پہاڑ ان کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور اس مسجد کو جو وہاں بنی ہے بائیں طرف کر دیتے ہیں، اس مسجد کے کنارے ٹیلے کے اور جائے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی جگہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْنَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ. [بخاری: ٤٩٢]

اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے، اس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کچھ کم وبیش پھر نماز پڑھتے تھے منہ کیے ہوئے دونوں ٹیلوں کی طرف اس لمبے پہاڑ کے جو تیرے اور کعبہ کے بیچ میں ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے ان پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طویٰ میں رہنا جس کی راہ میں پڑے، ورنہ اس کے بعد کا اندازہ کرلے اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہوسکے تو تیمم کرے اور شب کو ذی طویٰ میں رہنا بھی مستحب ہے اور مکہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور بعض نے کہا: رات دن دونوں برابر ہیں اور بعض نے کہا: رسول اللہ ﷺ جعرانہ کے عمرہ میں رات کو داخل ہوئے اور بعض نے کہا: وہ بیان جواز کیلئے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَجِّ.

باب: طواف عمرہ اور حج کے طواف اول میں رمل مستحب ہے۔

(٣٠٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ ؓ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق چلتے اور بہیا کے آنے کی جگہ میں دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ میں اور ابن عمر ؓ بھی ایسا ہی کرتے۔

(٣٠٤٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [بخاری: ١٦١٦؛ ابو داود: ١٨٩٣؛ نسائی: ٢٩٤١]

ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج میں یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سعی کرتے صفا اور مروہ کی۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٥٠) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ.

عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود کو چھوتے اور پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے سات پھیروں سے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٠٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: رَمَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام چلے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٥٢) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ. [ابوداود: ١٨٩١]

نافع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٥٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ.

[ترمذی: ٨٥٧؛ نسائی: ٢٩٤٤؛ ابن ماجه: ٢٩٥١]

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجر اسود سے رمل کرتے دیکھا یہاں تک کہ اس تک تین چکر پورے ہوگئے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ. [راجع: ٣٠٥٣]

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٥٥) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَرَاَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشْيَ اَرْبَعَةِ اَطْوَافٍ اَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَاِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ: فَقَالَ: صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا؟ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اِنَّ مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزْلِ وَكَانُوْا يَحْسُدُوْنَهُ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَرْمُلُوْا ثَلَاثًا وَيَمْشُوْا اَرْبَعًا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَخْبِرْنِيْ عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا اَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَاِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ: صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا؟ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ هٰذَا

ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے خبر دو بیت اللہ کے طواف کی اور اس میں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہے؟ اسلئے کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہیں سچے بھی۔ میں نے کہا: اس کا کیا مطلب؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد ﷺ اور ان کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب سے اور آپ ﷺ سے حسد رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کے موافق چلیں (غرض یہ ہے کہ انہوں نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ ان کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی) پھر میں نے کہا: ہم کو خبر دیجئے صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کرنے کی سوار ہو کر کہ وہ سنت ہے کہ آپکے لوگ اسے سنت کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ سچے بھی ہیں جھوٹے بھی۔ میں نے کہا: اس کا مطلب؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ایسی ہوئی کہ کنواری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ﷺ ہیں۔ یہ محمد ﷺ ہیں اور رسول اللہ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٌ حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوْتِ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ اَفْضَلُ. [ابوداود: ١٨٨٥]

کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ ﷺ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے (یعنی ہٹو، بچو، بغل ہو چلو جیسے امرائے دنیا کے واسطے ہوتی ہے آپ ﷺ کے لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ ﷺ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنی اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوتی تھی اس کو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ ﷺ نے سعی سوار ہو کر کی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٠٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ: اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: وَكَانَ اَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُوْنَهٗ. [راجع: ٣٠٥٥]

کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے، ان سے یزید نے، ان سے جریری نے، اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یوں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہیں کہا کہ وہ آپ ﷺ سے حسد رکھتے تھے۔

(٣٠٥٧) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ: صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا. [راجع: ٣٠٥٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٥٨) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اُرَانِي قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصِفْهُ لِيْ قَالَ قُلْتُ: رَاَيْتُهٗ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُوْنَ. [راجع: ٣٠٥٥]

ابوالطفیل نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کرو۔ ابوالطفیل نے کہا: میں نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور لوگوں کا ان پر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہاں وہی تھے، رسول اللہ ﷺ اس لیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپ ﷺ کے پاس سے ہانکتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ دُوْنَ الرُّكْنَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ.

باب: طواف میں دو یمانی رکنوں کے استلام کے مستحب ہونے کا بیان۔

(٣٠٥٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب مکہ میں آئے اور ان کو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے اور مشرکوں نے کہہ رکھا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰى وَلَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوْا مِمَّا يَلِي الْحَجَرَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّرْمُلُوْا ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَيَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّأْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ.

[بخاري: ١٦٠٢، ٤٢٥٦؛ ابوداود: ١٨٨٦؛ نسائي: ٢٩٤٥]

بخار نے ضعیف و ناتواں کر رکھا ہے اور بڑی ناتوانی ان کو ہوگئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ تین شوط میں رمل کریں اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلیں کہ مشرکوں کو ان کی قوت و طاقت معلوم ہو۔ سو مشرکوں نے کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ ان کو بخار نے ناتواں کر دیا ہے یہ تو ایسے ایسے طاقت ور ہیں کہ کیا کہنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آپ ﷺ نے جو ان کو ساتوں پھیروں میں رمل کا حکم نہیں دیا تو اس لیے کہ تھک جائیں گے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان حدیثوں سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہو گیا اور معنی رمل کے یہی ہیں کہ جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا اور کودنا ضروری نہیں کہ اس میں شجاعت اور جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہ عمرہ کے طواف میں اور حج کے بھی ایک طواف میں مسنون ہے اور صحیح قول شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ رمل حج کے اس طواف میں ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اس پر اتفاق ہے کہ رمل عورتوں کو مسنون نہیں جیسے صفا اور مروہ میں ان کو دوڑنا ضروری نہیں، صرف عادت کے مطابق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ جرمانہ اس پر نہیں اور بعض اصحاب مالک کے نزدیک اس پر ایک قربانی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں اور بہیا (وادی کے بطن) کی جگہ میں دوڑ کر چلنا ضروری ہے وہاں دو سبز کھمبے لگا دیے ہیں ان کے بیچ میں دوڑ کر چلے اور جب تین پھیرے طواف کے پورے ہو جائیں تو چار باقی چکروں میں عادت کے موافق چلے اور یہ جو اخیر کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے جس میں مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلیں یہ ساتویں سال عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے پورے تین شوط میں رمل کیا، پس اب یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط میں رمل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول اللہ ﷺ کا ضرورت کے سبب سے تھا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانوں کی ظاہر نہ ہو۔ اب بعد رفع ضرورت کے سنت نہ رہا مگر جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے نزدیک ہمیشہ سنت ہے تین شوط میں اور ہر پھیرے کو طواف کے شوط کہتے ہیں اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے کہ ساتوں شوط میں رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبدالملک بن ماجشون رحمہ اللہ کے نزدیک اگر رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک رحمہ اللہ کا بھی پہلے یہی قول تھا پھر اس سے رجوع کیا۔ (کل هذا من النووی رحمہ اللہ)

(٣٠٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ. [بخاري: ١٦٤٩، ٤٢٥٧؛ نسائي: ٢٩٧٩]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف میں اس لیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپ ﷺ کی قوت دیکھیں (یعنی اب ضروری نہیں، نہ مسنون ہے اور یہ انہی کا مذہب ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٦١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ [بخاري: ١٦٠٩؛]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے انہی دونوں یمن کی طرف کے کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو داود: ١٨٧٤؛ نسائی: ٢٩٤٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: کعبہ مربع یعنی چار کونوں کا اور مستطیل یعنی لمبا مکان ہے اور دو کونے اس کے یمن کی طرف منسوب ہیں ان کو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور دو کونے شام کی طرف منسوب ہیں ان کو شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم واقع ہے ان دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہ بھی طواف میں داخل ہو جائے اس لیے کہ یہ جگہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونوں کونوں یمانی کے کہ ان کو بوسہ دیتے ہیں، ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمانی کہتے ہیں کہ یہ دونوں کونے بنائے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے موافق ہیں ۔ بخلاف شامیوں کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کی مندرجہ بالا نقشہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے۔

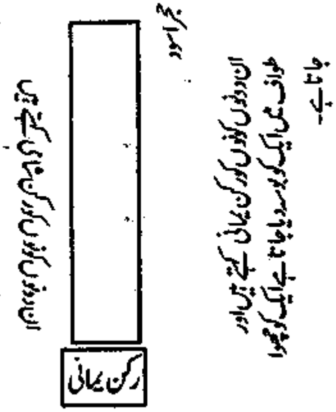

(٣٠٦٢) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّينَ.

[نسائی: ٢٩٥١؛ ابن ماجه: ٢٩٤٦]

سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے چاروں کونوں میں سے رکن اسود (وہی جسے ہم اوپر رکن یمانی لکھ چکے ہیں) اور اس کے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانوں کی طرف ہے، استلام کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: استلام کے معنی چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی کافی ہے اور باقی دونوں کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابراہیم پر نہیں واقع ہیں۔ یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے ان کا چھونا بھی مستحب کہا ہے۔ چنانچہ حسن اور حسین اور ابن زبیر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عروہ بن زبیر رحمہ اللہ اور ابوالشعثاء رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابوالطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اس میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دو ہی کونوں کو چھوئے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٣٠٦٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ. [نسائی: ٢٩٤٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا تَرَكْتُ الْإِسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ. [بخاری: ١٦٠٦؛ نسائی: ٢٩٥٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں، نہ آرام میں (یعنی کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا)۔

(٣٠٦٥) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ قَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

نافع نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے میں نے اسے کبھی نہیں چھوڑا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٠٦٦) عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيِّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِى الطَّوَافِ.

باب: طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے۔

(٣٠٦٧) عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَبَّلَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ: اَمَ وَاللّٰهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ لَا اَنِّى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَهَارُوْنُ فِى رِوَايَتِهِ قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِى بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَسْلَمَ.

[بخاري: ١٦٠٥، ١٦١٠]

سالم کے باپ نے روایت کی ہے کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا۔ ہارون نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی مثل مجھ سے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٦٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ: اِنِّىْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّىْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلٰكِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا کہ میں تجھے چوم رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے چومتے دیکھا ہے۔

(٣٠٦٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَاَيْتُ الْاَصْلَعَ يَعْنِىْ عُمَرَ [بْنَ الْخَطَّابِ] يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! اِنِّىْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّىْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَاَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا اَنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِىْ رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَاَبِىْ كَامِلٍ رَاَيْتُ الْاُصَيْلِعَ. [ابن ماجه: ٢٩٤٣]

عبداللہ بن سرجس نے کہا کہ میں نے اصلع کو (یعنی جس کے سر پر بال نہ ہوں) دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جائے اور وہ اس سے برا نہ مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ دیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں تجھ کو بوسہ دیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی نانی مرگئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مرادیں دیں گے اس لیے کہ جب حجر اسود جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم ﷺ کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رساں یا نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں، بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٠٧٠) عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ. [بخاری: ١٥٩٧؛ ابو داود: ١٨٧٣؛ ترمذی: ٨٦٠؛ نسائی: ٢٩٣٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی اسی طرح مذکور ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٧١) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ ﷺ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا. [نسائی: ٢٩٣٦]

سوید نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے بوسہ لیا حجر اسود کا اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ بہت تجھے چاہتے تھے۔

(٣٠٧٢) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: وَلٰكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ: وَالْتَزَمَهُ. [راجع: ٣٠٧١]

سفیان رضی اللہ عنہ سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں لپٹنے کا ذکر نہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے۔

بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ.

باب: سواری پر طواف کرنا جائز ہے اور حجر اسود کو چھڑی سے چھو سکتا ہے۔

(٣٠٧٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. [بخاری: ١٦٠٧؛ نسائی: ٢٩٥٤؛ ابن ماجه: ٢٩٤٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: محجن اس چھڑی کو کہتے ہیں کہ اس کا ایک سرا موڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اس سے گری پڑی چیز زمین سے اٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت اگر رکن کو نہ چھو سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اس کو بوسہ دے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اس کو منع کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

(٣٠٧٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوْهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ. [ابو داود: ١٨٨٠]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تا کہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھیں اور آپ ﷺ اونچے ہو جائیں اور آپ ﷺ سے مسائل پوچھیں اس لیے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو بہت گھیرا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٧٥) عَنْ جَابِرٍ ... رَسُولُ اللهِ ... وَلِيَسْأَلُوهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ. [راجع:٣٠٧٤]

نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٧٦) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ. [نسائی:٢٩٢٨]

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا کہ طواف کیا نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اس لیے سوار ہوئے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٧٧) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. [ابوداود:١٨٧٩؛ ابن ماجه:٢٩٤٩]

ابوالطفیل ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٧٨) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: ((طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ)) قَالَتْ: فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿وَالطُّورِ ○ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ○﴾ . [بخاری: ٤٦٤، ١٦١٩، ١٦٢٦، ١٦٣٣، ٤٨٥٣؛ ابوداود: ١٨٨٢؛ نسائی: ٢٩٢٥، ٢٩٢٧؛ ابن ماجه: ٢٩٦١]

ام سلمہ ؓ نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے کہ میں بیمار ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو۔'' سو انہوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ ﷺ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز میں بیت اللہ کے بازو پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے ان کو لوگوں کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک عورت کو مردوں سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگوں کو ان کے جانور سے ایذا نہ پہنچے۔ ان سب روایتوں سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو۔ اسی لیے امام بخاری ؒ نے باب ایسا ہی باندھا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ.

باب: صفا و مروہ کی سعی حج کا رکن ہے اس کے بغیر حج درست نہیں ہے۔

(٣٠٧٩) عَنْ عُرْوَةَ ... قَالَ ... عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْتُ لَهَا: إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهُ قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ [٢/ البقرة: ١٥٨] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَتْ: مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ؟ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا: لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ: فَطَافُوا.

اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا: "کیوں؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیوں سے ہیں سو کچھ گناہ نہیں ان میں طواف کرنے سے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ یوں ہے کہ حج پورا نہیں ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک طواف نہ کرلے صفا اور مروہ کا (یعنی سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تم نے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ کچھ گناہ نہیں ان میں طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال میں اتری ہے کیفیت اس کی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت میں دو بت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ ان کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر سر منڈاتے تھے پھر جب اسلام آیا تو مسلمانوں نے ان میں سعی کرنے کو برا جانا (یعنی مشرکوں کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری اسی لیے یوں فرمایا کہ "صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہیں اور ان میں طواف کرنا گناہ نہیں۔" پھر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اس کا روا نہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٨٠) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ فَقَالَتْ: لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ میں تو میں جانتا ہوں کہ کچھ حرج نہیں۔ انہوں نے فرمایا: کیوں؟ کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں پھر گناہ نہیں کوئی اس میں طواف کرے۔" تو انہوں نے فرمایا: اگر یہ بات ہوتی تو یوں فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں اور یہ آیت تو انصار کے لوگوں میں اتری کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے، مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت میں اور کہتے تھے کہ ہم کو صفا اور مروہ میں سعی کرنا درست نہیں پھر جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سو اب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اس کا جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[ابن ماجه: ٢٩٨٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری ماں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ خوب سمجھا انہوں نے اس آیت کے مطلب کو۔ ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضروری ہے اور نہ سبب نزول سے اس کے معلوم ہوتا ہے مگر ان لوگوں نے جب اس میں عیب سمجھا، تب اس طرح ارشاد ہوا غرض ایک شے واجب ہوتی ہے مگر جب آدمی اس کو برا جاننے لگتا ہے تو اس سے کہتے ہیں کہ اس میں کچھ عیب نہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے خیال کو دور کر دیں اور وجوب اس کا جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھ سکا اور غروب آفتاب قریب ہو گیا اور وہ یہ خیال کرے کہ غروب کے وقت نماز روا نہیں تو اس سے کہیں گے کہ اس وقت نماز پڑھنے میں کچھ گناہ نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز واجب اور فرض نہ رہی اور یہ جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوا کہ اساف و نائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اس کو قاضی عیاض رحمہ اللہ نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ دوسری روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور یہ مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت تھا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشلل میں قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا ہے اس روایت میں مؤطا کی اور ازد اور غسان اسی کے نام کی لبیک پکارتے تھے حج میں اور ابن کلبی نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل اسے پوجتے تھے قدید میں اور اساف اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے نہیں تھے بلکہ ان کی حقیقت یوں مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اساف بیٹا تھا بقا کا اور نائلہ بیٹی تھی ذئب کی اور اس کو بنت سہل بھی کہتے تھے اور یہ دونوں قبیلہ جرہم سے تھے اور انہوں نے کعبہ کے اندر زنا کیا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے تھے یا صفا مروہ پر کہ لوگ ان کو دیکھ کر عبرت پکڑیں اور بعض نے کہا کہ قصی بن کلاب نے ان کو پھر وہاں سے بدل دیا اور ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعض نے کہا: دونوں کو زمزم پر رکھ دیا اور ان کے پاس قربانی کی اور ان کی عبادت کا حکم دیا پھر جب مکہ فتح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہم نے طول دیا تو بڑے فائدے کیلئے یعنی جیسا حال اساف و نائلہ کا ہوا کہ غرض اگلے لوگوں کی اس کے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور خانہ کعبہ کا ادب کریں شیطان نے چند روز میں یہ غرض بھلا کر اپنا مطلب نکالا کہ ان کی عبادت کروائی اور خلق کو شرک میں ڈال دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکوں کی اہانت ظاہر ہو جائے یہی حال ہے صالحین کی قبور کا اور ان کے آثار اور مقامات اور چلوں کا کہ جب لوگ ان کی زیارت موافق سنت کے چھوڑ دیں اور ان کی قبور کو دیکھ کر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دیں بلکہ ان کو سجدہ اور نذریں، منتیں، نیازیں چڑھانے لگیں اور معبود برحق کی طرح ان کی عبادت کرنے لگیں تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضروری ہے کہ ان گنبدوں کو توڑ ڈالیں اور ان قبروں کو زمین کے برابر کر دیں۔ ان چلوں کو منہدم اور خاک کر دیں۔ اگرچہ ہزاروں مشرک پڑے چلایا کریں اور لاکھوں گور پرست غل مچایا کریں۔

(٣٠٨١) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي! طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ میں اس پر کچھ گناہ نہیں اور میں تو پرواہ نہیں رکھتا اگر نہ سعی کروں ان میں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اے میرے بھانجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے سب نے سعی کی ہے اور یہ سنت ہے یہاں سنت سے مراد واجب ہے اور حقیقت اس کی یہ ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ جو مناۃ بد بخت کا جو مشلل میں تھا لبیک پکارتا تھا۔ وہ سعی نہ کرتا تھا صفا، مروہ میں پھر جب اسلام ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگوں نے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ''صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہے پھر جو حج کرے یا عمرہ لائے اس پر گناہ نہیں کہ ان میں سعی کرے۔'' اور اگر وہ بات ہوتی جو تم نے کہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ الآيَةَ وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ: اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

تو یوں فرماتے کہ گناہ نہیں اس پر جو سعی نہ کرے ان میں زہری نے کہا کہ میں نے یہ روایت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کی تو انہوں نے بہت پسند کی اور انہوں نے کہا کہ علم اسی کا نام ہے یعنی جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت سے سمجھا اور ابوبکر نے کہا: میں نے سنا ہے بہت لوگوں سے جو علم رکھتے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ طواف نہ کرنے والے صفا اور مروہ میں عرب کے لوگ تھے کہ وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے بیچ میں طواف کرنا جاہلیت کا کام تھا، اور دوسرے لوگوں کا قول تھا کہ ہم کو طواف بیت اللہ کا حکم ہوا ہے صفا اور مروہ میں پھرنے کا حکم نہیں ہوا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ''صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں۔'' آخر آیت تک ابوبکر نے کہا کہ میں بھی یہی خیال کرتا ہوں کہ انہی دو گروہوں کے واسطے یہ آیت اتری۔

○ ○ ○ ○

(۳۰۸۲) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَلَمَّا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس میں یہ ہے کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم کو یہاں طواف کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری۔ ﴿ان الصفا والمروة من شعآئر اللّٰه﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر سنت ٹھہرا دیا اس سعی کو رسول اللہ ﷺ نے۔ اب کسی کو اس کا ترک کرنا روا نہیں۔

○ ○ ○ ○

(۳۰۸۳) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوْا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوْا اَنْ

عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تھا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کیلئے لبیک پکارتے تھے اور صفا اور مروہ میں سعی کرنا منع جانتے تھے اور یہی طریقہ تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ. فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾.

ان کے باپ دادا کا کہ جس نے احرام باندھا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ میں سعی نہ کرتا تھا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری کہ ”صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہے سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے اس کو گناہ نہیں ہے کہ سعی کرے ان دونوں میں اور جس نے خوشی سے نیکی کی ہے اللہ تعالیٰ اس کا قدر دان اور جاننے والا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٠٨٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾. [بخاري: ١٦٤٨، ٤٤٩٥؛ ترمذي: ٢٩٦٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری ﴿ان الصفا والمروة من شعآئر اللّٰه﴾۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ.

باب: سعی دوبارہ نہیں ہوتی۔

(٣٠٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. [راجع: ٢٩٤٢]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ سعی نہیں کی رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ میں سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا نہ چاہیے اس لیے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ قارن تھے اس لئے کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا ان دعاؤں اور وظیفوں اور اشغال کا جو مشائخین میں مروج ہیں اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہیں کہ وہ سب بدعت ہیں اسلئے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہے۔ اس کی تکرار بدعت ہوئی تو جس کی سرے سے اصل بھی ثابت نہیں تو وہ بدرجہ اولیٰ بدعت ہے اور معلوم ہوا کہ شارع علیہ السلام نے ہر وظیفہ اور دعاؤں کی جو تعداد مقرر کر دی ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بہ سبب اس زیادت محدثہ کے بدعت میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ بڑے کام کی بات ہے اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیے۔

(٣٠٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا

مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے، ان کو خبر دی محمد بن بکر نے، ان کو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکورہ کے اور اس میں یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا (یعنی صفا اور مروہ کا جو پہلی بار کیا تھا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طَوَافَهُ الْاَوَّلَ. [راجع: ۳۰۸۵]

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ الْحَآجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰی يَشْرَعَ فِیْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

باب: حاجی جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے تک لبیک پکارتا جائے۔

(۳۰۸۷) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِیْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ: الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ)) فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ. [بخاري: ۱۶۶۹]

اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ ﷺ بائیں گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ بٹھایا پیشاب کیا اور آئے میں نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا سو آپ ﷺ نے ہلکا سا وضو کیا پھر میں نے عرض کیا کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز تمہارے آگے ہے۔“ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی۔

○ ○ ○ ○

قَالَ كُرَيْبٌ: فَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ الْفَضْلِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّیْ حَتّٰی بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسالت مآب رسول اللہ ﷺ برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنی جمرہ عقبہ پر)۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصوں کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگوں کے پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہیں قولہ: میں نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وضو میں دوسرے شخص سے کبھی کبھی مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ ﷺ کی عادت نہ تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا۔ مراد اس سے نماز مغرب ہے کہ انہوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز میں دیر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ نماز تمہارے آگے ہے۔“ یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ میں پڑھنا مشروع ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اپنا بڑا بوڑھا اگر معلوم ہو کہ کچھ بھول گیا تو یاد دلا دے جیسے اسامہ رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ نبی ﷺ نماز بھول گئے اور یاد دلائی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”آج کے دن مغرب اور عشاء میں جمع تاخیر کرنا ہے۔“ اور مزدلفہ میں جمع کرنا ان دونوں نمازوں کا باجماع مسلمین سنت ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے راہ میں مغرب پڑھ لی تو اعادہ اس کا واجب ہے اور باقی کا قول ہے کہ اگر راہ میں پڑھ لے تو روا ہے مگر خلاف سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابوثور اور جماہیر علماء صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قرنی کا اور حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح تک لبیک کہے پھر جب صبح کی نماز پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور امام مالک رحمہ اللہ اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی جمرہ عقبہ سے فارغ نہ ہو کہتا جائے اور دلیل امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کی یہی حدیث ہے جس کا ابھی ترجمہ ہوا ہے اور آگے کی روایات بھی اس کی مؤید ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٠٨٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ. قَالَ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ الْفَضْلَ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . [بخاري: ١٦٨٥؛ ابوداود: ١٨١٥؛ ترمذي: ٩١٨؛ نسائي: ٣٠٥٥]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا فضل رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ خبر دی ان کو فضل نے کہ نبی ﷺ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: احمد رحمہ اللہ اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی۔

(٣٠٨٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم وَكَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. اَنَّهُ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا ((عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ)) وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا. وَهُوَ مِنْ مِنًى. قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ تُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ)) وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ. [نسائي: ٣٠٢٠، ٣٠٥٢، ٣٠٥٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ جو ردیف تھے رسول اللہ ﷺ کے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ "آرام سے چلو۔" اور آپ ﷺ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہاں تک کہ محسر میں داخل ہوئے اور محسر منیٰ میں ہے تو وہاں پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ "چٹکی سے مارنے کی کنکریاں اٹھالو کہ ان سے جمرہ کو مارا جائے۔" اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٩٠) وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ.

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث زہیر بن حرب نے، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابوالزبیر نے اسی سند سے مگر اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول مقبول ﷺ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکر مارے اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی ﷺ اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنی جب کنکر اٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکر پھینکتا ہے (یعنی ایسے کنکر اٹھانا)۔

(٣٠٩١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَنَحْنُ بِجَمْعٍ. سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ)). [نسائي: ٣٠٤٦]

عبدالرحمٰن نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ہم سے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے ان کو جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام میں لبیک پکارتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے آگے گزرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء کہنا درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اور قول عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے ان کو جن پر سورۂ بقرہ اتری ہے اس میں سورۂ بقرہ کی تخصیص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٠٩٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ لَبّٰى حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيْلَ اَعْرَابِيٌّ هٰذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا؟ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ)). [راجع:٣٠٩١]

عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے تو لوگوں نے کہا کہ شاید یہ کوئی گاؤں کا آدمی ہے (یعنی جواب لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا لوگ بھول گئے (یعنی سنت رسول اللہ ﷺ کی) یا گمراہ ہو گئے میں نے خود سنا ہے ان سے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مسلم رحمہ اللہ نے کہا کہ یہی روایت بیان کی ہم سے حسن حلوانی نے، انہوں نے روایت کی یحییٰ بن آدم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یوسف بن حماد نے، ان سے زیاد یعنی بکائی نے، ان سے حصین نے، انس سے کثیر بن مدرک نے، ان سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود بن یزید نے دونوں نے کہا: سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ میں کہ سنا میں نے ان سے جن پر سورۂ بقرہ اتری ہے کہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے پھر انہوں نے لبیک پکاری اور ہم لوگوں نے بھی ان کے ساتھ لبیک پکاری۔

(٣٠٩٣) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٣٠٩١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٩٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَا: سَمِعْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ هٰهُنَا يَقُوْلُ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ)) ثُمَّ لَبّٰى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ.

ایک روایت میں ہے کہ ہم نے عبداللہ بن اسود کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس ذات سے سنا جس پر یہاں سورۃ البقرہ نازل ہوئی آپ فرما رہے تھے ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ)) پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی تلبیہ پڑھی اور ہم نے آپ کے ساتھ پڑھی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِّنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ.

باب: لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منیٰ سے عرفات کو جائے عرفہ کے دن۔

(٣٠٩٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

[ابو داود:١٨١٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منیٰ سے عرفات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو کوئی ہم میں سے لبیک پکارتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٠٩٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَدَاةِ عَرَفَةَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے عرفہ کی صبح کو سو کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا کوئی لا الہ الا اللہ اور ہم ان میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَعَجَبًا مِّنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ: مَا ذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ [راجع:۳۰۹۵]

تھے جو اللہ اکبر کہتے تھے میں نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا کرتے دیکھا۔ (سبحان اللہ! عاشق سنت ایسے ہوتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فعل دریافت کیوں نہ کیا کہ آپ ﷺ کیا فرماتے تھے)۔

(۳۰۹۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهٗ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ؓ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ . [بخاري: ۹۷۰، ۱۶۵۹؛ نسائي: ۳۰۰۰، ۳۰۰۱؛ ابن ماجه: ۳۰۰۸]

محمد بن ابوبکر ثقفی نے انس بن مالک ؓ سے پوچھا اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے تھے آج کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ؟ سو انس ؓ نے کہا کہ کوئی ہم میں سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اس کو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا تب بھی کوئی اس کو منع نہ کرتا تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں مستحب ہیں جب آدمی منیٰ سے عرفات کو جائے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونوں سے افضل ہے اور ان روایتوں سے ان کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ لبیک پکارنا چھوڑ دے بعد صبح کے عرفہ کے دن۔

(۳۰۹۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ هٰذَا الْيَوْمَ؟ فَقَالَ: سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيْبُ أَحَدُنَا عَلٰى صَاحِبِهٖ. [راجع:۳۰۹۷]

انس بن مالک ؓ سے عرفہ کی صبح تلبیہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو پھر آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھی اس سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو کوئی ہم میں سے تکبیر کہتا اور کوئی تہلیل اور کوئی بھی اپنے ساتھی پر عیب نہ لگاتا تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيْعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

باب: عرفات سے مزدلفہ لوٹنے اور اس رات مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھنے کا بیان

(۳۰۹۹) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ؓ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ قَالَ: ((الصَّلٰوةُ

کریب جو ابن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں انہوں نے اسامہ ؓ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: لوٹے محمد رسول اللہ ﷺ عرفات سے یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے اترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا اور مبالغہ نہیں کیا وضو میں، میں نے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز تمہارے آگے ہے۔" اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ میں آئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امَامَكَ)) فَرَكِبَ فَلَمَّا جَآءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

[بخاري: ١٣٩، ١٨١، ١٦٦٧، ١٦٧٢؛ ابوداود: ١٩٢٥؛ نسائي: ٣٠٢٤، ٣٠٢٥]

اور اترے اور وضو کیا پوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہاں تھا وہیں بٹھا دیا پھر تکبیر ہوئی اور عشاء پڑھی اور ان کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت نہ پڑھی)۔

○ ○ ○ ○

(٣١٠٠) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ: أَتُصَلِّيْ؟ فَقَالَ: ((الْمُصَلّٰى أَمَامَكَ)). [راجع: ٣٠٩٩]

کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوٹے رسول اللہ ﷺ عرفات سے اور بعض گھاٹیوں میں اترے حاجت کے واسطے اور میں نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا یعنی وضو کے وقت اور کہا کہ آپ ﷺ نماز پڑھیں گے؟ تو فرمایا: ”نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے۔“ (یعنی مزدلفہ اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ کی اوپر ہو چکی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٣١٠١) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ـ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ: أَرَاقَ الْمَآءَ ـ قَالَ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الصَّلٰوةَ قَالَ: ((الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ)) قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتّٰى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

[راجع: ٣٠٩٩]

کریب نے وہی مضمون اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہیں ہے اور یہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔

○ ○ ○ ○

(٣١٠٢) عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِيْنَ رَدِفْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِيْ يُنِيْخُ النَّاسُ فِيْهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ وَبَالَ ـ وَمَا قَالَ: أَهْرَاقَ الْمَآءَ ـ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ

کریب نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب تم سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ اونٹوں کو بٹھاتے ہیں نماز مغرب کیلئے سو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کو بٹھایا اور اترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں (یعنی ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الصَّلٰوةَ فَقَالَ: ((الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ)) فَرَكِبَ حَتّٰى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ النَّاسُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوْا حَتّٰى اَقَامَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَلُّوْا قُلْتُ: فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِيْنَ اَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَانْطَلَقْتُ اَنَا فِيْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلٰى رِجْلَيَّ.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز تمہارے آگے ہے۔'' پھر آپ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہیں یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز عشاء بھی پڑھی پھر اونٹ کھول دیئے میں نے کہا کہ پھر تم نے صبح کو کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ پھر فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کی راہ سے پیدل چلا۔

[راجع:۳۰۹۹]

○ ○ ○ ○

(۳۱۰۳) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَتَى النَّقْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ ـ وَلَمْ يَقُلْ: اَهْرَاقَ ـ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الصَّلٰوةَ فَقَالَ: ((الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ)).

وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گزرا اس میں یہ ہے کہ اس گھاٹی میں آپ ﷺ اترے جہاں اُمرا اترتے تھے۔

[راجع:۳۰۹۹]

○ ○ ○ ○

(۳۱۰۴) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الشِّعْبَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

وہی مضمون ہے مگر اس میں ہے کہ آپ ﷺ پاخانے تشریف لے گئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے چھاگل سے پانی ڈالا تب آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۰۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَاُسَامَةُ رضی اللہ عنہ رِدْفُهُ قَالَ اُسَامَةُ: فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْئَتِهِ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا. [بخاری:۱۵۴۳؛ نسائی:۳۰۱۸]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے اور اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچے۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۰۶) عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ وَاَنَا شَاهِدٌ ـ اَوْ قَالَ: سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ: كَيْفَ

ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے سامنے کسی نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا انہوں نے خود پوچھا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہ ﷺ کیونکر چلتے تھے؟ یعنی اونٹنی کو کس چال سے لیے جاتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میٹھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. [بخاري: ١٦٦٦، ٢٩٩٩، ٤٤١٣؛ ابو داود: ١٩٢٣؛ نسائي: ٣٠٢٣، ٣٠٥١؛ ابن ماجه: ٣٠١٧]

چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہ پاتے یعنی جہاں بھیڑ کم ہوتی تو اس جگہ ذرا تیز کر دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٠٧) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ: قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ. [راجع: ٣١٠٦]

ہشام بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا مگر حمید کی روایت میں یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٠٨) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ ؓ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

[بخاري: ١٦٧٤، ٤٤١٤؛ نسائي: ٦٠٤، ٣٠٢٦؛ ابن ماجه: ٣٠٢٠]

ابوایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے مزدلفہ میں۔

○ ○ ○ ○

(٣١٠٩) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. [راجع: ٣٠٩٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣١١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

[ابو داود: ١٩٢٦؛ نسائي: ٦٠٦]

عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے مزدلفہ میں پڑھی۔

○ ○ ○ ○

(٣١١١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ: يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى.

عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی مزدلفہ میں اور ان کے بیچ میں ایک رکعت بھی نہیں پڑھی اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو پڑھیں اور عبداللہ ؓ بھی آخر عمر تک مزدلفہ میں اسی طرح پڑھتے رہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣١١٢) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ . [ابوداود: ١٩٣٠، ١٩٣١، ١٩٣٢؛ ترمذی: ٨٨٨؛ نسائی: ٤٨٢، ٤٨٣، ٦٥٦، ٦٥٧، ٦٥٨، ٦٠٥، ٣٠٣٠]

سعید بن جبیر نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر سے پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔

○ ○ ○ ○

(٣١١٣) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ. [راجع:٣١١٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ دونوں نمازیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں۔

(٣١١٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ. [راجع: ٣١١٢]

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کو جمع کیا مزدلفہ کے مقام پر مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں ایک ہی اقامت کے ساتھ۔

○ ○ ○ ○

(٣١١٥) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى أَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَكَانِ. [راجع: ٣١١٢]

سعید نے کہا کہ ہم لوٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور آئے مزدلفہ میں اور وہاں مغرب اور عشاء ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز پڑھی تھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ مغرب میں قصر نہیں بلکہ وہ ہمیشہ تین پڑھی جاتی ہیں اور سنت یہی ہے کہ جہاں جمع ہوں دو نمازیں وہاں بیچ میں سنت نہ پڑھی جائے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

باب: بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح کو۔

(٣١١٦) عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. [بخاری: ١٦٨٢؛ ابوداود

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب دیکھا تو نماز وقتوں ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں ایک مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں آپ ﷺ نے ملا کر پڑھیں اور اس کی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳٤؛ نسائی: ۳۰۱۰، ۳۰۲۷، ۳۰۳۸، ٦٠٧]

○ ○ ○ ○

(۳۱۱۷) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ. [راجع:۳۱۱٦]

اعمش سے اسی اسناد سے مروی ہے یہی روایت اور اس میں یہ ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھا، اندھیرے میں۔

فائدہ: غرض یہ مراد نہیں ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنوں سے پہلے پڑھے چنانچہ بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی صبح کی نماز اسی گھڑی میں پڑھی تھی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام میں نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ میں اور زیادہ سویرے ضروری ہے اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا، دھونا بڑے بڑے کام ہیں اور یہی وجہ ہے آج کے دن بہت سویرے نماز ادا کرنے کی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَآءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ.

باب: ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے۔

(۳۱۱۸) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً- يَقُولُ الْقَاسِمُ: وَالثَّبِطَةُ: الثَّقِيلَةُ- قَالَ: فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسَنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ- وَلَأَنْ أَكُوْنَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأَكُوْنَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَّفْرُوْحٍ بِهِ. [بخاری: ۱٦۸۱]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ ﷺ سے پہلے منیٰ کو لوٹ جائیں اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جائیں اور وہ ذرا فربہ بی بی تھیں راوی نے کہا کہ پھر آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی اور وہ روانہ ہو گئیں قبل رسول اللہ ﷺ کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب رکے رہے یہاں تک کہ صبح کی ہم نے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹے اور اگر میں بھی اجازت لیتی جناب رسول اللہ ﷺ سے جیسے سودہ رضی اللہ عنہا نے لی تھی اور آپ ﷺ کی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تھا اور اس سے بہتر تھا جس کے سبب سے میں خوش ہو رہی تھی۔

(۳۱۱۹) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَلَيْتَنِيْ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها لَا تُفِيْضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سودہ رضی اللہ عنہا بہت بھاری بھر کم بی بی تھیں۔ سو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جائیں (یعنی منیٰ کو) سو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ کاش میں بھی آپ ﷺ سے اجازت لے لیتی جیسے سودہ رضی اللہ عنہا نے لی تھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ آپ مزدلفہ سے امام کے ساتھ لوٹا کرتی تھیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۱۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّيْ

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آرزو کی کہ میں بھی اجازت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيْلَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. [نسائی: ٣٠٤٩]

لیتی رسول اللہ ﷺ سے جیسے سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی اور نماز صبح کی منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کر لیتی تو کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں وہ فربہ عورت تھیں سو جناب رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی آپ ﷺ نے دے دی۔

○ ○ ○ ○

(٣١٢١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[بخاری: ١٦٨٠؛ ابن ماجه: ٣٠٢٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٢٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَآءَ قَالَ: قَالَتْ لِيْ أَسْمَآءُ رضی اللہ عنہا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: ارْحَلْ بِيْ فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ هَنْتَاهُ! لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ: كَلَّا أَيْ بُنَيَّ! إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

عبداللہ جو غلام آزاد ہیں اسماء رضی اللہ عنہا کے انہوں نے کہا کہ مجھ سے سیدہ بی بی اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹھہری ہوئی تھی کہ کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا: نہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر نماز پڑھی پھر مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بچے! چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا: ہاں انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو۔ سو ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر نماز پڑھی اپنی فرودگاہ میں۔ سو میں نے کہا: اے بی بی! ہم بہت سویرے روانہ ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں اے میرے بیٹے! نبی ﷺ نے عورتوں کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: ان حدیثوں کی رو سے لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ میں، پس امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہاں رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اس پر قربانی واجب ہے مگر حج اس کا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہائے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسی نے چھوڑ دیا تو فضیلت سے اس کے محروم رہا باقی نہ اس پر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اس کا حج ہی صحیح نہیں اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب بھی اسی طرف گئے اور وہ ابو عبدالرحمٰن نواسے ہیں شافعی کے اور ابوبکر بن خزیمہ اور عطاء اور اوزاعی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مزدلفہ میں رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت، نہ مستحب، بلکہ وہ ایک منزل ہے جیسے اور منزلیں ہیں چاہے وہاں ٹھہرے چاہے نہ ٹھہرے اور یہ قول محض باطل ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ کتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے سو صحیح قول امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ ایک ساعت رات کے نصف ثانی تک اور ایک قول ان کا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اس رات کے یا بعد اس کے طلوع شمس تک اور تیسرا قول ان کا یہ ہے کہ بڑا حصہ رات کا وہاں کاٹے اور امام مالک رحمہ اللہ سے تین روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ رات ساری رہے دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی اور اس زمانہ کی عورتوں کی معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے غلاموں کو فرزند کے برابر رکھا بات چیت میں نہ یہ کہ ان کے ساتھ حقارت کی باتیں کریں اور لونڈا چھوکرا بولیں۔ کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث علی بن خشرم نے، ان سے عیسیٰ نے، ان سے ابن جریج نے اسی سند سے اور ان کی روایت میں یہ ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے بیٹے نبی ﷺ نے اجازت دی تھی اپنی بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۱۲۳) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَتْ لَا اَيْ بُنَيَّ! اِنَّ نَبِيَّ ﷺ اَذِنَ لِظُعُنِهٖ. [نسائی: ۳۰۳۵، ۳۰۳۶]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ اے بیٹے! نبی اکرم ﷺ نے اپنی بی بی کو اجازت دے دی تھی۔

(۳۱۲۴) عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[راجع: ۳۱۲۳]

عطاء کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۲۵) عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًی وَفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ. [بخاری: ۱۳۵۷، ۱۶۷۸، ۱۸۵۶، ۴۵۸۷؛ ابوداود: ۱۹۳۹؛ نسائی: ۳۰۳۲]

سالم بن شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تھے نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں کہ اندھیرے میں چل نکلتی تھیں مزدلفہ سے منٰی کو اور ایک روایت میں جو ناقد سے مروی ہے یوں ہے کہ ہم اندھیرے میں چل نکلتی تھیں مزدلفہ سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۲۶) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ ـ اَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ ـ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. [راجع: ۳۱۲۵]

عبیداللہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ فرماتے تھے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا یا یوں کہا کہ ضعیفوں کے ہمراہ روانہ کر دیا مزدلفہ سے رات کو۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ.

[نسائی: ۳۰۳۳، ۳۰۴۸؛ ابن ماجہ: ۳۰۲۶]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ان میں تھا جن کو آگے روانہ کر دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیفوں میں۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۲۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ.

مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِيْ ثَقَلِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: اَبَلَغَكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَ بِيْ بِلَيْلٍ طَوِيْلٍ؟ قَالَ: لَا اِلَّا كَذٰلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهٗ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ؟ قَالَ: لَا اِلَّا كَذٰلِكَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھ کو بھیج دیا رسول اللہ ﷺ نے آخر شب سے مزدلفہ سے سامان کے ساتھ میں نے کہا: کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے یوں کہا کہ مجھ کو روانہ کیا بہت رات سے؟ تو راوی نے کہا کہ نہیں مگر یوں ہی کہا کہ سحر کو یعنی آخر شب کو روانہ کیا پھر میں نے ان سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا کہ کنکر مارے ہم نے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: نہیں یہ کچھ نہیں کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣١٣٠) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ يَّدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَاقَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ يَقُوْلُ: اَرْخَصَ فِىْ اُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . [بخاري: ١٦٧٦]

سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے بھیج دیتے تھے کہ وہ المشعر الحرام میں جو مزدلفہ میں ہے وقوف کر لیں رات کو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیں جب تک چاہیں پھر لوٹ جائیں امام کے وقوف کرنے سے پہلے اور امام کے لوٹنے سے پیشتر سو ان میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتا تھا اور کوئی اس کے بعد پہنچتا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان ضعیفوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: المشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں اور لڑکوں کو آگے رات کو مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیوں کے پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہو جائیں روا ہے۔

بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعُقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِى وَتَكُوْنُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهٖ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

باب: جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا بیان اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنے کا بیان۔

(٣١٣١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّ اُنَاسًا يَّرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ هٰذَا وَالَّذِىْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ! مَقَامُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ . [بخاري: ١٧٤٧، ١٧٤٨، ١٧٤٩، ١٧٥٠؛ ابوداود: ١٩٧٤؛ ترمذى: ٩٠١؛ نسائى: ٣٠٧٠، ٣٠٧١، ٣٠٧٢، ٣٠٧٣؛ ابن ماجه: ٣٠٣٠]

عبدالرحمٰن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پچھلے جمرہ کو کنکریاں نالے کے اندر سے ماریں اور سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو ان سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے ان کو کنکریاں مارتے تھے تو عبداللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ مقام (جہاں سے میں نے ماری ہیں) اس کا ہے جس پر سورۂ بقرہ اتری ہے (یعنی نبی ﷺ کا)۔

○ ○ ○ ○

(٣١٣٢) عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ: وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِيْلُ

اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ میں کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبرئیل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ وہ سورت پہلے ہو جس میں بقرہ کا ذکر ہے پھر وہ جس میں نساء کا ذکر ہے پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

السُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا النِّسَآءُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا اٰلُ عِمْرَانَ۔ قَالَ: فَلَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَقَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ فَاَتٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِیْ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اِنَّ النَّاسَ یَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ: هٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ! مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

وہ جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔ اعمش نے کہا کہ پھر میں ابراہیم سے ملا اور ان کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے اس کو برا کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے کہ وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور جمرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اس کو سات کنکریاں ماریں نالہ کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے۔ راوی نے کہا کہ پھر میں نے ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر کنکریاں مارتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ جگہ، اس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کی ہے جس پر سورۂ بقرہ اتری ہے۔

[راجع: ۳۱۳۱]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتوں کی خود نبی ﷺ نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنی شارع کی طرف سے ہے کہ اس میں کسی کی رائے کو دخل نہیں اور اس پر اجماع ہے سب مسلمانوں کا اور اگر ترتیب سورتوں کی مراد ہے تو یہ ترتیب اماموں اور قاریوں کی رائے سے ہوئی ہے اور شارع علیہ السلام کی طرف سے نہیں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہاں جو حجاج نے سورۂ نساء کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اس کی کہ ان کو ترتیب آیات مقصود تھی کہ آیتوں کی ترتیب کو نہ بدلو وہ کہ شارع کی طرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو ان کی غرض یہ تھی کہ سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء بقول حجاج کہنا درست نہیں اس پر انہوں نے رد کیا اور یوں روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقرہ کو تو یہ کہنا روا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی اسی طرح مستحب ہے کہ نالے کے بیچ میں کھڑا ہو کر جمرہ کے نیچے اور مکہ کو بائیں طرف رکھے اور منیٰ کو داہنی طرف اور جمرہ عقبہ کی طرف منہ کرے اور سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے ان جاہلوں کی بے وقوفی بھی معلوم ہوگئی جو نماز میں ترتیب سور کو واجب جانتے ہیں اور اگر کسی نے اول رکعت میں پچھلی سورت پڑھ دی اور دوسری رکعت میں اگلی پڑھی تو اعتراض کرتے، کہ یہ نہیں جانتے کہ ترتیب سورتوں کی شارع کی طرف سے نہیں نہ اس ترتیب سے سورتیں نازل ہوئی ہیں جس ترتیب سے مصحف عثمانی رضی اللہ عنہ میں موجود ہیں اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور ہر ایک کی قراءت جدا پھر ان میں ترتیب چہ معنی دارد؟

(۳۱۳۳) عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ یَقُوْلُ: لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّا الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ یوں نہ کہو سورۂ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنی وہی روایت جو اوپر گزری۔

[راجع: ۳۱۳۱]

○ ○ ○ ○

(۳۱۳۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَرَمَی الْجَمْرَةَ

عبدالرحمٰن نے حج کیا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور کہا: یہ جگہ اس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. [راجع:٣١٣١]

ہے جس پر سورۂ بقرہ اتری ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٣٥) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا اَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. [راجع: ٣١٣١]

شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہے اور اس میں یوں ہے کہ جمرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے۔

(٣١٣٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: قِيْلَ لِعَبْدِاللّٰهِ: اِنَّ اُنَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ: فَرَمَاهَا عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ: مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. [راجع: ٣١٣١]

مضمون وہی ہے جو اوپر کئی بار گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا.

باب: نحر کے دن رمی جمار کا حکم۔

(٣١٣٧) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ: ((لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَآ اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَآ اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهِ)).

[ابوداود: ١٩٧٠؛ نسائی: ٣٠٦٢]

ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا نبی ﷺ کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے: ''سیکھ لو مجھ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا کہ جو سوار ہو کر منیٰ میں پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اتر کر ماریں تو بھی روا ہے اور جو منیٰ میں پیدل آئے اس کو منیٰ میں پیدل ہی مارنا چاہیے یوم النحر کو اور بعد اس کے دو دن میں ایام تشریق یعنی گیارہویں بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ایسا ہی سوار ہو کر چلا جائے یہی مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ وغیرہما اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک یوم النحر میں مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور اس پر اجماع ہے کہ جس طرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے۔

(٣١٣٨) عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُهُ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلٰى

یحییٰ نے اپنی دادی ام الحصین رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ حج کیا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع۔ سو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ ﷺ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپ ﷺ کے ساتھ بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما تھے کہ ایک تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ. أَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوْا لَهُ وَأَطِيْعُوْا)). [ابوداود: ١٨٣٤]

آپ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دھوپ کے سبب سے سوام حصین نے کہا کہ آپ ﷺ نے بہت باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا کہ فرماتے تھے: ”اگر تمہارے اوپر ایک غلام کن کٹا حاکم کیا جائے میں خیال کرتا ہوں کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دے تو بھی اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔“

○ ○ ○ ○

(٣١٣٩) عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا رضی اللہ عنہما وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

قَالَ مُسْلِمٌ: وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ خَالِدُ ابْنُ أَبِي يَزِيْدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَالْحَجَّاجُ الْأَعْوَرُ.

[راجع: ٣١٣٨]

ام الحصین رضی اللہ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ کہا مسلم رحمہ اللہ نے کہ نام ابوعبدالرحیم کا خالد بن ابویزید ہے اور وہ ماموں ہیں محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے ان سے وکیع اور حجاج اعور نے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ.

باب: کنکریاں مٹر کے برابر ہونی چاہئیں۔

○ ○ ○ ○

(٣١٤٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. [ترمذی: ٨٩٧؛ نسائی: ٣٠٧٥]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریاں دانہ باقلا کے برابر ہوں اور اگر اس سے بڑی مارے تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے۔

بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ.

باب: رمی کے لیے کونسا وقت مستحب ہے۔

(٣١٤١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. [ابوداود: ١٩٧١؛ ترمذی: ٨٩٤؛ نسائی: ٣٠٦٣؛ ابن ماجہ: ٣٠٥٣]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں ماریں جمرہ کو نحر کے دن پہر دن چڑھے اور بعد کے دنوں میں جب آفتاب ڈھل گیا۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسویں تاریخ کو پہر دن چڑھے رمی کرے اور ایام تشریق میں سے دو دن یعنی گیارھویں بارھویں کو بعد زوال کے اور تیرھویں کو بھی ایسا ہی کرے، اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ ان تینوں دنوں میں تشریق کے قبل زوال رمی روا نہیں اور سند ان کی یہی حدیث ہے اور طاؤس رحمہ اللہ اور عطاء رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ان تینوں دنوں میں بھی قبل زوال روا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا ہے کہ ''مناسک حج کے مجھ سے سیکھ لو۔'' پس جس وقت آپ ﷺ نے رمی کی ہے۔ وہی اولی ہے اور جمرے تین ہیں مستحب ہے کہ جب جمرہ اُولی کی رمی کر چکے تو تھوڑی دیر ٹھہر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہو کر اور اسی طرح دوسرے جمرے کی رمی کے بعد بھی اور تیسرے کے بعد پھر نہ ٹھہرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور یہی مضمون ہے بخاری میں اور اس دعا میں رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر کسی نے اس وقوف اور دعا کو چھوڑ دیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں مگر ثوری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کھانا کھلائے یا ایک قربانی کرے۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث علی نے، خبر دی ان کو عیسیٰ نے، خبر دی ان کو ابن جریج نے، ان کو ابو الزبیر نے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے مثل حدیث مذکور کے۔

(٣١٤٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٣١٤١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ.

باب: کنکریوں کی تعداد سات ہونے کا بیان۔

(٣١٤٣) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ڈھیلے لینا استنجا کے طاق ہیں اور کنکریاں جمرہ کی طاق ہیں اور سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہیں) اور اسی لیے ضروری ہے کہ جو لے ڈھیلے استنجا کے لیے تو طاق لے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جائے۔ یعنی اگر طہارت چار میں ہو جائے تو بھی ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں اور بعض بے وقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تئیں طہارت کے وقت تین بار تھونک لے کہ تسبیح سے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈھیلوں کا جمہور علما کے نزدیک مستحب ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ تَفْضِيْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيْرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيْرِ.

باب: سر مونڈنا افضل ہے کتروانا جائز ہے۔

(٣١٤٤) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: حَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ رَسُوْلَ

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپ ﷺ کے اصحاب سے سر منڈایا اور بعض نے فقط بال کترائے۔ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)).

[بخاری: ۱۷۲۷؛ ترمذی: ۹۱۳]

کرے سر منڈانے والوں پر۔" ایک بار دعا کی یا دو بار پھر فرمایا: "کہ کتروانے والوں پر بھی۔"

○ ○ ○ ○

(٣١٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)).

[بخاری: ۱۷۲۷؛ ابوداود: ۱۹۷۹]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ "یااللہ! رحمت کر سر منڈانے والوں پر۔" لوگوں نے عرض کی کتروانے والوں پر اے رسول اللہ کے، تو پھر آپ ﷺ نے دعا کی کہ "یا اللہ! رحمت کر سر منڈانے والوں پر۔" لوگوں نے پھر عرض کی کہ کتروانے والوں پر بھی یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کتروانے والوں پر بھی۔"

(٣١٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)).

[ابن ماجه: ۳۰۴۴]

وہی مضمون ہے مگر اس میں سر منڈانے والوں کو تین تین بار دعا دی اور کتروانے والوں کو چوتھی بار۔

○ ○ ○ ○

(٣١٤٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)).

کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنیٰ نے، ان سے عبدالوہاب نے، ان سے عبیداللہ نے اسی سند سے اور اس حدیث میں بھی جب چوتھی بار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اور کتروانے والوں پر بھی۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٣١٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ)).

[بخاری: ۱۷۲۸؛ ابن ماجه: ۳۰۴۳]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ "یا اللہ! بخشش کر سر منڈانے والوں پر۔" پھر عرض کی کہ کتروانے والوں کی یا رسول اللہ! پھر فرمایا: "یا اللہ! بخشش کر منڈانے والوں کی۔" پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کتروانے والوں کی بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: "یا اللہ بخشش کر منڈانے والوں کی۔" پھر لوگوں نے عرض کی کہ کتروانے والوں کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "اور کتروانے والوں کی بھی۔"

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣١٤٩) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے امیہ نے، ان سے یزید نے، ان سے روح نے ان سے علاء نے، ان سے ان کے باپ نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے روایت کی جناب رسول اللہ ﷺ سے وہی مضمون جو ابوزرعہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوپر روایت کیا۔

(٣١٥٠) عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ: [فِي] حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

یحییٰ نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار دعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت میں حجۃ الوداع کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علما کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا روا ہے مگر جو ابن منذر نے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ پہلے حج میں منڈانا ضروری ہے اور کتروانا روا نہیں اور اگر یہ قول ان کا ثابت بھی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ، روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے اور ہمارا یہ مذہب ہے کہ حلق اور تقصیر دونوں مناسک حج وعمرہ سے ہیں اور ایک رکن ہے ان کے ارکان میں سے اور یہی قول ہے کافہ علما کا اور ادنیٰ درجہ کفایت کا حلق وتقصیر میں شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تین بال ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک آدھا سر اور مالک رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک اکثر سر اور امام مالک رحمہ اللہ سے ایک روایت میں سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہیں یا سارے سر کا کتروانا ہو اور عورتوں کے حق میں کتروانا ہی ہے منڈانا نہیں ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا لیا تو بھی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اس پر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد کنکریاں مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اس کے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے۔ جب تک طواف وسعی سے فارغ نہ ہو یعنی طواف افاضہ سے یہ قول باطل ومردود ہے اور حضور ﷺ سے طواف افاضہ کے قبل ہی حلق ثابت ہوا ہے۔ **فصل۔** نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ہم نے مقدمہ شرح میں ذکر کیا ہے کہ ابراہیم بن سفیان جو شاگرد ہیں مسلم رحمہ اللہ کے اس کو اس کتاب کے سننے میں تین مقام باقی رہ گئے ہیں کہ اول مقام ان میں سے یہ ہے کتاب الحج میں اور یہ جگہ وہی ہے (یعنی جہاں ترجمہ میں ابراہیم کا ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہیں) اور آگے اس مقام سے اول وآخر پر تنبیہ ہو چکی ہے غرض اول اس مقام کا وہی جہاں سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رحمت کرے اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر۔"

(٣١٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[بخاري: ٤٤١٠، ٤٤١١؛ ابوداود: ١٩٨٠]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع میں۔

○ ○ ○ ○

بَاب بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ.

باب: نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر باقی کام۔

(٣١٥٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: ((خُذْ)) وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ...

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب منیٰ میں آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریاں ماریں، پھر اپنے فرودگاہ میں تشریف لائے۔ منیٰ میں اترے قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ "لو" اور اشارہ کیا داہنی طرف... پھر لوگوں کو دینے شروع کیے۔ (یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ. [أبوداود: ١٩٨١، ١٩٨٢؛ ترمذی: ٩١٢]

موئے مبارک اپنے)

○ ○ ○ ○

(٣١٥٣) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: ((هَا)) وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَلِيْهِ ـقَالَـ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى جَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا وَأَمَّا فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: ((هٰهُنَا أَبُوْ طَلْحَةَ؟)) فَدَفَعَهٗ إِلَى أَبِيْ طَلْحَةَ. [راجع:٣١٥٢]

روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب نے، تینوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے حفص بن غیاث نے، انہوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اب سنو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں کہا کہ حضور نے اشارہ فرمایا حجام سے "یہاں۔" اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے داہنی طرف اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے ان لوگوں کو جو قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا راوی نے اشارہ کیا حجام کو بائیں طرف کے سر کا تو اس طرف کے بال مونڈے تو ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگوں کو پھر بائیں طرف اشارہ کیا اور ان کو بھی ایسا ہی کیا یعنی منڈانا پھر فرمایا کہ "یہاں ابوطلحہ ہیں۔" سو ان کو دے دیا۔

○ ○ ○ ○

(٣١٥٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَأْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((احْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ)) فَقَالَ: ((أَيْنَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟)) فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. [راجع:٣١٥٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا سو داہنی طرف کا سر منڈایا اور ان بالوں کو تقسیم کیا، ان لوگوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے۔ پھر فرمایا کہ "اب دوسری جانب مونڈو۔" سو فرمایا کہ "ابوطلحہ کہاں ہیں؟" وہ بال ان کو عنایت فرمائے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ اعمال حج میں سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منیٰ میں آئیں تو چار عمل ضروری ہیں پہلے رمی جمرہ عقبہ، قربانی کا ذبح، پھر سر منڈانا یا کترانا پھر مکہ جا کر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد نہیں کی ہے اور طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گزر گیا اور ان چاروں عملوں کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے، پھر اگر کسی نے کچھ الٹ پلٹ کیا تو بھی روا ہو گیا۔ ان صحیح حدیثوں کی رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آئیں گی اور یہی مستحب ہے کہ جب منیٰ میں آئے تو پہلے کہیں نہ جائے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کر کے پھر اپنی منزل میں اترے۔ اور اسی طرح مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منیٰ میں ہو اگرچہ حرم میں کہیں بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ منڈانے والا بائیں طرف سے پہلے منڈائے اور قول ان کا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کے بال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) نبی ﷺ کے موئے مبارک تبرک ہیں اور ان کو رکھنا جائز ہے مگر سند متصل معلوم ہو کہ یہ آپ ﷺ ہی کے بال ہیں اور یہ جو لوگ اس زمانہ میں موئے مبارک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا دعویٰ صحیح نہیں اس لیے کہ ان کی سند متصل تو کیا منقطع بھی نہیں بلکہ معضل بھی نہیں۔ قوی تو کیا ضعیف بھی نہیں پس غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی ﷺ کے برابر اپنی میزان خرد میں تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور ان کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع میں تو صحیح اور مشہور تو یہ ہے کہ معمر بن عبداللہ عدوی ہیں اور بخاری میں بھی یہی ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ وہ معمر بن عبداللہ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہیں بضم کاف کہ منسوب ہیں کلیب بن حبشیہ کی طرف (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٣١٥٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ: ((احْلِقْ)) فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: ((اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ)).

[راجع: ٣١٥٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور قربانی کر لی اور سر منڈوایا تو آپ ﷺ نے اپنی دائیں جانب آگے کی اس نے مونڈ دی تو آپ ﷺ نے ابوطلحہ انصاری کو بلایا اور ان کو وہ بال دے دیئے پھر آپ ﷺ نے اپنی بائیں جانب آگے کی کہ ”اس کو مونڈ و۔“ جب وہ مونڈ دی گئی تو آپ ﷺ نے ابوطلحہ کو وہ بال دے دیئے کہ لوگوں میں تقسیم کر دو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ النَّحْرِ اَوْ نَحَرَ قَبْلَ الرَّمْيِ.

باب: رمی سے پہلے ذبح اور ذبح سے پہلے حلق جائز ہے۔

(٣١٥٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ: ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) ثُمَّ جَآءَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)).

[بخاري: ٨٣، ١٢٤، ١٧٣٦، ١٧٣٧، ١٧٣٨، ٦٦٦٥؛ ابوداود: ٢٠١٤؛ ترمذي: ٩١٦؛ ابن ماجه: ٣٠٥١]

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیچ منیٰ کے حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے کہ لوگ آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھیں سو ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے نہ جانا اور سر منڈا لیا اونٹ نحر کرنے سے پہلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب قربانی ذبح کر لو اور کچھ حرج نہیں۔“ پھر دوسرا آیا اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے نہ جانا اور قربانی ذبح کر لی کنکر مارنے سے پہلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب کنکر مار لو اور کچھ مضائقہ نہیں۔“ غرض ان سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا تو یہی فرمایا کہ ”کچھ مضائقہ نہیں اب کر لو۔“

○ ○ ○ ○

(٣١٥٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْعَاصِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُوْنَهُ فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَارْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُوْلُ: إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُوْلُ: ((انْحَرْ وَلَا حَرَجَ)) فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيْمِ الْأُمُوْرِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((افْعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ)).

پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ آپ ﷺ سے مسئلے پوچھنے لگے سو ایک نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نہ جانا کہ رمی نحر کے قبل ضروری ہے اور میں نے نحر کر لیا رمی سے پہلے۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں۔'' اور دوسرے نے کہا کہ میں نے نہ جانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہیں ہے۔'' راوی نے کہا: میں نے بھی سنا کہ جس نے اس دن آپ ﷺ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جسے انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اس کی مانند تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ ''اب کر لو اور کچھ حرج نہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٣١٥٨) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ: حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ. [راجع:٣١٥٧]

کہا امام مسلم رحمہ اللہ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے، ان سے یعقوب نے، ان سے ان کے باپ نے، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(٣١٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَاكُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ـ لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ ـ قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). [راجع:٣١٥٧]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے نحر کے دن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں کئی بار گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٣١٦٠) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيْسٰى إِلَّا قَوْلَهُ: لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِيْ رِوَايَتِهِ:

کہا مسلم نے روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے، ان سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ اموی نے، ان سے ان کے باپ نے اور سب نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابن بکر کی روایت مثل روایت عیسیٰ کی ہے مگر قول ان کا کہ یہ تین چیزیں (یعنی رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہیں اور یحییٰ کی روایت میں یوں ہے کہ ایک نے کہا: حلق کیا میں نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ. [راجع: ٣١٥٧]

اسی کی مانند۔

○ ○ ○ ○

(٣١٦١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ: ((فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)).

[راجع:٣١٥٧]

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کر کوئی حرج نہیں ہے۔'' کہا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمی کر اور کوئی حرج نہیں۔''

(٣١٦٢) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَآءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [راجع:٣١٥٧]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٦٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ: اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ: اِنِّيْ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ: ((افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ)).

[راجع:٣١٥٧]

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور ان کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور جمرہ کے پاس آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے سو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے سر منڈا لیا کنکریاں مارنے سے پہلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مار لو اور کچھ مضائقہ نہیں۔'' اور دوسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے ذبح کیا رمی سے پہلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں۔'' اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں۔'' راوی نے کہا: اس دن آپ ﷺ سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہو گئی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کر لو اور کچھ حرج نہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نحر کے دن چار کام ہیں اول رمی جمرہ عقبہ کی، دوم ذبح، سوم حلق، چہارم طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چاروں کام اسی ترتیب سے بجا لائے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل ان کی یہی روایات ہیں اور ان کا قول ہے کہ اگر کسی نے ان میں آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اس پر فدیہ نہیں اور نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ رحمہم اللہ کا قول ہے کہ اس پر قربانی لازم ہے (اور ایک قول شاذ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہیں اور ظاہر اس لفظ سے جو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''کچھ حرج نہیں۔'' یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ ﷺ یہاں بیان فرما دیتے اور اس پر تو اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس میں برابر ہے پھر جن کے نزدیک قربانی واجب ہے اور جن کے نزدیک نہیں تو دونوں پر نہیں اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا اخلاف سنت سے گنہ گار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہیں ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے جیسا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر ٹھہرنا روا ہے اگرچہ کہیں جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپ ﷺ نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞ گزشتہ سے پیوستہ) نحر کے دن اور خطبے حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہیں اول مکہ میں کعبہ کے نزدیک ساتویں تاریخ کو ذی الحجہ کے۔ دوسرا نمرہ میں عرفہ کے دن۔ تیسرا منیٰ میں نحر کے دن۔ چوتھا پھر منیٰ میں ایام تشریق کے دوسرے دن میں اور یہ سب ایک ہی ایک خطبے ہیں اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ میں ہے کہ وہ دو خطبے ہیں اور قبل صلوٰۃ ظہر کے ہیں اور بعد زوال کے اور دلائل ان کے میں نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب میں بیان کیے ہیں۔ (ایسا ہی کہا نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم میں)

(٣١٦٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ: ((لَا حَرَجَ)). [بخاری:١٧٣٤]

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے قربانی، حلق، رمی کے آگے پیچھے ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں ہے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

باب: طواف افاضہ، نحر کے دن بجالانا مستحب ہے۔

(٣١٦٥) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ. [ابوداود:١٩٩٨]

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر منیٰ میں پڑھی۔ نافع نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر منیٰ میں ظہر پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ.

باب: کوچ کے دن محصب میں اترنا مستحب ہے۔

(٣١٦٦) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ: فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ: بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ مَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ. [بخاری: ١٦٥٣، ١٦٥٤، ١٧٦٣؛ ابوداود: ١٩١٢؛ ترمذی: ٩٦٤]

عبدالعزیز، رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ترویہ کے دن (یعنی آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: منیٰ میں پھر میں نے کہا: نماز عصر کہاں پڑھی کوچ کے دن؟ کہا: ابطح میں پھر کہا: کر و تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ۔

○ ○ ○ ○

(٣١٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ابطح میں اترا کرتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں۔

(۳۱۶۸) عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيْبَ سُنَّةً وَّكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ: قَدْ حَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهٗ.

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے نحر کے دن کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد اترے ہیں خلیفہ آپ کے۔

(۳۱۶۹) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ واجب نہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ تو صرف اس لیے وہاں اترے ہیں کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا جب مکہ سے آپ نکلے۔

(۳۱۷۰) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

[ترمذی: ۹۲۳؛ ابن ماجه: ۳۰۶۷]

○ ○ ○ ○

(۳۱۷۱) عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ: اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهٗ كَانَ مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ.

سالم نے کہا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ابطح میں اترے تھے۔ زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ نہیں وہاں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جو وہاں اترتے تھے تو اس لیے کہ وہاں سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تھا۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۷۲) عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ سنت و واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ وہاں رسول اللہ ﷺ اترے ہیں۔

[بخاری: ۱۷۶۶؛ ترمذی: ۹۲۲]

○ ○ ○ ○

(۳۱۷۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَاْمُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلٰكِنِّيْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهٗ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ.

سلیمان بن یسار نے روایت کی کہ ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم نہیں کیا تھا کہ میں اتروں ابطح میں جب آپ ﷺ منیٰ سے نکلے مگر میں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگا دیا پھر آپ ﷺ آئے اور وہاں اتر پڑے۔ ابوبکر کی روایت میں صالح سے یوں ہے کہ انہوں نے کہا: سنا میں نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا اور ابورافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامان پر مقرر تھے۔

[ابوداود: ۲۰۰۹]

○ ○ ○ ○

(۳۱۷۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ ...

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ: ((نَنْزِلُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ)).

[بخاری:۷٤۷۹]

"کل ہم اللہ چاہے گا تو خیف کنانہ میں اتریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی آپس میں۔"

○ ○ ○ ○

(۳۱۷۵) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًی ((نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ)). وَذٰلِکَ اِنَّ قُرَیْشًا وَبَنِیْ کِنَانَۃَ حَالَفَتْ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا یُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا یُبَایِعُوْھُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا اِلَیْھِمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ الْمُحَصَّبَ.

[بخاری: ۱۵۹۰؛ ابوداود: ۲۰۱۱]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منیٰ میں کہ "کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہیں جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی۔" اور کیفیت اس کی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے یعنی ان کے قبیلوں سے نہ نکاح کریں نہ خرید وفروخت کریں جب تک وہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ان کے سپرد نہ کر دیں اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے (تفصیل اس کی آگے آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۷٦) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اِذَا فَتَحَ اللّٰہُ الْخَیْفُ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری خیف ہے جہاں قسم کھائی انہوں نے یعنی کافروں نے کفر پر۔"

فائدہ: غرض یہ کہ محصب میں اترنا اس میں اختلاف تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کوئی اس کو منزل اتفاقی کہتے تھے اور یہاں اترنا مسنون نہ جانتے تھے اور کوئی اسے اقتدائے رسول جان کر مستحب ٹھہراتے تھے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بنظر اقتدائے رسول کریم ﷺ وپیروی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم مگر اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو اس پر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہے کہ وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھے اور کچھ رات تک ٹھہرے یا ساری رات بنظر اقتدائے رسول اللہ ﷺ اور محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہیں اور اصل میں خیف اس زمین کو کہتے ہیں کہ نشیب میں واقع ہو پہاڑ کے دامن میں اور وہاں سے مدینہ منورہ کا سیدھا راستہ ہے اسی لیے کہا کہ وہاں سے نکلنا آسان ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ان شاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں اتریں گے۔" اس لیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ ﴿وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ﴾ یعنی نہ کہنا کسی کو کہ کل میں اس کو کروں گا مگر یوں کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور کفار نے جب نبی ﷺ مکہ معظمہ میں تھے آپس میں قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کو اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو مکہ سے نکال دیں اسی خیف بنی کنانہ کی گھاٹی میں اور آپس میں ایک اقرارنامہ لکھا اور طرح طرح کی لغویات اس میں تحریر کیں اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندھی اور اس اقرارنامہ کو کعبہ میں لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کھا گئی صرف اللہ اور رسول ﷺ کا نام اس میں رہ گیا اور جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی اور آپ ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو خبر دی اور وہ ان کافروں کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پھر انہوں نے وہ کاغذ نکال کر دیکھا اور ویسا ہی پایا۔ چنانچہ بعض علما نے فرمایا ہے کہ وہاں اترنا آپ ﷺ کا شکر الٰہی کے ارادہ سے تھا کہ اس نعمت کا شکر بجالاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزوں کو غالب اور کافروں کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی رحمہ اللہ نے۔

بَابُ وُجُوْبِ الْمَبِیْتِ بِمِنًی لَیَالِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَالتَّرْخِیْصِ

باب: ایام تشریق میں منیٰ میں رات گزارنا واجب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِيْ تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ.

(۳۱۷۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ.

[بخاري: ۱۷٤٥؛ ابوداود: ۱۹۵۹، ۳۰٦٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے کہ رات کو منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہیں، اس لیے کہ ان کے حصے زمزم پلانے کی خدمت تھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منیٰ کی راتوں میں رات کو منیٰ ہی میں رہنا ضروری ہے اور اس پر اتفاق ہے علما کا مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس میں دو قول ہیں: صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مقولہ ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور اسی کے قائل ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ غرض جس نے واجب کہا ہے اس نے کہا ہے کہ اس کے تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کیلئے قربانی مستحب کہتا ہے اور کس قدر وہاں رہنا واجب ہے اس میں بھی اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں: صحیح یہ ہے کہ اکثر رات میں رہنا ضروری ہے دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات میں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہیں ان کو شب کو منیٰ میں رہنا ضروری نہیں بلکہ ان کو ضروری ہے کہ مکہ میں جائیں اور رات کو زمزم پلادیں اور حوضوں میں پانی بھریں کہ پینے والے فراغت سے پئیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ اولاد عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اس کو رخصت ہے کہ منیٰ میں نہ رہے اور اسی طرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اس کو بھی رخصت ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ رخصت خاص آل عباس رضی اللہ عنہ کو ہے۔ بعضوں نے کہا: خاص عباس رضی اللہ عنہ کو تھی اور بعض نے کہا: بنی عباس رضی اللہ عنہم میں سے بنی ہاشم کو خاص ہے۔ غرض یہ چار قول ہیں اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان میں پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص حق ہے آل عباس رضی اللہ عنہ کا اس لیے کہ ایام جاہلیت میں یہ خدمت خاص تھی عباس رضی اللہ عنہ کو اور آنحضرت ﷺ نے انہی کیلئے قرار دی اور ہمیشہ ان کے واسطے ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی کہا ہے۔

(۳۱۷۸) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [بخاري: ۱۷٤٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلٰى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا.

باب: حج میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس کے دینے کی فضیلت۔

(۳۱۷۹) عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا لِيْ أَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ؟ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا [مِنْ] حَاجَةٍ

عبداللہ مزنی، فرزند بکر نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اس نے کہا: کیا سبب ہے کہ میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شہد کا شربت اور دودھ پلاتے ہیں اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: الحمدللہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی۔ اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ نبی ﷺ تشریف لائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُخِلْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا)) فَلَا نُرِيْدُ نُغَيِّرُ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [ابوداود:۲۰۲۱]

اپنی اونٹنی پر اور ان کے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ تھے اور آپ ﷺ نے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کھجور کے شربت کا لائے اور آپ ﷺ نے پیا اور اس میں سے جو بچا وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کو پلایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو۔'' سو ہم اس کو بدلنا نہیں چاہتے جس کا حکم رسول اللہ ﷺ دے چکے ہیں۔

فائدہ۔ اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والوں کی تعریف نکلی اور آخر میں جو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہیں چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ رضی اللہ عنہم کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کریں کسی امر میں خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات میں تغیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی صفت اپنی طرف سے بڑھا دیں یا گھٹا دیں کہ یہ سب منجملہ احداث ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعت صحابہ کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ و ذلك المقصود۔

بَابٌ فِي الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدَايَا وَجُلُوْدِهَا وَجِلَالِهَا.

باب: قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب صدقہ کر دو۔

(۳۱۸۰) عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا وَقَالَ: ((نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا)).
[بخاري: ۱۷۰۷، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۲۲۹۹؛ ابوداود: ۱۷۶۹؛ ابن ماجه: ۳۰۹۹، ۳۱۵۷]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کا گوشت اور کھالیں اور جھولیں خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں نہ دوں اور فرمایا: ''کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیں گے۔''

○ ○ ○ ○

(۳۱۸۱) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:۳۱۸۰]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۱۸۲) عَنْ عَلِيٍّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ. [راجع:۳۱۸۰]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے۔

(۳۱۸۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِيْنِ وَلَا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا. [راجع:۳۱۸۰]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ کھڑے ہوں وہ آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولیں ان کی خیرات کر دیں مسکینوں کو اور قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہ دیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے۔ اول معلوم ہوا کہ قربانی [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے۔ چوتھے گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضروری ہے۔ پانچویں اجرت قصاب کی اس میں سے نہ دینا چاہیے۔ چھٹے ثابت ہوا کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اس سے گھر میں نفع لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اور ابن منذر، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اسحٰق اور احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اس کی بیچ ڈالیں اور اس کی قیمت خیرات کر دیں اور ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہا ہے کہ اس کے عوض میں کچھ مضائقہ نہیں اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خرید لیں اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اجرت جزار میں کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خاص اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوہان چیرنے کے جھول ڈالی جائے کہ خون میں نہ بھرے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنی جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اس کے مناسب جھول بھی ہو، جیسے مثل مشہور ہے شملہ بمقدار علم۔

(٣١٨٤) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٣١٨٠]

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ.

باب: قربانی میں شریک ہونا جائز ہے۔

(٣١٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

[ابو داود: ٢٧٠٩؛ ترمذی: ٩٠٤، ١٥٠٢؛ ابن ماجه: ٣١٣٢]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٨٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِيْ بَدَنَةٍ.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور آپ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جائیں اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی ہم میں کے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٨٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا ہم نے اونٹ اور گائے کو سات افراد کی طرف سے ذبح کیا۔

○ ○ ○ ○

(٣١٨٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ رضی اللہ عنہ: اَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُوْرِ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: شریک ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حج اور عمرہ میں سات سات آدمی ایک بدنہ میں۔ ایک شخص نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا بدنہ میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے جزور میں ہوتے ہیں؟ تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنی دونوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ: مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ.

اونٹ کو کہتے ہیں) اور حاضر ہوئے جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ میں تو انہوں نے کہا کہ نحر کیے ہم نے ستر اونٹ اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک تھے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٨٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے نبی ﷺ کے حج کو تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپ ﷺ نے کہ جب ہم احرام کھول ڈالیں تو قربانی کر لیں اور چند آدمی ہم میں سے ایک ایک قربانی میں شریک ہو جائیں اور یہ جب ہوا کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں احرام حج کا عمرہ کروا کے کھلوا دیا تھا۔

فائدہ: ان حدیثوں سے شراکت قربانی میں ثابت ہوئی اور اس میں علما کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے، خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکوں پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہوں غرض سب کی شراکت درست ہے اور دلیل ان کی یہی حدیثیں ہیں اور امام احمد اور جمہور رحمہم اللہ اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ شراکت ہدی تطوع میں روا ہے نہ واجب میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہیں مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہٰذا مسموع نہیں اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہیں تو نہیں (یعنی کوئی گوشت کھانے کی نیت اس میں نہ رکھتا ہو) اور شراکت بکری میں جائز نہیں ہے اس میں سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور ہر ایک جانور ان میں سے گویا سات بکریوں کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر کسی پر سات قربانیاں ہوں تو ایک اونٹ کرنا اس کو سب سے کافی ہو جائے گا اور جابر رضی اللہ عنہ کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر قربانی واجب ہے اور واجب قربانی میں بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول اور داؤد ظاہری وغیرہ کا رد ہو گیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ متمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کر ڈالے اور قبل احرام حج کے اور اس میں اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے۔

(٣١٩٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا.

[ابو داود:٢٨٠٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تمتع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تو ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو جاتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٣١٩١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن۔

(٣١٩٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں رضی اللہ عنہن کی طرف سے قربانی کی اور ابن بکر کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی اپنے حج میں۔

بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَامًا مُقَيَّدَةً.

باب: اونٹ کو بندھا کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے۔

(٣١٩٣) عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ... زیاد نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهٗ بَارِكَةً فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اس کو اٹھالو اور پیر باندھ دو اور نحر کرو، یہ سنت ہے تمہارے نبی ﷺ کی۔

[بخاری: ۱۷۱۳؛ ابوداود: ۱۷۶۸]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایاں پیر اس کے آگے کا باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیروں پر کھڑا ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بھی باندھ دینے چاہیے اور ایک داہنا کھلا رہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا کہ اونٹ کھڑا کر کے نحر کریں اور مالک اور احمد اور جمہور کا اور ابوحنیفہ اور ثوری رحمہما اللہ کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونوں برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہٰذا مردود ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ اِلَى الْحَرَمِ.

باب: قربانی کو حرم محترم میں بھیجنا مستحب ہے۔

(۳۱۹۴) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهْدِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهٖ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں ان کے گلوں کے ہار بٹ دیا کرتی تھی پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے۔

[بخاری: ۱۶۹۸؛ ابوداود: ۱۷۵۸؛ نسائی: ۲۷۷۴؛ ابن ماجہ: ۳۰۹۴]

○ ○ ○ ○

(۳۱۹۵) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا۔

(۳۱۹۶) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار، آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

(۳۱۹۷) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَّلَا يَتْرُكُهٗ. [نسائی: ۲۷۷۵]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ ﷺ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے۔

(۳۱۹۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا. ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهٗ حِلًّا.

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے ہاتھوں سے نبی اکرم ﷺ کے اونٹوں کے ہار بٹا کرتی تھی پھر آپ ان کے کوہانوں کو چیرا لگاتے پھر ہار ڈالتے اور بیت اللہ کی طرف بھیجتے پھر آپ خود مدینہ میں قیام کرتے تو آپ ﷺ پر کوئی چیز جو پہلے حلال تھی حرام نہ ہوتی۔

[بخاری: ۱۶۹۶، ۱۶۹۹؛ ابوداود: ۱۷۵۷؛ نسائی: ۲۷۷۱، ۲۷۸۲؛ ابن ماجہ: ۳۰۹۸]

○ ○ ○ ○

(۳۱۹۹) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ اَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق سے روایت کی گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ.

○ ○ ○ ○

(٣٢٠٠) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْيَأْتِي مَايَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ. [بخاری: ١٧٠٥؛ ابوداود: ١٧٥٩؛ نسائی: ٢٧٧٩]

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ میں نے ہار بٹے ہیں اون سے جو رکھی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان حلال رہے (یعنی قربانی بھیج کر) اور اپنی بیبیوں سے صحبت کرتے تھے، جیسے حلال لوگ کرتے ہیں (یعنی جن کو احرام نہیں ہوتا)۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٠١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا. [بخاری: ١٧٠٣؛ ترمذی: ٩٠٩؛ نسائی: ٢٧٧٨، ٢٧٨٤، ٢٧٨٨، ٢٧٩٦]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کو دیکھ چکی ہوں کہ بٹتی تھی ہار رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی بکریوں کیلئے اور آپ ﷺ ان کو بھیج کر پھر حلال رہتے تھے (یعنی محرم نہ ہوتے تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ. [بخاری: ١٧٠٢؛ نسائی: ٢٧٧٧؛ ابن ماجه: ٣٠٩٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٠٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا. [بخاری: ١٧٠١؛ ابوداود: ١٧٥٥؛ نسائی: ٢٧٨٥، ٢٧٨٦، ٢٧٨٧؛ ابن ماجه: ٣٠٩٦]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک بار بکریاں بھیجیں بیت اللہ کو اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [نسائی: ٢٧٨٩]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈالتے اور ان کو روانہ کر دیتے اور نبی اکرم ﷺ حلال ہی رہتے وہ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے تھے۔

(٣٢٠٥) عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ أَهْدَى

عمرہ، عبدالرحمٰن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس نے قربانی بھیجی اس پر حرام ہو چکیں وہ چیزیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں جب تک کہ قربانی ذبح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِيْ إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ. [بخاری: ۱۷۰۰، ۲۳۱۷؛ نسائی: ۲۷۹۲]

نہ ہو اور میں نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جیسا کہا ویسا نہیں ہے، میں نے خود بٹے ہیں ہار رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے اور آپ ﷺ نے ان کے گلے میں ڈال کر میرے باپ کے ساتھ قربانی روانہ کر دی اور کوئی چیز آپ ﷺ پر حرام نہ ہوئی اس کے ذبح تک جو اللہ نے آپ ﷺ پر حلال کی تھی۔

○ ○ ○ ○

(۳۲۰۶) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُوْلُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ.
[بخاری: ۱۷۰۴؛ نسائی: ۲۷۷۶]

مسروق نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا کہ وہ پردے کی آڑ میں دستک دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں بٹا کرتی تھی ہار قربانی کے اپنے ہاتھوں سے اور جناب رسول اللہ ﷺ ان کو روانہ کر دیتے تھے اور پھر اس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب روایتوں سے کئی مسئلے معلوم ہو گئے (۱) قربانی بھیجنا حرم میں مستحب ہے (۲) جو خود نہ جا سکے دوسرے کے ہاتھ روانہ کر دے (۳) قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا اور کوہان کو چیرنا مستحب ہے (۴) ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب میں مستحب ہے (۵) ہار بٹنا مستحب ہے (۶) جو قربانی روانہ کرے محرم نہیں ہوتا تمام علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اس کا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہیں (۷) مالک رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے میں مستحب ہے اور یہ تخصیص بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے باطل ہے کہ اس میں بکری بھی مذکور ہے (۸) اور ابن زیاد جو اوپر روایت میں وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(۳۲۰۷) عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۳۲۰۶]

اس سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتی ہیں۔

بَابُ جَوَازِ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا.

باب: قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا جائز ہے۔

(۳۲۰۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) قَالَ ...

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر سوار ہو جا" اس نے عرض کی قربانی کا ہے پھر فرمایا: "سوار ہو جا" اس نے پھر وہی عرض کی،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْفِي الثَّالِثَةِ. [بخاری: ١٦٨٩، ٢٧٥٥، ٦١٦٠؛ ابو داود: ١٧٦٠؛ نسائی: ٢٧٩٨]

آپ ﷺ نے تیسری یا دوسری بار فرمایا: ''خرابی ہو تیری سوار ہو جا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اس پر سوار ہونا روا ہے اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہیں اور اس طرح سوار ہوئے کہ اسے تکلیف نہ ہو یعنی جانور کو اور یہی منقول ہے مالک رحمہ اللہ اور ایک جماعت سے اور دوسری روایت مالک رحمہ اللہ کی اور قول احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے نہایت مجبوری کے وقت روا ہے۔

لطیفہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں کا کام ہے اور نبی ﷺ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور حاملان حدیث کی سواریاں ہیں پس وائے ہے ان لوگوں پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بنا چاہتے ہیں۔

(٣٢٠٩) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً.

ابو الزناد کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے اور اس میں ہے کہ اس اونٹ کے گلے میں ہار بھی تھا۔

(٣٢١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا۔ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا)) فَقَالَ: بَدَنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی حدیثیں روایت کیں ان میں یہ بھی تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا (یعنی اس کے گلے میں ہار پڑا ہوا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرابی ہو تیری اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''سوار ہو جا۔ خرابی ہے تیری۔ سوار ہو جا خرابی ہے تیری۔''

○ ○ ○ ○

(٣٢١١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) فَقَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ((ارْكَبْهَا)) مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا. [نسائی: ٢٨٠٠]

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی قربانی کے اونٹ کو دھکیل رہا تھا آپ ﷺ نے کہا: ''سوار ہو جا۔'' اس نے کہا: یہ قربانی کا ہے۔ آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ ''سوار ہو جا۔''

(٣٢١٢) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ اَوْهَدِيَّةٍ فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) قَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ اَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ: ((وَاِنْ)).

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے اختلاف سے مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢١٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢١٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا

جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کو پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے: ''کہ اس پر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہیں ضرورت ہو اور سواری نہ ملے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا)).

[ابوداود: ۱۷٦۱؛ نسائی: ۲۸۰۱]

(۳۲۱۵) عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ.

باب: جب قربانی کا جانور راہ میں چل نہ سکے تو کیا کرے۔

(۳۲۱٦) عَنْ مُوْسٰى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ: وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوْقُهَا فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا اِنْ هِيَ اُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِيْ بِهَا فَقَالَ: لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَاَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ: انْطَلِقْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما نَتَحَدَّثْ اِلَيْهِ قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسِتَّةَ عَشَرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهُ فِيْهَا قَالَ: فَمَضٰى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا؟ قَالَ: ((انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ)).

[ابوداود: ۱۷٦۳]

موسیٰ بن سلمہ نے کہا: میں اور سنان دونوں عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھ ایک قربانی کا اونٹ تھا اور اسے کھینچتے تھے اور وہ راہ میں تھک گیا اور یہ اس کا حال دیکھ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اسے کیونکر لاؤں گا اور کہنے لگے کہ اگر میں بلدہ پہنچا تو اس کا حکم بخوبی معلوم کروں گا پھر اتنے میں پہر دن چڑھا اور ہم بطحاء میں اترے اور سنان نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کریں غرض ان سے جا کر ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: تم نے خبردار شخص کو پایا۔ اب سنو جناب رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ روانہ کیے اور وہ چلا پھر لوٹ آیا اور پوچھا: یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی تھک جائے تو کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے نحر کر دو اور اس کے گلے کی جوتیاں (جو ہار میں لٹکائی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان میں چھاپا مار دو اور اس میں سے نہ تم کھاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق۔''

(۳۲۱۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشَرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ. [راجع: ۳۲۱٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے روانہ کرنے کا مضمون ہے مگر اس میں اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس میں نہیں ہے۔

(۳۲۱۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ ذُؤَيْبًا اَبَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذؤیب نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَبِيصَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيْتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ)).

میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کیے اور فرمایا: ''اگر کوئی ان میں سے تھک جائے اور مرنے کا ڈر ہو تو اس کو نحر کرنا اور اس کے جوتے خون میں ڈبو کر اس کے کوہان میں چھاپا مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق۔''

[ابن ماجه:٣١٠٥]

فائدہ: جب کوئی قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو مذکور ہوا اور اس کا کھانا صاحب قربانی اور اس کے ساتھ والوں کو حرام ہے خواہ وہ اس کے کھانے پینے میں شامل ہوں یا جدا ہوں اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا کھلانا اور بیچنا وغیرہ اس کا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اس کو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اس کا بدل واجب ہے اور گوشت اس کا امراء کو روا نہیں مطلقاً سوائے مساکین کے اور مساکین بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ میں نہ ہوں جمہور کا قول یہی ہے اور اس کے ضائع ہونے کا خوف اس وجہ سے نہیں کہ قافلے پے در پے آتے ہیں۔ دوسرا قافلہ آئے گا اسے کھالے گا۔

بَابُ وُجُوْبِ الطَّوَافِ الْوَدَاعِ وَسَقُوْطِهِ عَنِ الْحَائِضِ.

باب: طواف وداع کا واجب ہونا اور حائضہ سے ساقط ہونے کا بیان۔

(٣٢١٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)) قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُوْنَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ: فِيْ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگ ادھر ادھر چل پھر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک چلتے وقت طواف نہ کر لے بیت اللہ کا۔'' زہیر کی روایت میں ''فی'' کا لفظ نہیں۔

[ابوداود: ٢٠٠٢؛ ابن ماجه: ٣٠٧٠]

(٣٢٢٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جائیں (یعنی طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہوگئی (یعنی طواف وداع کیلئے)۔

[بخاري: ٣٢٩، ١٧٥٥، ١٧٦٠]

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور اکثر علما کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابوثور رحمہم اللہ کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر رحمہم اللہ نے کہا کہ وہ سنت ہے اور اس کے ترک سے کچھ لازم نہیں آتا اور مجاہد رحمہ اللہ سے دونوں روایتیں آئی ہیں اور حائضہ عورت کو معاف ہے۔

(٣٢٢١) عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ تُفْتِيْ

طاؤس نے کہا: میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اِمَّا لَافَسَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ.

رخصت کرے، سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلانی انصاری کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کا حکم دیا ہے یا نہیں۔ سو زید بن ثابت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لوٹ کر آئے ہنستے ہوئے اور بولے: میں جانتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی سچ کہتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض یہ ضروری نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجائے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور اگر ہو تو معاف ہے۔

(٣٢٢٢) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رضی اللہ عنہا بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَذَكَرْتُ حِيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلْتَنْفِرْ)). [ابن ماجه: ٣٠٧٢]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا اور میں نے رسول مقبول ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کو روکنے والی ہے؟''۔ میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکیں ہیں، تب حائضہ ہوئی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کوچ کریں۔''

○ ○ ○ ○

(٣٢٢٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

ابن شہاب اس سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں۔ باقی حدیث گزشتہ کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٢٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ. [ترمذی: ٩٤٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا نَتَخَوَّفُ اَنْ تَحِيْضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ قَالَتْ: فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ؟)) قُلْنَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ: ((فَلَا اِذًا)). [بخاری: ١٧٣٣]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم ڈرتے تھے کہ صفیہ طواف افاضہ سے پہلے حائضہ نہ ہو جائیں۔ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کہ کیا صفیہ ہم کو روکے رکھے گی؟'' ہم نے بتایا کہ وہ طواف افاضہ کر چکیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب نہیں۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۲۶) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ [قَدْ] طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ؟)) قَالُوْا بَلٰى قَالَ: ((فَاخْرُجْنَ)).

[بخاری: ۳۲۸؛ نسائی: ۳۸۹]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق سے مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۲۲۷) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوْا: إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ((وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: ((فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ)).

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ ارادہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ حائضہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ہم کو روکنا چاہتی ہے۔“ عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا: ”تمہارے ساتھ کوچ کریں۔“

(۳۲۲۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً فَقَالَ: ((عَقْرٰى حَلْقٰى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا)) ثُمَّ قَالَ لَهَا: ((أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((فَانْفِرِيْ)).

[بخاری: ۵۳۲۹، ۶۱۵۷]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نے کوچ کا ارادہ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اداس تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بانجھیں سر منڈیاں کیا ہم کو روکتی ہیں۔“ پھر ان سے فرمایا: ”کیا تم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو۔“ (یعنی طواف وداع معاف)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہیں ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرم رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ مکروہ ہے مگر ان کی کوئی دلیل معتبر نہیں۔

(۳۲۲۹) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً. [بخاری: ۱۷۷۱؛ ابن ماجہ: ۳۰۷۳]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اس میں غمگین، اداس کے الفاظ نہیں ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ.

باب: کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے۔

(۳۲۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيْهَا قَالَ ...

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم داخل ہوئے کعبہ میں اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ﷺ ٹھہرے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول ...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى.

[بخاري: ٣٩٧، ٤٦٨، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ١١٦٧، ١٥٩٨، ١٥٩٩، ٢٩٨٨، ٤٢٨٩، ٤٤٠٠؛ ابوداود: ٢٠٢٣، ٢٠٢٤، ٢٠٢٥؛ نسائي: ٦٩١، ٧٤٨، ٢٩٠٥، ٢٩٠٦، ٢٩٠٧، ٢٩٠٨؛ ابن ماجه: ٣٠٦٣]

داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندران دنوں چھ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَاَرْسَلَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ. قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ وَاَمَرَ بِالْبَابِ فَاُغْلِقَ فَلَبِثُوْا فِيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلٰى اَثَرِهِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: اَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ قَالَ: وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى.

[راجع: ٣٢٣٠]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں اترے اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا بھیجا اور وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ ﷺ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر گئے اور دروازے کو حکم دیا کہ بند کر دو اور تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھولا پھر میں سب لوگوں سے پہلے آپ ﷺ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے سو بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کہاں؟ انہوں نے کہا کہ دو کھمبوں کے بیچ میں اپنے منہ کے سامنے، اور میں بھول گیا کہ پوچھوں کتنی رکعتیں پڑھیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ ابْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ: ((ائْتِنِيْ بِالْمِفْتَاحِ)) فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهٗ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ قَالَ: فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے صحن میں آئے اور اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: کنجی لاؤ۔'' وہ اپنی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے نہ دی پھر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دے دو نہیں تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جائے گی، تب دی اور وہ لے کر حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو دی آپ ﷺ نے دروازہ کھولا۔ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزر ا حماد کی روایت میں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. [راجع: ٣٢٣٠]

○ ○ ○ ○

(٣٢٣٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ﷺ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيْلًا ثُمَّ فَتَحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.؟

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور لوگوں نے آپ ﷺ کے جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک۔ پھر دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور میں بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ کہاں نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے؟ انہوں نے کہا: دوستونوں کے بیچ میں جو آگے ہیں اور میں بھول گیا ان سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی نماز پڑھی۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٣٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ قَالَ: فَمَكَثُوْا فِيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيْتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالُوْا: هٰهُنَا قَالَ: وَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلّٰى؟ [راجع: ٣٢٣٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٣٥) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ﷺ فَأَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ فِيْ أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. [بخاري: ١٥٩٨]

وہی مضمون ہے لیکن اس میں اتنا ہے کہ راوی نے کہا کہ نماز پڑھی آپ ﷺ نے یمانی دوستونوں کے بیچ میں۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٣٦) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ﷺ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ ...

سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اور کوئی ان کے ساتھ نہ گیا پھر دروازہ بند کر دیا۔ عبداللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلال رضی اللہ عنہ نے یا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ﷠: فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ ـ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ﷠ ـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

نماز پڑھی کعبہ کے اندر دو یمانی ستونوں کے بیچ میں۔

O O O O

(۳۲۳۷) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهِ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ﷛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ: ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ)) قُلْتُ لَهُ: مَا نَوَاحِيْهَا؟ أَفِي زَوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ. [نسائی:۲۹۱۷]

ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانے کا، کہا عطاء نے کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اس کے اندر جانے سے مگر میں نے ان کو سنا کہ کہتے تھے کہ خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ میں تو ہر طرف اس میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا: ''یہی قبلہ ہے۔'' میں نے ان سے کہا کہ کیا حکم ہے اس کے کناروں کا؟ اور کیا حکم ہے اس کے کونوں میں نماز کا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے۔

O O O O

فائدہ: یہی قبلہ ہے یعنی قیامت تک اسی کی طرف نماز ہوگی اور یہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا یہ مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا امام کا کھڑا ہونا سکھا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور اس کے کونوں اور کناروں میں نہ کھڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہ مسنون ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اس کے گرد بنی ہے۔ اور ان سب روایتوں میں محدثین نے بلال رضی اللہ عنہ کی روایت سے تمسک کیا ہے جس میں کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے تمسک نہیں کیا، اس لیے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر۔ اس لیے اس کو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جس میں رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں بھول گیا کہ ان سے پوچھوں کتنی پڑھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کے نہ دیکھنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ میں ہوں اور دعائیں مشغول ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوں، بخلاف بلال رضی اللہ عنہ کے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوں اور دروازہ بند ہونے سے اندھیرا بھی ہوا اور نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں ہلکی ہو اور علما کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں بعض نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابوحنیفہ اور جمہور اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتیں فجر کی اور دو رکعتیں طواف کی جائز نہیں اور بعض اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اس میں نہیں نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہیں اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بھی روا ہو اپس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی لی اور بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا: ''کہ ہمیشہ تمہارے پاس ہی رہے گی۔'' غرض سعادت کعبہ کی ان ہی کے خاندان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اور جب تک ان میں کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جانے کے بعد کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مطمئن اور خاطر تسکین میں رہے۔

(۳۲۳۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ [illegible]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ میں اور اس میں چھ [illegible] دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ.

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کے باب میں کیونکر مقبول ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے۔ غرض بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہے اور یہ نافی۔

(۳۲۳۹) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ﷺ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ ؟ قَالَ: لَا.

اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ کیا داخل ہوئے ہیں نبی ﷺ بیت اللہ میں اپنے عمرہ کی حالت میں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ مراد اس سے عمرہ قضاء ہے کہ ساتویں سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے۔ اور سبب اس وقت میں نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھیں اور مشرک ان کو وہاں سے اٹھانے نہیں دیتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا بت نکال دیے گئے اور داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر ہٹادی گئیں۔

بَابُ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا.

باب: کعبہ توڑ کر بنانے کا بیان۔

(۳۲۴۰) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا)).

[بخاري: ۱۵۸۵؛ نسائي: ۲۹۰۱]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ توڑتا اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بنا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب کعبہ بنایا تو چھوٹا کر دیا اور میں اس میں ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا۔“

○ ○ ○ ○

(۳۲۴۱) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابوشیبہ نے اور ابوکریب نے، دونوں نے روایت کی ابن نمیر سے، انہوں نے ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے۔

(۳۲۴۲) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ [لَفَعَلْتُ])) فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ ﷺ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔“ سو میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کیوں نہیں پھیر دیتے اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر؟ سو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں البتہ ایسا کرتا۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس لیے میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھونا ان دونوں کونوں کا اسی واسطے چھوڑ دیا کہ بیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَا أُرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ . [بخاري: ١٥٨٣، ٣٣٦٨، ٤٤٨٤؛ نسائي: ٢٩٠٠]

اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: پس اگر ان دونوں کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو حطیم کی جانب میں ہے طواف سے رہ جاتی۔

(٣٢٤٣) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ـ اَوْ قَالَ بِكُفْرٍ ـ لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْاَرْضِ وَلَاَدْخَلْتُ فِيْهَا مِنَ الْحِجْرِ)). [راجع: ٣٢٤٢]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا۔ (یعنی جہاد میں) اور اس میں دروازے زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا۔''

○ ○ ○ ○

(٣٢٤٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ يَقُوْلُ: حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَاَلْزَقْتُهَا بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَّزِدْتُ فِيْهَا سِتَّةَ اَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ)). [نسائي: ٢٩١٠]

وہی مضمون ہے مگر یہ زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اس کے دروازے ملا دیتا اور دروازے رکھتا ایک شرق کی جانب دوسرا غرب کی طرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین ملا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب بنایا تو چھوٹا کر دیا۔''

○ ○ ○ ○

(٣٢٤٥) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِيْنَ غَزَاهُ اَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَاكَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ﷺ حَتّٰى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيْدُ اَنْ يُجَرِّئَهُمْ ـ اَوْ يُحَرِّبَهُمْ ـ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ اَنْقُضُهَا ثُمَّ اَبْنِيْ بِنَاءَ هَا اَوْ اُصْلِحُ مَا وَهٰى مِنْهَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنِّيْ قَدْ فُرِقَ لِيْ رَأْيٌ فِيْهَا اَرٰى اَنْ تُصْلِحَ مَا وَهٰى مِنْهَا

عطاء نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب کہ مکہ میں آ کر شام والے لڑے تھے اور جو حال اس کا ہوا سو ہوا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا، یہاں تک کہ لوگ موسم حج میں جمع ہوئے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ لوگوں کو خانہ کعبہ دکھا کر جرات دلائیں اہل شام کی لڑائی پر یا ان کا تجربہ کریں کہ انہیں کچھ حمیت دین ہے یا نہیں پھر جب لوگ آ گئے تو انہوں نے کہا: اے لوگو! مشورہ دو مجھے خانہ کعبہ کے لیے کہ میں اسے توڑ کر نئے سرے سے بناؤں یا جو اس میں بودا ہو گیا ہے اسے درست کر دوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے ایک رائے سوجھی ہے اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم صرف جو ان میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَتَدَعَ بَيْتًا اَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَاَحْجَارًا اَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَوْكَانَ اَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَارَضِيَ حَتّٰى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ اِنِّيْ مُسْتَخِيْرٌ رَبِّيْ ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلٰى اَمْرِيْ فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ اَجْمَعَ رَاْيَهُ عَلٰى اَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ اَنْ يَنْزِلَ بِاَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيْهِ۔ اَمْرٌ مِّنَ السَّمَآءِ حَتّٰى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَاَلْقٰى مِنْهُ حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ اَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوْا فَنَقَضُوْهُ حَتّٰى بَلَغُوْا بِهِ الْاَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُوْرَ حَتّٰى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: اِنِّيْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ﷺ تَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا اَنَّ النَّاسَ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّيْنِيْ عَلٰى بِنَائِهِ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ)) قَالَ: فَاَنَا الْيَوْمَ اَجِدُ مَا اُنْفِقُ وَلَسْتُ اَخَافُ النَّاسَ قَالَ: فَزَادَ فِيْهِ خَمْسَ اَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتّٰى اَبْدٰى اُسًّا نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَبَنٰى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُوْلُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيْهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِيْ طُوْلِهِ عَشْرَةَ اَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ اَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْاٰخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ﷺ كَتَبَ الْحَجَّاجُ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ وَيُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلٰى اُسٍّ نَظَرَ اِلَيْهِ

بودا ہو گیا ہے اس کی مرمت کر دو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا کہ لوگوں کے وقت تھا اور ان ہی پتھروں کو رہنے دو جن کے اوپر لوگ مسلمان ہوئے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ معبوث ہوئے ہیں تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے تو اس کا دل کبھی نہ چاہے جب تک نیا نہ بنائے پھر تمہارے رب کا گھر تو اس سے کہیں افضل ہے اس کا کیا حال ہے اور میں اپنے رب سے استخارہ کرتا ہوں۔ تین بار پھر مصمم ارادہ کرتا ہوں اپنے کام کا پھر جب تین بار استخارہ ہو چکا تو ان کی رائے میں آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بنائیں اور جو لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو جو شخص کہ پہلے خانہ کے اوپر توڑنے کو چڑھے اس پر کوئی بلائے آسمانی نازل نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اس گھر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تھا) یہاں تک کہ ایک شخص چڑھا اور اس میں سے ایک پتھر گرا دیا پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نہ اتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈھا کر زمین تک پہنچا دیا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال دیا (تاکہ لوگ اسی پردہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں اور مقام کعبہ کو جانتے رہیں اور وہ پردے میں پڑے رہے) یہاں تک کہ دیواریں اس کی اونچی ہو گئیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ فرماتی تھیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا بھی خرچ نہیں ہے کہ اس کو بنا سکوں ورنہ میں پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اس میں ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اس سے باہر جاتے۔'' پھر ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہیں کہ اسے صرف کریں اور لوگوں کا خوف بھی نہیں۔ کہا راوی نے پھر ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے پانچ گز اس کی دیواریں زیادہ کر دیں حطیم کی جانب سے یہاں تک کہ نکلی وہاں پر ایک بنیاد کہ لوگوں نے اسے خوب دیکھا (اور وہ بنیاد تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پھر اسی بنیاد پر سے دیوار اٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر جب اس میں زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا (چوڑان زیادہ ہو گئی اور لمبان کم نظر آنے لگی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْعُدُولُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ فِيْ شَيْءٍ؛ اَمَّا مَا زَادَ فِيْ طُوْلِهِ فَاَقِرَّهُ وَاَمَّا مَازَادَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ اِلٰى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِيْ فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَاَعَادَهُ اِلٰى بِنَائِهِ.

[راجع: ٣٢٤٤]

سو اس کی لمبان میں بھی دس ذراع زیادہ کیے اور اس کے دو دروازے رکھے ایک میں سے اندر جائیں، دوسرے سے باہر آئیں پھر جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے جو بنا کی وہ ان ہی بنیادوں پر کی جس کو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہیں (یعنی بنائے ابراہیم پر کی) سو عبدالملک نے اس کو جواب لکھا کہ ہم کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لت پت سے کچھ کام نہیں اور تم ایسا کرو جو انہوں نے طول میں زیادہ کر دیا ہے اس کو تو رہنے دو اور جو حطیم کی طرف سے زیادہ کیا ہے اس کو نکال ڈالو اور پھر حالت اولیٰ پر بنا دو اور وہ دروازہ بند کر دو جو کہ انہوں نے زیادہ کھولا ہے غرض حجاج نے اسے توڑ کر بنائے اول پر بنا دیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٢٤٦) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ: وَفَدَ الْحَارِثُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِيْ خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ: مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مَاكَانَ يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ: بَلٰى اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْ لَاحَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُّ مَاتَرَكُوْا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِيْ اَنْ يَّبْنُوْهُ فَهَلُمِّيْ لِاُرِيَكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ)) فَاَرَاهَا قَرِيْبًا مِنْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ فِي الْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِيْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا؟)) قَالَتْ: قُلْتُ لَا قَالَ: ((تَعَزُّزًا اَنْ لَّايَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا

حارث سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبید نے کہا کہ حارث وفد بن کر گئے عبدالملک کے پاس، جب عبدالملک خلیفہ تھا غرض کہ عبدالملک نے حارث بن عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابوخبیب یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث سنی ہے یعنی جس میں بنائے کعبہ کا ذکر ہے تو وہ جھوٹ کہتے ہیں، انہوں نے کچھ نہیں سنا تب حارث نے کہا کہ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک نے کہا کہ تم نے ان سے کیا سنا ہے؟ تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں جتنا انہوں نے چھوڑ دیا ہے اس کو بنا دیتا۔ سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دیں جیسا میں چاہتا ہوں میرے بعد تو آؤ میں دکھا دوں جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔'' سو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دکھا دیا کہ وہ قریب سات ہاتھ تھا یعنی حطیم کی طرف سے یہ تو عبداللہ بن عبید کی روایت ہوئی اور ولید بن عطاء نے یہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں اس میں دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھتا ایک مشرق کی طرف دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اس کا اونچا کیوں کر دیا؟'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُوْنَهُ يَرْتَقِي حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ)) قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ.

کہ میں نہیں جانتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر نہ جا سکے مگر جسے وہ چاہیں اور حال ان کا یہ تھا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اس کو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو اسے دھکیل دیتے کہ گر پڑتا۔" پھر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خود سنا ہے کہ وہ ایسا فرماتی تھیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، تب وہ اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پھر کہا: میں آرزو کرتا ہوں کہ اسی طرح چھوڑ دیتا اور جو کچھ وہاں ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٢٤٧) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ.

کہا مسلم رحمہ اللہ نے روایت کی ہم سے حدیث محمد بن عمرو نے، ان سے ابوعاصم نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے، ان سے عبدالرزاق نے، اور ان دونوں نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کے مانند جو اوپر گزری۔

(٣٢٤٨) عَنْ أَبِيْ قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ! حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَوْ لَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى أَزِيْدَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوْا فِي الْبِنَاءِ)) فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ: لَا تَقُلْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ هٰذَا۔ قَالَ: لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلٰى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

ابوقزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان طواف کر رہا تھا بیت اللہ کا کہنے لگا: اللہ تعالیٰ ہلاک کرے ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) کو وہ جھوٹ باندھتا تھا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر اور کہتا تھا کہ میں نے ان سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہ اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حجر کو (حطیم کو) زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کر دی۔" سو حارث نے کہا کہ اے امیر المومنین! ایسا نہ فرمائیے اس لیے کہ میں نے بھی ام المومنین سے سنا ہے وہ بھی یہی حدیث بیان فرماتی تھیں تو عبدالملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہی کی بنا کو قائم رکھتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغییر روا نہ رکھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علما نے کہا کہ کعبہ پانچ بار تیار ہوا۔ ایک بار فرشتوں نے بنایا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے جاہلیت میں اور یہ تیسری بار تھی اور یہ نبی ﷺ کے سامنے ہوئی اور آپ ﷺ کی عمر مبارک اس وقت پینتیس برس کی تھی یا پچیس کی اور اسی میں جب آپ ﷺ کی تہبند گری ہے تو آپ ﷺ زمین پر گر پڑے تھے۔ پھر چوتھی بار ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنایا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور پانچویں بار حجاج بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعض نے کہا: دوبار اور بنا ہے یا تین بار۔ اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میں اسے توڑ کر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بنا پر بنادوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اس کو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنائیے۔ اور یہ جو اوپر کی روایت میں آیا ہے کہ ''میں خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا صرف اللہ کی راہ میں'' درست ہے مگر بنظر مصلحت آپ نے اس میں دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرمائیں۔ اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حطیم سے چھ ذراع بیت اللہ کی طرف بیت اللہ ہی میں داخل ہے بلا خلاف اور اس سے زائد میں اختلاف ہے اور اگر حطیم میں سے چھ ہاتھ بیت اللہ سے چھوڑ کر طواف کیا تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثوں کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اس کی دیوار پر بھی اگر طواف کیا جب بھی طواف صحیح نہ ہوا جب تک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسی کے قائل ہیں جمیع علما مسلمین کے۔ اور خلاف کیا ان سب کا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف کیا اگر مکہ میں ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو قربانی دے اور طواف اس کا کافی ہو گیا۔ اور جمہور علما کی سند یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا: ''مجھ ہی سے لو مناسک اپنے حج کے۔'' پس قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا حدیث کے مخالف ہے اس لیے مردود ہے۔ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب تک دیواریں اونچی نہیں ہوئیں تو پردے ڈال دیئے اور مذہب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین۔ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سے تمسک کیا ہے اور کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ اگر تم اس کو گراتے ہو تو لوگوں کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑو بلکہ پردہ ڈال دو۔ اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پردوں کی ضرورت نہیں بلکہ زمین کعبہ ہی قبلہ ہے اور مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کی طرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اس کی اونچی ہو یا نہ ہو۔

بَابُ جَدْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا.

باب: کعبہ کی دیوار اور دروازے کا بیان۔

(٣٢٤٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ؟ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ الْبَيْتَ؟ قَالَ: ((إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ)) قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: ((فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ)). [بخاري: ١٥٨٤، ٧٢٤٣؛ ابن ماجه: ٢٩٥٥]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم کی دیوار بیت اللہ میں داخل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' (اس سے بھی رد ہو گیا مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ناجائز ہوا طواف حطیم کے اندر اس لیے کہ وہ داخل بیت اللہ ہے) میں نے پھر عرض کی: اس کو بیت اللہ میں کیوں نہ داخل کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ یہ تمہاری قوم کی حرکت ہے کہ ان کے پاس خرچ کم ہو گیا۔'' پھر میں نے عرض کی کہ دروازہ اس کا کیوں اونچا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جس کو چاہیں اسے جانے دیں اور جس کو چاہیں نہ جانے دیں اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ ان کے دل بدل جائیں گے تو میں ارادہ کرتا کہ داخل کر دوں دیواروں کو یعنی حطیم کی بیت اللہ میں اور دروازہ اس کا زمین کو لگا دیتا۔''

(٣٢٥٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِيهِ: [فَقُلْتُ فَ]

کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابوشیبہ نے، ان سے عبیداللہ یعنی ابن موسیٰ نے، ان سے شیبان نے، ان سے اشعث نے، ان سے اسود نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے کہا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ؟ وَقَالَ: ((مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ)).

[راجع: ٣٢٤٩]

پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجر کو اور بیان کی حدیث ابوالاحوص کی حدیث کے ہم معنی اور اس میں یوں ہے کہ کہا انہوں نے کہ دروازہ اس کا اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر سیڑھی کے اس پر نہیں جا سکتے اور حضور ﷺ کے جواب میں یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جائیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ.

باب: بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان۔

(٣٢٥١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [بخاري: ١٥١٣، ١٨٥٤، ١٨٥٥، ٤٣٩٩، ٦٢٢٨؛ ابوداود: ١٨٠٩؛ نسائي: ٢٦٣٣، ٢٦٣٤، ٢٦٣٩، ٢٦٤٠، ٢٦٤١، ٥٤٠٥، ٥٤٠٦، ٥٤٠٧، ٥٤٠٨]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھے پیچھے، سو ایک عورت آئی خثعم قبیلہ کی اور وہ پوچھنے لگی اور فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ ﷺ فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے، غرض اس عورت نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ہاں۔'' اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے (۱) ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا روا ہے (۲) اجنبی عورت کی آواز عندالحاجت سننا روا ہے (۳) اور اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے (۴) امر بالمعروف ہاتھ سے کرنا کہ آپ ﷺ نے ہاتھ سے فضل کا منہ پھیر دیا (۵) عاجز مایوس کی طرف سے نیابت کے طور پر حج کرنا درست ہے اور اسی طرح میت کی طرف سے (۶) مرد کی طرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے (۷) اور والدین کی خدمت کہ ان کا فرض ادا کرنا یا ان کی طرف سے حج یا ان کو نفقہ دینا موجب سعادت مندی ہے (۸) واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔ اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا (۹) اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کے نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کی طرف سے اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح رحمہ اللہ کا قول ہے کہ حج میت کی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے درست ہے اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک رحمہ اللہ کی طرف سے۔ مگر یہ حدیث ان سب پر حجت ہے۔

(٣٢٥٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

فضل سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی اس نے کہا: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرا باپ بوڑھا ہے اور اس پر حج اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ عَلَیْهِ فَرِیْضَةُ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ وَهُوَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْتَوِیَ عَلٰی ظَهْرِ بَعِیْرِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((فَحُجِّیْ عَنْهُ)).

[بخاری: ۱۸۵۳؛ ترمذی: ۹۲۸؛ نسائی: ٥٤٠٤؛ ابن ماجه: ۲۹۰۹]

اور وہ سواری کی پیٹھ پر بخوبی نہیں بیٹھ سکتا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ تم اس کی طرف سے حج کرو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِیِّ وَاَجْرِ مَنْ حَجَّ بِهٖ.

باب: بچے کا حج درست ہے اور حج کرانے والے کو اس کا ثواب ہے۔

(۳۲۵۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا: ((مَنْ اَنْتَ؟)) قَالَ: ((رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَرَفَعَتْ اِلَیْهِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ)). [ابوداود: ۱۷۳٦؛ نسائی: ٢٦٤٦، ٢٦٤٧، ٢٦٤٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ کو کچھ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحاء میں اور آپ ﷺ نے پوچھا کہ ”تم کون لوگ ہو؟“ انہوں نے کہا کہ مسلمان۔ آپ ﷺ سے ان لوگوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک کا رسول ہوں۔“ تو ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ ہاں صحیح ہے اور ثواب اس کا تم کو ہے۔“ (یعنی ماں باپ کو)

فائدہ: اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور مسنون ہم لوگوں کا مسلمان ہے۔ اور اس کے سوا جو القاب اب پھیلے ہوئے ہیں جیسے حنفی، شافعی، چشتی، قادری یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہیں۔ پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرے اور القاب محدثہ سے محترز رہے۔ دوسرے یہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اسی پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء رحمہم اللہ کا مگر اتنا ہے کہ یہ حج نفل ہوتا ہے۔ اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اس کا ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اور کہا کہ حج ان کا صحیح نہیں اور قول ان کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہے اور حدیث کے خلاف جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ لڑکوں کا حج جائز ہونے میں کسی کا خلاف نہیں مگر ایک گروہ مبتدعین کا۔ تیسرے یہ کہ معلوم ہوا چھوٹے لڑکوں کی عبادت کا ثواب ماں باپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے کے لیے اگر حج کیا اور بعد میں بالغ ہوا تو اس پر حج فرض ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ ان کی طرف علما نے التفات نہیں کیا۔

(۳۲۵٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا لَهَا فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ)).

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بچے کو اٹھایا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اور تیرے لیے اس کا اجر بھی۔“

(۳۲۵۵) عَنْ کُرَیْبٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِیًّا فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ)). [راجع: ۳۲۵۳]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۲۵٦) عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهٖ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[نسائی:٢٦٤٤]

بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ.

باب: حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے۔

(٣٢٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ)). [نسائی:٢٦١٨]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: ”کہ اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے سو حج کرو۔“ ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ! آپ ﷺ چپ ہو رہے اس نے تین بار یہی عرض کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہ ہو سکتا سو تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں اس لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام سے بہت سوال کیے اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں اس میں سے جتنا ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع کروں اس کو چھوڑ دو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے۔ اور اصولیوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہیں۔ اور اس میں تین مذہب ہیں۔ اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے۔ ثانی یہ کہ نہیں۔ ثالث یہ کہ محل توقف ہے۔ اور جو قائل توقف ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ امر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اس کی کتب اصول میں ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ”مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ بندوں پر کوئی چیز واجب نہیں جب تک شارع علیہ السلام کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے اصولیوں کا اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کون و بروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر ہے یا اور بہت سے مزخرفات اور خرعبیلات ہیں کہ پچھلوں میں ان کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہیں۔ ایسی لایعنی باتوں اور بیہودہ تقریروں سے دور رہنا اور احکام میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”جتنا ہو سکے بجالاؤ“ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہیں کہ ان کی استطاعت ہو۔ اور مناہی میں آپ ﷺ نے یہ قید نہیں لگائی کہ اس سے بہر حال بچنا ضروری ہے اس لیے جلب منفعت دفع مضرت سے زیادہ اہم ہے۔

غرض یہ فرمانا آپ ﷺ کا کہ جب میں حکم کروں تم کو الخ جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزار ہا مسائل ہیں مثلاً نماز و وضو میں سے جتنا ممکن ہو بجا لاؤ۔ اور جس پر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہے اور اسی طرح ازالہ منکرات میں جہاں تک ہو سکے بجالاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول باری تعالیٰ کے۔

بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ.

باب: عورت حج وغیرہ میں بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

(٣٢٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت سفر نہ کرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ)).

[بخاري: ١٠٨٧؛ ابوداود: ١٧٢٧]

○ ○ ○ ○

(٣٢٥٩) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْهِ: ((ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)). [بخاري: ١٠٨٦]

عبیداللہ سے اسی سند سے ابوبکر کی روایت میں یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ اور ابن نمیر کی روایت میں ان کے باپ سے کہ ”تین دن مگر اس کے ساتھ کوئی ذو محرم ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٣٢٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے تین رات کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابوداؤد کی روایت میں آیا ہے کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور برید آدھے دن کی مسافت ہے اور یہ اختلاف بہ سبب اختلاف سائلین کے ہے جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا۔ اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا۔ چنانچہ بیہقی نے یہی تصریح کی ہے مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ پھر کسی نے کہا: دو دن کا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ اور جس نے جیسا سنا روایت کر دیا۔ اور سب روایتیں صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جس پر سفر کا نام آئے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے محرم کے روا نہیں ہے۔ اور یہی مضمون ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا جو مسلم میں وارد ہے کہ اس میں مطلق سفر کی نہی آئی ہے۔ اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے مرد پر۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے عام حکم دیا ہے ﴿عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ مگر اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں۔ سو ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حج کے واجب ہونے کو محرم شرط ہے مگر اس وقت کہ مکہ کے اور اس کے بیچ میں تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین کی ان کے موافق ہے اور اصحاب رائے بھی اور حسن بصری رحمہ اللہ اور نخعی رحمہ اللہ اور لوگوں سے بھی مروی ہوا ہے اور عطاء اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی رحمہ اللہ کی مشہور روایت یہ ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ اس کو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزوں سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتیں معتبر قابل اطمینان ہوں اور جب تک ایک ان تینوں میں سے نہ ہو تو حج واجب نہیں۔ اور اگر ایک عورت معتبر اس کو ملی تو حج واجب نہیں مگر جائز ہے۔ اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے حج نفل اور سفر تجارت وغیرہ کو روا رکھا ہے جب کئی عورتیں ثقہ ساتھ ہوں۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں جب تک شوہر یا محرم نہ ہو۔ اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کی رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب ابوحنیفہ نے اس روایت سے جس میں تین دن کا ذکر ہے اس لیے ان کے یہاں قصر بھی اتنی ہی سفر میں روا ہے اور یہ استدلال کاسد اور متاع کا فاسد ہے اس لیے کہ روایات اس بارہ میں مختلف آئی ہیں اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت۔ اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور ان کے شبہوں کا جواب دندان شکن میں نے خوب دیا ہے شرح مہذب میں، ایسا کہا امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں۔

(٣٢٦١) عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا فَاَعْجَبَنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ اَسْمَعْ

قزعہ نے کہا کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی اور میں نے ان سے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو میں نے ان سے نہ سنی ہوتی تو میں کیا رسول اللہ ﷺ پر ... جو آپ ﷺ سے نہیں سنی؟ اب سنو کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى)) وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا اَوْ زَوْجُهَا)). [بخاری: ۱۱۹۷، ۱۸٦٤، ۱۹۹۵؛ ترمذی: ۳۲٦؛ ابن ماجه: ۱٤۱۰]

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ باندھو تم کجاووں کو (یعنی سفر نہ کرو) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری المسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصیٰ۔“ (یعنی بیت المقدس کی) اور سنا میں نے آپ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ ”کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ میں سے مگر اس کے ساتھ ذو محرم ہو یا اس کا شوہر ہو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس میں بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدوں کی اس لیے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہیں اور افضل ہیں ان مساجد سے جو اور لوگوں نے بنائی ہیں۔ اور اگر نذر کی کسی نے المسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضروری ہے اس کو کہ قصد کرے وہاں کا حج اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دو مسجدیں یعنی مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی اگر نذر کرے تو اس میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ قصد ان کا بھی مستحب ہے اور واجب نہیں۔ اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی جتنی مساجد ہیں ساری دنیا کی نہ ان کا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر سے ان کی زیارت کی منفعت ہوتی ہے۔ یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اس کا اس لیے کہ نبی ﷺ ہمیشہ ہر ہفتہ میں وہاں جاتے تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ۔ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدوں میں سوا ان تین مسجدوں کے اگر نذر کی تو منعقد ہی نہیں ہوتی اور نہ اس پر کچھ لازم آتا ہے۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنی قسم کا اس پر واجب ہوتا ہے۔ اور علما کا اختلاف ہے ان تینوں مسجدوں کے سوا اور جگہ کے سفر میں جیسے قبور صالحین کی زیارت کو یا اور مواضع فاضلہ دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسی طرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے (نووی رحمہ اللہ)

مترجم کہتا ہے: یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدوں کے سفر درست نہ ہوا اور نہ نذر ان کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک پر بنائی گئی ہیں اور ان کی طرف جانے کے فضائل بھی بے شمار حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور بشارت دی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے نور تام کی مساجد کی طرف اندھیرے میں جانے والوں کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے ان میں خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اس کا صاف رکھنے والا اور جھاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اس کے بنانے والے کو اور اللہ کا گھر کہلاتا ہے پھر قبور صالحین وغیرہ کی طرف کیونکر جائز ہوگا کہ ان کے پختہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن وطعن شارع علیہ السلام کی طرف سے مروی ہوئی ہے اور جب مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ کی نذر میں شافعی رحمہ اللہ کے اور محدثین کے دو قول ہوئے تو اور کسی جگہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے۔ اور جب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہ ہونے میں تمام علما کا اتفاق ہوا، سوا محمد بن مسلمہ کے اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے؟ غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کا خلاف کیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل قوی نہیں جیسے امام الحرمین وغیرہ ہیں۔ علی الخصوص اس وقت میں کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کریں یعنی وہاں نذریں مانی جائیں، دونے چڑھائے جائیں اور ان پر سجدے کیے جائیں طواف کیا جائے۔ معاذ اللہ من ذلك۔ اس وقت وہ حکم اوثان میں ہیں اور مرتکبین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم میں ہیں اور وہ مقابر اور جنابذ ڈھانے اور منہدم کرنے کے قابل ہیں اس لیے آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ ((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُّعْبَدُ)) ”یا اللہ! میری قبر کو بت مت بنائیو کہ پوجی جائے۔“ پھر جب قبر مبارک مشرکوں کے حق میں بت ہو جائے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو بدھو شہید اور منگھو پیر کے ساتھ تیرا کیا اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی ان مشرکوں، گور پرستوں کے عقائد باطلہ سے جنہوں نے سفر مقابر کو حج سے بڑھ کر سمجھ لیا ہے اور مشرکوں کی طرح ان کو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علمائے محققین نے ان کے ہدم و حرق کا فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ ضروری ہے جلا دینا اماکن معصیت کا جن میں نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی جیسے جلا دیا رسول اللہ ﷺ نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اس کے گرانے کا حالانکہ اس [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تھی اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقوں کو جگہ دینے کے ارادہ سے۔ اور معلوم ہوا اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنا دیا جائے حکم اس کا بھی یہی ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے۔ بیکار کر دینا اس کا خواہ گرانے سے ہوئے یا جلانے سے یا اس کی صورت بدل دینے سے اور اس کو اس وضع سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے۔

اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب مشاہد شرک کہ جن کے مجاور لوگوں کو بلاتے ہیں کہ ان مشاہد کو اللہ کا شریک ٹھہرا دیں وہ بدرجہ اولیٰ جلانے اور گرانے کے لائق ہیں اور ان کا معدوم و منہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق و معاصی کا جیسے شراب خانے اور سپند خانے ہیں اور تمام اماکن ہیں ارباب منکرات کے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گاؤں پورا جلا دیا کہ جس میں شراب بکتی تھی اور حانوت (دکان مے فروشی) رویشد ثقفی کا جلا دیا اور اس کا نام خویسق رکھا اور محل سعد کا سرتاپا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے محل میں روپوش رہے جیسے اور امرا کا قاعدہ ہے کہ اپنے محلوں میں عیش میں مشغول ہیں رعایا غریب امیدوار ہیں، مستغیث (امداد چاہنے والے) دھکے کھا رہے ہیں، فریادی دھکیلے جاتے ہیں۔ اور ان کی طرف التفات نہ کرتے تھے اور ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے گھروں کے جلانے کا جو جمعہ اور جماعات میں نہ آتے تھے اور ان گھروں کو آپ ﷺ نے صرف عورتوں اور لڑکوں کے خیال سے نہیں جلایا کہ وہ بے قصور جل جائیں گے حالانکہ ان پر حضور جماعت واجب نہیں۔ تمام ہوا مضمون زاد المعاد کا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ مقابر بلند بزرگوں کے اور جنائز عالیہ صالحوں کے یہ تو اسی غرض کے لیے بنائے گئے ہیں کہ ان کی پرستش کی جائے اور اسی لیے ان کی زینت اور آرائش کی گئی ہے کہ وہ انداد من دون اللہ ٹھہرائے جائیں اور سوا اس غرض کے وہاں اور کوئی غرض ہو ہی نہیں سکتی۔ پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہیں اس لیے کہ جب شارع علیہ السلام نے قبروں کے بلند کرنے اور ان پر بنا کرنے سے منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہاں ممکن نہیں، سوائے گور پرستی کے اور جن مقامات کے جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا ان سب میں ایک نوع کا فسق تھا، اس پر خلیفہ راشد نے ان کو جلوا دیا پھر شرک تو اکبر کبائر ہے اور بئس الفسوق ہے اس کے مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور اوجب واجبات اور افرض ضروریات سے ہے۔

(٣٢٦٢) عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ. [راجع: ٣٢٦١]

قزعہ نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے چار باتوں کو، سو مجھے پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں۔ منع کیا آپ ﷺ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث۔

(٣٢٦٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)). [راجع: ٣٢٦١]

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٦٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)). [راجع: ٣٢٦١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ تین دن سے زیادہ کوئی عورت سفر نہ کرے سوائے محرم کے ساتھ۔''

○ ○ ○ ○

(٣٢٦٥) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ. [راجع: ٣٢٦١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ کسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا)).

[ابوداود:١٧٢٣]

مسلمان عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایک رات کی مسافت طے کرے سوائے اس کے کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو۔"

○ ○ ○ ○

(٣٢٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).

[بخاري:١٠٨٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کی مسافت طے کرنا جائز نہیں سوائے اپنے محرم کے ساتھ۔"

○ ○ ○ ○

(٣٢٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا)). [ابوداود: ١٧٢٤؛ ترمذي: ١١٧٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا)).

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٧٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا)).

[ابوداود: ١٧٢٦؛ ترمذي: ١١٦٩؛ ابن ماجه: ٢٨٩٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حلال نہیں اس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتہ دار کہ جس سے پردہ نہ ہو۔"

○ ○ ○ ○

(٣٢٧١) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع:٣٢٧٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٧٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: "کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ۔" سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور میں فلاں لشکر میں لکھا گیا ہوں جو فلاں طرف جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ تو جا اور

www.KitaboSunnat.com

اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)).

اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔"

[بخاري: ١٨٦٢، ٣٠٠٦، ٥٢٣٣]

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں باہم جمع ہو جائیں اور دونوں ادا نہ ہو سکیں تو ان میں سے جو زیادہ ضروری ہو اس کو بجالائیں اس لیے کہ غزوہ میں دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اس کی عورت کے ساتھ نہیں جا سکتا۔

(٣٢٧٣) عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٣٢٧٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث کی مثل مروی ہے۔

(٣٢٧٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)). [راجع: ٣٢٧٢]

چند الفاظ کے فرق سے اس سند سے یہی حدیث مروی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَكِبَ إِلَى سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ.

باب: مسافر کو سواری پر سوار ہو کر دعا پڑھنا (ذکر کرنا) مستحب ہے۔

(٣٢٧٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ! [إِنَّا] نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ)) وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)).

[ابو داود: ٢٥٩٩؛ ترمذي: ٣٤٤٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے۔ پھر یہ دعا پڑھتے سبحان الذی سے والاھل تک یعنی "پاک ہے وہ پروردگار جس نے ہمارا ذلیل کر دیا اس جانور کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں، یا اللہ! ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے، یا اللہ! آسان کر دے ہم پر اس سفر کو اور اس لمبان کو ہم پر تھوڑا کر دے، یا اللہ! تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں، یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور برے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والوں میں۔" (یہ تو جاتے وقت پڑھتے) اور جب لوٹ کر آتے جب بھی (یہی دعا پڑھتے) مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے آئبون سے آخر تک یعنی "ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے، خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے۔"

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو جائے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اس کے گھر میں اور سفر میں اللہ کی حمایت و ضمانت ہو، نہ ایسا کرے جیسے مشرکین بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہیں کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے اور ان کے نام پیسہ روپیہ اشرفی بازو پر باندھ دیتے ہیں یہ خران بے دم بصورت مردم یہ نہیں سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کریں گے۔ ہر روز لاکھوں آدمی سفر کرتے ہیں اور یہ طریقہ انہوں نے مشرکین مکہ سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل میں جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جن کی پناہ میں آئے۔ غرض غیراللہ کی حاجت میں آنے میں اور وہ دخل ہی رہا ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٢٧٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ ﷜ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. [ترمذی: ٣٤٣٩؛ نسائی: ٥٥١٣، ٥٥١٤، ٥٥١٥؛ ابن ماجه: ٣٨٨٨]

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتوں سے اور غمگین ہو کر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنے سے اور اہل و عیال میں برائی کے دیکھنے سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنا یہ ہے کہ طاعت سے معصیت کی طرف یا ایمان سے کفر کی طرف یا سنت سے بدعت یا توحید سے شرک کی طرف آ جانا۔ پناہ اللہ کی ایسی حالت سے۔

(٣٢٧٧) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَاحِدِ: ((فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ: يَبْدَاُ بِالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اللّٰهُمَّ: ((اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ)). [راجع: ٣٢٧٦]

عاصم سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی۔ مگر عبدالواحد کی روایت میں فی المال والاهل ہے اور محمد بن حازم کی روایت میں یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونوں کی روایتوں میں یہ لفظ ہے اللّٰھم سے آخر تک یعنی ”یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقتوں سے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ.

باب: سفر حج وغیرہ سے واپس آ کر کیا دعا پڑھے۔

(٣٢٧٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِالسَّرَايَا اَوِالْحَجِّ اَوِالْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَعَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب لوٹتے لشکروں سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج و عمرہ سے تو جب پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر، یا اونچی زمین کنکریلی پر، تو تین بار اللّٰہ اکبر کہتے تھے پھر لا الٰہ الا اللّٰہ سے آخر تک پڑھتے یعنی ”کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی شریک نہیں اس کا، اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے، رجوع ہونے والے، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہیں سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکروں کو اسی اکیلے نے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٢٧٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ اِلَّا حَدِيْثَ اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ.

وہی مضمون نبی ﷺ سے مروی ہے مگر ایوب کی روایت میں تکبیر دو بار مذکور ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ١٧٩٧، ٦٣٨٥؛ ابوداود: ٢٧٧٠؛ ترمذي: ٩٥٠]

○ ○ ○ ○

(٣٢٨٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ: ((آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)) فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

[بخاري: ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٥٩٦٨، ٦١٨٥]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صفیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھیں یہاں تک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے آئبون سے حامدون تک، غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٨١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٣٢٨٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّعْرِيسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ.

باب: بطحائے ذوالحلیفہ میں اترنے وغیرہ کا بیان۔

(٣٢٨٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [بخاري: ١٥٣٢؛ ابوداود: ٢٠٤٤؛ نسائي: ٢٦٦٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کی اور وہاں نماز ادا کی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٨٣) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا.

نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بطحائے ذی الحلیفہ میں اپنا اونٹ بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے۔

(٣٢٨٤) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري: ١٧٦٧]

نافع نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ سے لوٹتے تو بطحائے ذی الحلیفہ میں اونٹ بٹھاتے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٨٥) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں ذوالحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ "تم مبارک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقِيلَ لَهُ: اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. [بخاري: ١٥٣٥، ٢٣٣٦، ٧٣٤٥؛ نسائي: ٢٦٥٩]

میدان میں ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٣٢٨٦) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيلَ: اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ: قَالَ مُوْسٰى: وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٣٢٨٥]

سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ ﷺ آخر شب میں ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے میدان میں۔ سو آپ ﷺ سے اس نے کہا کہ آپ ﷺ مبارک میدان میں ہیں۔ اور موسیٰ راوی نے کہا کہ ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ نے اونٹ بٹھائے اس جگہ میں جہاں عبداللہ بٹھا دیتے تھے اور اس کو جانتے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے اترنے کی جگہ ہے اور وہ اس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی تھی اور مسجد اور قبلہ کے بیچ میں وہ مقام واقع ہوا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب حدیثوں کی رو سے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اترنا بطحائے ذی الحلیفہ میں اگرچہ مناسک حج میں نہیں ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا اور عمل ہے اس پر اہل مدینہ کا جو برکت ڈھونڈتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے آثار سے اور اس لیے کہ وہ میدان مبارک ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے بھی اسے مستحب کہا ہے اور وہاں نماز ادا کرنے کو بھی۔ اور مستحب ہے کہ وہاں سے آگے نہ جائے جب تک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھہرا رہے کہ وقت آ جائے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے۔

بَابُ لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ.

باب: مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم حج اکبر کا بیان۔

(٣٢٨٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج میں روانہ فرمایا جس میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اس جماعت میں کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی بیت اللہ کا ننگا ہو کر طواف کرے۔ (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت میں کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبدالرحمٰن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے۔ اسی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے سبب سے۔

[بخاري: ٣٦٩، ١٦٢٢، ٣١٧٧، ٤٣٦٣،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

٤٦٥٥، ٤٦٥٦؛ ابو داود: ١٩٤٦؛ نسائی: ٢٩٥٧]

فائدہ: یعنی اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا ﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ﴾ یعنی ''پکار دینا ضروری ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے تمام لوگوں میں حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول ﷺ بیزار ہیں مشرکوں سے۔'' اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ جو عوام کالانعام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے۔ یہ شیطان علیہ اللعنۃ نے ان کو بتایا ہے اور قرآن وحدیث میں کہیں نہیں آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹھ ملا خطرہ ایمان بھی اس خبط میں گرفتار ہیں اور اختلاف ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا۔ امام مالک اور شافعی اور جمہور ﷭ نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض ﷫ نے امام شافعی ﷫ سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعض کا قول ہے کہ حج اکبر، حج ہے اور حج اصغر، عمرہ ہے اور جو قائل ہیں کہ حج اکبر عرفہ ہے انہوں نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث میں آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَةٌ کہ حج عرفہ ہے۔
اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نہ کرے موافق ہے اس آیت مبارک کے ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ یعنی ''مشرک ناپاک ہیں سو نزدیک نہ آئیں المسجد الحرام کے اس سال کے بعد۔'' اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے۔ غرض مشرک کو داخل ہونا حرم میں کسی حال میں روا نہیں یہاں تک کہ اگر کسی کا قاصد بن کر آئے تب بھی حرم سے باہر ٹھہرے اور وہاں سے کسی اور کو بھیج دے کہ اس کا پیغام پہنچا دے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہو کر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تھا تو حکم ہے کہ اس کی قبر کھود کر مردہ کو حرم کے باہر لے جا کر گاڑ دیا جائے اور جاہلیت میں عرب کا قاعدہ تھا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑوں سے ہم نے گناہ کیے ہیں ان سے طواف کیونکر کریں۔ نبی ﷺ نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹا دیا۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ.

باب: عرفہ کے دن کی فضیلت۔

(٣٢٨٨) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ ﵂ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ: مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ؟)).

[نسائی: ٣٠٠٣؛ ابن ماجہ: ٣٠١٤]

سعید بن مسیب ﷫ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ ﵂ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادہ سے جمع ہوئے ہیں؟۔''

فائدہ: عبدالرزاق نے ابن عمر ﵄ سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور اس میں یوں ہے کہ اللہ پاک اترتا ہے آسمان دنیا میں اور بندوں کا فخر کرتا ہے فرشتوں پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں میرے پاس حاضر ہوئے ہیں پریشان بال اور گرد آلود چہروں سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں حالانکہ مجھے انہوں نے دیکھا نہیں اور کیا حال ہو ان کا اگر مجھے دیکھیں؟ پھر باقی حدیث ذکر کی اور اس سے اترنا اللہ کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا۔ اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہیں اور کیفیت اس کی پروردگار کو سونپتے ہیں اور نہیں تاویل کرتے۔ اور یہی مسلک ہے صحابہ کرام ﷢ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین ﷭ کا۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

باب: حج اور عمرے کی فضیلت۔

(٣٢٨٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ

ابو ہریرہ ﷛ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے بیچ کے گناہوں کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا الْجَنَّةَ)). [بخاري: ١٧٧٣؛ نسائي: ٢٦٢٨؛ ابن ماجه: ٢٨٨٨]

○ ○ ○ ○

(٣٢٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. [ترمذي: ٩٣٣؛ نسائي: ٢٦٢١، ٢٦٢٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَتَى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

[بخاري: ١٨١٩، ١٨٢٠؛ ترمذي: ٨١١؛ نسائي: ٢٦٢٦؛ ابن ماجه: ٢٨٨٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’’جو اس گھر میں آیا اور بے ہودہ شہوت رانی کی باتیں نہ کیں، نہ گناہ کیا، وہ ایسا پھرا کہ گویا اسے ماں نے ابھی جنا۔‘‘ (یعنی گناہوں سے پاک ہو گیا)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس باب کی حدیث اول سے استدلال کیا ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر سہ کرر ایک سال میں بجالانا مستحب ہے اور مالک رحمہ اللہ نے اور اکثر ان کے شاگردوں نے کہا ہے کہ ہر سال میں ایک عمرہ سے زیادہ کرنا مکروہ ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اور دوسرے عالموں نے کہا کہ ہر ماہ میں ایک عمرہ سے زیادہ نہ کرے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ کا وقت ہے مگر جو شخص افعال حج میں مشغول ہو سو اس کا عمرہ صحیح نہیں، جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہیں اس کو عرفہ کے دن بھی عمرہ مکروہ نہیں۔ اور یہی حکم ہے عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کا جو حاجی نہ ہو، اور اسی طرح سارے برس کے دنوں کا غرض کسی دن میں عمرہ مکروہ نہیں ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ میں مکروہ نہیں ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہیں: یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق۔ مگر ہم کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسی کا قول قابل تسلیم نہیں۔ اور عمرہ کے وجوب میں بھی علما کا اختلاف ہے۔ شافعی اور جمہور رحمہم اللہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اس کے قائل ہیں عمر اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور طاؤس اور عطاء اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق رحمہم اللہ وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ سنت ہے اور واجب نہیں اور حج مقبول وہ ہے کہ اس میں کسی گناہ کی طلونی نہ ہو۔ اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پھر گناہوں کی طرف مائل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائے۔

(٣٢٩٢) عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ)). [راجع: ٣٢٩١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٢٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [بخاري: ١٥٢١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث اس سند سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ نُزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا.

باب: حاجیوں کے مکہ میں اترنے کا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان۔

(٣٢٩٤) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ

اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْدُوْرٍ؟)) وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

مکہ میں اپنے گھر میں اتریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چھوڑا ہے۔'' اور حقیقت اس کی یہ تھی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابوطالب کے اور جعفر اور علی کو ان کی وراثت میں سے کچھ نہ ملا، اس لیے کہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے۔

[بخاري: ١٥٨٨، ٣٠٥٨، ٤٢٨٢؛ ابو داود: ٢٠١٠؛ ابن ماجه: ٢٩٤٢، ٢٧٣٠]

○ ○ ○ ○

فائدہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ آپ ﷺ اپنے گھر میں اتریں گے، مراد اس سے یہ ہے کہ جس میں آپ ﷺ کی سکونت تھی، اس لیے کہ اصل میں تو وہ گھر ابوطالب کا تھا۔ اس لیے کہ وہی متکفل تھے آپ ﷺ کی پرورش کے اور ابوطالب بڑے بیٹے تھے عبدالمطلب کے اور عبدالمطلب کی ساری املاک کے وہی اکیلے وارث تھے جیسے قاعدہ تھا ایام جاہلیت کا اور یہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گھر بیچ ڈالے ہوں اور اپنی ملک سے نکال دیئے ہوں جیسے ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے تمام گھر بیچ ڈالے۔ چنانچہ داؤدی نے ایسا ہی کچھ کہا ہے۔ اور یہ جو فرمایا: ''کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور ان کے موافقین نے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے اور مکان اس کے مملوک ہیں مکان والوں کے جیسے اور شہروں کے مکان ہیں اور ان میں میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور رہن اور اجارہ ان مکانوں کا روا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور دوسرے فقہا رحمہم اللہ کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہاں کے مالکوں کو اپنے مکانوں پر روا نہیں۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور یہ تمام علما کا مذہب ہے۔

(٣٢٩٥) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهِ حِيْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا)). [راجع: ٣٢٩٤]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کل آپ کہاں اتریں گے؟ اور یہ بات حج کے دنوں کی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہی نہیں۔''

(٣٢٩٦) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى؟ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ؟)). [راجع: ٣٢٩٤]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کل اللہ نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ ﷺ کہاں اتریں گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنوں میں کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہی نہیں۔''

بَابُ جَوَازِ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ لِلْمُهَاجِرِ.

باب: مہاجر کے مکہ میں رہنے کا بیان۔

(٣٢٩٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

عمر بن عبدالعزیز سائب بن یزید سے پوچھتے تھے کہ تم نے مکہ میں رہنے کے باب میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کے بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ میں رہنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدْرِ بِمَكَّةَ)) كَأَنَّهُ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا.

[بخاري: ٣٩٣٣؛ ترمذي: ٩٤٩؛ نسائي: ١٤٥٣، ١٤٥٤؛ ابن ماجه: ١٠٧٣]

کی۔'' مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے۔

فائدہ: مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ میں رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے انہوں نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کر آئیں یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز سے زیادہ مکہ میں نہ رہیں اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت میں داخل نہیں، بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور دن دخول کے تو وہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہے اور رخصتیں مسافر کی سب اس کو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا۔

(٣٢٩٨) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ - أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُقِيْمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا)). [راجع: ٣٢٩٧]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مہاجر مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کر سکتا ہے۔

(٣٢٩٩) عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ)). [راجع: ٣٢٩٧]

اسی طرح کی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٣٣٠٠) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا)). [راجع: ٣٢٩٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٣٣٠١) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٢٩٧]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ.

باب: مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا۔

(٣٣٠٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)) وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ ''آج سے مکہ کی ہجرت نہیں رہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور تم کو حکام جہاد کے لیے بلائیں تو نکلو اور چلو۔'' اور فرمایا: ''کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو ادب کی جگہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حکمت و ادب کی جگہ ٹھہرایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ: ((اِلَّا الْاِذْخِرَ)).

[بخاري: ١٣٤٩، ١٥٨٧، ١٨٣٤، ٢٧٨٣، ٢٨٢٥، ٣٠٧٧، ٣١٨٩؛ ابوداود: ٢٠١٨، ٢٤٨٠؛ ترمذي: ١٥٩٠]

گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اس میں قتال روا نہیں ہوا مجھ سے پیشتر اور مجھے بھی ایک دن کی صرف ایک گھڑی اجازت ہوئی تھی (یعنی لڑائی کی) اور وہ پھر ویسا ہی حرام ہو گیا، اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اس کا کانٹا اکھاڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کو پہنچوائے (کہ جس کی ہو اس کو دے دے) اور نہ اس کی ہری گھاس اکھاڑی جائے۔'' سو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! مگر اذخر (یعنی اس کی اجازت دیجیے) کہ وہ سناروں لوہاروں کے کام آتی ہے اور اس سے گھر چھائے جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''مگر اذخر۔'' یعنی اس کے توڑنے کی اجازت ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: علما نے کہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار السلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل میں دو قول ہیں اول یہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی، اس لیے کہ وہ دار الاسلام بن گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس میں پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ ہمیشہ یہ دار السلام رہے گا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تھا وہ ثواب اب نہیں رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ﴾ یعنی ''جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ ان کے برابر نہیں ہیں جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیے۔'' مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالح بجالاؤ کہ اس سے ثواب حاصل ہو گا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو ادب کی جگہ مقرر کیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اسی دن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہو گئی تھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے ظاہر ہو گئی، اس لیے کہ آگے مسلم میں مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنی میں دونوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا ہے کہ قتال مکہ میں حرام ہے چنانچہ ابوالحسن ماوردی رحمہ اللہ نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ خصائص حرم میں سے ہے کہ وہاں کے لوگوں سے لڑائی نہ کی جائے پھر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہاں کے لوگ بغاوت کریں تو ان کو تنگ کیا جائے کہ اطاعت قبول کریں نہ جنگ کی جائے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنی بغاوت سے باز نہ آئیں اور احکام شرع جو موافق عدل ہوں قبول نہ کریں تو البتہ ان سے لڑائی کی جائے اس لیے کہ باغیوں سے لڑنا بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے اور اس پر تنصیص کی ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے کتاب اختلاف الحدیث میں کتب ام سے اور قفال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی قلعہ نشین ہو جائے مکہ میں تو ہم کو ان سے لڑنا بھی روا نہیں جب تک وہ مکہ میں ہوں اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہیں اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مراد ان حدیثوں کی جو تحریم قتال میں وارد ہوئی ہیں یہ ہے کہ جب تک بغیر قتل کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جائے تو پھر روا ہے بخلاف اور شہروں کے قتال وہاں ہر طور روا ہے۔

(٣٣٠٣) عَنْ مَنْصُوْرٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ ((يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ [وَالْاَرْضَ])) وَقَالَ: بَدَلَ الْقِتَالِ ((الْقَتْلَ)) وَقَالَ: ((لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا)). [راجع: ٣٣٠٢]

چند الفاظ کے فرق سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٣٠٤) عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ: ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ: اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

[بخاری: ١٠٤، ١٨٣٢، ٤٢٩٥؛ ترمذی: ٨٠٩، ١٤٠٦؛ نسائی: ٢٨٧٦]

ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا کہ جس وقت وہ لشکروں کو روانہ کرتا تھا مکہ کے اوپر عبداللہ بن زبیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجھے اے امیر کہ میں ایک حدیث بیان کروں کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ ﷺ نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانوں نے سنی اور دل نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا آپ ﷺ کو جب آپ ﷺ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: ''مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے حرام نہیں کیا سو کسی شخص کو روا نہیں جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور نہ یہ حلال ہے کہ اس میں درخت کاٹے پھر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اس کی اور تم کو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن میں ایک گھڑی کے لیے اجازت دی۔ اور پھر اس کی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی۔ اور ضروری ہے کہ جو حاضر ہو غائبوں کو یہ حدیث پہنچا دے۔'' لوگوں نے ابو شریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے کہا کہ اے ابو شریح! میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں (ھائے ظالم) حرم پناہ نہیں دیتا نافرمان کو (یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا۔ معاذ الله من ذلك) اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو اور نہ اس کو جو چوری اور فساد کر کے بھاگا ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قولہ روا نہیں ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہیں ہیں اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا ہے کہ مخاطب ہیں فروع کے بھی جیسے مخاطب ہیں اصول کے، اور آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا کہ ''پکا مؤمن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو۔'' اور یہ مراد نہیں کہ جو مؤمن نہ ہو مخاطب ہی نہیں۔

قولہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ قہراً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ صلحاً اور جو کہتے ہیں صلحاً فتح ہوا ہے وہ اس کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ ﷺ قتال کو تیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی۔ پس تیاری بہ سبب جواز قتل کے تھی گو اتفاقاً قتال نہ ہوا۔

(٣٣٠٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: ''اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مؤمنوں کو اس کا حاکم فرمایا اور اس میں لڑنا کسی کو حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے اور مجھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰي شَوْكُهَا وَلَا يَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقْتَلَ)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِلَّا الْاِذْخِرَ)) فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ)) قَالَ الْوَلِيْدُ: فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري: ٢٤٣٤؛ ابوداود: ٢٠١٧، ٣٦٤٩، ٣٦٥٠، ٤٥٠٥؛ ترمذي: ١٤٠٥، ٢٦٦٧؛ نسائي: ٤٧٩٩، ٤٨٠٠، ٤٨٠١؛ ابن ماجه: ٢٦٢٤]

بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبھی حلال نہ ہوگا میرے بعد کسی کو۔ پھر اس کا شکار بھگایا نہ جائے، اس کا کانٹا توڑا نہ جائے، اس کی پڑی گری چیز اٹھائی نہ جائے مگر وہ شخص اٹھائے جو بتاتا پھرے کہ جس کی ہو اسے دے دے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، خواہ فدیہ لے لے یعنی خون بہا لے خواہ قاتل کو قصاص میں مروا ڈالے۔'' سو عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ! کہ ہم اس کو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور گھروں کو اس سے چھاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ خیر اذخر توڑ لو۔'' (گھاس کو اذخر کہا) پھر ابو شاہ ایک شخص یمن کا اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ مجھے لکھ دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھ دو ابو شاہ کو۔'' ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب؟ یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دو۔ انہوں نے کہا یہی خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یعنی اس کو ابو شاہ نے لکھوالیا کہ بڑے نفع کی بات تھی)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے خون بہا لے۔ اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابوثور رحمہم اللہ کا۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ ولی کو اختیار نہیں مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہیں مگر برضائے قاتل اور یہ اس حدیث کے خلاف ہے اور ابو شاہ کا نام نہیں معلوم سوا کنیت کے اور آپ ﷺ نے جو حدیث لکھوا دی۔ اس سے علما کا لکھنا اور حدیثوں کا قلم بند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہو گیا اور اس کا جواز اور بھی روایتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اور اب تو امت کا اجماع ہے اس کے استحباب پر۔

(٣٣٠٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ [عَزَّوَجَلَّ] حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اَلَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والوں نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے ایک مقتول کے بدلے جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تھا اور اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ہوئی اور آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر حاکم کیا اور وہ مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو حلال ہوگا اور میرے لیے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گھڑی میں پھر ویسا ہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّعْطٰى ـ يَعْنِي الدِّيَةَ ـ وَاِمَّا اَنْ يُّقَادَ ـ اَهْلُ الْقَتِيْلِ ـ)) قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْشَاهٍ فَقَالَ: اكْتُبْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِلَّا الْاِذْخِرَ)).

[بخاري: ١١٢، ٦٨٨٠]

مجھ پر حرام ہو گیا (یعنی جیسے پہلے تھا) سو اس کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے اور درخت نہ کاٹا جائے اور پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر بتانے والا اٹھائے اور جس کا کوئی شخص مارا جائے اس کو دو چیزوں کا اختیار ہے خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے۔'' پھر ایک شخص یمن کا آیا کہ اسے ابوشاہ کہتے تھے اور اس نے کہا کہ مجھے لکھ دیجئے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اصحاب سے فرمایا: ''کہ اسے لکھ دو۔'' پھر ایک شخص نے قریش میں سے کہا کہ مگر اذخر کو کہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ خیر مگر اذخر۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ.

باب: مکہ مکرمہ میں بلاضرورت ہتھیار اٹھانا منع ہے۔

(٣٣٠٧) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے: ''حلال نہیں کسی کو مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی بلا حاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جماہیر کا۔ قاضی عیاض ؒ نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہی محمول ہے اس پر کہ بلا ضرورت نہ اٹھائے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطاء ؒ کا۔ اور حسن بصری ؒ نے مطلق ہتھیار باندھنا مکروہ کہا ہے۔ بنظر ظاہر اسی حدیث کے۔ اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ قضاء میں شرط کیے تھے کہ ہتھیار لائیں گے میان میں اور اٹھانے سے مراد ہتھیار باندھنا ہے۔

بَابُ جَوَازِ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ.

باب: مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے۔

(٣٣٠٨) عَنْ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ ـ قُلْتُ لِمَالِكٍ: اَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ...

یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی ﷺ مکہ میں آئے اور آپ ﷺ کے سر پر خود تھا، جس سال مکہ فتح ہوا، پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو مار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ / کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((اقْتُلُوْهُ)) فَقَالَ [مَالِكٌ]: نَعَمْ .

[بخاري: ١٨٤٦، ٣٠٤٤، ٤٢٨٦، ٥٨٠٨؛ ابوداود: ٢٦٨٥؛ ترمذي: ١٦٩٣؛ نسائي: ٢٧٦٨، ٢٧٦٨؛ ابن ماجه: ٢٨٠٥]

○ ○ ○ ○

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا، پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے سند لی ہے انہوں نے جنہوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اس کو جو ارادہ حج و عمرہ کا نہ رکھتا ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا ان کو روا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا ان کے سوا کوئی اور غرض ہو سب کو رخصت ہے، بلا احرام داخل ہونے کی جو ارادہ حج و عمرہ نہ رکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف۔ اور یہ صحیح تر قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے روا نہیں ہے اس کو جس کو بار بار حاجت آنے کی نہیں ہوتی مگر اس کو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم سے کہ اگر اس پر ظاہر ہو جائے تو اس کو ضرر پہنچے گا اور نقل کیا قاضی رحمہ اللہ نے یہ قول اکثر علما سے۔

(٣٣٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ ـ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ـ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ. [نسائي: ٢٨٦٩، ٥٣٥٩]

جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام کے اور آگے کی روایت میں ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی ﷺ داخل ہوئے فتح مکہ کے دن اور آپ ﷺ کے اوپر سیاہ عمامہ تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٣١٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[ترمذي: ١٦٧٩؛ نسائي: ٥٣٦٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٣١١) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. [ابوداود: ٤٠٧٧؛ نسائي: ٥٣٥٨، ٥٣٦١؛ ابن ماجه: ١١٠٤، ٢٨٢١، ٣٥٨٤، ٣٥٨٧]

عمرو بن حریث نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٣١٢) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخَى

جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ کو منبر کے اوپر اور آپ ﷺ کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے شانوں کے بیچ میں لٹکا دیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُوْ بَكْرٍ: عَلَى الْمِنْبَرِ. [راجع: ٣٣١١]

ہے اور ابوبکر کی روایت میں منبر کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہو گیا، خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيْمِهَا وَتَحْرِيْمِ صَيْدِهَا وَبَيَانِ حُدُوْدِ حَرَمِهَا.

باب: مدینہ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی دعا اور اس کے شکار کے حرام ہونے اور اس کے حرم کی حدوں کا بیان۔

(٣٣١٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَإِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيْمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ)). [بخاري: ٢١٢٩]

عبداللہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم ؑ نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنی حرمت اس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اس کی آسمان وزمین کے بننے کے دن تھی) اور اس کے لوگوں کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اس سے دو حصے برابر جیسے ابراہیم ؑ نے کی تھی اہل مکہ کے لیے۔''

(٣٣١٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى -[هُوَ الْمَازِنِيُّ]- بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَدِيْثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ: ((بِ[مِثْلَيْ] مَا دَعَا [بِهِ] إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)) وَأَمَّا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: ((مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيْمُ)). [بخاري: ٣٣١٣]

عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور لیکن وہیب کی روایت میں تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ ''میں نے دعا کی ابراہیم ؑ کے دو حصہ برابر۔'' اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز کی روایت میں یہ ہے کہ ''دعا کی میں نے ابراہیم ؑ کی دعا کے برابر۔''

○ ○ ○ ○

(٣٣١٥) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا))- يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ.

رافع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں۔'' مراد آپ ﷺ کی مدینہ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٣١٦) عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا

نافع نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اس کے رہنے والوں کا سو پکارا اس کو رافع بن خدیج ؓ صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَحُرْمَتَهَا [وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا] فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَالِيْ أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا [وَ] قَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ قَالَ: فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ.

ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اس کے لوگوں کا اور اس کے حرم ہونے کا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہاں کے لوگوں کا اور نہ اس کے حرم ہونے کا اور رسول اللہ ﷺ نے حرم ٹھہرایا ہے۔ دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی حرم ٹھہرانے کی ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو میں تم کو پڑھا دوں۔ راوی نے کہا کہ مروان خاموش ہو رہا اور کہا کہ میں نے بھی اس میں سے کچھ سنا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۳۱۷) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنی جو مدینہ کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جائے۔''

(۳۳۱۸) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا)) وَقَالَ: ((الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

عامر بن سعد نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں نے حرم مقرر کر دیا درمیان دونوں میدانوں کالے پتھر والوں کے کہ نہ کاٹا جائے کانٹے دار درخت وہاں کا اور نہ مارا جائے شکار وہاں کا۔'' اور فرمایا: ''کہ مدینہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے کاش وہ اس کو سمجھتے (یہ خطاب ہے ان لوگوں کو جو مدینہ چھوڑ کر اور جگہ چلے جاتے ہیں یا تمام مسلمانوں کو) اور نہیں چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی آدمی اس میں بھیج دیتا ہے اور نہیں صبر کرتا ہے کوئی اس کی بھوک، پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوتا ہوں قیامت کے دن۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ ان احادیث سے استدلال کیا ہے ایک جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہاں کے شکار کے حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر۔ اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے موافقین کا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان حدیثوں کا خلاف کیا ہے بہ سبب قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے۔ حدیث ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)) سے۔ اور نغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئی؟ حالانکہ اس حدیث سے استدلال ان کا محض لنگڑا اور پایہ چوبیں ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثوں کے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہو۔ دوسرے یہ احتمال ہے کہ اس کو حل مدینہ سے یعنی حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں۔ اور یہ احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ حل میں سے جو شکار پکڑ کر حرم میں لائیں اس کا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب ان کا بھی محض بے اصل اور ضعیف و سست ہے۔ اور جب حدیث نغیر میں احتمال ہوا تو قابل استدلال نہیں خصوصاً ان احادیث صحیحہ متصل اسناد کے روبرو جس میں صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور مذہب (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ یہ ہے کہ صید مدینہ میں اور اس کے درخت اکھاڑنے میں ضمان نہیں ہے اگرچہ حرام ہے۔ اور ابن ابی ذئب رحمہ اللہ اور ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے کہا کہ اس میں بھی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ، صید وقطع اشجار میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا۔ اور شافعی رحمہ اللہ کا قول قدیم یہ ہے کہ اس کے کپڑے اور سامان چھین لیا جائے یعنی جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اس لیے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس کو مسلم نے ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے کوئی اس کا قائل نہیں ہوا سوا امام شافعی رحمہ اللہ کے کہ ان کا قول قدیمی ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ والوں کے لیے یہ جو فرمایا کہ "میں شفیع ہوں گا یا گواہ" مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والوں کیلیے گواہ ہوں گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہوں گا اور اس میں مزید فضیلت اور زیادہ خصوصیت نکلی مدینہ والوں کے لیے جیسے آپ ﷺ نے شہدائے احد کے لیے فرمایا کہ "میں ان لوگوں پر گواہ ہوں۔" اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہاں کی سکونت کی۔

اللہ تعالیٰ اس خادم حدیث کو مع اقارب ومؤمنین واحباب مخلصین کے وہاں کی سکونت اور موت عنایت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

(٣٣١٩) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ ((وَلَا يُرِيْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَآءِ)).

عامر رضی اللہ عنہ نے وہی روایت بیان کی مثل حدیث ابن نمیر کی اور اس میں زیادہ کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ نہیں ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کو گھلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گھل جاتا ہے آگ میں یا نمک گھل جاتا ہے پانی میں۔"

○ ○ ○ ○

(٣٣٢٠) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ! اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ.

عامر بن سعد نے کہا کہ سعد رضی اللہ عنہ اپنے مکان کو چلے جو عقیق میں تھا، راہ میں ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے۔ سو اس کے کپڑے چھین لیے اور اس کے گھر والے آئے اور انہوں نے کہا: آپ وہ اس کو پھیر دیجئے یا ہم کو عنایت کیجئے، انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ میں وہ چیز پھیر دوں۔ جو مجھے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے اور ہرگز نہ پھیرا انہوں نے سامان اس کا۔

فائدہ: غرض ان سب احادیث صحیحہ متواتر المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو شاید یہ احادیث نہ پہنچیں سو ان کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جن کو بخوبی ان کی آوازیں کان ٹھونک چکیں، ان کا معلوم نہیں کیا حال ہوگا بہ سبب تعصب کے اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا کہ رد کر دیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیوں نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہاں کا شکار حرام ہے اور دعویٰ کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اس کا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ ﷺ کے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابا عمیر! کیا حال ہے نغیر کا؟" اور بڑے تعجب کی بات ہے یا اللہ! وہ کون سا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ کا مقابل ہو سکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابو عمیر رضی اللہ عنہ کو ان روایتوں کی رو سے جو شہرت اور تصریح میں بدر جہا اس سے زیادہ تھیں رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ رد کریں رسول اللہ ﷺ کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اس کا نسخ نہ معلوم ہو جائے حالانکہ حدیث ابو عمیر رضی اللہ عنہ میں چار احتمال ہو سکتے ہیں کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اور اولی کہ احادیث تحریم مقدم ہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) اوران حدیثوں نے اسے منسوخ کر دیا۔ دوسرے یہ کہ ان سے متاخر ہو اوران حدیثوں کو منسوخ کر دیا۔ تیسرے یہ کہ غیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانوروں میں ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ خاص اس لڑکے کے لیے اجازت دی گئی دوسروں کو نہیں جیسے ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی۔ غرض ان چاروں احتمالات کی وجہ سے یہ حدیث غیر متشابہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہ رہی جو صراحۃً بلا اشتباہ دلالت کرتی ہیں حرم ہونے پر مدینہ کے۔ كذافي الروضة الندية۔ اور امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ضمان واجب ہوتا ہے اور اس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کے۔ یہ قول قدیم ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔ اور اس حدیث سعد رضی اللہ عنہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس حدیث کا کوئی معارض نہیں اور ضمان کی کیفیت میں دو وجہیں ہیں۔ ایک تو وہ شکار جو اس نے مارا اور وہ درخت یا گھاس جو کاٹی ہے اس کی ضمانت اسی پر آتی ہے یعنی قیمت اس کی لازم ہوتی ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس شخص کی اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جائیں اور اس میں دو قول ہیں۔ اول یہ کہ فقط کپڑے اس کے چھین لیے جائیں اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اس کا سب سامان سلب کر لیا جائے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اس میں گھوڑا اور ہتھیار اور نفقہ اس کا سب داخل ہے۔ اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اس سے سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے۔

(٣٣٢١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِأَبِيْ طَلْحَةَ رضي الله عنه: ((اِلْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ)) فَخَرَجَ بِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: ((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ)). [بخاری: ٢٨٨٩، ٣٣٦٧، ٤٠٨٤، ٧٣٣٣؛ ترمذی: ٣٩٢٢]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے۔'' سو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔ پھر ایک حدیث میں کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ جب کوہ احد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احد ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم احد کو دوست رکھتے ہیں۔'' پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا: ''کہ یا اللہ! حرام کرتا ہوں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو۔ یا اللہ! برکت دے ان کو ان کے مد اور صاع میں۔''

○ ○ ○ ○

(٣٣٢٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا)). [راجع: ٣٣٢١]

کہا مسلم رحمہ اللہ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے، ان سے یعقوب نے، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے جو اوپر گزری مگر اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حرام ٹھہراتا ہوں درمیان دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٣٢٣) عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِيْنَةَ؟

عاصم نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھہرایا مدینہ کو؟ کہا: ہاں فلاں مقام سے فلاں تک'' سو جو اس میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ: نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: هٰذِهِ شَدِيدَةٌ: ((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ: أَوْ آوَى مُحْدِثًا. [بخاري: ١٨٦٧، ٧٣٠٦]

کوئی بات نکالے یعنی گناہ کی تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں اور لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن فرض نہ نفل۔“ اور انس رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا: یا جگہ دی کسی نئے گناہ کی بات کرنے والے کو۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٢٤) عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ: نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. [راجع: ٣٣٢٣]

عاصم نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا مدینہ کو حرم ٹھہرایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں وہ حرم ہے نہ توڑا جائے گا درخت اس کا اور جو ایسا کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٢٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ)). [بخاري: ٢١٣٠، ٧٣٣١]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ ”یا اللہ! برکت دے ان کو (یعنی مدینہ والوں کو) ان کے ماپ میں اور برکت دے ان کے صاع میں اور برکت دے ان کے مد میں۔“

○ ○ ○ ○

(٣٣٢٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ! اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)). [بخاري: ١٨٨٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ ”یا اللہ! مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت دے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٣٢٧) عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ. قَالَ: وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ. فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ

ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ پڑھا ہم پر علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب نے اور فرمایا: کہ جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس (یعنی اہل بیت کے پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا ان کی تلوار کے میان میں تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمریں (یعنی زکوٰۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان تھا (یعنی ان کے قصاص اور دیتوں کا بیان) اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ میں سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اس جگہ یا جگہ دے کسی نئی بات نکالنے والوں کو تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض نہ سنت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا)) وَانْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِىْ بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ: ((يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ)) لَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِىْ قِرَابِ سَيْفِهٖ. [بخاري: ١٨٧٠، ٣١٧٢، ٣١٧٩، ٦٧٥٥، ٧٣٠٠؛ ابوداود: ٢٠٣٤؛ ترمذي: ٢١٢٧]

اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھہرایا یا اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کا غلام اپنے کو قرار دیا، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت۔'' مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت ابوبکر وزہیر کی تو دہیں تک ہو چکی کہ ادنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونوں کی روایت میں یہ ذکر نہیں کہ صحیفہ تلوار کے میان میں لٹکا ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٢٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَزَادَفِى الْحَدِيْثِ: ((فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ والْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ)) وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهِمَا: ((مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ)) وَلَيْسَ فِىْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. [راجع:٣٣٢٧]

اعمش نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابوکریب کے روایت کیا جو ابو معاویہ سے مروی ہے، اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت۔'' اور ان کی دونوں حدیثوں میں یہ مضمون نہیں ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنا دے اور وکیع کی روایت میں قیامت کا دن مذکور نہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو خطبہ میں فرمادیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس کے صحیفہ کے سوا کچھ نہیں اس میں رد کر دیا زعم باطل کو رافضیوں اور شیعوں کے اور جھوٹا کر دیا ان کے اس قول کو جو کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے بہت سی وصیتیں کی تھیں اور اسرار علوم اور قواعد دین اور غوامض شریعت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض اشیا ایسی تعلیم کی تھیں کہ ان کے سوا اور کوئی ان پر مطلع نہیں ہوا۔ غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ اور خیالات فاسدہ ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں اور ان دعاوی کے ابطال کیلئے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا۔

اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ میں ثور کا لفظ غالباً یہاں غلط ہے راوی سے بھول ہوگئی اس لیے جبل ثور تو مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ میں چنانچہ مازری اور بعض علما نے اس پر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح مدینہ میں اور اب وہ نام مخفی ہو گیا۔ اور اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر والے میدانوں کی حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اس کی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس روایت میں جو وارد ہوا کہ حد اس کی درمیان دونوں پہاڑوں کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اس سے یہ ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ تک جو مسلمان کسی کافر کو پناہ دے دے وہ سب مسلمانوں کی پناہ میں آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہیں کہ اسے ایذا دے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور ان کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان دے تو امان دینا اس کا صحیح ہے۔ اور اس حدیث (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اس کے سوا کسی کو مولیٰ ٹھہرانا اور وعید ہے اس میں ان لوگوں کو جو اپنی ذات بدل دیتے ہیں یعنی شیخ سے سید ہو جاتے ہیں اور دوسروں کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھہرا لیتے ہیں مثلاً نام رکھ لیتے ہیں غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی۔ قولہ اور جس نے پناہ توڑی کسی مسلمان کی یعنی ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اس کو ایذا دے اس نے پناہ توڑی وہ موذی ملعون ہے۔

(۳۳۲۹) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكِيْعٍ اِلَّا قَوْلَهُ: ((مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ)) وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهُ.

[راجع: ۳۳۲۷]

مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق سے اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۳۳۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ)). [ابو داؤد: ۲۰۳٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ حرم ہے پھر جو کوئی اس میں گناہ کرے یا کوئی گناہ کرنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل۔“

○ ○ ○ ○

(۳۳۳۱) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ: ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَزَادَ ((وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ)).

مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں ”یوم القیامہ“ کے الفاظ نہیں اور یہ اضافہ ہے کہ ”مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے اور ایک عام مسلمان کی پناہ کا بھی اعتبار کیا جائے گا جس کسی نے مسلمانوں کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے قیامت کے دن کوئی نفل اور فرض قبول نہیں کیا جائے گا۔“

○ ○ ○ ○

(۳۳۳۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ)). [بخاری: ۱۸۷۳؛ ترمذی: ۳۹۲۱]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتا دیکھتا ہوں تو کبھی نہ ڈراؤں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”کہ دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے بیچ میں حرم ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۳۳۳۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے بیچ میں کہ جو مدینہ کے مشرق اور مغرب کی طرف واقع ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی ہرن کو پاؤں جو ان کے بیچ میں چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤں اور نہ بھگاؤں اس کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ میل کو مدینہ کے گرداگرد رمنا مقرر کر دیا۔

فائدہ: رمنا اس زمین کو کہتے ہیں جس میں حکام و امرا حکم کر دیتے ہیں کہ سوا ہمارے جانوروں کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالیٰ کا رمنا ہے کہ سوا جنگلی جانوروں کے جو وہاں کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٣٣٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُ وْا بِهٖ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ! اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ)) قَالَ: ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَهٗ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

[ترمذی:٣٤٥٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں کی عادت تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے تھے (یعنی ابتدائے فصل کا) تو رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے اور آپ ﷺ جب اس کو لے لیتے تو دعا کرتے کہ "یا اللہ! برکت دے ہمارے پھلوں میں، برکت دے ہمارے شہر میں، اور برکت دے ہمارے صاع میں، اور برکت دے ہمارے مد میں۔ یا اللہ! ابراھیم علیہ السلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا غلام اور نبی ہوں اور انہوں نے دعا کی تجھ سے مکہ کے لیے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے مدینہ کے لیے اس کے برابر جو انہوں نے مکہ کے لیے کی اور مثل اس کے اور بھی۔" اس کے ساتھ بلاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے اپنے کو اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٣٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُؤْتٰى بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ)) ثُمَّ یُعْطِیْهِ اَصْغَرَ مَنْ یَّحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ.

[ابن ماجه: ٣٣٢٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلا پھل آتا اور آپ ﷺ دعا کرتے کہ "یا اللہ! برکت دے ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں، اور ہمارے مدینہ میں، اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت دے۔" پھر وہ پھل دے دیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اس وقت حاضر ہوتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ پھل اسی لیے لاتے تھے آپ ﷺ کی دعائے خیر کا ثمرہ پائیں اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلوں اور حبوب کا ان ہی سے ہوتا ہے اس لیے ان میں برکت کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچوں کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و شفقت کا باعث ہے۔

بَابُ التَّرْغِیْبِ فِیْ سُكْنَى الْمَدِیْنَةِ وَالصَّبْرِ عَلٰى لَاْوَائِهَا.

باب: مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی مصیبتوں پر صبر کرنے کی فضیلت۔

(٣٣٣٦) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِیِّ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَاَنَّهٗ اَتٰى اَبَاسَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهٗ: اِنِّیْ كَثِیْرُ الْعِیَالِ وَقَدْ اَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْقُلَ عِیَالِیْ اِلٰى بَعْضِ الرِّیْفِ فَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ: لَا

ابو سعید نے کہا کہ ہم کو مدینہ میں ایک بار محنت اور شامت فاقہ کو پہنچی اور میں ابو سعید خدری کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں کثیر العیال ہوں اور ہم کو سختی پہنچی ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزاں اور سر سبز ملک میں لے جاؤں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ ہم ایک بار نبی ﷺ کے ساتھ نکلے میں گمان کرتا ہوں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَفْعَلْ الْزَمِ الْمَدِينَةَ فَاِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ـ اَظُنُّ اَنَّهُ قَالَ ـ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ: وَاللّٰهِ! مَانَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِكُمْ؟ـ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ قَالَ.ـ وَالَّذِيْ اَحْلِفُ بِهٖ اَوْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ ـ لَا اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَ ـ لَاٰمُرَنَّ بِنَاقَتِيْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ)) وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَّا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا يُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا)) ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ((ارْتَحِلُوْا)) فَارْتَحَلْنَا فَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ نَحْلِفُ بِهٖ اَوْ يُحْلَفُ بِهٖ ـ الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ ـ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيْجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ.

انہوں نے کہا یہاں تک کہ عسفان تک پہنچ گئے اور وہاں کئی شب ٹھہرے، سو لوگوں نے کہا: قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم یہاں بے کار ٹھہرے ہوئے ہیں اور ہمارے عیال پیچھے چھٹے ہوئے ہیں اور ہم کو ان کے اوپر اطمینان نہیں (یعنی خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستائے) اور یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کہ یہ کیا بات ہے جو مجھ کو پہنچی ہے؟'' راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا بات ہے؟ کہا: ''قسم ہے اس اللہ کی جس کی میں قسم کھاتا ہوں یا فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے البتہ میں نے ارادہ کیا یا فرمایا: اگر چاہو تم'' میں نہیں جانتا کہ کیا فرمایا ان دونوں باتوں میں سے۔ فرمایا: ''کہ البتہ حکم کروں میں اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جائے اور پھر اس کی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہاں تک کہ داخل ہوں میں مدینہ میں۔'' اور فرمایا: ''کہ یا اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم ٹھہرایا دو گھاٹیوں یا دو پہاڑوں کے بیچ میں کہ نہ اس میں خون بہایا جائے اور نہ اس میں لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھایا جائے نہ اس میں کسی درخت کے پتے جھاڑے جائیں مگر صرف چارے کے لیے (کہ اس سے درخت کا چنداں نقصان نہیں ہوتا) یا اللہ! برکت دے ہمارے شہر میں۔ یا اللہ! برکت دے ہماری چوسیری میں، یا اللہ! برکت دے ہمارے سیر میں، یا اللہ! برکت دے ہمارے شہر میں، یا اللہ برکت کے ساتھ دو برکتیں اور دے۔'' اور فرمایا: ''قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہیں ہے جس پر دو فرشتے نگہبان نہ ہوں جب تک کہ تم وہاں نہ پہنچو گے۔'' (یعنی جب تک وہ نگہبان رہیں گے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوچ کرو۔'' اور ہم نے کوچ کیا اور مدینہ میں آئے سو ہم قسم کھاتے ہیں اس پروردگار کی جس کی ہمیشہ قسم کھایا کرتے ہیں یا کہا: جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ غرض حماد کو اس میں شک ہوا غرض جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے ابھی کجاوے اونٹوں پر سے نہیں اتارے تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے ان کی ہمت نہ ہوئی (کہ وہاں آسکیں یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کی کہ فرشتے وہاں نگہبان ہیں)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٣٣٧) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَیْنِ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ ''یا اللہ! برکت دے ہمارے مد میں، اور ہمارے صاع میں، اور ایک برکت پر دو برکتیں اور عنایت فرما۔''

(٣٣٣٨) عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٣٩) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ اَنَّهٗ جَآءَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ لَیَالِیَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهٗ فِی الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَشَكٰی اِلَیْهِ اَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِیَالِهٖ وَاَخْبَرَهٗ اَنْ لَّا صَبْرَ لَهٗ عَلٰی جَهْدِ الْمَدِیْنَةِ وَلَاْوَائِهَا فَقَالَ لَهٗ: وَیْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذٰلِكَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا فَیَمُوْتَ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِذَا كَانَ مُسْلِمًا)).

ابوسعید مولی مہری سے روایت ہے کہ وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حرہ کی راتوں میں (یعنی جن دنوں مدینہ طیبہ میں ایک فتنہ مشہور ہوا ہے اور ظالموں نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے ۶۳ھ تریسٹھ ہجری میں) اور مشورہ کیا ان سے کہ مدینہ سے کہیں اور چلے جائیں اور شکایت کی ان سے وہاں کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال کی اور خبر دی ان کو کہ مجھے صبر نہیں آ سکتا مدینہ کی محنت اور بھوک پر تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ خرابی ہو تیری میں تجھے تھوڑے یہاں رہنے کا حکم کرتا ہوں بلکہ میں نے جناب رسول مقبول ﷺ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے: ''کہ صبر نہیں کرتا ہے کوئی یہاں کی تکلیفوں پر اور پھر مر جاتا ہے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٣٤٠) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِیْمُ مَكَّةَ)) قَالَ: ثُمَّ كَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَاْخُذُ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ یَجِدُ اَحَدَنَا فِیْ یَدِهِ الطَّیْرَ فَیَفُكُّهٗ مِنْ یَدِهٖ ثُمَّ یُرْسِلُهٗ.

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''میں نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونوں کالے پتھروں کے میدانوں میں مدینہ کے جیسے حرم قرار دیا تھا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو۔'' یہاں تک کہ ایک ہم میں کا پاتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ میں چڑیا اور اس کو جدا کر دیتا تھا پھر چھوڑ دیتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٤١) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ: اَهْوٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهٖ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ: ((اِنَّهَا حَرَمٌ اٰمِنٌ)).

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک مدینہ کی طرف جھکایا اور فرمایا: ''کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٣٤٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ وَهِیَ وَبِیْئَةٌ فَاشْتَكٰی اَبُوْ بَكْرٍ وَاشْتَكٰی بِلَالٌ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَكْوٰی اَصْحَابِهٖ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہاں وبا تھی اور ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی ''یا اللہ! دوست کر دے ہمارے مدینہ کو جیسے دوست کیا تھا تو نے مکہ کو، یا اس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَافِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَحَوِّلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ)).

اس کے رہنے والوں کو اور برکت دے ہم کو اس کے چوسیری اور سیر میں اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: جحفہ ان دنوں وطن تھا یہود کا۔ غرض اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ بددعا کرنا کافروں پر بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتھ درست ہے اور اس میں دعائے خیر ہوئی مسلمانوں کے ساتھ صحت اور تندرستی کے۔ اور یہی مذہب ہے کافہ علما کا کہ بددعا کافروں پر درست ہے اور قول بعض جہلائے صوفیہ کا مقبول نہیں جو اس کو منع کرتے ہیں اور موافقت کی ہے ان جہلائے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہیں۔ غرض دونوں اس حدیث سے مردود ہو گئے اور اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ ﷺ کا آج تک جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اسے بخار چڑھتا ہے۔

(۳۳۴۳) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [بخاری:۱۸۸۹]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۳۴۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''جو صبر کرے مدینہ کی بھوک پر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔''

(۳۳۴۵) عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي الْفِتْنَةِ فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: اِنِّي اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: اقْعُدِيْ لَكَاعِ! فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

یحنس زبیر کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ایک آزاد باندی آئی اور ان کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنی فتنہ حرہ کے دن جس کا ذکر ابھی تھوڑی دور گزرا) اور اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) ہم پر سخت دن ہیں اور میں ارادہ کرتی ہوں کہ مدینہ سے نکلنے کا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ بیٹھ اے نادان! اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''جو صبر کرے گا مدینہ کی بھوک، پیاس اور مشقت پر تو میں اس کا شفیع ہوں گا (یعنی اگر وہ گنہ گار ہے) یا گواہ ہوں گا (یعنی اگر وہ نیکوکار ہے) قیامت کے دن۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۳۴۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہی قول جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۳۴۷) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا)).

(٣٣٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٣٣٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ)) بِمِثْلِهِ [ترمذی:٣٩٢٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالدَّجَّالِ إِلَيْهَا.

باب: طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا۔

(٣٣٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَئِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ)).

• [بخاری: ١٨٨٠، ٥٧٣١، ٧١٣٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا۔“

فائدہ: اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہاں کی سکونت کا اور درجہ وہاں کے ساکنین کا معلوم ہوا۔

(٣٣٥١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسیح دجال آئے گا مشرق کی طرف سے ارادہ اس کا مدینہ کا ہوگا یہاں تک کہ اترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں تباہ ہو جائے گا۔“

فائدہ: مسیح کا لفظ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے بھی اور اس کے دو معنی ہیں۔ ایک چھونے والا۔ اس معنی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اس کا اطلاق آتا ہے کہ وہ جس کو چھو دیتے تھے اچھا ہو جاتا تھا۔ اور مسیح کے معنی ممسوح بھی ہیں یعنی ملا ہوا دبا ہوا اس کی آنکھ چونکہ اندھی ہے اس لیے اسے مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعویٰ کرے گا کہ میں مسیح ہوں اور لوگ اس خبیث کے دھوکے اور فریب میں آجائیں گے۔

بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي شِرَارَهَا وَتُسَمَّى طَابَةً وَطَيْبَةً.

باب: مدینہ کا نام طابہ اور طیبہ ہونا اور بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا۔

(٣٣٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آؤ ارزانی کے ملک میں، آؤ ارزانی کے ملک میں اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَ لَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) .

اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں نکلتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر دوسرا شخص بھیج دیتا ہے مدینہ میں۔ آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نہ نکال دے گا اپنے شریر لوگوں کو جیسے کہ بھٹی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو۔''

فائدہ: شاید یہ بات دجال کے وقت ہوگی کہ حدیث میں آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچے گا تو مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکال دے گا یا ہمیشہ مدینہ میں ایسا ہوتا ہو۔

(٣٣٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) .

[بخاري: ١٨٧١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''کہ مجھے حکم ہوا ہے یعنی (ہجرت کا) ایسے قریہ کی طرف جو سب قریوں کو کھا جائے گا لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے اور لوگوں کو ایسا چھانٹتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی میل چھانٹتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: سب قریوں کو کھا جائے گا یعنی وہیں لشکر اسلام جمع ہو کر چاروں طرف پھیلے گا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنا دے گا۔ سب طرف سے اموال غنیمت اسی میں آ کر جمع ہوں گے اور وہاں کے لوگوں کے صرف میں آئیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور یثرب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا اس لیے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنی جھڑکنا اور ملامت ہے اور مسند احمد میں ایک روایت آئی ہے کراہت میں یثرب کہنے کے اور قرآن مجید میں جو یثرب واقع ہوا ہے وہ بھی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہے وہ منافقوں کا قول نہیں غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام برا رکھنا یہ بھی ایک نفاق کا شعبہ ہے اور مسلک نبوت کے خلاف ہے جیسے محبت الٰہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الٰہی کو جنون سے یا اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ صنم یا معشوق سے یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد ہیں وہ سب مردود اور مذموم ہیں اور منجملہ محدثات اور بُرے امور ہیں ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

(٣٣٥٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا: ((كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ)) لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيْدَ. [راجع: ٣٣٥٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعَكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ: اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی تھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس کو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ میں پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے اپنی بیعت پھیر لو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا اور پھر آیا اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے اپنی بیعت پھیر لو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا اور وہ پھر آیا اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے اپنی بیعت پھیر لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا، تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ تو بھٹی کے مانند ہے کہ اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا)). میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے۔"

[بخاری: ۷۲۰۹، ۷۲۱۱، ۷۳۲۲؛ ترمذی: ۳۹۲۰؛ نسائی: ۴۱۹۶]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس نے اسلام پر اور نبی ﷺ کے ساتھ قیام پر بیعت کی تھی پھر اس کا اقالہ آپ کیوں فرماتے۔

(۳۳۵۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ)). [بخاری: ۱۸۸۴، ۴۰۵۰، ۴۵۸۹؛ ترمذی: ۳۰۲۸]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ اور پہلے پہل یہ مدینہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنی پاکیزہ کہ نجاست شرک سے اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عشق وہاں حاصل ہے اور طابہ بھی اس معنی سے فرمایا جیسے آگے آتا ہے۔

(۳۳۵۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ [تَعَالَى] سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ إِرَادَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِسُوْءٍ وَأَنَّ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللّٰهُ

باب: اہل مدینہ سے برائی کرنا منع ہے اور جو ایسا کرے گا اللہ اس کو سزا دے گا۔

(۳۳۵۸) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوْءٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

ابوعبداللہ قراظ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: "جو ارادہ اس شہر والوں کی (یعنی مدینہ والوں کی) برائی کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(۳۳۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوْءٍ الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)) قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوْءٍ شَرًّا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۳۳۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِمِثْلِهِ.

○ ○ ○ ○

(٣٣٦١) عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

ابو وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ جو کوئی اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔''

(٣٣٦٢) عَنْ سَعْدِ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوْءٍ)).

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٦٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَعْدٍ يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ: ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

ابو ہریرہ وسعد رضی اللہ عنہما دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ ''یا اللہ! برکت دے مدینہ والوں کے مد میں۔'' اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَرْغِيْبِ النَّاسِ فِي الْمَدِيْنَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ.

باب: لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا جب شہر فتح ہو جائیں۔

(٣٣٦٤) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيْهِمْ يَبُسُّوْنَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ [مِنَ الْمَدِيْنَةِ] قَوْمٌ بِأَهْلِيْهِمْ يَبُسُّوْنَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيْهِمْ يَبُسُّوْنَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ)).

[بخاري:١٨٧٥]

سفیان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شام فتح ہوگا اور کچھ لوگ مدینہ سے نکلیں گے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کیلئے بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے، پھر فتح ہوگا یمن اور نکلے گی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے، پھر فتح ہوگا عراق اور نکلے گی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٣٦٥) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

سفیان نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: ''یمن فتح ہوگا اور لوگ وہاں جائیں گے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لا دلے جائیں گے اپنے گھر والوں کو اور جو ان کا کہنا مانتے اور مدینہ ان کیلئے بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے، پھر شام فتح ہوگا، پھر لوگ وہاں جائیں گے اونٹوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)).

[راجع: ٣٣٦٤]

کو ہانکتے ہوئے اور لادے لے جائیں گے اپنے گھر والوں اور جوان کا کہنا مانے اور مدینہ بہتر تھا ان کیلئے اگر وہ جانتے ہوتے، پھر عراق فتح ہوگا اور لوگ وہاں جائیں گے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لادے لے جائیں گے اپنے گھر والوں کو اور جوان کا کہنا مانے اگر جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ ان کے حق میں بہتر تھا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان حدیثوں میں چند معجزے ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔ اول یہ کہ آپ ﷺ نے شام اور عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفائے راشدین ﷡ کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مواعید الٰہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے۔ دوسرے یہ کہ لوگ ان ملکوں میں جا بسیں گے اور اپنے اہل و عیال کو لے جائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ تیسرے یہ کہ مفتوح ہونا ان بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے اور روایتوں سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی۔

بَابُ فِي الْمَدِينَةِ حِينَ يَتْرُكُهَا أَهْلُهَا.

باب: جناب رسول اللہ ﷺ کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ چھوڑ دیں گے۔

(٣٣٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمَدِينَةِ: ((لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي)) يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو صَفْوَانَ [هٰذَا هُوَ] عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَجْرِهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے لیے فرمایا: "لوگ وہاں کے مدینہ کو چھوڑ دیں گے اور مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑیں گے کہ وطن ہو جائے گا درندوں اور پرندوں کا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ پیشین گوئی بھی آپ ﷺ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی۔ مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جن کا نام عبداللہ بن عبدالملک ہے وہ یتیم تھے اور ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی۔

(٣٣٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي۔ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ۔ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا)).

حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: "لوگ مدینہ کو چھوڑ دیں گے اور وہ بہتر ہوگا اور نہ رہے گا اس میں کوئی مگر درندے اور پرندے، پھر نکلیں گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے ارادہ کرتے ہوں گے مدینہ کا، للکارتے ہوں گے اپنی بکریوں کو اور پائیں گے مدینہ کو ویران یہاں تک کہ جب پہنچیں گے ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑیں گے اپنے منہ کے بل۔"

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فائدہ۔ یہ اخیر زمانہ میں ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونوں ٹیلہ کے پاس پہنچیں گے قیامت آ جائے گی اور وہ اخیر میں ہوں گے ان سب لوگوں کے جن کا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری میں ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور بعض فتن میں ایسا بھی ہو چکا ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ .

باب: آپ ﷺ کی قبر مبارک اور منبر کے درمیان اور موضع منبر کی فضیلت کا بیان۔

(۳۳۶۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

[بخاری: ۱۱۹۵]

عبداللہ بن زید المازنی ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنوں میں سے۔“

○ ○ ○ ○

(۳۳۶۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

[راجع: ۳۳۶۸]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۳۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي)).

[بخاری: ۱۱۹۶، ۱۸۸۸، ۶۵۸۸، ۷۳۳۵]

ابو ہریرہ ؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں میں سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث کے دو معنے ہوتے ہیں کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت میں چلا جائے گا قیامت کے دن۔ دوسرے یہ کہ وہاں عبادت کرنا جنت میں جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہاں عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعض روایتوں میں یوں آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرہ کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مرادیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ ﷺ کے حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا یا میدان قیامت میں جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جائے گا۔

بَابُ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ .

باب: احد پہاڑ کی فضیلت۔

(۳۳۷۱) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ ؓ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي مُسْرِعٌ

ابو حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا کہ چلے ہم یہاں تک کہ پہنچے وادی قریٰ میں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جلدی چلنے والا ہوں جس کا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر کر آئے۔“ سو ہم نکلے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). [بخاري: ١٨٧٢، ٣٧٩١، ٤٤٢٢؛ ابوداود: ٣٠٧٩؛ وانظر في مسلم: ٥٩٤٨، ٥٩٤٩]

یہاں تک کہ دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اس کو دوست رکھتے ہیں اور یہ ہم کو دوست رکھتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٣٧٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). [بخاري: ٤٠٨٣]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ معلوم ہوا کہ جس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے۔

(٣٣٧٣) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أُحُدٍ فَقَالَ ((إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) [راجع: ٣٣٧٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ.

باب: مسجد مکہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت۔

(٣٣٧٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). [راجع: ١٤٠٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کو جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی افضل ہے سوا المسجد الحرام کے یعنی مکہ کی مسجد کے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٣٧٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی افضل ہے سوا المسجد الحرام کے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٣٧٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: ((صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَآءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ)) قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی سوا مسجد الحرام کے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ آخر انبیا ہیں اور آپ ﷺ کی مسجد آخر مساجد ہے۔'' (یعنی جو نبیوں نے بنائی ہے) اور ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا کہ بلا شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو بات کہی تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے کہی ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَاهُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ: اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ)).

گی (اس لیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہیں کہہ سکتا) اور ہم نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پکے طور سے دریافت نہیں کیا تو اسی وجہ سے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے سنا ہوگا، جب تو کہا یہاں تک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تو ہم نے آپس میں اس کا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیوں نہ پوچھ لیا ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو کہ وہ نسبت کرتے اس حدیث کی رسول اللہ ﷺ تک اگر آپ ﷺ سے سنی ہوتی۔ غرض ہم اسی بات چیت میں تھے کہ عبداللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور ان سے اس کا ذکر کیا اور یہ وجہ بیان کی جس کے سبب سے ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو دریافت نہیں کیا تھا تب عبداللہ نے ہم سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ”بیشک میں آخر انبیا ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۳۳۷۷) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ اَبَاصَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ ﷺ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ. اَوْ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ. فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). [راجع:۳۳۷٦]

یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ میں نے ابوصالح سے پوچھا کہ تم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز کی فضیلت بیان فرماتے تھے انہوں نے کہا کہ نہیں مگر مجھے عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے جو اور مسجدوں میں ادا ہوں مگر مسجد حرام میں۔“

○ ○ ○ ○

(۳۳۷۸) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۷۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک نماز میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجد میں پڑھنے سے سوا المسجد الحرام کے۔“

(۳۳۸۰) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَاهُ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [ابن ماجه:١٤٠٥]

○ ○ ○ ○

(٣٣٨١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ. [نسائی:٢٨٩٧، ٢٨٩٨]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آگے وہی جو اوپر گزرا۔

(٣٣٨٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

(٣٣٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ: إِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ [لَهَا مَيْمُونَةُ]: اجْلِسِي فَكُلِي مَاصَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((صَلٰوةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ)).

[نسائی: ٦٩٠، ٢٨٩٨]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو میں جاؤں گی اور بیت المقدس میں نماز پڑھوں گی پھر وہ اچھی ہوگئی اور تیاری کی اس نے جانے کی اور میمونہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین بی بی رسول اللہ ﷺ کی کے پاس حاضر ہوئی اور ان کو سلام کیا اور اپنے ارادہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا: کہ جو تم نے توشہ تیار کیا ہے وہ کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد مبارک میں نماز پڑھو اس لیے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: ''کہ ایک نماز اس میں ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں سے سوا مسجد کعبہ کے۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ.

باب: تین مسجدوں کی فضیلت۔

(٣٣٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى)). [بخاری: ١١٨٩؛ ابوداود: ٢٠٣٣؛ نسائی: ٦٩٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد یعنی جو مدینہ میں ہے اور مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ۔'' (یعنی بیت المقدس)۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٨٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ)).

[ابن ماجه:١٤٠٩]

زہری سے اس سند سے روایت ہے علاوہ اس کے کہ تین مساجد کی طرف کجاوے باندھے جائیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٣٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُخْبِرُ أَنَّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خبر دیتے تھے کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: ''سفر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا يُسَافَرُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ اِيْلِيَاءَ)).

نہ کرے کوئی مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیاء" (یعنی بیت المقدس)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ جب اللہ کے کسی گھر کی طرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبروں کی زیارت کیلئے کیونکر درست ہوگا کہ وہ خانہ عباد ہیں اور اوپر اس کی شرح ہم خوب کر آئے ہیں جہاں بیان کیا ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے درست نہیں۔

بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى.

باب: اس مسجد کا بیان جس کی بنا تقویٰ پر ہے۔

(۳۳۸۷) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: مَرَّبِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ اَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَالَ: قَالَ اَبِيْ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِ بَعْضِ نِسَاءِهٖ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ: فَاَخَذَ كَفًّامِّنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ: ((هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا))۔ لِمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ۔ قَالَ فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُهُ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری ؓ گزرے اور میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنا تقویٰ پر ہوئی ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی بیبیوں ؓ سے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! وہ مسجد کون سی ہے جس کو اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے؟ سو آپ ﷺ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین پر مارے اور فرمایا: "کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد۔" سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ مسجد نبوی ﷺ ہے نہ مسجد قبا ہے اور رد ہو گیا ان مفسرین کا قول جنہوں نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ ﷺ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آ جائے سامع کو کہ یہی مسجد ہے۔

(۳۳۸۸) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِي الْاِسْنَادِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ وَزِيَارَتِهٖ.

باب: مسجد قباء کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کا ذکر۔

(۳۳۸۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُوْرُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ زیارت کرتے تھے مسجد قباء کی سوار بھی اور پیادہ بھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ٥٨٩، ١١٩١]

(٣٣٩٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَا شِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا کو تشریف لاتے تھے سوار بھی اور پیادہ بھی اور اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے۔

[بخاري: ١١٩٤ تعليقا؛ ابوداود: ٢٠٤٠]

(٣٣٩١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِيًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد قباء میں پیدل اور سوار آیا کرتے تھے۔

[بخاري: ١١٩٤؛ ابوداود: ٢٠٤٠]

(٣٣٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٣٣٩٣) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِيًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[نسائي: ٦٩٧]

(٣٣٩٤) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِيًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٣٣٩٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ.

عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر ہفتہ میں ایک بار جاتے تھے مسجد قبا میں اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ ہر ہفتہ میں جاتے تھے۔

(٣٣٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَا شِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ قباء کو آتے تھے ہر ہفتہ میں اور آتے تھے آپ ﷺ سوار بھی اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

فائدہ: ان حدیثوں سے فضیلت قباء کی اور فضیلت وہاں کی مسجد کی اور فضیلت اس کی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اس کی سوار پیادہ دونوں طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہے اور یہی مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور قول ان کا بنظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارتِ مسجد یہی ہے کہ اس میں دو رکعت ادا کرے نہ یہ کہ اس کی گلکاریاں دیکھتا پھرے یا اینٹیں گنا کرے کہ یہ تماشائیوں کا کام ہے نہ کہ متبعان انبیاء علیہم السلام کا۔

(٣٣٩٧) عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ. [بخاري: ٧٣٢٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مذکور ہے مگر اس میں ہر ہفتے کا ذکر نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

تالیف

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری

۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زهوة

فضیلۃ الشیخ احمد عنایة

مکتبہ اسلامیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب .... صحیح مسلم
جلد .... چہارم
تالیف .... ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ
ترجمہ .... علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ
ناشر .... محمد سرور عاصم
کمپوزنگ/ڈیزائننگ .... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز
سرورق خطاطی .... حافظ انجم محمود
اشاعت .... ستمبر 2006ء
قیمت ....

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973
فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
نکاح کے مسائل	397
نکاح کا مستحب ہونا اس کیلئے جس کو طاقت ہو	397
جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی یا باندی سے صحبت کرے	400
متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا اور پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان	401
بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے	409
محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ	411
ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ مل جائے تب تک پیغام دینا روا نہیں	413
نکاح شغار کا بطلان	415
نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان	416
بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے	416
باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے	418
عقد کا اور زفاف کا شوال میں مستحب ہونا	419
جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے	420
مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے بیان میں	421
اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت	425
نکاح زینب رضی اللہ عنہا اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان	430
دعوت قبول کرنے کا بیان	436
طلاق ثلاثہ کا بیان	438
جماع کے وقت کی دعا	440
آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ دبر میں	441
اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے	442
عورت کا بھید کھولنا حرام ہے	443
عزل کا بیان	443
جو عورت قیدی، حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان	447
غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں	447
دودھ پلانے کے مسائل	449
جو رشتے سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہونے کا بیان	449
رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر	449
رضائی بھتیجی کی حرمت کا بیان	452
ربیبہ (بیوی کی بیٹی) اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان	453
ایک یا دو بار دودھ چوسنے کا بیان	455
پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان	456
بڑی عمر کی رضاعت کا بیان	457
مدت رضاع کا بیان	459
رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان	459
بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور بمجرد قید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان	460

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
لونڈی کے استبراء کا بیان	461
لڑکا، عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان	461
قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد میں	463
باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کا بیان	464
بیبیوں کی باری کا بیان	466
اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان	467
دیندار سے نکاح کرنے کا بیان	468
باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان	469
عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا حکم	472
اگر حوا خیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی	473
دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے	473
عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان	473
طلاق کے مسائل	475
حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر اس حکم کی ممانعت کی تو طلاق واقع ہونے اور رجوع کا حکم دینے کا بیان	475
تین طلاقوں کا بیان	481
کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی	482
تخییر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو	484
ایلاء دار عورتوں سے علیحدہ ہونا	488
ایلاء کا بیان	498
مطلقہ بائنہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان	499
معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے۔	506
وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا	507
سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے	508
لعان کا بیان	514
غلام آزاد کرنے کا بیان	524
جو شخص اپنا حصہ غلام میں سے آزاد کرے اس کا بیان	524
غلام کی محنت کا بیان	525
ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے	525
ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں	530
غلام اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ نہیں بنا سکتا	531
غلام آزاد کرنے کی فضیلت	532
باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت	533
خرید و فروخت کے مسائل	534
بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے	534
کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے	535
حبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت	535
اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے، نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے	536
آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت	538
شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے	538
مصراۃ کی بیع کا بیان	539
قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے	541
کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے	544
بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
مقام میں رہیں جہاں بیع ہوئی ہے	544
تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان	546
جو شخص بیع میں دھوکا کھائے	546
میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو	547
تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے	549
جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو	553
محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا	554
زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان	556
اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان	561
سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینا	562
مزارعت اور مؤاجرت کا بیان	563
زمین ہبہ کرنے کا بیان	563
مساقات اور مزارعت کے مسائل	565
مساقات اور پھل اور کھیتی پر معاملہ کا بیان	565
درخت لگانے کی اور کھیتی کی فضیلت	567
آفت سے جو نقصان ہو اس کو مجرا دینا	568
قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)	569
اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بجنسہٖ پائے تو واپس لے سکتا ہے	571
مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت	572
جو شخص مالدار ہو اس کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اتارا جائے مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے۔	575

مضمون	صفحہ نمبر
جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھاس چرانے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور نر کدانے کی اجرت لینا منع ہے	575
کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے	576
کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے	578
پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے	582
شراب بیچنا حرام ہے	583
شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع حرام ہے	585
سود کا بیان	586
بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع	588
چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض ممنوع ہونے کا بیان	591
سونے اور نگینوں والے ہار کی بیع	592
برابر برابر اناج کی بیع	593
سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت	598
حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو چھوڑنے کا بیان	598
اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا	600
جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر دینا مستحب ہے	604
جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہے	605
گروی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے	605
بیع سلم کا بیان	606
احتکار انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے	607

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
بیع میں قسم کھانے کی ممانعت	608
شفعہ کا بیان	608
ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا	609
ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے	610
جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے	611
فرائض یعنی ورثہ کا بیان	613
مسلمان کافر کا اور اسی طرح کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا	613
فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقیہ قریبی مرد کو دینے کا بیان	613
کلالہ کی وراثت کا بیان	614
بلحاظ نزول آیت کلالہ سب سے آخر میں اترنے کا بیان	617
متروکہ مال ورثاء کے لیے ہے۔	617
ہبہ اور صدقہ کے مسائل	619
جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے	619
صدقہ دے کر لوٹانا حرام ہے	620
بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے	621
عمریٰ کا بیان	624
وصیت کا بیان	628
وصیت کے لکھے ہونے کا بیان	628
ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں	629
صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے	632
مرنے کے بعد انسان کو جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے	633
وقف کا بیان	633
جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے	634
نذر کے مسائل	640
نذر کو پورا کرنے کا بیان	640
نذر ماننے کی ممانعت اور اس سے کوئی چیز نہ لوٹنے کا بیان	640
ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اس کو پورا کرنے کا بیان	642
بیت اللہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر کا بیان	644
نذر کے کفارہ کا بیان	645
قسموں کے مسائل	646
اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت	646
جو لات وعزیٰ کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے	647
جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کا کفارہ دے	648
قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی	654
قسم میں ان شاء اللہ کہنا	654
جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو	656
کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے	656
غلام، لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے	658
اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لیے وعید کا بیان	661
غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پیتے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو	661
غلام کے اجر وثواب کا بیان اگر وہ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے	663
مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان	664

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر
مدبر کی بیع درست ہے	666
قسامہ، لڑائی، قصاص اور دیت کے مسائل	669
قسامت کا بیان	669
لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم	674
پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے	677
جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا	678
دانتوں میں قصاص کا بیان	680
مسلمانوں کا قتل کب درست ہے	681
جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کے گناہ کا بیان	681
قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا	682
خون اور عزت اور مال کا حق کیسا سخت ہے	682
قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالہ کر دیں گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے	685
پیٹ کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان	686
حدوں کے مسائل	690
چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان	690
چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدود میں سفارش نہ کرنا	692
زنا کی حد کا بیان	694
شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان	695
جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان	695
ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان	704
نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان	707
شراب کی حد کا بیان	708
تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے	710
حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے	710
جانور کسی کو مارے یا کان یا کنوئیں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی	712
احکام اور فیصلوں کے مسائل	714
مدعیٰ علیہ پر قسم ہوتی ہے	714
ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا	714
حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا	715
ہند رضی اللہ عنہا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بی بی کا فیصلہ	716
بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت	717
جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اس کا ثواب	719
غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے	720
غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا جو دین میں نکالی جائیں	720
اچھے گواہوں کا بیان	721
مجتہدوں کا اختلاف	721
حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرا دینا بہتر ہے	722
پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل	723
گم شدہ چیز کا اعلان کرنا اور بھٹکی ہوئی بکری اور اونٹ کے حکم کا بیان	723
حاجیوں کی پڑی چیز کا بیان	727
جانور کا دودھ دوھنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے	727
مہمان داری کا بیان	728
جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے	729
جب توشے کم ہوں تو سب توشے ملا دینا مستحب ہے	730

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ
نکاح کے مسائل

نکاح لغت میں مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی جماع کو بھی اور زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نکاح کی اصل کلام عرب میں جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہیں اس لیے کہ وہ سبب ہے جماع کا اور ابوالقاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونوں اصل میں نکاح ہیں اور ابوعلی فارسی نے ایک باریک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے: نَكَحَ فُلَانٌ فُلَانَةً تو وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلاں مرد نے فلاں عورت سے اور جب کہتا ہے: نَكَحَ فُلَانٌ اِمْرَأَتَهٗ تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ جماع کیا فلاں مرد نے اپنی عورت سے اس لیے کہ اپنی عورت کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہاں عقد مراد نہیں بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہا کے نکاح میں تین قول ہیں: ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حقیقۃً عقد ہے اور مجازاً جماع ہے۔ قاضی ابوالطیب شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور متولی وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے اور قرآن عزیز اور احادیث میں اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ حقیقۃً جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقت ہیں بالاشتراک۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ .

باب: نکاح کا مستحب ہونا اس کیلئے جس کو طاقت ہو۔

(٣٣٩٨) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهٗ يُحَدِّثُهٗ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ: يَااَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَامَضٰى مِنْ زَمَانِكَ. قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ)) .

علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں چلا جاتا تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں، سو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور ان سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! ہم تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تم کو تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”اے گروہ جوانوں کے! جو تم میں نکاح کے خرچ کی طاقت رکھتا ہو (یعنی نان ونفقہ دے سکتا ہو) تو چاہیے کہ نکاح کرے، اس لیے کہ وہ آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکھتا ہو (اس خرچ کی) تو روزے رکھے کہ یہ اس کیلئے گویا خصی کرنا ہے۔“

[بخاري: ١٩٠٥، ٥٠٦٥؛ ابوداود: ٢٠٤٦؛ ترمذي: ١٠٨١ تعليقًا؛ نسائي: ٢٢٣٩، ٢٢٤٠، ٢٢٤١، ٣٢٠٧، ٣٢٠٨، ٣٢١١؛ ابن ماجه: ١٨٤٥]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو زوجہ کے نان ونفقہ کی طاقت رکھتا ہے اور جوان بھی ہے تو اس کیلئے ضروری ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ نکاح کرے اور یہ امر بطریق استحباب ہے اور اکثر علما کا یہی قول ہے۔ داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے علاوہ کسی نے بھی نکاح کو واجب نہیں کہا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں بھی کہی ہے کہ جب زنا کا ڈر ہو تو اس وقت نکاح کر لینا یا لونڈی خرید لینا ضروری ہے اور قرآن مجید کا بھی یہی منطوق ہے کہ آدمی کو اختیار ہے لونڈی خرید لے یا نکاح کر لے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔

(۳۳۹۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ بِمِنًى اِذَا لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَالَ هَلُمَّ! يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! قَالَ: فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُاللّٰهِ اَنْ لَّيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ: قَالَ لِيْ: تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ! قَالَ: فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: اَلَا نُزَوِّجُكَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! جَارِيَةً بِكْرًا، لَعَلَّهُ يَرْجِعُ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ. [راجع: ۳۳۹۸]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ان کو عثمان بن عفان ملے تو انھوں نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن! ادھر آؤ پھر ان کو خلوت میں لے گئے۔ جب عبداللہ نے دیکھا کہ عثمان کو کوئی کام نہیں تو انھوں نے مجھے بلا لیا کہ اے علقمہ! یہاں آ جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں چلا گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمان! کیا تمھارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کرا دیں شاید کہ وہ تمھیں تمھارا جوانی کا وقت یاد دلا دے۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں۔ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۳۴۰۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)). [بخاري: ٥٠٦٦؛ ترمذي: ١٠٨١؛ نسائي: ٢٢٣٨، ٢٢٤١، ٣٢٠٩، ٣٢١٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ "اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو خرچ کی طاقت رکھے وہ نکاح کر لے اس لیے کہ نکاح آنکھوں کو نیچا کر دیتا ہے اور فرج (شرم گاہ کو) کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کہ گویا یہ اس کے لیے خصی کرنا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(۳۴۰۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَعَمِّيْ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ، عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ. قَالَ: وَاَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ. فَذَكَرَ حَدِيْثًا رُئِيْتُ اَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ اَجْلِيْ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ. وَزَادَ قَالَ: فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ. [راجع: ۳۴۰۰]

عبدالرحمن بن یزید نے کہا کہ میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اور میں ان دنوں جوان تھا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی یعنی وہی جو اوپر گزری اور میں جان گیا کہ انھوں نے میرے ہی لیے وہ حدیث بیان کی، اور روایت میں یہ بھی زیادہ ہے ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے عبدالرحمن نے کہا کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

○ ○ ○ ○

(۳۴۰۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ، بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ. [راجع: ۳۴۰۰]

مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ پھر میں نے نکاح کرنے میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٣٤٠٣) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهٖ فِي السِّرِّ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَآ اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَابَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا؟ لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)). [نسائی: ٣٢١٧]

حضرت انس ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ ؓ نے نبی ﷺ کی بیویوں ؓ سے آپ ﷺ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا۔ یعنی جو عبادت آپ ﷺ گھر میں کرتے تھے۔ اور پھر ایک نے ان میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا: میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے کہا: میں کبھی بچھونے پر نہ سوؤں گا۔ سو حضور ﷺ نے اللہ کی تعریف اور ثنا کی یعنی خطبہ پڑھا اور فرمایا: ''کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں یعنی رات کو اور سو بھی جاتا ہوں، اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ سو جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یعنی جس نے سنت کو اہانت سے چھوڑا یا اس سے بہتر کسی اور کام کو سمجھ کے چھوڑا وہ امت محمدیہ ﷺ سے باہر ہوا اس لیے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کا منکر ٹھہرا۔ اور اگر اس طور سے نہیں چھوڑا تو اس پر کچھ ملامت نہیں جیسا کہ اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ غرض حضور ﷺ کا یہ قول جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزاروں بدعات محدثات کا رد کرتا ہے اور اہل بدعت کے قطع جید (گردن) کے لیے سیف قاطع اور متبعان سنت کے واسطے برہان ساطع ہے۔

(٣٤٠٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ؓ قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا. [بخاری: ٥٠٧٣، ٥٠٧٤؛ ترمذی: ١٠٨٣؛ نسائی: ٣٢١٢؛ ابن ماجه: ١٨٤٨]

حضرت سعد ؓ سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعون ؓ نے جب عورتوں سے جدا رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات رد کر دی اور اگر آپ ﷺ اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خصی ہونے کو جائز جانتے تھے۔ پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اجازت نہ دی تب اس کا حرام ہونا ثابت ہوا۔ اور انہوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا بھی یہی وطیرہ اور طریقہ ہے کہ جب حدیث رسول ان کو مل جاتی ہے تو اپنی رائے ہو یا کسی امام، مجتہد، پیر و مرشد، شہید کی رائے ہو اس کو سلام کرتے ہیں حدیث رسول اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس طریقہ پر نہیں وہ سلف صالحین ؒ کے مسلک پر نہیں۔ اور آدمی کا خصی کرنا امام نووی ؒ نے حرام لکھا ہے۔ خواہ بچپن میں ہو خواہ بڑے سن میں۔ اور بغوی ؒ نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہیں ان کا خصی کرنا بھی حرام ہے اور جو جانور کہ حلال ہے اس کو بچپن میں خصی کرنا روا ہے اور بعد میں حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

(٣٤٠٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ رَدَّ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اُذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا. [راجع: ٣٤٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

○ ○ ○ ○

(٣٤٠٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ: سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: اَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَظْعُوْنٍ [اَنْ] يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ لَاخْتَصَيْنَا. [راجع: ٣٤٠٤]

○ ○ ○ ○

بَابُ نَدْبِ مَنْ رَاٰى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِيْ نَفْسِهٖ إِلٰى اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَتَهٗ اَوْجَارِيَتَهٗ فَيُوَاقِعَهَا.

باب: جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی یا باندی سے صحبت کرے۔

(٣٤٠٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى امْرَأَةً فَاَتَى امْرَاَتَهٗ زَيْنَبَ، وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ)).

[ابوداود: ٢١٥١؛ ترمذی: ١١٥٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک عورت پر نظر پڑی تو آپ ﷺ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دباغت دینے کے لیے مل رہی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی حاجت ان سے پوری کی اور پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف نکلے اور فرمایا: ”عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے، پھر جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے یعنی صحبت کرے، اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٤٠٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى امْرَاَةً فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: فَاَتَى امْرَاَتَهٗ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً وَلَمْ يَذْكُرْ: تُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ.

جابر رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں کہ عورت جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث کی رو سے مستحب ہے کہ جب آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اسے شہوت ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور صحبت کرے۔ اور جان لے کہ جو اس کے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے۔ اور عورت کا شیطان کی صورت میں آنا یہ ہے کہ شہوت رانی اور زنا کی رغبت دلاتی اور لذت جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ اثر شیطان کا ہے۔ اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بغرض تعلیم یہ امر بیان کر دیا اور اس سے معلوم ہوا کہ مرد اگر اپنی بیوی سے دن میں جماع کرے تو کوئی حرج نہیں اور بیوی کے لیے ضروری ہے اگر کسی شغل میں ہو تو اسے ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو۔ اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہیں تو خوف ہے کہ اس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اکثر ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب برادران مسلمین اور بیبیوں کو اس حسنات کے حاصل کرنے کی توفیق دے اور نشوز و اعراض سے بچائے۔ (آمین)

(٣٤٠٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور اس کے دل میں اس کا خیال آئے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اس سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ اَنَّهٗ اُبِيْحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ اُبِيْحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيْمُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

باب: متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا اور پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان۔

(٣٤١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا: اَلَا نَسْتَخْصِيْ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾. [٥/ المآئدة:٨٧] [بخاري: ٤٦١٥، ٥٠٧١، ٥٠٧٥]

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جائیں۔ سو آپ ﷺ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ایک کپڑے کے بدلے ایک معین مدت تک عورت سے نکاح کریں۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! مت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا''۔

○ ○ ○ ○

(٣٤١١) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَقُلْ: قَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ. [راجع: ٣٤١٠]

اسمٰعیل بن ابوخالد نے اسی کے مثل روایت کی اور پھر کہا کہ ہم پر یہ آیت پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نکاح متعہ یہ ہے کہ ایک معین مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا۔ اور اس مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے اور عورت بغیر طلاق کے اس کے نکاح سے باہر سمجھی جائے۔ علامہ مازری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ابتدائے اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر باحادیث صحیحہ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہوا۔ اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا۔

مترجم: - پھر جن کے نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اس کی حرمت پر اجماع کو سند لاتے ہیں اور جن کے نزدیک اجماع حجت نہیں ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے۔ انتھی۔ سوائے ایک مبتدع گروہ کے کسی نے اس کی حرمت پر مخالفت نہیں کی اور اس گروہ مبتدع نے انہی احادیث منسوخہ اور اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ﴾۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ہے۔ ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ قرأت شاذ ہے۔ اس کا رتبہ نہ حدیث کے برابر ہے نہ لازم العمل ہے۔ اور امام زفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جس نے نکاح متعہ کیا اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے ہو گیا یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا۔ گویا مدت کا ذکر قابل اعتبار نہیں رہا جیسے اور شروط فاسدہ لائق اعتبار نہیں۔ مازری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے خیبر میں متعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا۔ اس میں بعضوں کو شبہ ہوا۔ حالانکہ اس میں تعارض نہیں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ اس کی نہی (ممانعت) مشہور ہو جائے اور سب کو پہنچ جائے۔ اور جس نے نہ سنا ہو وہ بھی سن لے۔ پھر ہر راوی نے جس وقت میں سنا اس وقت میں نہی کو بیان کر دیا۔ غرض اس میں تعارض جاننے والے کی خطا ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے ایک جماعت نے حدیث جواز متعہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلم رحمہ اللہ نے اس میں سے ذکر کیا ہے۔ ابن مسعود اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہم کی روایتوں کو اور ان سب روایتوں میں اس کا جواز سفر میں مذکور ہے نہ کہ حضر میں، اور بوقت ضرورت نہ کہ بلا ضرورت اور ظاہر ہے کہ حضر میں (بحکم) حرام ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور اسفار جہاد میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں تصریح ہے کہ اس کا جواز ابتدائے اسلام میں تھا جیسے مضطر کے لیے مردار کا جواز ہے اور اس کے مانند۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کی اباحت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روز اوطاس میں روایت کی ہے۔ اور سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے فتح مکہ کے دن۔ اور وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ پھر اسی دن حرمت بھی ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی تحریم خیبر کے دن آئی ہے اور وہ فتح مکہ سے پہلے ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسلم کے علاوہ اور کتابوں میں مروی ہے کہ اس سے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں منع فرمایا: اس روایت کا کوئی متابع نہیں بلکہ یہ راوی کی غلطی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام مالک رحمہ اللہ مؤطا میں اور سفیان بن عیینہ اور عمری اور یونس رحمہ اللہ وغیرہم نے زہری سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں خیبر کا دن مذکور ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح امام زہری رحمہ اللہ سے بواسطہ ایک جماعت روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ربیع بن سبرہ سے ان کے والد کے توسط سے روایت کیا ہے کہ متعہ کی نہی حجۃ الوداع میں ہوئی ہے کہ اس باب میں جو روایتیں مروی ہیں ان سب میں یہی صحیح تر ہے۔ اور سبرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی اباحت بھی حجۃ الوداع میں مروی ہوئی ہے پھر اسی دن اس کی قیامت تک کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حرمت بیان فرمائی۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ متعہ سوائے عمرہ قضاء کے کبھی حلال نہیں ہوا۔ اور سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایتوں میں تعین وقت نہیں بیان کیا۔ مگر محمد بن سعید دارمی، اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ کی روایت میں فتح مکہ کا دن مذکور ہے۔ اور محدثین نے کہا ہے کہ روایت اباحت کا حجۃ الوداع کے دن ذکر کرنا خطا ہے اس لیے کہ ان دنوں میں نہ ضرورت تھی نہ غربت یعنی عورتوں سے جدائی اور اکثر لوگوں نے عورتوں کے ساتھ حج کیا تھا۔ صحیح یہ ہے کہ حجۃ الوداع میں متعہ کی نہی نہیں ہوئی جیسا کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے اس دن آپ ﷺ نے اس نہی کی تجدید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہیں اس نہی سے خوب واقف ہو جائیں اور حاضرین غائبین کو خبر دے دیں اور اس لیے کہ دین اس دن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی پس اس نہی کو بھی تازہ طور سے بیان فرمادیا کہ سب میں پہنچ جائے۔ جیسے اور حلال و حرام اس دن ارشاد فرمادیے اور اس دن متعہ کی حرمت قطعی، ابدی قیامت تک کے لیے بیان فرمادی، اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس کا بھی احتمال ہے کہ اس کی تحریم خیبر، عمرہ قضا، روز فتح مکہ اور روز اوطاس ان مقاموں میں نہی بطور تجدید کے ہو اس لیے کہ خیبر کے دن اس کی تحریم کی حدیث بہت صحیح ہے۔ اور اس میں کچھ طعن نہیں اور اس کے راوی بہت ثقہ اور پکے ہیں مگر سفیان رحمہ اللہ کی روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے متعہ اور گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا تو اس کے متعلق بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور اس کا وقت بیان نہیں کیا اور گدھوں کی حرمت کا وقت خیبر کے روز کو کہا۔ سو گدھوں کی حرمت خاص خیبر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا وقت راوی نے نہیں بیان کیا۔ اور اس صورت میں روایتوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ قول اشبہ بالصحت ہے اس لیے کہ متعہ کی تحریم مکہ میں ہوئی اور گدھوں کی حرمت خاص خیبر ہی میں ہوئی۔ قاضی رحمہ اللہ نے کہا کہ اولیٰ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع میں تحریم کی صرف تکرار ہوئی مگر یہاں ایک بات باقی رہی وہ یہ کہ اس کی اباحت جو عمرہ قضا، روز فتح مکہ اور اوطاس کے دن میں ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کی اباحت بنظر ضرورت تحریم کے بعد ہوئی ہو اور پھر ابدی تحریم قیامت تک ہوگئی اور شاید یہ ہو کہ آپ ﷺ نے اس کو خیبر کے دن حرام کیا اور عمرہ قضا میں فتح مکہ کے دن پھر ضرورت کے لیے مباح کیا اور پھر فتح مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھ حرام فرمایا اور اس میں حجۃ الوداع کی اباحت ساقط ہو جاتی ہے اس لیے کہ وہ سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور معتبر پکے راویوں نے ان سے اس کی اباحت فتح مکہ کی روایت کی ہے۔ اور حجۃ الوداع میں جو ان سے مروی ہے وہ صرف تحریم ہے غرض ان کی روایت سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جمہور رواۃ متفق ہیں اور سبرہ رضی اللہ عنہ کے سوا دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایتیں بھی اس کے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ فتح مکہ کے دن متعہ کی نہی وارد ہوئی ہے۔ اور اس کی تحریم حجۃ الوداع میں جو ہوئی وہ صرف تاکید اور اشاعت کی غرض سے تھی جیسا کہ اوپر گزرا۔ اور حسن بصری رحمہ اللہ کا جو قول اوپر گزرا ہے کہ متعہ سوائے عمرۃ القضا کے اور کبھی حلال نہیں ہوا۔ سو یہ محض غلط ہے اور احادیث صحیحہ سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ جن حدیثوں میں مذکور ہے کہ اس کی تحریم خیبر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی راد ہیں اس لیے کہ غزوۂ خیبر عمرۂ قضا کے قبل ہے اور جو اس کی اباحت فتح مکہ اور روز اوطاس میں مروی ہوئی باوجود یہ کہ اس کی بھی روایتیں سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے وارد ہوئی ہیں اور وہی دوسری روایتوں کے بھی راوی ہیں پس وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف ان کی روایتیں ہیں وہ متروک ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ متعہ ایسی چیز ہے کہ اس میں تحریم و اباحت و نسخ دوبار ہے۔ یہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی تقریر ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ اس میں تحریم و اباحت دوبار ہوئی ہے۔ اور وہ خیبر کے قبل حلال تھا پھر خیبر کے دن حرام ہوا، اس کے بعد فتح مکہ کے دن حلال ہوا اور [illegible] متصل [illegible] حرمت ابدی ہوگئی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) قیامت تک کے لیے اور پھر حرمت ہی رہی۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اباحت قبل خیبر کے ساتھ خاص ہو اور حرمت ابدی خیبر کے دن ہو اور فتح کے دن صرف تاکید تحریم ہو بغیر اس کے کہ فتح مکہ کے دن اباحت ہوئی جیسا مازری رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے۔ اس لیے کہ وہ روایتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صریح دلالت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا۔ اور ان کا ساقط کرنا کسی طرح نہیں ہو سکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہیں۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ علما کا اتفاق ہے کہ متعہ ایک مقررہ مدت تک نکاح تھا کہ نہ اس میں میراث ہوتی تھی، نہ طلاق کی ضرورت تھی، بلکہ بمجرد اتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور نکاح باقی نہ رہتا تھا۔ اور اس کی حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اس کے بعد جمیع علما کا سوا فرقہ مبتدعہ روافض کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی پہلے اس کی اباحت کے قائل تھے پھر رجوع کیا۔ اور اب اس پر بھی علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل، خواہ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اس کے بطلان پر حکم دیا جائے گا۔ سوا امام زفر رحمہ اللہ کے کہ ان کا قول اوپر مذکور ہو چکا۔ اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اس نکاح سے جماع کرنے والے پر حد لازم آتی ہے یا نہیں اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر حد نہیں اس لیے کہ عقد کا شبہ ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور اس کی نیت میں نہیں ہے کہ میں اتنی مدت اس عورت کو رکھوں گا تو اس کا نکاح صحیح اور حلال ہے اور یہ نکاح متعہ نہیں ہے۔ نکاح متعہ وہی ہے کہ جس میں ایک مدت کی شرط ہو جائے اور عقد کے وقت اس مدت کا ذکر آ جائے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں بعینہ یہی تقریر کی ہے اور اس زمانہ میں بعض جہلا جو بڑے علما ہیں سفہائے ناس کو بالقائے وسواس مثل خناس کے حلت متعہ سنا کر ستیاناس کرتے ہیں اور ان کے حق میں نسناس بنتے ہیں اور مشرب روئی تحقیق سے مغاک روئی جہالت میں سنتے ہیں۔ اللہ ان کے فریب وزور سے مؤمنانِ پرنور کو بچائے۔ آمین یارب العالمین۔

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن شیبہ نے روایت کی، ان سے وکیع نے، ان سے اسماعیل نے اسی سند سے اور اس میں کہا کہ ہم لوگ جوان تھے، سو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم خصی ہو جائیں اور یہ نہیں کہا کہ ہم جہاد کرتے تھے۔

(٣٤١٢) عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادَ قَالَ: كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا نَسْتَخْصِي؟ وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُوْ. [انظر: ٣٤١٠]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں "نغزو" کے الفاظ نہیں ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٤١٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا: خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوْا يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ.

[بخاري: ٥١١٧، ٥١١٨]

جابر اور سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی نکلا اور اس نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤١٤) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ. [راجع: ٣٣١٣]

سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو متعہ کی اجازت دی۔

○ ○ ○ ○

(٣٤١٥) عَنْ عَطَاءٍ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِيْ مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ: نَعَمْ إِسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ

عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عمرے کے لیے آئے اور ہم سب ان کی منزل میں ملنے کے لیے گئے اور لوگوں نے ان سے بہت باتیں پوچھیں پھر متعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما . متعہ کیا ہے۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کو نسخ نہیں پہنچا وہ لوگ کرتے رہے اور جن کو نسخ پہنچ گیا وہ حرمت کے قائل ہوئے اور بچتے رہے غرض ان لوگوں کا متعہ کرنا جو نسخ سے اطلاع نہیں رکھتے حجت نہیں ہو سکتا اگر چہ انہوں نے اس کو آخر ایام عمر تک کیا ہو بلکہ فعل وقول ان کا حجت ہے جن کو رسول اللہ ﷺ کے آخری سفر یعنی حجۃ الوداع میں نسخ پہنچ چکا ہے۔ اور اس کے چار مہینے کے بعد آنحضرت ﷺ نے انتقال فرمایا اور اسی اخیر حکم پر جس کے بعد پھر کبھی اباحت نہیں ہوئی اور اس کے بعد آپ ﷺ نے رحلت فرمائی رجوع کرنا ضروری اور عمل کرنا لازم ہے اور بعض لوگوں کو جو یہ خیال عارض ہو گیا ہے کہ متعہ کی حلت تو قطعی ہے اور اس کی حرمت ابدی ظنی ہے اور ظنی قطعی کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مقبلی نے کہا ہے کہ جمہور اس کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے۔ تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے مانا کہ اس کی تحلیل قطعی ہے اس لیے کہ قرآن سے مستفاد ہے اور منصوص کتاب اللہ ہے اور وہ آیت جس سے استفادہ حلت کیا جاتا ہے گو قطعی المتن ہے مگر دو وجھوں سے قطعی الدلالت نہیں اول یہ کہ اس آیت میں استمتاع سے بنکاح صحیح مراد لے سکتے ہیں دوسرا یہ کہ وہ آیت عام ہے اور عام ظنی الدلالت ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: متعہ جب ہی تک تھا کہ آیت نہیں اتری تھی۔ ﴿اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾ غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر فرج ان دو کے سوا حرام ہے۔ یعنی بی بی ہو بنکاح صحیح یا لونڈی ہو اس کے سوا سب حرام ہیں اور یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ متعہ کی تحریم قرآن سے ہوئی جیسے اس کی تحلیل تم نے قرآن سے کی تھی پس نسخ قطعی کا قطعی سے ہو چکا۔

(٣٤١٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيْقِ الْاَيَّامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ عُمَرُ فِيْ شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ .

جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہم متعہ کرتے تھے یعنی عورتوں سے کئی دن کے لیے ایک مٹھی کھجور اور آٹا دے کر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے عمرو بن حریث کے قصہ میں منع کیا۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا۔ یعنی اس نسخ کو جو جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا جن کو نہ پہنچا تھا ان کو پہنچا دیا اور وہی رسول اللہ ﷺ کا اخیری حکم تھا اور اس کے بعد چار ماہ کے پیچھے آپ ﷺ نے انتقال فرمایا۔

(٣٤١٧) عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا . [راجع: ٣٠٢٥]

ابونضرہ نے کہا کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے دونوں متعوں (یعنی حج تمتع اور عورتوں کے متعہ) میں اختلاف کیا ہے۔ سو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دونوں متعے کیے ہیں پھر ان دونوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔

(٣٤١٨) عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ اَوْطَاسَ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا .

ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے عام اوطاس میں تین بار متعہ کی رخصت دی اور پھر منع فرما دیا۔

فائدہ: اس میں تصریح ہوگئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے۔ اور اوطاس طائف میں ایک وادی یعنی میدان کا نام ہے اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے۔

(٣٤١٩) عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ: اَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ

سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص دونوں نکلے اور قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت کو دیکھا کہ گویا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِلَى امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ: مَا تُعْطِي؟ فَقُلْتُ: رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي: رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ: أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا)). [ابوداود: ٢٠٧٢، ٢٠٧٣؛ نسائی: ٣٣٦٨؛ ابن ماجہ: ١٩٦٢]

ایک جوان اونٹنی تھی دراز گردن صراحی نما۔ سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا۔ وہ بولی: مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا: میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا: میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس کی نسبت اچھا جوان تھا۔ جب وہ میرے رفیق کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند آتی اور جب مجھے دیکھتی تو میں اس کو پسند آتا، پھر اس نے کہا کہ تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے۔ اور میں اس کے پاس تین روز رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جس کے پاس ایسی عورت ہو کہ اس سے متعہ کیا ہو تو اسے چھوڑ دے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٤٢٠) عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ: فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ. فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِي، وَلِي عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا: هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا؟ قَالَتْ: وَمَاذَا تَبْذُلَانِ؟ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدَهُ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِي يَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ: إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ: بُرْدُ هٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٣٤١٩]

ربیع بن سبرہ نے کہا کہ ان کے باپ نے فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھہرے۔ اور ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی۔ اور میں اور ایک شخص میری قوم کا دونوں نکلے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا۔ اور وہ بدصورتی کے قریب تھا۔ اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی۔ اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی۔ یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک پٹھیا ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ سو ہم نے اس سے کہا: کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اس نے کہا: تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اس کو دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین تک گھورتا تھا۔ اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تھی کہ اس کی چادر میں کچھ مضائقہ نہیں۔ تین بار یا دو بار یہی گفتگو ہوئی۔ غرض میں نے اس سے متعہ کیا۔ اور میں اس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو حرام کیا۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٢١) عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ

سبرہ سے وہی مضمون مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ: وَهَلْ يَصْلُحُ ذَالِكَ؟ وَفِيهِ قَالَ: إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَحٌّ. [راجع: ٣٤١٩]

کے سال میں نکلے اور مثل حدیث بشر کے روایت کی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا۔ بھلا یہ بھی کہیں ہو سکتا ہے؟ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس رفیق نے کہا کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ متعہ میں گواہ شاہد بھی نہ ہوتے تھے اور نہ ولی کی ضرورت تھی۔

(٣٤٢٢) عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَأَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْإِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا)). [راجع: ٣٤١٩]

ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کیلئے حرام کر دیا ہے سو جس کے پاس کوئی ان میں کی ہو تو چاہیے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔''

○ ○ ○ ○

(٣٤٢٣) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. [راجع: ٣٤١٩]

عبدالعزیز بن عمر سے روایت ہے، اسی اسناد سے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے تھے مثل حدیث ابن نمیر کے یعنی جو اس سے پہلے گزری ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ناسخ و منسوخ دونوں کا ذکر ہے اور حرمت ابدی متعہ کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی حدیث کی رو سے ان راویوں کے قول کی تاویل ضروری ہوئی جنہوں نے کہا کہ ہم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وقت تک متعہ کیا اور وہ تاویل یہی ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو مہر متعہ میں دیا تھا وہ عورت کی ملک ہو گیا کہ اب اس کا پھیر لینا روا نہیں اگرچہ مدت متعہ کی تمام ہونے سے پیشتر ہی اسے چھوڑا ہو۔

(٣٤٢٤) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا. [راجع: ٣٤١٩]

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے باپ سے، انہوں نے ان کے دادا سبرہ سے روایت کی کہ سبرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ کا فتح مکہ کے سال میں جب ہم مکہ میں داخل ہوئے پھر نہ نکلے ہم وہاں سے یہاں تک کہ منع کر دیا ہم کو متعہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٢٥) عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ، عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ

ربیع بن سبرہ اپنے باپ سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے سال فتح مکہ میں اپنے صحابہ کو حکم دیا عورتوں سے متعہ کرنے کا۔ انہوں نے کہا کہ پھر میں اور میرا ایک دوست قبیلہ بنی سلیم سے دونوں نکلے یہاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ. [راجع: ٣٤١٩]

تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی اور پیغام دیا ہم نے اس کو متعہ کا اور پیش کیا اس پر اپنی چادروں کو اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے خوبصورت دیکھتی تھی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک گھڑی مشورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور متعہ کی عورتیں ہمارے لوگوں کے پاس تین دن تک رہیں پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ان کے چھوڑ دینے کا۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٢٦) عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ. [راجع: ٣٤١٩]

ربیع بن سبرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نکاح متعہ سے۔

(٣٤٢٧) عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ. [راجع: ٣٤١٩]

ربیع بن سبرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٢٨) عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ. [راجع: ٣٤١٩]

ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دنوں میں متعہ سے منع فرمایا عورتوں کے متعہ سے اور ان کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تھا (یعنی قبل منع کے) دو سرخ چادروں پر۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٢٩) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ﷺ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ: إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ. يُرِيدُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللَّهِ! لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ ابْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللَّهِ: أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ

ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے مکہ میں، یعنی خطبہ پڑھنے کو اور کہا کہ بعض لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ نے اندھے کر دیئے ہیں جیسے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (یہ اشارہ کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف کہ وہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور ان کو متعہ کا نسخ نہیں پہنچا تھا اس لیے جواز کا فتویٰ دیتے تھے پھر انہوں نے رجوع کیا جب نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتویٰ دیتے ہیں متعہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنی انہی ابن عباس رضی اللہ عنہ پر) اتنے میں پکارا ان کو ایک شخص نے (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) اور کہا کہ تم کم فہم، بے ادب، نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ متعہ کیا جاتا تھا زمانہ میں امام المتقین کے یعنی جناب رسول اللہ ﷺ کے۔ سو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکھو کہ اللہ کی قسم! اگر تم نے متعہ کیا (یعنی متعہ سے صحبت کی) تو بیشک میں تم کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ! مَهْلًا قَالَ: مَا هِيَ؟ وَاللّٰهِ! لَقَدْ فَعَلْتُ فِيْ عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ: إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيْرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللّٰهُ الدِّيْنَ وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِيْ رَبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِمْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَسَمِعْتُ رَبِيْعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَأَنَا جَالِسٌ.

[راجع: ٣٤١٩]

تمہارے ہی پتھروں سے ماروں گا (یعنی جیسے زانی کو مارتے ہیں) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے متعہ کا فتویٰ پوچھا تو انہوں نے حکم دیا متعہ کا سو ابن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ذرا ٹھہرو. انہوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم! میں نے کیا ہے امام المتقین ﷺ کے زمانے میں۔ تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام میں جائز تھا اس کیلئے جو نہایت درجہ کا بے قرار ہو جیسے مضطر کو مردہ اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پھر اللہ پاک نے اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھ کو ربیع بن سبرہ جہنی نے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے متعہ کیا تھا نبی ﷺ کے زمانے مبارک میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں پر پھر منع کیا ہم کو اس سے رسول اللہ ﷺ نے یعنی متعہ سے۔ کہا ابن شہاب نے اور سنا میں نے ربیع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتے تھے اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٤٣٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ: ((أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ)). [راجع: ٣٤١٩]

عمر بن عبدالعزیز نے کہا: روایت کی مجھ سے ربیع بن سبرہ جہنی نے، انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا متعہ سے اور فرمایا کہ ”آگاہ ہو جاؤ وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنی متعہ کے مہر میں وہ نہ پھیرے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٤٣١) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [بخاری: ٤٢١٦، ٥١١٥، ٥٥٢٣، ٦٩٦١؛ ترمذی: ١١٢١، ١٧٩٤؛ نسائی: ٣٣٦٥، ٣٣٦٦، ٣٣٦٧، ٤٣٤٥، ٤٣٤٦؛ ابن ماجه: ١٩٦١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا متعہ سے عورتوں کے اور پلے ہوئے شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٣٢) عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لِفُلَانٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ

مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا متعہ سے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ. [راجع: ٣٤٣١]

○ ○ ○ ○

(٣٤٣٣) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٣٤٣١]

(٣٤٣٤) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ: مَهْلًا يَاابْنَ عَبَّاسٍ! فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[راجع: ٣٤٣١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ جائز رکھتے تھے متعہ نساء کو تو انہوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ اے ابن عباس! اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٣٥) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [راجع: ٣٤٣١]

علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے متعہ نساء سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان روایتوں سے حرمت پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی بھی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علما کا مگر ایک گروہ سلف کا اس کی حلت کا قائل ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور بعض سلف سے اس کی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بھی مروی ہے اور امام مالک رحمہ اللہ سے کراہت اور تحریم مروی ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ.

باب: بھتیجی اور اس کی پھوپھی یا خالہ اور اس کی بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے۔

(٣٤٣٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)).

[بخاری: ٥١٠٩؛ نسائی: ٣٢٨٨]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمع نہ کرے کوئی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جس کے نکاح میں ایک عورت ہے وہ اس کی خالہ کو نکاح میں نہ لائے اور اسی طرح اس کی پھوپھی کو بھی۔ یہی مذہب ہے جمیع علما کا کہ حرام ہے جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا اور بھانجی اور خالہ کا نکاح میں برابر ہے کہ پھوپھی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے ماں کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دادا کی بہن یا پردادا، سکڑ دادا، لکڑ دادا کی بہن کہ یہ سب پھوپھیاں حرام ہیں جب وہ عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ نانی کی بھانجی ہو اور ان کی حرمت پر اجماع ہے علما کا۔ مگر ایک طائفہ مبتدعہ نے خوارج اور شیعہ سے اس کا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ کی آیت سے اور جمہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثوں سے اور تخصیص کی جمہور نے عموم قرآن کی ان خبر آحاد سے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ مبین ہیں وحی کے اور اسی طرح حرام ہے ملک یمین سے جمع کرنا ان سب کا وطی میں جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح میں اور یہی حکم ہے جمیع عورتوں کا کہ جن کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے ان کا وطی میں ملک یمین سے بھی منع ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٤٣٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ: الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. [نسائي: ٣٢٩٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

(٣٤٣٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاتُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ)). [بخاري: ٥١١٠؛ ابوداود: ٢٠٦٦؛ نسائي: ٣٢٨٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ ''پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٣٤٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنُرٰى خَالَةَ اَبِيْهَا وَعَمَّةَ اَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. [راجع: ٣٤٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص کے لیے بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کو جمع کرنے کو منع قرار دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہم کسی بھی عورت کے باپ کی خالہ اور پھوپھی کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت کو اپنی خالہ اور پھوپھی پر نکاح کرنے سے منع کیا۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِيءَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا)). [ابن ماجه: ١٩٢٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر (یعنی جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اس کو ناراضی کا پیغام نہ دیں اس وقت تک دوسرا آدمی وہاں پیغام نہ دے) اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھوپھی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ مانگے کوئی عورت طلاق اپنی سوت کا تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے (یعنی اس کے حصے کا نان و نفقہ مجھے مل جائے) اور چاہیے کہ نکاح میں آئے اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس کا ہے۔'' (یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے اس کو طلاق دے دے تو میں نکاح کروں گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٤٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اس کی پھوپھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خَالَتِهَا اَوْ [اَنْ] تَسْأَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیءَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ [عَزَّوَجَلَّ] رَازِقُهَا.

کرے کوئی عورت طلاق اپنی بہن کی کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا [نسائی: ٣٢٩٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت اور اس کی پھوپھی اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٤٤٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٤٤٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِیْمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ.

باب: محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ۔

(٣٤٤٦) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْكَحُ وَلَا یَخْطُبُ)). [ابوداود: ١٨٤١، ١٨٤٢؛ ترمذی: ٨٤٠؛ نسائی: ٢٨٤٢، ٢٨٤٣، ٢٨٤٤، ٣٢٧٥، ٣٢٧٦؛ ابن ماجه: ١٩٦٦]

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے۔'' (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٤٧) عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: بَعَثَنِیْ عُمَرُ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ یَخْطُبُ بِنْتَ شَیْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلٰی ابْنِهٖ فَاَرْسَلَنِیْ اِلٰی اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَی الْمَوْسِمِ فَقَالَ: اَلَا اُرَاهُ اَعْرَابِیًّا ((اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا یَنْكِحُ وَلَا یُنْكَحُ)) اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عُثْمَانُ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٤٦]

نبیہ بن وہب نے کہا کہ مجھ کو بھیجا عمر بن عبید اللہ بن معمر نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا سو مجھے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے سو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں گنوار جانتا ہوں اس لیے کہ محرم نہ نکاح اپنا کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کروا سکتا ہے خبر دی ہے اس کی ہم کو عثمان رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٤٨) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا یَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْكِحُ وَلَا یَخْطُبُ)) [راجع: ٣٤٤٦]

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ نہ محرم خود نکاح کرے نہ کسی کا کروائے اور نہ منگنی کا پیغام دے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٤٤٩) عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا یَنْكِحُ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَخْطُبُ)). [راجع: ٣٤٤٦]

○ ○ ○ ○

(٣٤٥٠) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اَرَادَ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَاَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْحَاجِّ فَاَرْسَلَ اِلَى اَبَانٍ اِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَاُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ اَبَانُ: اَلَا اَرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا اِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ)).

[راجع: ٣٤٤٦]

وہی مضمون ہے جو نبیہ سے اوپر مروی ہوا۔ مگر اس میں یہ ہے کہ ابان نے کہا میں تم کو عراقی، عقل سے خالی دیکھتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تھے یا محرم اور علما نے اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہیں۔ سو مالک اور شافعی اور احمد جمہور علما رحمہم اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہیں ہے اور اس باب کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ نکاح اس کا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے اور جواب دیا ہے۔ جمہور نے حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا کا کہ نبی ﷺ نے ان سے نکاح اس حال میں کیا ہے کہ جب آپ ﷺ حلال تھے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اسی کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہ ﷺ کے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا آپ ﷺ کا میمونہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے روایت نہیں کیا سوائے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور میمونہ رضی اللہ عنہا اور ابورافع رضی اللہ عنہ وغیرہما خود روایت کرتے ہیں کہ نکاح کیا ان سے اور آپ ﷺ حلال تھے اور وہ اس قصے سے خوب واقف تھے اس لیے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا تو خود بی بی ہیں اور ان ہی کا نکاح ہے اور ابورافع، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اضبط ہیں اور دوسرا جواب یہ دیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی ایک تاویل ہو سکتی ہے یعنی نکاح کیا ان سے جب حرم میں تھے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم میں ہوتا ہے اس کو بھی محرم کہتے ہیں۔ اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ لغت شائع اور معروف ہے اور اسی لیے عرب کا شاعر کہتا ہے (قتلوا ابن عفان الخليفة محرما) یعنی قتل کیا ابن عفان رضی اللہ عنہ کو اور وہ محرم تھے یعنی حرم مدینہ میں تھے غرض مذہب حنفیہ کا کئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحتاً نبی ﷺ نے فرمایا: کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا۔ دوسرے یہ کہ مخالف جماہیر علمائے سلف وخلف ہے۔ تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے ان کی روایت کے خلاف ہے۔ چوتھی یہ کہ نہی نکاح محرم کی قولی ہے اور جواز اس کے فعل سے مستنبط ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیر دونوں کو شامل ہے بخلاف فعل کے کہ اس میں گمان اس کا بھی ہے کہ شاید آپ ﷺ کے خصائص سے ہو۔ غرض ان وجوہ سے مسئلہ حنفیوں کا سراسر باطل ہے اور ان سب روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں نہ آپ نکاح کرے، نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کروائے خواہ ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ ہو جیسے بادشاہ کی ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں نکاح کر دیا اپنی ولایت سے یا خود اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے یہاں تک کہ اگر دولہا اور دلہن حلال بھی ہوں اور وکیل ان میں محرم ہے تب بھی باطل ہے تو وی رحمہ اللہ بالاختصار۔

(٣٤٥١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ [مَيْمُوْنَةَ] وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ اَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا اور آپ ﷺ محرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پھر میں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انہوں نے کہا: خبر دی مجھ کو یزید بن اصم رضی اللہ عنہ نے کہ آپ ﷺ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[بخاري: ٥١١٤؛ ترمذي: ٨٤٤؛ نسائي: ٢٨٣٧، ٢٨٣٨، ٣٢٧٢؛ ابن ماجه: ١٩٦٥]

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مقابل میں یزید رضی اللہ عنہ کی اور اصحاب کی روایات آ گئیں اور دونوں میں تعارض سمجھا گیا اور اس سے وہ ساقط ہو گئیں اور احادیث قولی رسول اللہ ﷺ کی واجب العمل رہیں اور مذہب حنفیہ باد رہوا ہوا۔ سمجھو!

(٣٤٥٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ [راجع: ٣٤٥١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

(٣٤٥٣) عَنْ يَزِيْدَ بْنَ الْأَصَمِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. قَالَ: وَكَانَتْ خَالَتِيْ وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [ابوداود: ١٨٤٣؛ ترمذي: ٨٤٥؛ ابن ماجه: ١٩٦٤]

یزید بن اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ ان سے نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے اور وہ حلال تھے اور میمونہ رضی اللہ عنہا میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ تھیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیوں برادران حنفیہ ذرا غور سے فرمایئے کہ دولہا دلہن کی بات قبول نہ کی جائے اور غیروں کی بات پر عمل ہو۔ یہ کیسی بات ہے اور نصوص قطعیہ رسول اللہ ﷺ جو ناکح ہیں ان کی مخالفت کی جائے اور میمونہ رضی اللہ عنہا جو خود منکوحہ ہیں ان کی تکذیب کی جائے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول مقبول ہو۔ یہ سراسر خلاف انصاف اور صریح جور و ظلم ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخِطْبَةِ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ.

باب: ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ مل جائے تب تک پیغام دینا روا نہیں۔

(٣٤٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ)). [بخاري: ٢١٣٩، ٢١٦٥، ٣٧٩٠، ٣٧٩٩؛ ابوداود: ٣٤٣٦؛ ترمذي: ١٢٩٢؛ نسائي: ٣٢٣٨، ٤٥١٥؛ ابن ماجه: ٢١٧١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ بیچے کوئی دوسرے کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ایک بھائی نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اس کی چیز واپس کروا کے اپنی بیچے، اس طرح جب ایک نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اس کے پیغام کو رد نہ کرے تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہیں اور علما کا اسی لیے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جس وقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور اگر اس پر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور فسخ نہ ہوگا اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہے اور امام مالک رحمہ اللہ سے دو روایتیں ہیں اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہیں۔

(٣٤٥٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ بیچے کوئی کسی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام پر مگر جب اجازت دے وہ پیغام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ)). ‏ دینے والا کسی کو۔

[ابن ماجه: ١٨٦٨؛ وانظر في مسلم: ٣٨١٢]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس پر اتفاق ہے کہ جب اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دے دے یا وہ ناراض ہو کر اس عورت کے پیغام سے باز آئے تو پھر پیغام دینا دوسرے کو روا ہے۔

(٣٤٥٦) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. ‏ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

(٣٤٥٧) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. ‏ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٣٤٥٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ اَوْ يَتَنَاجَشُوْا اَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اَوْ يَبِيْعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَءَ مَا فِيْ اِنَائِهَا اَوْ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا. زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ: وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ. [بخاري: ٢١٤٠؛ ابوداود: ٢٠٨٠، ٣٤٣٨؛ ترمذي: ١١٣٤، ١١٩٠، ١٢٢٢، ١٣٠٤؛ ابن ماجه: ١٨٦٧، ٢١٧٢، ٢١٧٤، ٢١٧٥؛ وانظر في مسلم: ٣٨٢٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ شہر والا مال بیچ دے گاؤں والے کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں لاڑھیا پن کرو اور اس سے کہ پیغام نکاح دے کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کی کوئی عورت تا کہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے۔ زیادہ کیا عمرو نے اپنی روایت میں کہ اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: گاؤں والے جب آتے ہیں تو شہر میں سستی چیز بیچ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا فائدہ ہے اور شہر والے جب ان کو چیز بیچیں گے تو وہ چونکہ شہر کے نرخ سے ناواقف ہیں تو اپنا نفع رکھ کر کچھ گراں بیچیں گے اس میں ایک کا نفع اور بہتوں کا نقصان ہوگا۔ اس لیے اس سے منع فرمایا اور لاڑھیا پن یہ ہے کہ جھوٹ موٹ ایک شے کے خریدار بن کر لگے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا ان کو خریدار جان کر قیمت زیادہ دے گیا اور دھوکا کھا گیا۔ اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بھاؤ کر رہا ہے اور تم بھی بھاؤ کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہوگی۔ باقی شرح اوپر گزر چکی۔

(٣٤٥٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ الْاُخْرٰى لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کہ آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ اور کسی کی بیع پر بیع نہ کرو اور شہری گاؤں والے کا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجو اور نہ ہی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تا کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ اپنے لیے انڈیل لے۔“

(٣٤٦٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ ((وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ)). [بخاري: ٢٧٢٣؛ نسائي: ٤٥١٤، ٤٥١٩]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ ”کوئی بھائی اپنے بھائی کی بیع پر بولی نہ بڑھائے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٤٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ‏ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کہ کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ الْمُسْلِمِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَتِهِ)). [انظر فی مسلم: ۳۸۱۳]

مسلمان اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔''

(٣٤٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٣٤٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا: ((عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخِطْبَةِ أَخِيهِ)). [انظر فی مسلم: ۳۸۱٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٦٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَذَرَ)). [ابن ماجه: ۲۲٤٦]

عبدالرحمٰن بن شماسہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ مومن مومن کا بھائی ہے سو روا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیع پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بھائی کی قید سے یہ بات بوجھی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اس کے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو۔

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ. باب: نکاح شغار کا بطلان۔

(٣٤٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. [بخاري: ٥١١٢؛ ابوداود: ٢٠٧٤؛ ترمذي: ١١٢٤؛ نسائي: ٣٣٣٧؛ ابن ماجه: ١٨٨٣]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نکاح شغار سے، اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا نہ ہوتا۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٦٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ. [بخاري: ٦٩٦٠؛ ابوداود: ٢٠٧٤؛ نسائي: ٣٣٣٤]

چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

(٣٤٦٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں شغار نہیں ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۴۶۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ: وَالشِّغَارُ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِیْ ابْنَتَكَ وَاُزَوِّجُكَ ابْنَتِیْ اَوْ زَوِّجْنِیْ اُخْتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اُخْتِیْ. [نسائی: ۳۳۳۸؛ ابن ماجه: ۱۸۸٤]

ابو ہریرہ ؓ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی تم کو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دو کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض اس نکاح میں عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا کہ دو مفت خوروں کا تو بیاہ ہو گیا اور عورتوں غریبوں کا مہر مارا گیا اور یہ باجماع امت منع ہے اور امام احمد اور اسحق اور ابی عبیدہ ؒ سے خطابی ؒ نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی اب بھی یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالک ؒ نے فرمایا ہے کہ قبل دخول وہ فسخ ہوتا ہے اور ایک روایت میں کہ قبل دخول فسخ ہے نہ بعد اور ایک جماعت نے کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنفیہ کا ہے۔

(۳۴۷۰) عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ [وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ] بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ زِیَادَةَ ابْنِ نُمَیْرٍ. [راجع: ۳۴۶۹]

مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۴۷۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

جابر بن عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالشُّرُوْطِ فِی النِّكَاحِ. باب: نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان۔

(۳۴۷۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَقَّ الشَّرْطِ اَنْ یُّوْفٰی بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ)) هٰذَا لَفْظُ حَدِیْثِ اَبِیْ بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنّٰی غَیْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰی قَالَ: ((الشُّرُوْطِ)). [بخاری: ۲۷۲۱، ۵۱۵۱؛ ابوداود: ۲۱۳۹؛ ترمذی: ۱۱۲۷؛ نسائی: ۳۲۸۱، ۳۲۸۲؛ ابن ماجه: ۱۹۵٤]

عقبہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں۔'' اور ابن مثنیٰ کی روایت میں شروط کا لفظ ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: علما کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مراد ہیں جو منافی نکاح نہ ہوں بلکہ مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے خوش خلقی کرنا عورتوں سے یا دستور کے موافق نان و نفقہ دینا اور یہ کہ کپڑا دینا اور عورت کی طرف سے قبول شرط یہ ہے کہ بے مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی مارا جائے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً اگر عورت شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کروں گی اور وہاں شیرینی چڑھایا کروں گی یا محرم میں تعزیوں کی زیارت کو جایا کروں گی تو ایسی شرط کی وفا ہرگز ضروری نہیں اگر ایسی ہزار شرطیں کیوں نہ ہوں۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ الثَّیِّبِ فِی النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوْتِ باب: بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٤٧٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: ((أَنْ تَسْكُتَ)).

[بخاري: ٥١٣٦، ٦٩٤٦، ٦٩٦٨؛ نسائي: ٣٢٦٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے۔'' لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! باکرہ سے اذن کیونکر لیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اذن اس کا یہ ہے کہ چپ رہے۔''

فائدہ۔ بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جس کا ایک بار نکاح ہو گیا ہو اور باکرہ کنواری ہے۔

(٣٤٧٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيْثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ. [ترمذي: ١١٠٧؛ ابن ماجه: ١٨٧١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٧٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ)).

[بخاري: ٥١٣٧، ٦٩٧١؛ نسائي: ٣٢٦٦]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کر دیں اس کا اس کے گھر والے (یعنی ولی لوگ) تو کیا اس سے بھی اجازت لی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اجازت لی جائے۔'' پھر انہوں نے فرمایا کہ وہ شرماتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اجازت اس کی یہی ہے کہ چپ ہو جائے۔'' (یعنی زبان سے ہاں، ہوں، ضروری نہیں)۔

(٣٤٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). قَالَ: نَعَمْ. [ابوداود: ٢٠٩٨، ٢٠٩٩، ٢١٠٠؛ ترمذي: ١١٠٨؛ نسائي: ٣٢٦٠، ٣٢٦١، ٣٢٦٢، ٣٢٦٣، ٣٢٦٤؛ ابن ماجه: ١٨٧٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٤٧٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوْتُهَا)). [راجع: ٣٤٧٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ بیوہ اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

(٣٤٧٨) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوْهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)) وَرُبَّمَا قَالَ:

اسی سند سے مروی ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنی نکاح کی مختار ہے) اور کنواری سے اس کا باپ اس کی ذات کے لیے اجازت لے اور اجازت اس کی چپ رہنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا)) . [راجع: ٣٤٧٦] ہے۔'' اور بعض وقت راوی نے کہا کہ ''اس کا چپ رہنا گویا اقرار کرنا ہے۔

فائدہ: ان روایتوں کے معنی شافعی اور ابن ابی لیلیٰ اور احمد اور اسحٰق رحمہ اللہ وغیرہم نے یہی کیے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور مامور بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا تو بھی صحیح ہے اس لیے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی اس کا نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں اور اوزاعی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثوں سے معلوم ہو چکا ہے اور جو کنواری نہ ہو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

بَابُ جَوَازِ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ .

باب: باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے۔

(٣٤٧٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِسِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِيْ وَاَنَابِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَتْ: فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفٰى شَعْرِيْ جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاَنَا عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ وَمَعِيْ صَوَاحِبِيْ فَصَرَخَتْ بِيْ فَاَتَيْتُهَا وَمَا اَدْرِيْ مَاتُرِيْدُ بِيْ فَاَخَذَتْ بِيَدِيْ فَاَوْقَفَتْنِيْ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: هَهْ هَهْ حَتّٰى ذَهَبَ نَفَسِيْ فَاَدْخَلَتْنِيْ بَيْتًا فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَاْسِيْ وَاَصْلَحْنَنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضُحًى فَاَسْلَمْنَنِيْ اِلَيْهِ . [بخاري: ٣٨٩٦]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور میں چھ برس کی تھی اور زفاف کیا مجھ سے اور میں نو برس کی تھی اور فرماتی ہیں کہ پھر میں مدینہ میں آئی اور وہاں مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پھر میرے بال کانوں تک ہو گئے (یعنی بعد اس کے کہ مرض میں جھڑ گئے تھے) تب رومان کی ماں میرے پاس آئیں (یہ سیدہ عائشہ صدیقہ کی والدہ ہیں) اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انہوں نے مجھے پکارا اور میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ہاہ ہاہ کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس پھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں چند عورتیں انصار کی تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر میں سے غرض میری ماں نے ان کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سر دھویا اور سنگار کیا۔ اور مجھے اور کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ آئے چاشت کے وقت اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ باپ نے اگر بچپن میں نکاح کر دیا ہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو فسخ کا اختیار نہیں امام مالک اور شافعی اور تمام فقہائے حجاز رحمہ اللہ کے نزدیک اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اس کو اختیار ہے فسخ کا اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیا کو تزویج اس کی حالت صغیر میں روا نہیں امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلیٰ اور احمد اور ثور اور جمہور رحمہ اللہ کے نزدیک بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اوزاعی اور ابوحنیفہ اور دوسرے فقہا رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تمام اولیا کو روا ہے کہ بچپن میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گئی تو اس کو فسخ کا اختیار ہے مگر ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اختیار نہیں اور جماہیر کا اتفاق ہے کہ ولی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اس لیے کہ شاید ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پھندے میں پھنس جائے اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں اس لیے کہ اگر مصلحت ظاہر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے انکار کی اور جہاں کوئی مصلحت ہو وہاں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ خیر خواہی کرے اپنی اولاد کی اور باقی رہا زفاف کا وقت اگر متفق ہو جائیں شوہر اور ولی لڑکی کا تو صغیرہ سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو تو احمد رحمہ اللہ اور ابو عبیدہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ نو برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کے لیے نہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ اصل حد اس کی یہ ہے کہ وہ طاقت جماع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتوں کے ساتھ مختلف ہوتی ہے اور اس میں کسی سن کی قید نہیں اور یہی صحیح ہے اور اس روایت میں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نہ کوئی تقرر حد کا ہے اور نہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم میں منع ہے یا اس سے زیادہ میں نہیں اور داؤدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اچھی جوان ہوگئی تھیں نو برس میں اور بعض روایتوں میں سات برس بھی آئے ہیں نکاح کے عائشہ رضی اللہ عنہا کے تو تطبیق اس میں یوں ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہیں سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا اور کہیں سات فرمائے اور کمی کو پورا گن لیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا دلہن کا اور جمع ہونا عورتوں کا اس لیے کہ اس میں نکاح کا اعلان بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں کے ملنے سے اس دلہن کو انس اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور اسے آداب زفاف بھی سکھاتی ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتوں کی اور صحبت دن کو بھی درست ہے جیسے رات کو۔

(٣٤٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے عقد کیا رسول اللہ ﷺ نے جب میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے جب میں نو برس کی تھی۔

(٣٤٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے جب سات برس کی تھیں اور ہم بستر ہوئے جب نو برس کی تھیں اور گڑیاں ان کی ان کے ساتھ تھیں اور وفات ہوئی آپ ﷺ کی جب وہ رضی اللہ عنہا اٹھارہ برس کی تھیں۔

فائدہ: اس میں ان کی صغرسنی کا بیان ہے کہ گڑیاں تک ساتھ تھیں اور اس حدیث سے گڑیاں کھیلنا درست ہو گیا۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے ان گڑیوں کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہو ان احادیث سے جس میں تصویروں کا رکھنا منع ہے یعنی سوا گڑیوں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ احتمال ہے کہ یہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے ہو اور پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں یا ان میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر ایک چیتھڑا لپٹا ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب۔

(٣٤٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

[نسائی: ٣٢٥٨]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی اور آپ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ وَالتَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ

باب: عقد کا اور زفاف کا شوال میں مستحب ہونا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٤٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ؟ قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَآءَ هَافِيْ شَوَّالٍ . [ترمذی: ١٠٩٣؛ نسائی: ٣٢٣٦، ٣٣٧٧؛ ابن ماجه: ١٩٩٠]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ عقد کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں اور ہم بستر ہوئے مجھ سے شوال میں اور کون سی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس مجھ سے بڑھ کر پیاری تھی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بستری کی جائے ماہ شوال میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ شوال میں عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور بعضے جاہلان، شرک شعار جو اسے منحوس سمجھتے ہیں وہ خود منحوس مکھی چوس بلکہ مُیاپوس ہیں اور ان کا عقیدہ آثار جاہلیت سے ہے۔

(٣٤٨٤) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ . [راجع: ٣٤٨٣]

اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے، ان سے ان کے باپ نے، ان سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے شوال میں ہم بستری کی جائے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ نَدْبِ مَنْ اَرَادَ نِكَاحَ امْرَاَةٍ اِلٰى اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا قَبْلَ خِطْبَتِهَا.

باب: جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے۔

(٣٤٨٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا)). [نسائی: ٣٢٤٦، ٣٢٤٧، ٣٢٣٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ ﷺ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جا اس کو دیکھ لے اس لیے کہ انصار کی عورتوں کو آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔“ (یعنی عیب)

○ ○ ○ ○

(٣٤٨٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا؟ فَاِنَّ فِيْ عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا)) قَالَ: قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ: ((عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟)) قَالَ: عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ...

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک انصار کی عورت سے عقد کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس کو دیکھ بھی لیا؟ اس لیے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے۔“ اس نے کہا: میں نے دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کتنے مہر پر؟“ اس نے عرض کی چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”... گویا تم لوگ چاندی کھود لاتے ہو (یعنی جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَاعِنْدَ نَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ عَسٰى اَنْ نَبْعَثَكَ فِيْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ)) قَالَ: فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ عَبْسٍ بَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ. [راجع: ٣٤٨٥]

تو اتنا زیادہ مہر باندھتے ہو) اور ہمارے پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیں مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ تم کو بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تم کو حصہ ملے غنیمت کا۔'' اور قبیلہ بنی عبس کی طرف آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

فائدہ: یعنی انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چھوٹی ہوتی ہوں گی یا اس میں نیلا پن ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی کیلئے ایسی بات کہنا روا ہے اور داخل غیبت نہیں جو منع ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک کا اور ابوحنیفہ اور تمام کوفیوں کا اور جماہیر علماء رحمہم اللہ کا اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں وہ خطا پر ہیں اور مذہب مالک اور احمد اور جمہور رحمہم اللہ کا ہے کہ اس دیکھنے میں اس عورت کی رضا ضروری نہیں بلکہ غفلت میں عورت کو ناکح دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے کہ قبل از پیغام اس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہ بھی ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے اور اگر ناکح خود نہ دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیج دے کہ وہ دیکھ کے اس کو خبر دیدے اور یہ جو فرمایا: ''تم گویا چاندی اس پہاڑ سے کھود لاتے ہو۔'' گویا آپ ﷺ نے مہر کی زیادتی کو مکروہ جانا بہ نسبت اس شخص کے کہ مفلس تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہیے اور نیت ادا کی رکھنی چاہیے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جہلاء کی عادت ہے کہ سوا من چربی مچھر کی چون چون گاڈی کے مہر میں باندھ دی۔ یہ سخت جہالت و حماقت ہے ایسا ہی مضمون ہے نووی رحمہ اللہ کا ساتھ اختصار اور ادنیٰ تغیر کے۔

بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهٖ تَعْلِيْمَ قُرْاٰنٍ وَخَاتَمَ حَدِيْدٍ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ قَلِيْلٍ وَكَثِيْرٍ.

باب: مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے بیان میں۔

(٣٤٨٧) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْتُ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ: ((فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ)) فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ! مَاوَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ ﷺ کو ہبہ کر دوں (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف ﴿وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ یعنی اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی کو اگر نبی ﷺ ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ خاص ہے تجھ کو نہ اور مومنوں کو۔'' اور اس سے جواز ہبہ کا ثابت ہوا خاص آپ ﷺ کے واسطے) پھر نظر کی رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اور خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اس کی طرف اور پھر سر مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کو کچھ حکم نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی: کہ یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا ، وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ .قَالَ سَهْلٌ مَالَهُ رِدَاءٌ۔ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ)) فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ لَهٗ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ: ((مَا ذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟)) قَالَ: مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا ۔عَدَّدَهَا۔ فَقَالَ: ((تَقْرَاُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((اِذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ)) هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ وَحَدِيْثُ يَعْقُوْبَ يُقَارِبُهٗ فِي اللَّفْظِ.

[بخاری: ۵۰۸۷، ۵۰۳۰، ۵۱۲۶، ۵۸۷۱]

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے پاس کچھ ہے؟“ اس نے عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ پائے۔“ پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کی: کہ اللہ کی قسم! میں نے کچھ نہیں پایا، پھر فرمایا: ”کہ جا دیکھ اگرچہ لوہے کا چھلا ہو۔“ وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی: کہ اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! ایک لوہے کا چھلا بھی نہیں مگر یہ میری تہبند ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی، سو اس میں سے آدھی اس عورت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری تہبند سے تمہارا کیا کام نکلے گا کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا۔“ پھر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہو کر) یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو دیکھا کہ پیٹھ موڑ کر چلا۔ سو آپ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟“ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورۃ یاد ہے اور اس نے سورتوں کو گنا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے؟“ اس نے عرض کی کہ ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جا میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا۔ (یعنی نکاح کر دیا) عوض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے۔“ (یعنی یہ سورتیں اسے یاد کرا دینا یہی تیرا مہر ہے) یہ روایت ہے ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۴۸۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَائِدَةَ قَالَ: ((اِنْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ)). [بخاری: ۵۰۲۹، ۵۱۴۱، ۴۶۷۰، ۵۱۴۹؛ نسائی: ۳۲۰۰، ۳۲۸۰]

سہل رضی اللہ عنہ سے چند سندوں سے یہی مضمون مروی ہوا کسی میں کچھ زیادہ ہے کسی میں کچھ کم اور زائدہ کی روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جا میں نے تیرا عقد اس سے کر دیا اور تو اس کو یہ قرآن سکھا دے۔“ (یعنی جو تجھے یاد ہے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: سبحان اللہ! اس حدیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ ﷺ کی جو آیت میں اوپر مذکور ہوئی کہ بلا مہر آپ ﷺ کا نکاح درست ہے اور آپ ﷺ کے سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آئے گا اور آپ ﷺ نے جو اس کی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ ناکح کو جو ارادہ نکاح رکھتا ہو، دیکھنا عورت کا روا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علما اور فضلا اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اس کا پورا کرنا نہ ہو سکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کا پورا ہونا اس سے ممکن نہیں، غرض یہ سکوت جواب دینے سے اولیٰ ہے کہ جواب دینے میں خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچھنا ضروری نہیں کہ وہ عدت میں ہے یا نہیں اور آپ ﷺ نے جو چھلا تلاش کروایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجائے اس لیے کہ اس میں نزاع کا خوف نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت کے طلاق ہو جائے تو نصف مہر اس کو ملتا ہے اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل وکثیر ہو سکتا ہے جس پر ناکحسین راضی ہو جائیں۔ اس لیے کہ لوہے کا چھلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جماہیر علما کا سلف سے خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابوالزناد اور ابن ابی ذئب اور یحییٰ بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد زنجی اور ابن ابی لیلیٰ اور داؤد اور تمام فقہائے اہل حدیث ؒ کا اور ابن وہب ؒ کا جو اصحاب مالک سے ہیں اور قاضی عیاض ؒ نے کہا ہے کہ یہ مذہب کافہ علما کا حجازیوں اور مصریوں اور کوفیوں اور شامیوں وغیرہم کا کہ دولہا دلہن کا راضی ہونا شرط ہے اس مہر پر خواہ ایک کوڑا یا ایک چپل کا جوڑا یا لوہے کا چھلا یا تانبے کا پیسہ کیوں نہ ہو۔ اور امام مالک ؒ نے کہا ہے کہ ربع دینار سے کم نہ ہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی عیاض ؒ نے کہا کہ امام مالک ؒ اس قول میں اکیلے ہیں اور ابوحنیفہ ؒ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ کم سے کم اس کی حد دس درہم ہے کہ قریب پونے تین روپیہ کے ہوتے ہیں اور ابن شبرمہ ؒ نے کہا کہ کم از کم پانچ درہم ہیں جو نصاب ہے قطع ید کا سرقہ میں ان دونوں کے نزدیک اور نخعی ؒ نے مکروہ جانا ہے کہ چالیس درہم سے کم ہو اور ایک بار دس درہم بھی کہے اور یہ تمام مذاہب سوا اس مذہب اول کے جو ہم نے جماہیر سلف سے نقل کیا اس حدیث صریح وصحیح کی رو سے مردود وباطل ہیں اور اس سے معلوم ہو گیا کہ ایک چھلا بھی لوہے کا مہر میں کافی ہو جاتا ہے اور نہیں مقابل ہو سکتی رائے کسی کی اور نہ قول کسی کا رسول اللہ ﷺ کے قول اور فعل سے۔

تعلیم قرآن پر اجرت لینی درست ہے۔

پس ہرگز مومن متبع سنت کو ان اقوال کی طرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہوں رسول معصوم ﷺ کے اور اس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بھی قسم کھانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مفلس کا نکاح کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے اور نفع لینا تعلیم پر روا ہے۔ اور یہ دونوں امر جائز ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی ؒ کا اور مجتہدین محدثین اور متبعین سنت کا اور یہی قول ہے عطاء اور حسن بن صالح اور مالک اور اسحاق ؒ وغیرہم کا اور مردود ہے قول ان لوگوں کا جو اس کو منع کرتے ہیں اور یہ حدیث ان کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسی طرح حدیث دوسری کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ مستحق اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے۔'' اور قاضی عیاض ؒ نے کہا ہے اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علما کے نزدیک روا ہے سوا ابوحنیفہ ؒ کے اور قول ابوحنیفہ ؒ کا حدیث کے مخالف، قابل رد وطرد ہے کہ کسی طرح التفات اس کی طرف نہیں ہو سکتا۔

(٣٤٨٩) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةً وَنَشًّا قَالَتْ: اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَتْ: نِصْفُ اُوْقِيَةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَزْوَاجِهِ. [ابو داود: ٢١٠٥؛ نسائی: ٣٣٤٧؛ ابن ماجه: ١٨٨٦]

ابوسلمہ ؒ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کا مہر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانچ سو درہم ہوتے (جس کے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنے موجودہ ہوتے ہیں۔) یہ مہر تھا رسول اللہ ﷺ کا اپنی بیویوں کے لیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٤٩٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ: ((مَاهٰذَا؟)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ: ((فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

[بخاري: ٥١٥٥، ٦٣٨٦؛ ترمذي: ١٠٩٤؛ نسائي: ٣٣٧٢؛ ابن ماجه: ١٩٠٧]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے دیکھا اثر زردی کا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پر۔ فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کی: کہ یارسول اللہ! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری کا ہو۔“

○ ○ ○ ○

رسول اللہ ﷺ کے مہر کا بیان

فائدہ: وہ اثر تھا کسی خوشبو کا نہ زعفران کا کہ وہ مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کو درست ہے اور بعض نے کہا: دولہا کے لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو جھڑا جھڑایا۔ اسی لیے آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا ہے جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہو ان کے بدن پر نہ ہو اور مذہب امام مالک رحمہ اللہ کا اور ان کے اصحاب کا ہے کہ لباس زعفران درست ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو علمائے مدینہ سے نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کا اور شافعی رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک روا نہیں مرد کو۔

نواۃ کے لفظ کی تحقیق اور ولیمہ کا بیان

وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے۔ نواۃ سے یا تو مراد کھجور کی گٹھلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعض نے کہا کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہیں سونے کے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ قول ہے اکثر علما کا اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ثلث اور یہ بھی ایک قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گٹھلی ہے۔ اور نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا: ”کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے۔“ اس سے مستحب ہوا دعا برکت کی دولہا کو اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحبہ ہے اور امام مالک رحمہ اللہ اور داؤد رحمہ اللہ وغیرہما نے واجب کہا ہے اس حدیث کے ظاہر سے اور اس کے وقت میں قاضی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور اس پر اجماع ہے کہ اس کی کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کھانا ہو ولیمہ صحیح اور درست ہو جاتا ہے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں گوشت روٹی سے سیر ہو گئے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے اور تکرار ولیمہ کے دو دن سے زیادہ مکروہ ہے۔

(٣٤٩١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو کہا: ”کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری سے ہی ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٣٤٩٢) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ: ((اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

[بخاري: ٥١٤٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٤٩٣) عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً. [راجع: ٣٤٩٢]

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٩٤) عَنْ أَنَسٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ ﷺ رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: ((كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟)) فَقُلْتُ: نَوَاةً [وَ] فِيْ حَدِيْثِ إِسْحَاقَ: مِنْ ذَهَبٍ.

[راجع: ٣٤٩٢]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے انصار کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مہر باندھا ہے؟'' میں نے عرض کی: ایک نواۃ۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نواۃ کی تحقیق ابھی اوپر گزری۔

(٣٤٩٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے کے۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٩٦) وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: مِنْ ذَهَبٍ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضِيْلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا.

باب: اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت۔

(٣٤٩٧) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَإِنِّيْ لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر پر اور ہم لوگوں نے وہاں نماز پڑھی صبح کی بہت اندھیرے میں۔ اور سوار ہوئے نبی ﷺ اور سوار ہوئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور میں ردیف تھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا اور روانہ ہوئے نبی ﷺ گلیوں میں خیبر کی اور میرا زانو نبی ﷺ کے ران سے لگ لگ جاتا تھا اور تہبند رسول اللہ ﷺ کی آپ ﷺ کی ران سے کھسک گئی تھی اور میں دیکھتا سفیدی آپ کی ران کی پھر جب شہر کے اندر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر خراب ہوا خیبر، ہم جب اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگوں کا۔'' اس آیت کو آپ ﷺ نے تین بار پڑھا یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْمُنْذَرِيْنَ)) قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ: وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ [وَاللّٰهِ!] قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ: وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا: [مُحَمَّدٌ] وَالْخَمِيْسُ قَالَ: وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً)) فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رضی اللہ عنہا فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ؟ مَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ: ((ادْعُوْهُ بِهَا)) قَالَ: فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا)) قَالَ: وَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا اَبَا حَمْزَةَ! مَا اَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوْسًا فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ)) قَالَ: وَبَسَطَ نِطَعًا قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالْاَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاری: ۳۷۱؛ ابوداود: ۳۰۰۹؛ نسائی: ۳۳۸۰؛ وانظر فی مسلم: ٤٦٦٥]

﴿اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ﴾ سے اخیر تک اور اتنے میں وہاں کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں نکلے اور انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ آ چکے اور عبدالعزیز نے کہا کہ ہمارے لوگوں نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آ گیا۔ کہا راوی نے کہ غرض ہم نے لے لیا خیبر کو جبراً قہراً اور قیدی لوگ جمع کیے گئے اور دحیہ رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! ایک لونڈی مجھے عنایت کیجئے ان قیدیوں میں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ ایک لونڈی لے لو۔" انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کو لے لیا اور ایک شخص نے آ کے کہا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! آپ ﷺ نے دحیہ رضی اللہ عنہ کو حیی کی بیٹی دے دی جو سردار ہے بنی قریظہ اور بنی نضیر کی اور وہ کسی کے لائق نہیں سوا آپ ﷺ کے تو فرمایا: "کہ بلاؤ ان کو مع اس لونڈی کے۔" کہا راوی نے کہ پھر وہ اسے لے کر آئے پھر جب آپ نے اسے دیکھا تو دحیہ سے فرمایا: "تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیوں میں سے اس کے سوا۔" کہا راوی نے کہ پھر آپ ﷺ نے آزاد کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کو اور ان سے نکاح کر لیا۔ سو ثابت نے ان سے کہا کہ اے ابوحمزہ! ان کا مہر کیا باندھا؟ انہوں نے کہا: یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا یہاں تک کہ پھر جب وہ راہ میں تھے تو سنگار کر دیا ان کا ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اور پیش کر دیا آپ ﷺ پر ان کو رات میں۔ اور صبح کو رسول اللہ ﷺ نوشہ (دولہا) بنے ہوئے تھے پھر فرمایا آپ ﷺ نے "جس کے پاس جو کچھ ہو (یعنی کھانے کی قسم سے) وہ لائے" اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا اور کوئی اقط لانے لگا۔ (دہی سکھا کر بناتے ہیں) اور کوئی کھجور اور کوئی گھی ان سب کو توڑ تاڑ کر خوب ملایا اور یہ ولیمہ ہوا رسول اللہ ﷺ کا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: خیبریوں نے کہا ہے محمد والخمیس یعنی محمد ﷺ اور لشکر آ چکا خمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں ایک مقدمہ جو آگے چلے، ساقہ جو پیچھے آئے، میمنہ جو داہنی طرف ہو، میسرہ جو بائیں طرف ہو، قلب جو بیچ میں ہو اور حاکم وہیں رہتا ہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نام بعض نے کہا کہ زینب تھا پھر قید کے بعد چونکہ آپ ﷺ نے قیدیوں میں سے چن لیا اس لیے صفیہ رضی اللہ عنہا ہوا یعنی چنی ہوئی آپ ﷺ نے جب صفیہ رضی اللہ عنہا کی شرافت اور حسب و نسب و جمال کو ملاحظہ کیا تو فرمایا: "کہ اور لونڈی لے لو۔" اس میں بڑی مصلحت تھی کہ شاید یہ دحیہ رضی اللہ عنہ سے نشوز و اعراض اور تکبر کرے یا اور صحابہ رضی اللہ عنہم دحیہ رضی اللہ عنہ سے حسد کریں غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی میں تھا کہ آپ ﷺ نے ان کو اپنی خدمت میں رکھا اور اس حدیث سے تنفیل کی اجازت نکلی یعنی لشکر میں سے کسی کو حصہ غنیمت سے زیادہ دے کر بطور انعام کے دینا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور آزاد کیا اور نکاح کر لیا اس کے معنوں میں اختلاف ہے ایک یہ ہیں کہ ان کو تبرعاً لله فی اللہ آزاد کر دیا اور ان کی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ ﷺ کے خصائص سے ہے کہ آپ ﷺ کو بغیر مہر کے نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اوروں کے کہ ان کو درست نہیں اور یہ معنی محققین نے کہے ہیں اور دوسرں نے کہا کہ شرط کی ان سے کہ ہم تم کو آزاد کر دیں اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہوئیں تو وفائے شرط ضروری ہوئی اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا۔ اور اس کی آزادی ہی کو مہر ٹھہرائے تو اس کا حکم کیا ہے۔ جمہور نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں اور امام مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور زفر رحمہ اللہ کا۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر اس نے شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہوگئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہوگئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر مہر جو مقرر ہوا ہو خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونوں کو معلوم ہے تو مہر صحیح ہے اور نہ اس کے ذمہ قیمت رہی اور نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر اس کی قیمت مجہول ہے یعنی معلوم نہیں تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہوگیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں۔ اور سعید بن مسیب اور حسن اور نخعی اور زہری اور ثوری اور اوزاعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر اس حدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ بہتر اور قوی ہے۔

(٣٤٩٨) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَاَصْدَقَهَا عِتْقَهَا. [بخاري: ٩٤٧، ٥٠٨٦، ٥١٦٩؛ ابوداود: ٢٠٥٤؛ ترمذي: ١١١٥؛ نسائي: ٣٣٤٢، ٣٣٤٣؛ ابن ماجه: ١٩٥٧]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

○ ○ ○ ○

(٣٤٩٩) عَنْ اَبِي مُوسٰى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا: ((لَهُ اَجْرَانِ)). [بخاري: ٢٥٤٤؛ ابوداود: ٢٠٥٣؛ نسائي: ٣٣٤٥]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح کرے اس کو دوہرا ثواب ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥٠٠) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ اَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوْا بِفُئُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ردیف تھا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا خیبر کے دن اور قدم میرا چھو جاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے قدم سے، پھر پہنچے ہم اہل خیبر کے پاس جب آفتاب نکلا اور ان لوگوں نے اپنے چارپایوں کو نکالا تھا۔ اور وہ اپنے کدال اور ٹوکری اور پھاوڑے لے کر نکلے اور کہنے لگے: محمد ﷺ اور خمیس یعنی دونوں آگئے کہا راوی نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ''خراب ہوا خیبر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں سو برا انجام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) قَالَ: وَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ] وَوَقَعَتْ فِيْ سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيْلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا ـ قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ:ـ وَتَعْتَدُّ فِيْ بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ: وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلِيْمَتَهَا التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِيْصَ وَجِيْءَ بِالْاَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيْهَا وَجِيْءَ بِالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ: وَقَالَ النَّاسُ: لَانَدْرِيْ اَتَزَوَّجَهَا اَمِ اتَّخَذَهَا اُمَّ وَلَدٍ قَالُوْا: اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيْرِ فَعَرَفُوْا اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدَفَعْنَا قَالَ: فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ اَشْرَفَتِ النِّسَآءُ يَقُلْنَ اَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُوْدِيَّةَ. قَالَ: قُلْتُ يَااَبَا حَمْزَةَ! وَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اِيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ وَقَعَ قَالَ اَنَسٌ: وَشَهِدْتُ وَلِيْمَةَ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِيْ فَاَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَاْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلٰى نِسَآئِهِ فَيُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ: ((سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ اَنْتُمْ يَااَهْلَ الْبَيْتِ؟)) فَيَقُوْلُوْنَ: بِخَيْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: ((بِخَيْرٍ)) فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا

ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگوں کا۔'' اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے سات شخصوں کے بدلے میں اور پھر سپرد کیا اس کو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے کہ سنگار کر دیں ان کا اور تیار کر دیں ان کو آپ ﷺ کے لیے۔ اور کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ آپ ﷺ نے اس لیے ان کے سپرد کیا کہ وہ ان کے گھر میں عدت پوری کرے یعنی ایک حیض کے ساتھ استبراء ان کا ہو جو حکم ہے باندی کا اور یہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تھیں حیی کی اور رسول اللہ ﷺ نے انکا ولیمہ کیا کھجور اور اقط سے اور گھی سے اور زمین میں کئی گڑھے کھودے گئے اور اس میں دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا گیا گڑھے اس لیے کھودے کہ گھی ادھر ادھر نہ جانے پائے اور اقط اور گھی لائے اور اس میں ڈال دیا۔ اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور لوگ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے ان سے نکاح کیا یا ان کو ام ولد بنایا پھر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ ﷺ نے ان کو چھپایا تو جانو کہ آپ ﷺ کی بیوی ہیں اور اگر نہ چھپایا تو جانو کہ ام ولد ہیں پھر جب آپ ﷺ سوار ہونے لگے تو ان پر پردہ کیا اور وہ اونٹ کے سرین پر بیٹھیں، سو لوگوں نے جان لیا کہ ان سے نکاح کیا ہے پھر جب مدینہ کے قریب پہنچ گئے جلدی چلایا اونٹوں کو رسول اللہ ﷺ نے اور جلدی چلایا ہم نے اور ٹھوکر کھائی عضباء اونٹنی نے یہ نام ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا اور رسول اللہ ﷺ گرے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی گریں سو آپ ﷺ اٹھے اور ان پر پردہ کر لیا اور عورتیں دیکھنے لگیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہودیہ کو۔ کہا راوی نے میں نے کہا اے حمزہ رضی اللہ عنہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ گر پڑے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! آپ ﷺ گر پڑے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں زینب ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں بھی حاضر تھا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو آسودہ اور سیر کر دیا روٹی اور گوشت سے اور مجھے آپ ﷺ بھیجتے تھے کہ لوگوں کو بلا لاؤں پھر جب کھلانے سے فارغ ہو چکے۔ کھڑے ہوئے اور میں آپ ﷺ کے پیچھے ہوا دو شخص آپ ﷺ کے حجرے میں رہ گئے (یعنی جہاں زینب تھیں) اور ان کو باتوں نے بٹھا رکھا اور وہ نہ نکلے سو آپ ﷺ اپنی بیبیوں کے حجروں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَلَغَ الْبَابَ اِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَاَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ! مَا اَدْرِیْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ اَمْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ بِاَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِیْ اُسْكُفَّةِ الْبَابِ اَرْخَی الْحِجَابَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ [تَعَالٰی] هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ﴾.

[۳۳/الاحزاب:۵۳] [راجع: ۳۴۸۵]

پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''کہ کیسے ہو تم اے گھر والو!'' وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں اے رسول اللہ کے اور آپ ﷺ نے اپنی بی بی کو کیسا پایا۔ آپ فرماتے تھے: ''کہ خیر سے ہیں۔'' پھر جب آپ ﷺ سب کی خیر وعافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں۔ پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ لوٹے، کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے آپ ﷺ کو خبر دی یا آپ ﷺ پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپ ﷺ لوٹ کر آئے یعنی حجرۂ زینب رضی اللہ عنہا پر اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ آیا۔ پھر جب آپ ﷺ نے پیر رکھا دروازے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے بیچ میں اور یہ آیت مبارک اتری ''کہ نہ داخل ہو تم نبی کے گھر میں مگر جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۵۰۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَارَتْ صَفِيَّةُ رضی اللہ عنہا لِدِحْيَةَ فِیْ مَقْسَمِهٖ وَجَعَلُوْا يَمْدَحُوْنَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ: مَا رَاَيْنَا فِی السَّبْیِ مِثْلَهَا قَالَ: فَبَعَثَ اِلٰی دِحْيَةَ فَاَعْطَاهُ بِهَا مَا اَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا اِلٰی اُمِّیْ فَقَالَ: ((اَصْلِحِيْهَا)) قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ حَتّٰی اِذَا جَعَلَهَا فِیْ ظَهْرِهٖ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَاْتِنَا بِهٖ)) قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِیْءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيْقِ حَتّٰی جَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُوْنَ مِنْ حِيَاضٍ اِلٰی جَنْبِهِمْ مِنْ مَّآءِ السَّمَآءِ قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ: فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا قَالَ: فَانْطَلَقْنَا …

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں تھیں اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے رسول اللہ ﷺ کے آگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ ﷺ نے دحیہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا بھیجا اور ان کے عوض جو انہوں نے مانگا آپ ﷺ نے دے دیا، اور صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان سے لے کر میری ماں کو دیا (یعنی ام سلیم رضی اللہ عنہا کو) اور فرمایا: ''کہ ان کا سنگار کر دو۔'' کہا کہ پھر نکلے رسول اللہ ﷺ خیبر سے یہاں تک کہ جب خیبر کو پس پشت کر دیا اترے اور ان کے لیے ایک خیمہ لگا دیا۔ پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس توشہ حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاؤ۔'' سو کوئی تمر یعنی کھجور جو زیادہ تھی لانے لگا۔ کوئی ستو۔ یہاں تک کہ ایک ڈھیر ہو گیا ملیدہ کا اور سب لوگ اس میں سے کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو پر سے جو حوض تھے آسمان کے پانی کے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ولیمہ تھا جناب رسول اللہ ﷺ کا صفیہ رضی اللہ عنہا کے اوپر۔ کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب دیکھیں ہم نے دیواریں … سواریاں دوڑائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هِشْنَا اِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَطِيَّتَهُ قَالَ: وَصَفِيَّةُ رضی اللہ عنہا خَلْفَهُ قَدْ اَرْدَفَهَا [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ: فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَا اِلَيْهَا حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَتَرَهَا قَالَ: فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ: ((لَمْ نُضَرَّ)) قَالَ: فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ فَخَرَجَ جَوَارِيْ نِسَآئِهٖ يَتَرَائَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا.

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے تھیں۔ سوٹھوکر کھائی رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اور آپ ﷺ گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اس وقت نہ آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تھا۔ نہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف، یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور ان کو ڈھانپ لیا۔ اور پھر ہم لوگ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا۔'' پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھوکریاں (یعنی باندیاں) آپ ﷺ کی بیبیوں کی نکلیں اور صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے لگیں اور طعنہ دینے لگیں اس کے گرنے کا۔

فائدہ: اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اگر آپ ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا کو چھپا دیں تو جانو کہ بی بی ہیں۔ اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لیے کہ اگر آپ ﷺ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہوتا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور یہی مذہب ہے زہری اور مالک اور اہل مدینہ رحمہم اللہ کا کہ انہوں نے اعلان کو شرط کہا ہے نہ شہود کو اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی نے کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ اعلان۔ اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد رحمہم اللہ وغیرہم کا ہے اور ان سب لوگوں نے گواہی دو عادلوں کی شرط کی ہے بخلاف ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کہ ان کے نزدیک دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ اگر چپکے سے نکاح کر لیا بغیر گواہی کے یعنی نہ اعلان ہوا نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چپکے سے نکاح کیا مگر دو گواہ ہوئے تو صحیح ہے نزدیک جماہیر کے بخلاف امام مالک رحمہ اللہ کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے۔

بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُوْلِ الْحِجَابِ وَاِثْبَاتِ وَلِيْمَةِ الْعُرْسِ.

باب: نکاح زینب رضی اللہ عنہا اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان۔

(۳۵۰۲) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ وَهٰذَا حَدِيْثُ بَهْزٍ قَالَ: لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِزَيْدٍ: ((فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ)) قَالَ: فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى اَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِيْنَهَا قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْتُهَا عَظُمَتْ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى مَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِيْ وَنَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِيْ فَقُلْتُ: يَا زَيْنَبُ! اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُكِ قَالَتْ: مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اُوَامِرَ رَبِّيْ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ اور روایت ہے بہز راوی کی کہ جب پوری ہو گئی عدت زینب رضی اللہ عنہا کی (یعنی بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ان سے میرا ذکر کرو۔'' اور زید رضی اللہ عنہ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچے اور وہ اپنے آٹے کا خمیر کر رہی تھیں۔ اور زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی بڑائی یہاں تک آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یاد کیا تھا۔ (یہ کمال ایمان کی بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید رضی اللہ عنہ کے دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو پیغام دیا ہے۔ اس قدر عظمت اور ہیبت ان کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ قَالَ: فَقَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَآئِهٖ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ؟ قَالَ: فَمَا اَدْرِيْ اَنَا اَخْبَرْتُهُ اَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوْا اَوْ اَخْبَرَنِيْ قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ مَعَهُ فَاَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ: وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوْا بِهٖ. زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ: ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ﴾

[نسائی: ۳۲۵۱]

رسول اللہ ﷺ کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف جھوٹی تاویلیں کرنے لگتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ خاص اس کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے۔جس کی شان میں ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝﴾ وارد ہوا ہے اور ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ اترا ہے)غرض میں نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی ایڑیوں پر لوٹا اور عرض کیا۔کہ اے زینب رضی اللہ عنہا! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے۔اور وہ آپ کو یاد کرتے ہیں (یعنی نکاح کا پیغام دیا ہے) اور انہوں نے فرمایا کہ میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں جب تک کہ مشورہ نہیں لے لیتی ہوں اپنے پروردگار سے (یعنی استخارہ نہیں کر لیتی اور اسی وقت وہیں اپنی نماز کی جگہ میں کھڑی ہو گئیں (واہ مسلمانوں کی ماں اللہ تم پر رحمت کرے) قرآن اترا اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بغیر اذن کے داخل ہو گئے (یعنی یہ آیت اتری ﴿زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ﴾ یعنی بیاہ دیا ہم نے زینب کو تجھ سے تا کہ مومنوں کو حرج نہ ہو اپنے لے پالکوں کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت ان سے پوری کر چکیں) اور راوی نے کہا میں نے اپنے سب لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو روٹی اور گوشت خوب کھلایا یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھاپی کر باہر چلے گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو گھر میں باتیں کرتے رہے کھانا کھانے کے بعد اور رسول اللہ ﷺ نکلے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلا اور آپ ﷺ اپنی بیبیوں رضی اللہ عنہن کے حجروں پر جاتے تھے اور ان پر سلام کرتے تھے اور وہ عرض کرتی تھیں کہ اے رسول اللہ کے! آپ ﷺ نے کیسا پایا اپنی بی بی کو (یعنی زینب کو)۔ پھر راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ کو میں نے خبر دی یا آپ ﷺ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے یہاں تک کہ داخل ہوئے گھر میں اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اندر جانے لگا اور آپ ﷺ نے پردہ ڈال دیا اپنے اور میرے بیچ میں اور پردہ کی آیت اتری۔ اور لوگوں کو نصیحت کی گئی اور ابن رافع نے یہ بھی زیادہ کیا اپنی روایت میں کہ یہ آیت اتری

﴿[illegible]﴾ [illegible] میں نبی (ﷺ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے مگر جب اجازت دی جائے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرو اس کے پکنے کا۔'' یہاں تک کہ اللہ پاک نے فرمایا: ''کہ اللہ نہیں شرماتا ہے سچی بات سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث مبارک سے متعدد سنت کوئی مسئلے معلوم ہو گئے اول یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام بھیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اس سے ناراض نہ ہوگا۔ جیسے زید رضی اللہ عنہ کا حال تھا۔ دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں بڑی عظمت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بمجرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام دینے کے زید رضی اللہ عنہ کے دل میں زینب رضی اللہ عنہا کی ہیبت اور ادب سا گیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مؤمن کو کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل و تقریر سنے، دل کانپ جائے اور سوا تسلیم و انقیاد کے اور کچھ دل میں نہ آئے۔ اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا نام ہی ہے۔ تیسرے یہ کہ صلوٰۃ استخارہ مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعائے استخارہ احادیث میں آئی ہوئی ہے وہ پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر کام میں استخارہ سکھاتے تھے۔ چوتھے یہ کہ لے پالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے اور اس کی بیوی مثل غیر کی بیبیوں کے ہے کہ پالنے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب کہ لے پالک طلاق دیدے۔ پانچویں فضیلت نکاح ثانی کی ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ خود اس کا بانی مبانی اور قاضی الثانی ہوا۔ چھٹی فضیلت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی کہ ثابت ہوا ان کا نکاح اللہ پاک نے خود آسمانوں کے پرے بالائے عرش پڑھا اور جبرئیل امین اس کی خبر لائے اور جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا اکثر اس کا فخر فرماتی تھیں۔ ساتویں ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے صحیح ہے۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہیں اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق الصادقین ہیں اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ولی ہیں تمام مؤمنین و مؤمنات کے اور یہ خاصہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

(٣٥٠٣) عَنْ اَنَسٍ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ اَنَسًا ﷺ قَالَ: مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْلَمَ عَلَى امْرَاَةٍ۔ وَقَالَ اَبُو كَامِلٍ: عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَاِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب رضی اللہ عنہا کا کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک بکری ذبح کی۔

[بخاری: ٥١٦٨، ٥١٧١؛ ابوداود: ٣٧٤٣، ١٩٠٨]

○ ○ ○ ○

(٣٥٠٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ اَكْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِمَّا اَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ: بِمَا اَوْلَمَ؟ قَالَ: اَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتّٰى تَرَكُوْهُ.

وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ کھلایا لوگوں کو روٹی گوشت یہاں تک کہ نہ کھا سکے اور چھوڑ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٠٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ ﷺ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ: فَاَخَذَ كَاَنَّهُ يَتَهَيَّاُ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے۔ لوگوں کو بلایا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیار ہوتے ہیں۔ گویا کہ کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ (نہیں اٹھتے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ. زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ: فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَآءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوْا قَالَ: فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا قَالَ: فَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ قَالَ: وَاَنْزَلَ اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ] ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾. [بخاری: ٤٧٩١، ٦٢٣٩، ٦٢٧١]

کھڑے ہو گئے اور ان میں سے کچھ لوگ اٹھ گئے اور عاصم اور ابن عبدالاعلیٰ نے اپنی روایتوں میں یہ بات زیادہ کی کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہ گئے اور نبی ﷺ تشریف لائے کہ اندر آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہیں۔ پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے اور میں نے آ کر آپ ﷺ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ ﷺ آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ سو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ ''اے ایمان والو! مت داخل ہو گھروں میں نبی ﷺ کے۔ مگر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا'' ﴿عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾ تک۔ یعنی پوری آیت ﴿عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾ تک اتری۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٠٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِيْ عَنْهُ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا قَالَ: وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهٗ رِجَالٌ بَعْدَ مَاقَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ السِّتْرَ وَاُنْزِلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ. [بخاری: ٥٤٦٦]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سب سے زیادہ واقف ہوں حجاب کے اترنے سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے پوچھا کرتے تھے پھر کہا کہ صبح کی رسول اللہ ﷺ نے دولہا بنے ہوئے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے۔ اور ان سے نکاح کیا تھا آپ ﷺ نے مدینہ میں اور لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا جب دن چڑھا۔ سو آپ ﷺ بھی بیٹھے اور چند لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ بعد اس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہاں تک بیٹھے رہے کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور چلے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچے۔ پھر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ اور لوٹے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ وہ لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اسی جگہ سو آپ ﷺ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ لوٹا یہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک پہنچے اور پھر لوٹے اور میں بھی لوٹا سو دیکھا کہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ کی اتری۔

فائدہ: یہ کمال اخلاق تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ باوجودیکہ آپ ﷺ کو ان کے بیٹھنے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نہ فرمایا کہ تم اٹھ جاؤ اور اللہ جانے ایسی تکلیفیں آپ ﷺ کو کتنی بار ہوئی ہوں گی اور آپ ﷺ چپ رہے یہاں تک کہ پروردگار نے اس کا خود بندوبست کر دیا۔

(٣٥٠٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ... اور داخل ہوئے اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ: فَصَنَعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ حَیْسًا فَجَعَلَتْهُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ: یَا اَنَسُ! اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَیْكَ اُمِّیْ وَهِیَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اِنَّ اُمِّیْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِیْلٌ [یَارَسُوْلَ اللّٰهِ] فَقَالَ: ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِیْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِیْتَ)) وَسَمّٰی رِجَالًا قَالَ: فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰی وَمَنْ لَقِیْتُ قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ: عَدَدَكَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا اَنَسُ! هَاتِ التَّوْرَ)) قَالَ: فَدَخَلُوْا حَتّٰی امْتَلَاَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِیَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْیَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا یَلِیْهِ)) قَالَ: فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا قَالَ: فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰی اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِیْ: ((یَا اَنَسُ! ارْفَعْ)) قَالَ: فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِیْنَ رَفَعْتُ قَالَ: وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ یَتَحَدَّثُوْنَ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهٗ مُوَلِّیَةٌ وَجْهَهَا اِلَی الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی نِسَائِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَیْهِ قَالَ: فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اَرْ

بی بی رضی اللہ عنہا کے پاس اور میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ ملیدہ بنایا اور اس کو ایک طباق میں رکھا اور کہا کہ اے انس! اس کو لے جا رسول اللہ ﷺ کے پاس (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ آپ ﷺ کی جناب میں بہت چھوٹا ہدیہ ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہ کے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں وہ لے گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میری ماں نے آپ ﷺ کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کی جناب مبارک میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ رکھ دو' اور فرمایا: ''کہ جاؤ اور فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تم کو مل جائے۔'' اور کئی شخصوں کا نام لیا۔ سو میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا اور جو مجھے مل گیا۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ گنتی میں کتنے تھے؟ انہوں نے کہا: قریب تین سو کے۔ اور مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اے انس! وہ طباق لاؤ۔'' اور وہ لوگ اندر آئے۔ یہاں تک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جائے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں (یعنی جب وہ کھا لیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے۔'' (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے) پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ جاتا تھا کھا کر پھر دوسرا آتا تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے۔ تب مجھ سے فرمایا: ''کہ اٹھا لے انس!'' اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا اس وقت اس میں کھانا زیادہ تھا اور بعض لوگ بیٹھے باتیں بناتے رہے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں۔ اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کی بی بی صاحبہ (یعنی ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا) دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں اور ان لوگوں کا بیٹھنا حضرت کو گراں گزرا۔ اور آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنٰهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ: قَالَ أَنَسٌ [بْنُ مَالِكٍ] أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ. [بخاری: ٥١٦٣ تعليقا؛ ترمذی: ٣٢١٨؛ نسائی: ٣٣٨٧]

نکلے اور اپنی بیبیوں رضی اللہ عنہن کو سلام کیا اور پھر لوٹ آئے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ان لوگوں نے کہ آپ ﷺ پر ہم گراں ہوئے۔ جلد دروازے پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہ ﷺ آئے اور یہاں تک کہ پردہ ڈال دیا آپ ﷺ نے اور داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ ﷺ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں اور رسول اللہ ﷺ نے باہر نکل کر لوگوں کے اوپر پڑھیں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ﴾ سے اخیر تک۔ جعد جو راوی ہیں انہوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے پہنچی ہیں اور پردہ میں رہنے لگیں بیبیاں رسول اللہ ﷺ کی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو اشخاص سیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی کہ آیت حجاب کی انہی کے زمانہ عقد میں اتری۔

(٣٥٠٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيْتَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيْتُ فَجَعَلُوْا يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَقِيْتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَخَرَجُوْا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوْا عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنٰهُ﴾ قَالَ قَتَادَةُ: غَيْرَ مُتَحَيِّنِيْنَ طَعَامًا ﴿وَلٰكِنْ إِذَا

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نکاح ہوا نبی ﷺ کا زینب رضی اللہ عنہا سے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے ملیدہ ہدیہ بھیجا ایک برتن میں پتھر کے، اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اسے بلا لاؤ“ سو میں جو ملا اسے بلا لایا۔ اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے اور نکلتے جاتے اور نبی ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے پر رکھا۔ اور دعا کی اور پڑھا اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ چھوڑا ضرور بلا لایا۔ اور سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باہر نکلے۔ اور ایک گروہ ان میں سے بیٹھا رہا۔ اور بہت لمبی باتیں کرتا رہا اور نبی ﷺ ان سے شرماتے تھے کہ ان کو کچھ کہیں پھر آپ ﷺ نکلے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں اتاریں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾. [راجع: ٣٥٠٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاَمْرِ بِاِجَابَةِ الدَّاعِيْ اِلٰى دَعْوَةٍ.

باب: دعوت قبول کرنے کا بیان۔

(٣٥٠٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا)). [بخاري: ٥١٧٣؛ ابوداود: ٣٧٣٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور آئے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٥١٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيُجِبْ)) قَالَ خَالِدٌ: فَاِذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يُنَزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بلایا جائے کوئی تم میں کا ولیمہ کی طرف تو چاہیے کہ قبول کرے۔“ راوی نے کہا: عبیداللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد لیتے ہیں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ دعوت کھانے کی بفتح دال ہے اور دعوت نسب کی بکسر دال۔ یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت میں جانا مامور بہ تو بالاتفاق ہے مگر یہ امر وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے، اس میں اختلاف ہے اور اصح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض عین ہے ہر شخص پر جس کو دعوت دی جائے۔ مگر اتنا ہے کہ حاضری وہاں کی معاف ہو سکتی ہے بسبب ان عذروں کے جو لوگ مذکور ہوں گے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے۔ یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتیں جو اس کے سوا ہیں ان میں دو قول ہیں۔ اور یہ کہ وہ بھی مثل ولیمہ کے ہیں دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اس کا استحباب سے بڑھ کر نہیں۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اتفاق علما کا اس پر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اس کے سوا میں امام مالک رحمہ اللہ اور جمہور کا قول ہے کہ اجابت اس کی واجب نہیں اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا سوا اس کے اور یہی قول ہے بعض سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب ساقط ہوتا ہے یہ ہیں کہ مال میں داعی کے شبہ ہو یا خاص اغنیا کی دعوت ہو یا وہاں کوئی شخص ایسا ہو جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے ہم نشینی اس کے دین میں ضرر کرتی ہو یا داعی نے اس لیے دعوت دی ہو کہ اس سے کسی ظلم پر مدد لے یا وہاں کوئی منکر ہو جیسے خمر وغیرہ یا ناچ رنگ یا فرش حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذروں سے دعوت کا قبول نہ کرنا روا ہے اور ایسے ہی نہ ان دعوتوں کا قبول کرنا ضروری ہے جن میں کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتوں کا حرام ہے جن میں نذر غیر اللہ ہو جیسے گیارہویں بڑے پیر کی یا توشہ عبدالحق کا یا کندوری کہ ان میں اکثر نذر غیر اللہ ہوتی ہے۔

(٣٥١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى وَلِيْمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ)). [ابن ماجه: ١٩١٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ولیمہ نکاح کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥١٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ)). [ابوداود: ٣٧٣٨]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ جاؤ تم دعوت میں جب بلائے جاؤ۔“

○ ○ ○ ○

(٣٥١٣) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ)) [راجع: ٣٥١٢]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ ”جب بلائے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٥١٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْنَحْوِهِ فَلْيُجِبْ)). [راجع: ٣٥١٢]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ جب تمھیں شادی یا ایسی ہی کسی دعوت پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہیے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥١٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ [بْنِ عُمَرَ] رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)). [ترمذی: ١٠٩٨]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جاؤ تم دعوت میں جب بلائے جاؤ۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥١٦) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ. [بخاری: ٥١٧٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ۔'' اور عبداللہ رضی اللہ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ دار ہوں۔

○ ○ ○ ○

(٣٥١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوْا)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھر کی طرف، تو بھی قبول کرو۔''

فائدہ۔ یعنی کھانا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضروری ہے مگر حلال کا ہو۔

(٣٥١٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى ((إِلَى طَعَامٍ)). [ابوداود: ٣٧٤٠]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بلایا جائے کوئی کھانے کی طرف تو آئے۔ پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے۔'' اور ابن مثنیٰ کی روایت میں کھانے کا لفظ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کھانے کا اختیار ہے۔

(٣٥١٩) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع: ١٧٥١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کرے۔ اگر روزے سے ہے تو دعا کرے اور نہیں تو کھائے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ فَلْيُصَلِّ کے معنی بعض نے یہی کیے ہیں کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعض نے کہا کہ نماز پڑھے یعنی نفل کہ صاحب خانہ کے گھر میں برکت ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٥٢١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهِ الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْمَسٰكِيْنُ فَمَنْ لَّمْ يَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ . [بخاري: ٥١٧٧؛ ابوداود: ٣٧٤٢؛ ابن ماجه: ١٩١٣]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں تو جو دعوت میں نہ حاضر ہوا اس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٢٢) عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: يَا اَبَا بَكْرٍ! كَيْفَ هٰذَا الْحَدِيْثُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِيَآءِ؟ فَضَحِكَ فَقَالَ: لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِيَآءِ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ اَبِیْ غَنِيًّا فَاَفْزَعَنِیْ هٰذَا الْحَدِيْثُ حِيْنَ سَمِعْتُ بِهٖ فَسَاَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِیَّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [راجع: ٣٥٢١]

سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کھانوں سے کھانا امیروں کا ہے؟ سو وہ ہنسے اور انہوں نے کہا کہ وہ کھانا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تھے، اس لیے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی ہوئی، جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن اعرج نے کہا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کھانا اس ولیمہ کا ہے پھر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنی جو اوپر گزری کہ جس کی طرف امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٢٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٢٤) عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَالِكَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٢٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم قَالَ: ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيْهَا وَيُدْعٰى اِلَيْهَا مَنْ يَّاْبَاهَا وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بدتر طعام اس طعام ولیمہ کا کہ جو اس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو بلاتے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔“

فائدہ: یعنی ایسے لوگوں کو بلاتے نہیں جن کو جھوٹوں بلائیں بچوں آئیں اور ایسوں کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جو آنے میں سونخرے لاتے ہیں ناک بھوں چڑھاتے ہیں تو مفت کھانا کھاتے ہیں اور احسان جتاتے ہیں۔

بَابٌ لَاتَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلٰثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَيَطَاُهَا ثُمَّ يُفَارِقُهَا وَتَنْقَضِیْ عِدَّتُهَا

باب: طلاق ثلاثہ کا بیان۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٥٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِیْرِ رضی اللہ عنہ وَاِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتّٰى تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ)) قَالَتْ: وَاَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَهٗ وَخَالِدٌ بِالْبَابِ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهٗ فَنَادٰى یَا اَبَا بَكْرٍ! اَلَا تَسْمَعُ هٰذِهٖ مَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاری: ٢٦٣٩؛ ترمذی: ١١١٨؛ ابن ماجه: ١٩٣٢]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رفاعہ کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے سوا کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جماع نہیں ہے) سو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرائے (اس کی بات پر کہ شرم کی بات کیسی بے تکلفی سے کہتی ہے) اور فرمایا: ''کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کبھی نہ ہوگی جب تک تو اس شوہر کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت جماع نہ چکھے۔'' جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس تھے اور خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں، سو خالد رضی اللہ عنہ نے پکارا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ سنتے نہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کیا پکار رہی ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٥٢٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ! مَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ ((لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي اِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ)) وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ: فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٥٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ. [بخاری: ٦٠٨٤؛ نسائی: ٣٤٠٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو انھوں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دی ہیں۔ باقی حدیث وہی ہے جو اوپر گزر ری ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٢٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا اٰخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا اَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ: ((لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا)).

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دے دی (یعنی تین طلاق مغلظہ) اور پھر اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ اور اس نے بھی طلاق دے دی قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگئی یعنی اس سے نکاح کر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں جب تک اس کا شہد نہ چکھے۔'' یعنی شوہر ثانی کا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٥٣٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [بخاری: ٥٢٦٥]

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَاَرَادَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ)). [بخاری: ٥٢٦١؛ نسائی: ٣٤١٢]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دی اپنی عورت کو تین بار اور اس عورت سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اس کو طلاق دی قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے نکاح کرے اور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پالے جیسے شوہر اول نے پائی تھی۔''

فائدہ: یہی مذہب ہے جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اور جو ان کے بعد گزرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اس نے دوسرے سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں آ سکتی اور جو قول اس کے خلاف ہے شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث مخصوص ہیں آیت ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ کے۔

(٣٥٣٢) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. [راجع: ٣٥٣١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَقُوْلَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ.

باب: جماع کے وقت کی دعا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٥٣٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمَّ! جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا)). [بخاری: ١٤١، ٣٢٧١، ٣٢٨٣، ٥١٦٥، ٦٣٨٨، ٧٣٩٦؛ ابوداود: ٢١٦١؛ ترمذی: ١٠٩٢؛ ابن ماجه: ١٩١٩]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے مارزقتنا تک کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ! بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٣٥٣٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ ((بِسْمِ اللّٰهِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ ((بِسْمِ اللّٰهِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ)). [راجع: ٣٥٣٣]

مضمون وہی ہے مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہوں میں کہ انہوں نے بسم اللہ کہا ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّرَآئِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ .

باب: آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ دبر میں۔

(٣٥٣٥) عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾. [٢/ البقرة:٢٢٣] [ابن ماجه: ١٩٢٥]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے (کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اس پر یہ آیت اتری کہ ”عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو۔“ (یعنی آؤ کھیتی میں اور کنوئیں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اگے نہ وہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

(٣٥٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ يَهُوْدَ كَانَتْ تَقُوْلُ إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ: فَأُنْزِلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾.

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۵۳۷) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِنْ شَآءَ مُجَبِّيَةً وَاِنْ شَآءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ اَنَّ ذٰلِكَ فِيْ صِمَامٍ وَاحِدٍ . [بخاری: ٤٥٢٨؛ ابوداود: ٢١٦٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنی قبل میں۔

فائدہ۔ ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کھیتی میں آؤ'' اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے جن کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سوا قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر میں اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں۔ اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا .

باب: اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے۔

(۳۵۳۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَآئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ)). [بخاری: ٥١٩٤]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اس کو لعنت کرتے رہتے ہیں صبح تک۔''

فائدہ۔ یعنی بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لیے کہ شوہر کو حالت حیض میں بھی ناف کے اوپر تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پھر اس کے بچھونے سے جدا رہنا کیا معنی۔

(۳۵۳۹) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((حَتّٰى تَرْجِعَ)).

شعبہ سے یہی مضمون مروی ہے اس میں ہے کہ ''لعنت کرتے ہیں اس کو فرشتے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچھونے پر آئے۔''

(۳۵٤۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهَا فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ وہ اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر اس پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ میں رہتا ہے جب تک وہ اس عورت سے راضی نہ ہو۔''

(۳۵٤۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر اور وہ نہ آئے اور مرد غصے رہے اس پر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اس پر صبح تک۔''

[بخاری: ۳۲۳۷، ۵۱۹۳؛ ابوداود: ۲۱٤۱]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ .

باب: عورت کا بھید کھولنا حرام ہے۔

(٣٥٤٢) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)). [ابوداود: ٤٨٧٠]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے۔''

(٣٥٤٣) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)) وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((إِنَّ أَعْظَمَ)). [راجع: ٣٥٤٢]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اس کا بھید کھول دے۔'' (یعنی یہ امانت میں خیانت کی)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کے وقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانبین سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات ناموزوں اور سکنات ناز مشحون ظہور میں آتے ہیں ان کا افشا کرنا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ .

باب: عزل کا بیان۔

(٣٥٤٤) عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ؟ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا سَتَكُونُ)). [بخاری: ٢٢١٩، ٢٥٤٢، ٤١٣٨، ٧٤٠٩، ٦٦٠٣، ٥٢١٠؛ ابوداود: ٢١٧٢]

ابو محیریز نے کہا کہ میں اور ابو صرمہ دونوں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول اللہ ﷺ کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے جہاد کیا ہے آپ ﷺ کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنی جسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں) اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عورتوں کو قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم ان سے نفع بھی اٹھائیں (یعنی صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنی انزال باہر کریں) تاکہ حمل نہ ہو پھر ہم نے کہا کہ ہم ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے؟ پھر ہم نے پوچھا آپ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنی اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔''

(٣٥٤٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

[راجع: ٣٥٤٤]

(٣٥٤٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ فَقَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا: ((وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ مَامِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ)). [راجع: ٣٥٤٤]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو کچھ عورتیں قیدی ملیں اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ کرتے ہی رہو گے؟ تم یہ کرتے ہی رہو گے؟ تم یہ کرتے ہی رہو گے؟ اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک ضرور پیدا ہو جائے گی۔“

○ ○ ○ ○

(٣٥٤٧) عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)).

ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اگر عزل نہ کرو تو کچھ حرج نہیں ہے اس لیے کہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔“ (یعنی حمل ہونا نہ ہونا)

○ ○ ○ ○

(٣٥٤٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَزْلِ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)) وَفِي رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٤٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: ((لَا عَلَيْكُمْ أَلَّاتَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)) قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَوْلُهُ ((لَا عَلَيْكُمْ)) أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ.

[نسائی: ٣٣٢٧]

مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا اور محمد (ابن سیرین) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمانے سے کہ ”کچھ حرج نہیں ہے اگر عزل نہ کرو“ نہی نکلتی ہے (یعنی نہ کرنا اولیٰ ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٥٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتّٰى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((وَمَاذَاكُمْ؟)) قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ

عبدالرحمٰن بن بشر انصاری نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ کیوں کرتے ہو؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور دودھ پلاتی ہے وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ: ((فَلَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَاِنَّمَا هُوَالْقَدَرُ)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَكَانَ هٰذَا زَجْرٌ.

[راجع: ٣٥٤٩]

ڈرتا ہے کہ اسے حمل ہو جائے اور کسی کے پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اسے حمل ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مضائقہ ہے عزل نہ کرو؟ اس لیے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے۔'' ابن عون نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اس میں جھڑکنا ہے عزل کرنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٥١) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ.

[راجع: ٣٥٤٩]

کہا مسلم رحمہ اللہ نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے سلیمان نے، ان سے حماد نے، ان سے ابن عون نے اور ابن عون نے کہا کہ بیان کی میں نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبدالرحمٰن بن بشر کی یعنی حدیث عزل کی تو انہوں نے کہا: مجھ سے بھی روایت کی عبدالرحمٰن بن بشر نے یہی حدیث۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٥٢) عَنْ مَعْبَدِبْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْنَا لِاَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ اِلٰى قَوْلِهِ ((الْقَدَرُ)).

معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں؟ تو انہوں نے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٥٣) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ؟۔ وَلَمْ يَقُلْ: فَلَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا)) . [بخاري: ٧٤٠٩ تعليقًا؛ ابوداود: ٢١٧٠؛ ترمذي: ١١٣٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور ﷺ کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا: ''کیوں کرتے ہو؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ نہ کرو اس لیے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اسے پیدا نہ کرے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جس کو پیدا ہونا ہے وہ ضرور ہوگا تم چاہے ہزار عزل کرو۔

(٣٥٥٤) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: ((مَامِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمام پانی سے منی کے لڑکا بنتا ہے (یعنی ایک قطرہ بھی پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے پھر تم کہاں تک بچو گے) اور جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔''

(٣٥٥٥) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ ... ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ بِمِثْلِهِ.

○ ○ ○ ○

(٣٥٥٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: ((اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَ لَهَا)) فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ: ((قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَلَهَا)). [ابوداود: ٢١٧٣]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اس لیے کہ آجائے گا جو اس کی تقدیر میں آنا لکھا ہے۔'' پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے پہلے ہی خبر دی تھی کہ اسے آجائیگا جو اس کی تقدیر میں ہوگا۔''

(٣٥٥٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ جَارِيَةً لِيْ وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا اَرَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى)) قَالَ: فَجَآءَ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِيْ كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)).

وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول۔''

فائدہ: یعنی میں نے جو بات کہی تھی وہی ہوئی یہ اللہ کی بزرگی کی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے نہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا۔

(٣٥٥٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَي النَّبِيِّ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ.

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٥٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّانَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ زَادَ اِسْحَاقُ: قَالَ سُفْيَانُ: لَوْكَانَ شَيْئًا يُنْهٰى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْاٰنُ. [بخاری: ٥٢٠٨؛ ترمذی: ١١٣٧؛ ابن ماجہ: ١٩٢٧]

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اترتا تھا اور اسحق کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سفیان نے کہا کہ اگر عزل برا ہوتا تو قرآن میں اس کی نہی اترتی۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٦٠) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے۔

(٣٥٦١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو خبر پہنچی اور منع نہیں کیا ہم کو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فائدہ: غرض ان روایتوں سے جواز مع الکراہت ثابت ہوا عزل کا اور کراہت اس لیے ہے کہ اس میں ضائع کرنا ہے نطفہ کا۔

بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ.

باب: جو عورت قیدی، حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان۔

(٣٥٦٢) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا؟)) فَقَالُوا: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ)) .

[ابو داود: ٢١٥٦]

ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ گزرے ایک خیمہ کے دروازے پر اور وہاں ایک عورت کو دیکھا کہ قریب جننے کے ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ شاید وہ شخص اس سے ارادہ جماع کا رکھتا ہے۔“ (یعنی جس کے پاس ہے) لوگوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کروں جو لعنت قبر تک اس کے ساتھ رہے وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں اور اس لڑکے کو غلام کیسے بنا دے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں۔“

فائدہ: یعنی جب یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑکا پیدا ہو گیا تو اب شبہ رہا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے جس کی قید میں ہے یا اس کافر کا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے پیشتر پھر بر تقدیر یکہ وہ لڑکا اس مسلمان کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور بر تقدیر یکہ وہ کافر کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اس لیے کہ ان میں قرابت نہ ہوئی اور اس صورت میں اس لڑکے سے خدمت لینا غلاموں کی طرح روا ہوگا تو اس صورت میں اگر اس نے اس کو لڑکا بنایا اور وارث کیا تو غیر کا لڑکا اپنا وارث کر لیا اور اس صورت اولیٰ میں اگر غلام بنایا اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور اپنے فرزند کو غلام بنایا غرض اس خرابی سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ تا وضع حمل اس سے صحبت حرام ہے کہ کسی کا لڑکا کسی کو نہ لگ جائے۔

کہا مسلم رحمہ اللہ نے اور یہی روایت بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے، ان سے یزید نے اور کہا مسلم رحمہ اللہ نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے، ان سے ابوداؤد نے، ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی سند سے۔

(٣٥٦٣) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٣٥٦٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ .

باب: غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں۔

(٣٥٦٤) عَنْ جُدَامَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ)) وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ: عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَ مُسْلِمٌ: وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيٰى بِالدَّالِ

جدامہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے: ”میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔“ مسلم نے فرمایا کہ دال بے نقطہ کے دال سے صحیح ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

غَيْرِ مَنْقُوطَةٍ . [ابوداود: ۳۸۸۲؛ ترمذی: ۲۰۷٦؛ ۲۰۷۷؛ نسائی: ۳۳۲٦؛ ابن ماجہ: ۲۰۱۱]

○ ○ ○ ○

فائدہ: غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور اگر حمل ہو جاتا ہے تو دودھ بیوی ہو جاتا ہے اور لڑکا اس کے پینے سے دبلا اور نحیف ہوتا ہے مگر آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا اس لیے کہ ضرر اس کا یقینی نہیں ہے چنانچہ فارس و روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی ہے کہ غریب کہاں تک صبر کرے۔

(٣٥٦٥) عَنْ جُدَامَةَ ﷺ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَاهُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا)) ثُمَّ سَئَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ)) زَادَ عُبَيْدُاللّٰهِ فِي حَدِيْثِهِ عَنِ الْمُقْرِيِّ [وهي]: ﴿وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ﴾ . [۸۱/ التكوير: ۸] [راجع: ۳۵٦٤]

جدامہ ؓ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضور ﷺ سے عزل کو تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ یہ وأد خفی ہے۔" عبید اللہ کی روایت میں ہے مقری سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہی ہے وہ موؤدہ جس کا سوال ہوگا قیامت میں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: واد کے معنی لڑکی کو زندہ گاڑ دینا جیسا جاہلان عرب کا دستور تھا۔ موؤدہ وہی زندہ گاڑی ہوئی لڑکی ہے تو آپ ﷺ نے عزل کو واد فرمایا اس لیے کہ وہ بھی گویا ضائع کرتا ہے اولاد کا اس لیے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے کوئی کچے تخم کا ضائع کرنا شجر کا ضائع کرنا ہے۔

(٣٥٦٦) عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيْلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((الْغِيَالِ)). [راجع: ۳۵٦٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٦٧) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا اَوْعَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْكَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ)) وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: ((اِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا مَاضَارَّ ذٰلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّوْمَ))

سعد ؓ نے کہا کہ ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیوں؟" اس نے کہا کہ میں اس کے بچے سے خوف کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس اور روم کو بھی ضرر ہوتا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الرِّضَاعِ

دودھ پلانے کے مسائل

بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

باب: جو رشتے سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہونے کا بیان۔

(٣٥٦٨) عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُرَاهُ فُلَانًا)) لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْكَانَ فُلَانٌ حَيًّا۔ لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ۔ دَخَلَ عَلَيَّ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ)).

[بخاري: ٢٦٤٦، ٣١٠٥، ٥٠٩٩؛ نسائي: ٣٣١٣]

عمرہ کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف رکھتے تھے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی آپ ﷺ کے گھر پر اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے۔'' رضاعی چچا حفصہ رضی اللہ عنہا کا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر فلاں شخص (یعنی میرا چچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ہاں! رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے''۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٦٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ [لِي] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)). [راجع: ٣٥٦٨]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد کیا کہ ''جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔''

(٣٥٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. [راجع: ٣٥٦٩]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الرَّضَاعَةِ مِنْ مَاءِ الْفَحْلِ.

باب: رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۳۵۷۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَآءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ: فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهُ عَلَيَّ. [بخاري: ۵۱۰۳؛ نسائي: ۳۳۱۶]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہا: افلح ابوالقعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ ان کا رضائی چچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا تھا۔ سو میں نے اسے نہ آنے دیا پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ آئے میں نے آپ ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے آنے دوا پنے پاس۔

○ ○ ○ ○

(۳۵۷۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَتَانِيْ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ بْنُ اَبِيْ قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ: اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ لَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ: ((تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ)). [نسائي: ۳۳۱۷؛ ابن ماجه: ۱۹۴۸]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے پاس آئے افلح بن ابوالقعیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے تھوڑا پلایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے دونوں ہاتھ میں یا فرمایا داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔''

فائدہ۔ یہ فرمانا غصہ اور بددعا کی راہ سے نہیں بلکہ عرب کی بول چال ہے جیسے یہاں نادان بے عقل کسی کو کہہ دیتے ہیں۔

(۳۵۷۳) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ جَآءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ رضی اللہ عنہ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ اَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اٰذَنُ لِاَفْلَحَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَآءَنِيْ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ قَالَ: قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِئْذَنِيْ لَهُ)) قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ: حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ افلح بھائی ابوالقعیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول حجاب کے۔ اور ابوالقعیس ان کے رضائی باپ تھے (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں افلح کو اجازت نہ دوں گی جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول اللہ ﷺ سے اس لیے کہ ابوالقعیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا ہے۔ پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ابوالقعیس کے بھائی آئے تھے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو میں نے برا جانا کہ ان کو اجازت دوں جب تک کہ آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دو۔'' عروہ نے کہا کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان سب احادیث کی نظر سے امت کا اجماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیتا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے۔ یعنی دودھ پلانے والی۔ دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور ان میں نکاح ابدا حرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو دیکھنا اس کا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) وہ لڑکے کی وارث نہیں ہوتی ۔ نہ لڑکا اس کا وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل ماں کے اور نہ لڑکے کی گواہی اس پر سے روکی جاتی ہے اور نہ رضائی ماں سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودھ کے بچے کو مار ڈالے۔ غرض ان حکموں میں وہ دونوں مثل اجنبی کے ہیں۔ اور اسی طرح اجماع ہے کہ حرمت نکاح کی پھیل جاتی ہے مرضعہ اور اولاد رضیع میں اور رضیع اور اولاد مرضعہ میں اور اس حکم میں وہ رضیع گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور اسی طرح مرضعہ کا شوہر جس کی صحبت سے یہ دودھ ہوا تھا خواہ شوہر نکاحی ہو یا ملک یمین کی راہ سے وہ رضیع کا باپ ہو جاتا ہے یہی مذہب ہے کافہ علما کا اور اس کی اولاد رضیع کی بھائی، بہن ہو جاتی ہے اور مرضعہ کے شوہر کے بھائی رضیع کے چچا ہو جاتے ہیں اور اس کی بہن رضیع کی پھوپھیاں ہو جاتی ہیں اور اولاد رضیع کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہو جاتی ہے۔ اور خاص اس میں اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارے خلاف کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ حرمت رضاع کی نہیں ثابت ہوتی رضیع اور شوہر مرضعہ کے بیچ میں اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے استدلال کیا ﴿وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ سے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا اور بیٹی اور پھوپھی کا جیسے نسب میں ذکر کیا ہے۔ اور جمہور نے احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہریہ کو جواب دیا ہے کہ اگرچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا مگر اس کے نبی ﷺ نے تصریح کر دی اور نبی مبین ہے احکام کا جیسے قرآن مبین ہے۔

کہا مسلم رحمہ اللہ نے اور روایت کی ہم سے زہیر نے، ان سے یحییٰ قطان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے، ان سے بشر نے، ان سب نے روایت کی شعبہ سے اور کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے، ان سے علی بن مسہر نے، ان سے سعید نے، ان دونوں سے قتادہ نے ہمام کی سند سے مگر شعبہ کی حدیث وہیں تک ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میری رضائی بھتیجی ہے۔'' اور سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور بشر کی روایت میں یہ ہے کہ سنا میں نے جابر بن زید سے۔

(۳۵۷٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ رضی اللہ عنہ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ ((فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ)) وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ رضی اللہ عنہ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمہارا چچا ہے تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔'' اور ابوالقعیس شوہر تھے اس عورت کے جس نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

○ ○ ○ ○

(۳۵۷٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ)) قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ: ((إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ)). [ترمذی: ۱۱٤۸]

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے رضائی چچا آئے اور آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کر لوں۔ جب نبی اکرم ﷺ آئے تو میں نے کہا کہ میرے رضائی چچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے تھے تو میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا چچا تیرے پاس آ سکتا ہے۔'' میں نے کہا: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمہارا چچا ہے تمہارے پاس آ سکتا ہے۔''

(۳۵۷٦) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٥٧٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ.

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامٌ: إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبَرْتُهُ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَهَلَّا أَذِنْتِ لَهُ؟ تَرِبَتْ يَمِينُكِ أَوْ يَدُكِ)). [نسائي: ٣٣١٤]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جن کی کنیت ابوالجعد تھی، سو میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ ہشام نے کہا: ابوالجعد ابوالقعیس ہی ہیں۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ان کو کیوں نہ آنے دیا تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا فرمایا ہاتھ میں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٥٧٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَأَخْبَرَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهَا: ((لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)). [بخاري: ٣٥٧٩]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا انہوں نے آنے کی اجازت چاہی اور میں نے ان سے پردہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان سے پردہ نہ کرو اس لیے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِنِّي عَمُّكِ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ)). [راجع: ٣٥٧٩]

اس سند سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

باب: رضاعی بھتیجی کی حرمت کا بیان۔

(٣٥٨١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا؟ فَقَالَ: ((وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)). [نسائي: ٣٣٠٤]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت اور خواہش رکھتے ہیں قریش کی عورتوں کی اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے؟'' انہوں نے عرض کی کہ ہاں بیٹی حمزہ رضی اللہ عنہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ مجھے حلال نہیں اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی۔''

(٣٥٨٢) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٥٨١]

○ ○ ○ ○

(٣٥٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ)). [بخاري: ٢٦٤٥، ٥١٠٠؛ نسائي: ٣٣٠٥، ٣٣٠٦؛ ابن ماجه: ١٩٣٨]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ نکاح کریں حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مجھے حلال نہیں کہ وہ میری بھتیجی ہے رضائی اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥٨٤) عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَاءً غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)) وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ ((وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ. [راجع: ٣٥٨٣]

مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اس طرح آئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٨٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَيْنَ أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ؟ أَوْقِيلَ: أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: ((إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)).

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ کو حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے؟ یا کہا گیا کہ آپ ﷺ کیوں نہیں پیغام دیتے حمزہ کی صاحبزادی کو؟ تو فرمایا: ''کہ حمزہ میرے رضائی بھائی ہیں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَأُخْتِ الْمَرْأَةِ.

ربیبہ (بیوی کی بیٹی) اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان۔

(٣٥٨٦) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: ((أَفْعَلُ مَاذَا؟)) قُلْتُ: تَنْكِحُهَا قَالَ: ((أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟)) قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے کہا: نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ میری بہن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نہیں چاہتے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ پھر میں کیا کروں؟'' میں نے کہا: آپ ﷺ ان سے نکاح کریں (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے) تب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ اُخْتِي قَالَ: ((فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ)) قُلْتُ: فَاِنِّي اُخْبِرْتُ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ((بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ)). [بخاری: ۵۱۰۱، ۵۱۰۶، ۵۱۰۷، ۵۱۲۳، ۵۳۷۲؛ نسائی: ۳۲۸٤، ۳۲۸۵، ۳۲۸٦، ۳۲۸۷؛ ابن ماجه: ۱۹۳۹]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟'' میں نے کہا کہ میں اکیلی تو آپ ﷺ کے نکاح میں ہوں میری بہن نہیں اور دوست رکھتی ہوں جو خیر میں میرے ساتھ شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ وہ مجھے حلال نہیں ہے۔'' میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے پیغام دیا ہے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی؟'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ وہ میری گود میں پرورش نہ پاتی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی۔ اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعت سے اور دودھ پلایا ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو یعنی (ابوسلمہ کو) ثویبہ رضی اللہ عنہا نے سو تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا مجھے پیغام نہ دیا کرو۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری رحمہ اللہ نے کہ ربیبہ جب تک اس کی ماں کے شوہر کی گود میں پرورش نہ پائے تب تک حرام نہیں یعنی اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اس شوہر ثانی نے اس کو پرورش نہیں کیا تو وہ لڑکی اسے حلال ہے مگر مذہب تمام علما کا اس کے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت ربیبہ کے قائل ہیں خواہ شوہر ثانی نے اسے پرورش کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اور جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ﴾ ''اور حرام ہیں تم پر وہ لڑکیاں تمہاری بیبیوں کی جن کو تم نے اپنی گود میں پالا ہے۔'' اس کا جواب ان سب علما نے یہ دیا ہے کہ یہ قید فی حجورکم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونوں کو شامل ہے خواہ حجور میں ہوں یا نہ ہوں جیسے ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ﴾ ''اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے۔'' کہ قید مِنْ اِمْلَاقٍ کی باعتبار اکثر احوال کے ہے عرب کے لوگ مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ جب املاق کا خوف نہ ہو تب قتل روا ہے اور ثویبہ لونڈی تھی ابی لہب کی کہ اس نے قبل حلیمہ سعدیہ کے جناب رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ ان لوگوں کو اس وقت تک جمع کرنا دو بہنوں کا معلوم نہ تھا کہ حرام ہے اور اسی طرح ربیبہ کی معلوم نہ تھی اور اسی طرح جس نے ترغیب دی بنت حمزہ کے نکاح کی آپ کو۔ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ رضاعی بھتیجی حرام ہے یا معلوم نہ تھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں اور دونوں نے ایک انا کا دودھ پیا ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(۳۵۸۷) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً [راجع: ۳۵۸٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۵۸۸) عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! انْكِحْ اُخْتِي عَزَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ)) فَقَالَتْ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَاِنَّا نَتَحَدَّثُ

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا کہ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ''کہ کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے؟'' تو انھوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! میں آپ کے لیے مخل ہونے والی نہیں ہوں اور زیادہ پسند کرتی ہوں یہ بات کہ خیر میں کسی غیر کے بجائے میری بہن شریک ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ یہ میرے لیے جائز نہیں ہے۔'' تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ((أَبِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)) [راجع: ٣٥٨٦]

باتیں کر رہے تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے؟'' انھوں نے کہا ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میری گود میں میری ربیبہ نہ ہوتی تو بھی وہ مجھ کو حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے اس لیے تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کرو۔''

(٣٥٨٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْهُ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ. [راجع: ٣٥٨٦]

وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت میں عزہ کا نام مذکور ہے اور کسی میں نہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ .

باب: ایک یا دو بار دودھ چوسنے کا بیان۔

(٣٥٩٠) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)). [ابوداود: ٢٠٦٣؛ ترمذی: ١١٥٠؛ نسائی: ٣٣١٠؛ ابن ماجه: ١٩٤١]

سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥٩١) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)).

قَالَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.

[نسائی: ٣٣٠٨؛ ابن ماجه: ١٩٤٠]

ام فضل ؓ نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ میں نے اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥٩٢) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ؓ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ ؓ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: ((لَا)).

[راجع: ٣٥٩١]

ام فضل ؓ نے کہا کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٣٥٩٣) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ؓ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ

ام فضل ؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار یا دو بار چوسنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّةُ اَوِ الْمَصَّتَانِ)). [راجع: ٣٥٩١]

سے حرمت نہیں ہوتی۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٩٤) عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحٰقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ ((اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّتَانِ)) وَاَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ: ((وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ)). [راجع: ٣٥٩١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٩٥) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)) [راجع: ٣٥٩١]

الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٩٦) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رضی اللہ عنہا سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ؟ فَقَالَ: ((لَا)). [راجع: ٣٥٩١]

ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ نہیں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ.

باب: پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان۔

(٣٥٩٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

[ابو داود: ٢٠٦٢؛ ترمذی: ١١٥٠؛ نسائی: ٣٣٠٧؛ ابن ماجه: ١٩٤٤]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعات کی قرأت آخر وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا حضور کی وفات سے بہت قریب تھا۔ اس لیے اس کے نسخ کی کیفیت کسی کو نہ معلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے نسخ کے پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیے۔ اور نسخ تین قسم کا ہے: ایک یہ کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ تلاوت منسوخ ہو جائے نہ حکم مثال اول کی عشر رضعات معلوم ہے کہ حکم اور تلاوت اس کی دونوں منسوخ ہو گئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور اسی طرح ہے ''اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا'' کہ حکم رجم باقی ہے اور تلاوت اس آیت کی منسوخ اور تیسری قسم یہ ہے کہ حکم اس کا منسوخ ہو جائے اور تلاوت اس کی باقی رہے۔ اور یہ بھی قرآن میں بہت ہے۔ اور اسی قسم سے ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ﴾ الآیۃ کہ حکم اس کا منسوخ ہے اور تلاوت باقی اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علما کا قول ہے کہ ایک بار میں بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو ابن منذر نے حضرت علی، ابن مسعود، ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم، عطاء، طاؤس، ابن مسیب، حسن، زہری، قتادہ، حکم، حماد، مالک، اوزاعی، ثوری اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے اور ابوثور، ابوعبید، ابن منذر اور داؤد رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم میں نہیں۔ اب سنو کہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث ((المصة والمصتان)) کے جواب دیے ہیں وہ جواب محض ضعیف اور مردود ہیں۔ اور صحیح یہی ہے کہ عدد کا شرط ہونا ضروری ہے۔ (النووی بالاختصار)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٥٩٨) عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ. قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ.

عمرہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ تب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دس بار دودھ چوسنا اترا۔ پھر پانچ بار چوسنا اترا۔

○ ○ ○ ○

(٣٥٩٩) وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

باب رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ.

باب: بڑی عمر کی رضاعت کا بیان۔

(٣٦٠٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ رضي الله عنها بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ. وَهُوَ حَلِيفُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرْضِعِيهِ)) قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ)) زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[نسائی: ٣٣٢٠؛ ابن ماجه: ١٩٤٣]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ میں کچھ خفگی پاتی ہوں جب سالم میرے گھر آتا ہے اور وہ ان کا حلیف ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔“ انہوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے۔“ اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمرو کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہنسے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٠١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رضي الله عنه كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي بِنْتَ سُهَيْلٍ رضي الله عنها النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ رضي الله عنه مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ)) فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں۔ (یعنی ابوحذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل میں اس سے کراہت ہے۔ سو فرمایا ان سے نبی ﷺ نے کہ ”تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو ابوحذیفہ کے دل میں ہے جاتی رہے۔“ پھر وہ لوٹ کر آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ رضي الله عنه [نسائي: ٣٣٢٢، ٣٣٢٣]

نے اس کو دودھ پلا دیا اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی کراہت جاتی رہی۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ رضي الله عنها بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ سَالِمًا- لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ- مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ: ((أَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ)) قَالَ: فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيْبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ رَهْبَتَهُ ثُمَّ لَقِيْتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيْثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ: مَاهُوَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْنِيْهِ. [راجع: ٣٦٠١]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو نبی ﷺ کے پاس آئیں۔ اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہوگئے اور مردوں کی باتیں جاننے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ تم سالم کو دودھ پلا دو“ ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنی ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ میں نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا: اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی ہے (یعنی قاسم کو خبر دی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٦٠٣) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: أَمَالَكِ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَرْضِعِيْهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ)). [نسائي: ٣٣١٩]

زینب، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ کے پاس غلام ایفع (یعنی ایسا لڑکا جو جوانی کے قریب ہے) آتا ہے جس کو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے۔ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہ ﷺ کی پیروی اچھی نہیں اور حالانکہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے، ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔“

(٣٦٠٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: وَاللهِ! مَا تَطِيْبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ: لِمَ؟ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! إِنِّي

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْضِعِيهِ)) فَقَالَتْ: إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ: ((أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ)) فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ. [راجع: ٣٦٠٣]

(٣٦٠٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ: أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ! مَا نَرَى هٰذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِينَا.

[نسائی: ٣٣٢٥؛ ابن ماجہ: ١٩٤٧]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی بیوی فرماتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ کی تمام بیبیاں رضی اللہ عنہن انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پی کر۔ اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ خاص رخصت تھی جناب رسول اللہ ﷺ کی سالم کے لیے اور حضور ﷺ ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

مدت رضاع کا بیان

فائدہ: علما کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور داؤد رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے بالغ کو دودھ پلا دینے سے بھی جیسے ثابت ہوتی ہے لڑکے کو دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انہوں نے اس حدیث سے اور تمام جہاں کے علمانے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ وغیرہم تک اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آج تک یہی کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودھ پلایا جائے مگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے تمام جہان کے علما سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اڑھائی برس تک جب دودھ پلایا جائے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور زفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالک رحمہ اللہ سے دو برس اور کچھ دن مروی ہیں۔ اور جمہور علمانے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ فرماتا ہے: ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ یعنی مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل جو شخص چاہے کہ پوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جمہور نے اس حدیث سے جو مسلم میں آگے آتی ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہے اور تمام احادیث مشہور سے۔ اور حدیث سہلہ رضی اللہ عنہا کو انہوں نے یقیناً خاص جانا ہے سہلہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اور اسی لیے خلاف کیا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تمام ازواج مطہرات نے۔ پس مذہب جماہیر علما کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کی رو سے اور مذہب حنفیہ کا مردود ہے نص قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کی نظر سے مذہب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شاذ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو اس میں قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی برتن میں دودھ دوہ کر پلا دیا ہو اور شاید حضور ﷺ کی بھی یہی مراد ہو اور اس میں چھاتی کے چھونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اس بات کو نووی رحمہ اللہ نے بھی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید چھونا بدن کا بقدر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکھا جیسے حالت بلوغ میں دودھ پینا جائز ہے۔

بَابٌ إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

باب: رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان۔

(٣٦٠٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص تھا تو آپ ﷺ کو ناگوار ہوا اور آپ ﷺ کے چہرے پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ: فَقَالَ: ((اُنْظُرْنَ اِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ)). [بخاري: ٢٦٤٧، ٥١٠٢؛ ابوداود: ٢٠٥٨؛ نسائي: ٣٣١٢؛ ابن ماجة: ١٩٤٥]

یارسول اللہ! کہ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اس لیے کہ دودھ پینا وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو۔'' (یعنی ایام رضاعت میں ہو یعنی دو برس کے اندر)۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٠٧) عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوْا ((مِنَ الْمَجَاعَةِ)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ وَطْئِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الْإِسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهُ بِالسَّبْيِ.

باب: بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور بجرد قید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان۔

(٣٦٠٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [٤/ النسآء:٢٤] اَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ اِذَانْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. [ابوداود: ٢١٥٥؛ ترمذي: ١١٣٢، ٣٠١٦؛ نسائي: ٣٣٣٣]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور وہ لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے اور ان کی عورتیں پکڑ کر لائے سو بعض اصحاب نے رسول اللہ ﷺ کے ان کی صحبت کرنے کو برا جانا۔ اس وجہ سے کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ﴾ یعنی ''حرام ہیں عورتیں شوہروں والیاں مگر جو تمہاری ملک میں آ گئیں۔'' یعنی قید میں کہ وہ تم کو حلال ہیں جب ان کی عدت گزر جائے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ایک حیض آ جائے کہ یقین ہو جائے کہ حمل نہیں ہے تاکہ کسی کا بچہ کسی کو نہ لگ جائے۔

(٣٦٠٩) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: اِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ: اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. [راجع: ٣٦٠٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حنین کے دن ایک سریہ بھیجا اس حدیث میں ﴿اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے بھی تمہارے لیے حلال ہیں اس میں عدت گزرنے کا تذکرہ نہیں۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۶۱۰) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
[راجع: ۳۶۰۸]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۱۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾. [٤/ النساء: ٢٤] [ترمذی: ۱۱۳۲، ۳۰۱۷]

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ عورتیں قید میں ہاتھ لگیں غازیوں کے اوطاس کے دن اور ان کے شوہر تھے (یعنی کفار میں) اور صحابہ ان کی صحبت سے ڈرے سو یہ آیت اتری ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ﴾۔

لونڈی کے استبراء کا بیان۔

فائدہ- اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتیں کفار کی جب غازیوں کے ہاتھ آ جائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا، اب جس کی ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض آ جائے ان سے صحبت بلاتردد و خطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت روا ہے اور معلوم ہوا کہ مذہب شافعی رحمہ اللہ کا اور جو لوگ علما سے ان کے موافق ہیں یہ ہے کہ قیدی عورت بت پرستوں اور ان مشرکوں کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہیں ہے ان سے صحبت روا نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور یہ عورتیں جو غزوۂ اوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکان عرب کی تھیں جو اہل کتاب نہ تھے پس اس لیے ان کی تاویل کرتے ہیں شافعی اور ان کے موافقین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو ان کی صحبت میں تامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا۔ اور اس میں بھی علما کا اختلاف ہے کہ ایک لونڈی ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت روا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ٹوٹ گیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ عام فرمایا ہے۔ اور باقی علما کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص ہے ان ہی عورتوں کے لیے جو قید میں آئی ہوں نہ ان کے لیے جو معرض بیع میں آئیں۔

(۳۶۱۲) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
[راجع: ۳۶۱۱]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابٌ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ.

باب: لڑکا، عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان۔

(۳۶۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونوں نے جھگڑا کیا ایک لڑکے میں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ نام میرے بھائی کا عتبہ بن ابی وقاص ہے اور انہوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ ﷺ اس میں شباہت ملاحظہ فرمالیں۔ اور عبد رضی اللہ عنہ بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے سو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ مشابہ ہے بخوبی عتبہ کے ساتھ اور فرمایا: کہ اے عبد! لڑکا اسی کا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ)) قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ: ((يَا عَبْدُ)) . [بخاري: ٢٢١٨، ٦٧٦٥، ٦٨١٧؛ نسائي: ٣٤٨٤]

جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہ زمعہ کی بیٹی! تم اس سے چھپا کرو۔'' پھر سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ اور محمد بن رمح کی روایت میں یا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ فراش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے صحبت کی جائے خواہ نکاح سے یا ملک یمین سے غرض جب ایسی عورت سے لڑکا ہو ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا شوہر سے یا اس کے مالک سے ممکن ہو تو اسی کا تصور کیا جائے گا۔ اور سب احکام ولد کے اس پر جاری ہوں گے کہ باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو۔ اور وہ مدت جس میں الحاق ممکن ہے چھ ماہ ہیں یعنی جب سے ان دونوں کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک یمین سے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اسی مرد کا تصور کیا جائے جس کے پاس یہ عورت ہے اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے کہ اگر وہ بیوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے۔ اور اس پر اجماع نقل کیا ہے مگر شرط یہ ہے البتہ امکان وطی کا ہو بعد ثبوت فراش کے اور اگر بعد ثبوت فراش کے امکان وطی نہ ہوا مثلاً مرد مغرب میں ہے اور عورت مشرق میں اور کسی نے اپنا وطن نہیں چھوڑا پھر چھ ماہ میں یا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہوگا یعنی اس کا نہ کہلائے گا۔ یہ قول ہے امام مالک اور شافعی اور تمام علما رحمہم اللہ کا مگر ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کا خلاف کیا ہے کہ انہوں نے امکان صحبت کو شرط نہیں رکھا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر میں کافی جانا یہاں تک کہ ان کا قول ہے کہ اگر طلاق دے دی کسی عورت کو عقد کے بعد اور وطی کا ہونا ہرگز ممکن نہ تھا اور وہ عورت چھ ماہ کے بعد جنے تو لڑکا اسی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور لچر ہے اور ظاہر الفساد اور بین البطلان اور اس حدیث میں ان کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ یہ فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ''ولد فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے'' باعتبار غالب احوال کے ہے۔ غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے۔ اور لونڈی امام شافعی رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ اگر مدت تک ملک یمین میں رہے اور مالک اس کا اس سے جماع نہ کرے اور نہ اقرار کرے وطی کا تو لڑکا اس لونڈی کا اس سے ملحق نہ کیا جائے گا۔ اور جب وطی کی وہ فراش ہو گئی پھر اب جو لڑکا ہو گا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا ممکن ہو وہ ملحق کر دیا جائے گا۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لڑکا اس کا آقا سے ملحق نہ ہو گا جب تک ایسا لڑکا نہ ہو کہ وہ مالک اس کو اپنا نہ کہے پھر جب ایسا لڑکا ایک ہو گیا۔ اب جتنی اولاد ہو سب اسی کی سمجھی جائے گی مگر جب وہ کسی کی نفی کر دے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٣٦١٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ)) وَلَمْ يَذْكُرَا ((لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) .

[بخاري: ٢٤٢١؛ ابوداود: ٢٢٧٣؛ نسائي: ٣٤٨٧؛ ابن ماجه: ٢٠٠٤]

زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثوں میں کہا کہ لڑکا فراش کا ہے۔ اور زانی کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث میں عبد بن زمعہ کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو زمعہ سے ملحق کر دیا یہ محمول ہے اس پر کہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عورت فراش تھی زمعہ کی اور یہ ثبوت شاید زمعہ کے اقرار سے ہوا ہو کہ اس نے اپنی زندگی میں کہا ہو۔ یا حضرت کو معلوم ہوا اور اس حدیث میں دلیل ہے شافعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ کی ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر اس لیے کہ زمعہ کا کوئی پہلا فرزند اس لونڈی سے اس لڑکے کے سوا نہیں تھا۔ پس معلوم ہوا کہ شرط ٹھہرانا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کر چکا ہو جیسا قول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا باطل ہے۔

(٣٦١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا بستر والے کا ہے اور زانی کو پتھر۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْحَجَرُ)). [نسائی: ٣٤٨٣]

○ ○ ○ ○

(٣٦١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ [ترمذی: ١١٥٧؛ نسائی: ٣٤٨٢؛ ابن ماجه: ٢٠٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی ایک اور روایت اس سند سے بھی منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ.

باب: قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد میں۔

(٣٦١٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ)). [بخاری: ٦٧٧٠؛ ابوداود: ٢٢٦٨؛ ترمذی: ٢١٢٩؛ نسائی: ٣٤٩٣]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش آئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ اور فرمایا: ''کہ تم نے دیکھا کہ مجزز (یہ نام ہے قیافہ شناس کا) نے ابھی نگاہ کی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی طرف اور کہا: ان لوگوں کے پیر ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی جز ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٣٦١٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)). [بخاری: ٦٧٧١؛ ابوداود: ٢٢٦٧؛ ترمذی: ٢١٢٩؛ نسائی: ٣٤٩٤؛ ابن ماجه: ٢٣٤٩]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن اور خوش تھے۔ اور فرمایا: ''کہ اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر ان کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اس نے کہا: کہ یہ پیر جز ہیں ایک دوسرے کے۔'' (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٦١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ. [بخاری: ٣٧٣١]

مندرجہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٢٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا.

وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجزز قیافہ شناس تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: مازری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کے نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے اس لیے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ بہت کالے تھے اور زید رضی اللہ عنہ گورے اور یہی روایت کیا ہے ابوداوٗد نے احمد بن صالح سے پھر جب اس قیافہ شناس نے کہہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے اور جاہلیت کے لوگ اس کے کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اس لیے کہ ان لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی اور احمد بن صالح کے سوا اور لوگوں نے یوں کہا ہے کہ زید گورے چٹے تھے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی ماں ام ایمن تھیں اور ان کا نام برکت تھا اور وہ حبشیہ سیاہ فام تھی۔ اور قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ برکت بیٹی تھی محصن بن ثعلبہ کی و اللّٰہ اعلم اور علما کا اختلاف ہے قائف کے قول قبول کرنے میں سوا ابوحنیفہ اور ان کے یاروں اور ثوری اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہیں الحاق ولد میں اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور جماہیر علمانے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول ہے کہ لونڈیوں کی اولاد میں معتبر ہے آزاد عورتوں کی اولاد میں معتبر نہیں۔ اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ دونوں میں معتبر ہے اور دلیل امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہی روایت مجزز قائف کی ہے اور یہ ان کے تمام مخالفین پر حجت ہے اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا۔ صاف دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قول کو معتبر جانا۔ اور اتفاق ہے ان لوگوں کا جو قائف کے قول کو معتبر جانتے ہیں۔ اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا قائف کا۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ ایک قول کافی ہے یا دو کی ضرورت ہے صحیح یہی ہے کہ ایک قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اسی پر دال ہے اور یہی قول ہے قاسم مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ دو کا ہونا ضروری ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث ان پر حجت ہے اور ضروری ہے کہ قائف خبردار اور تجربہ کار ہو اور صورت الحاق ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک شخص نے خریدی اور قبل ایک حیض آ جانے کے مشتری نے اس سے صحبت کی۔ اور بائع نے بھی اسی طہر میں صحبت کی تھی اور اس لونڈی کو چھ مہینے پر یا اس سے زیادہ پر لڑکا ہوا مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی صحبت سے۔ اور پھر قائف کی طرف ہم نے رجوع کیا۔ اور اس نے ایک کے ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا اسی کا ہو گیا اور اگر اس کو شک رہا اور دونوں نے اس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہیں تو وہ چھوڑ دیا جائے حد بلوغ تک کہ جدھر میل کرے اسی کا سمجھا جائے اور اگر قائف نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چھوڑ دیا جائے۔ پھر جدھر میل کرے اس کا تصور کیا جائے اور ابوثور رحمۃ اللہ علیہ اور سحنون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ دونوں کا لڑکا تصور کیا جائے گا۔ اور ماجشون اور محمد بن سلمہ نے کہا کہ جس کی شباہت اس میں زیادہ پائی جائے اس کا سمجھا جائے اور جو لوگ قائف کا قول معتبر نہیں جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے ہیں کہ دونوں سے ملحق کیا جائے اور دونوں مرد اس کے باپ تصور کیے جائیں اور یہ قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں تنازع کریں تو بھی وہ دونوں اس کی ماں سمجھی جائیں اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کہ دو مردوں سے تو ملحق کیا جائے مگر عورتیں اگر جھگڑا کریں تو ایک ہی سے ملحق کیا جائے اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان دونوں میں قرعہ ڈال دیا جائے۔

بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ اِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزِّفَافِ.

باب: باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کا بیان۔

(۳۶۲۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ: ((اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِيْ)). [ابوداود: ۲۱۲۲؛ ابن ماجه: ۱۹۱۷]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز ان کے پاس رہے۔ اور پھر فرمایا: ''کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب اپنی عورتوں کے پاس ایک ہفتہ رہوں گا۔ اور پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی۔''

(۳۶۲۲) عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رحمہ اللہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ

ابوبکر، عبدالرحمٰن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور ان کے پاس صبح کی تو فرمایا: ''کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا: ((لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ)) قَالَتْ: ثَلِّثْ. [راجع: ٣٦٢١]

تم اپنے گھر والے کے پاس حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں۔ اور اگر چاہو تو تین روز اور پھر دورہ کروں۔" انہوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے۔

(٣٦٢٣) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ)) [راجع: ٣٦٢١]

ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب نکاح کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور ان کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں تو انہوں نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھہروں اور اس مدت کا حساب رکھوں اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرنا چاہیے اور ثیبہ کے پاس تین دن۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٦٢٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٦٢١]

وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٢٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هٰذَا فِيهِ قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي)). [راجع: ٣٦٢١]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں گا اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔"

(٣٦٢٦) عَنْ أَنَسٍ [بْنِ مَالِكٍ] رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ قُلْتُ: إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ كَذٰلِكَ. [بخاري: ٥٢١٣، ٥٢١٤؛ ابوداود: ٢١٢٤؛ ترمذي: ١١٣٩؛ ابن ماجه: ١٩١٦]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں ثیبہ ہو تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب ثیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اس کے نکاح میں ہو تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد نے کہا: اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی سچ کہا مگر انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے۔

فائدہ: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لیے کہ یہ تین دن مجرا نہ ہوں گے اور خاص ان کے لیے رہیں گے اور حضرت کا پھر جلد ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہ کر آنا ہوگا اور سات روز پسند نہ کیے اس لیے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لائیں گے تو بہت مدت غیبت میں گزر جائے گی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی دلہن کا حق اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر باری ایک دن کی مقرر کر دے اور اگر ثیبہ ہے تو تین دن اور ثیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر باری ایک ایک دن رہے گی اور اگر سات دن رکھے تو اس کی قضا ہوگی یعنی شوہر سات سات دن سب عورتوں کے پاس رہے گا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ان کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحٰق اور ابوثور اور ابن جریر رحمہم اللہ ہیں اور یہی قول ہے جمہور علما کا انہی حدیثوں کی رو سے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس کا خلاف کیا ہے مگر یہ احادیث ان پر رد کرنے کو کافی ہیں۔

(٣٦٢٧) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ

ابوقلابہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کنواری کے پاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٦٢٦]

سات دن رہنا سنت ہے۔ خالد نے کہا: اگر میں چاہتا اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا۔

بَابُ الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اَنْ تَكُوْنَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا .

باب: بیبیوں کی باری کا بیان۔

(٣٦٢٨) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ ﷺ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ: هٰذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى ذٰلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ: اُخْرُجْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِلَى الصَّلٰوةِ وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوتَهُ فَيَجِيْءُ أَبُوْ بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوتَهُ أَتَاهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيْدًا وَقَالَ: أَتَصْنَعِيْنَ هٰذَا؟.

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کی نو بیبیاں تھیں اور آپ ﷺ جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے اور بیبیوں کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ ﷺ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انہوں نے عرض کی کہ زینب ہے سو آپ ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب رضی اللہ عنہا کے بیچ میں تکرار ہونے لگی۔ یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور نماز کی تکبیر ہو گئی۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے قریب سے گزرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نماز کو نکلیے اور ان کے منہ میں خاک ڈالیے اور نبی ﷺ نکلے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب نبی ﷺ نماز پڑھ چکیں گے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آ کر ایسا ویسا خفا ہوں گے پھر جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت سست کہا اور فرمایا: کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی حضور کے آگے چیختی اور آواز بلند کرتی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں۔ اول یہ کہ مستحب ہے شوہر کو کہ ہر ایک کی باری میں اس بیوی کے گھر جائے اور یہی افضل ہے اور اگر اپنے گھر ہر ایک کو باری باری بلا لے تو روا ہے۔ دوسری یہ کہ جس کی باری نہ ہو شوہر کو رات میں اس کے گھر جانا منع ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ مگر بضرورت جیسے سکرات موت ہو یا اور اشد ضرورت۔ تیسری یہ کہ ہاتھ بڑھانا رسول اللہ ﷺ کا اس خیال سے تھا کہ آپ ﷺ نے جانا کہ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جن کی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گھروں میں چراغ نہ تھا پھر جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ وہ نہیں تو ہاتھ کھینچ لیا۔ اس سے تقویٰ اور بندگی حضور کی معلوم ہوئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ایسا اتفاق کبھی بیبیوں کی رضامندی سے ہوتا تھا۔ چوتھی یہ کہ جناب رسالت مآب ﷺ کا حسن خلق اور ملاطفت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ ﷺ نے ان کے آواز بلند کرنے پر عتاب نہ فرمایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا کہ ان کے منہ میں خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہتے ہیں اس بات پر خاک ڈالو۔ پانچویں ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور نظر کرنا ان کا مصالح امور میں۔ چھٹی بات معلوم ہوئی کہ روا ہے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا رفیق کا اپنے افضل سردار کو۔ اور نو بیبیاں رسول اللہ ﷺ کی جن کو چھوڑ کر آپ ﷺ نے وفات فرمائی یہ ہیں۔

[illegible] صفیہ رضی اللہ عنہا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضُرَّتِهَا. باب: اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان۔

(٣٦٢٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر۔ وہ ایک ایسی عورت تھیں کہ ان کے مزاج میں بڑی تیزی تھی پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی سو حضور ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو روز رہتے ایک ان کے دن ایک سودہ رضی اللہ عنہا کے دن میں۔

فائدہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ان کے جسم میں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ ان کی سی تیزی اور حدت میرے مزاج میں ہوتی اور اس میں گویا انہوں نے سودہ رضی اللہ عنہا کا وصف بیان فرمایا اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دے دینا اپنی سوت کو جائز ہوا اور یہ بھی روا ہے کہ باری اپنی زوج کو دے دے کہ وہ جسے چاہے دے۔

(٣٦٣٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ: وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي. [بخاري: ٥٢١٢؛ ابن ماجه: ١٩٧٢]

وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سودہ رضی اللہ عنہا پہلی بی بی تھیں جن سے میرے بعد آپ ﷺ نے نکاح کیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَقُولُ: أَوَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ [٣٣/ الاحزاب: ٥١] قَالَتْ قُلْتُ: وَاللّٰهِ! مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

[بخاري: ٤٧٨٨؛ نسائي: ٣١٩٩]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ان عورتوں میں بہت رشک کھایا کرتی تھی جو اپنی جان کو ہبہ کر دیتی تھیں رسول اللہ ﷺ کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر ہبہ کرتی ہو گی پھر جب یہ آیت اتری ﴿ترجی﴾ سے اخیر تک یعنی ”جس کو چاہے تو اے نبی! دور کر اپنے سے اور جس کو چاہے جگہ دے اپنے پاس ان میں سے۔“ تو میں نے حضور سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرماتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ؟ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ [عَزَّ وَجَلَّ]: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ فَقُلْتُ: إِنَّ رَبَّكَ يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ. [بخاري: ٣...]

وہی مضمون ہے اس کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ ہبہ کرتی ہے اپنی جان کسی مرد کے لیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٦٣٣) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْا وَلَا تُزَلْزِلُوْا وَارْفُقُوْا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ بِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ: الَّتِيْ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ.

[بخاری: ٥٠٦٧؛ نسائی: ٣١٩٦]

عطاء رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میمونہ رضی اللہ عنہا کے جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی پھر جب تم ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا ڈلانا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس نو بیبیاں رضی اللہ عنہن تھیں اور ان میں سے آٹھ کیلئے باری مقرر تھی اور ایک کیلئے نہیں اور عطاء نے کہا کہ وہ صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ عطاء کو وہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جن کی باری نہ تھی جناب سودہ رضی اللہ عنہا تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گزر گیا اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھی جناب رسول اللہ ﷺ کو، زہری نے کہا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں اور کسی نے کہا: ام شریک رضی اللہ عنہا تھیں۔ کسی نے کہا: زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ تھیں۔

(٣٦٣٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتْ آخِرُهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ. [راجع: ٣٦٣٢]

ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطاء نے کہا: وہ سب کے آخر میں متوفی ہوئیں تھیں اور انہوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ.

باب: دیندار سے نکاح کرنے کا بیان۔

(٣٦٣٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)). [بخاری: ٥٠٩٠؛ ابوداود: ٢٠٤٧؛ نسائی: ٣٢٣٠؛ ابن ماجه: ١٨٥٨]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے اس کے مال کیلئے اور جمال کیلئے اور حسب کے لیے اور دین کیلئے سو تو دیندار پر فتح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہے کہ مال و جمال، حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے کہ ان سب خصلتوں سے دین کو مقدم جانے کہ صحبت میں اس کی صحبت نیک حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی برکت سے حسن خلق اور حسن معاشرت بھی عنایت کرے اور سب نیکی کے فتنہ دنیویہ اور فتن دینیہ سے محفوظ رہے۔

(٣٦٣٦) عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَقِيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ:

عطاء رحمہ اللہ نے کہا: مجھے جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نکاح کیا جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور میں آپ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اے جابر! تم نے نکاح کیا۔'' میں نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ باکرہ سے یا بیوہ سے؟'' میں نے عرض کی کہ بیوہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((بِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ)) قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ: ((فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ: ((فَذَاكَ اِذًا اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)).

[نسائی: ٣٢٢٦؛ ابن ماجه: ١٨٦٠]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''باکرہ سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔'' میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ! میری کئی بہنیں ہیں سو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ان کی پرورش سے مانع ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر۔'' پھر فرمایا: ''کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کے لیے، مال کے لیے، جمال کے لیے سو تو دین کو مقدم رکھ تیرے دونوں ہاتھ میں خاک بھرے۔''

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ.

باب: باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان۔

(٣٦٣٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَزَوَّجْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟)) قُلْتُ: ثَيِّبًا قَالَ: ((فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا؟)) قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَاِنَّمَا قَالَ: ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟)). [بخاری: ٥٠٨٠]

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٣٦٣٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ ۔اَوْقَالَ سَبْعَ۔ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاجَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟)) قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((فَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ؟)) قَالَ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)) اَوْقَالَ: ((تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ)) قَالَ قُلْتُ لَهُ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ ۔اَوسَبْعَ۔ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اٰتِيَهُنَّ اَوْاَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجِيْءَ بِامْرَاَةٍ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ قَالَ: ((فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ)) اَوْ قَالَ لِيْ خَيْرًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِي الرَّبِيْعِ ((تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ)).

○ ○ ○ ○

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پہلے وہی مضمون مروی ہے اخیر میں ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان کے برابر ایک لڑکی بیاہ لاؤں اور میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی خدمت کرے اور ان کی خبر لے۔ سو حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے۔'' یا کوئی اور دعائے خیر فرمائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ٥٣٦٧، ٦٣٨٧؛ ترمذي: ١١٠٠؛ نسائي: ٣٢١٩]

○ ○ ○ ○

(٣٦٣٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ إِلٰى قَوْلِهِ: امْرَأَةٍ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ قَالَ: ((أَصَبْتَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. [بخاري: ٤٠٥٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہیں تک مذکور ہے کہ میں نے ایسی عورت کی جوان کی خدمت کرے اور ان کی کنگھی کرے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوب کیا۔'' اور اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے فضیلت باکرہ کے نکاح کی ثابت ہوئی اور جواز اپنی عورت سے کھیلنے کا اور ہنسنے کا پایا گیا اور اگر کوئی مصلحت اور نہ ہو تو باکرہ ثیبہ سے افضل ہے۔

(٣٦٤٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ: ((أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا)) قَالَ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا قَالَ: ((هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟)) قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: ((أَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ)) قَالَ: وَقَالَ: ((إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ! الْكَيْسَ!)).

[بخاري: ٥٠٧٩، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧؛ ابوداود: ٢٧٧٨؛ وانظر في مسلم: ٤٩٤١، ٤٩٤٢، ٤٩٤٣]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں پھر جب لوٹ کر آئے تو میں نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا سست تھا سو ایک سوار میرے پیچھے سے آیا اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کونچا دیا جو ان کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہ دیکھا اور میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اے جابر! تم کو کیا جلدی ہے؟'' میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا باکرہ سے یا ثیبہ سے؟'' میں نے کہا: ثیبہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''باکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔'' پھر جب ہم مدینہ پر آئے چلے کہ داخل ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ آ جائے رات یعنی عشاء کا وقت تاکہ سر میں کنگھی کرے پریشان بالوں والی اور استرہ لے لے جس کا شوہر باہر گیا ہو۔'' پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ ''جب گیا تو تو پھر جماع ہے جماع ہے۔'' (یعنی تکثیر امت کیلئے نہ کہ صرف لذت کیلئے)۔

(٣٦٤١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِيْ جَمَلِيْ فَأَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((يَا جَابِرُ!)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟))

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا ایک جہاد میں اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا: ''اے جابر؟'' میں نے عرض کی جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کی کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: اَبْطَأَبِیْ عَلٰی جَمَلِیْ وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهٗ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((ارْكَبْ)) فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَكُفُّهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: (([أَ]تَزَوَّجْتَ)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: ((اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟)) فَقُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ: ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟)) قُلْتُ: اِنَّ لِيْ أَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ: ((اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ! الْكَيْسَ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِأُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((اَلْاٰنَ حِيْنَ قَدِمْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَزِنَ لِيْ أُوْقِيَّةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ: ((ادْعُ لِيْ جَابِرًا)) فَدُعِيْتُ فَقُلْتُ: اَلْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ: ((خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهٗ)).

[راجع: ١٦٥٨]

میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا اس لیے میں پیچھے رہ گیا سو آپ ﷺ اترے اور آپ نے اپنے ٹیڑھے کونے کی لکڑی سے اس کو ایک کونچا دیا پھر فرمایا: ''سوار ہو۔'' میں سوار ہوا اور میں نے اپنے کو دیکھا کہ میرا اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکتا تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ بڑھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم نے نکاح کیا؟'' میں نے عرض کی کہ ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''باکرہ یا ثیبہ؟'' میں نے عرض کی! ثیبہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''باکرہ لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔'' میں نے عرض کی کہ میری کئی بہنیں ہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان سب کو جمع رکھے (یعنی پریشان نہ ہونے دے) اور ان کی کنگھی کرے اور ان کی خدمت کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم اپنے گھر جانے والے ہو پھر جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے۔'' پھر فرمایا: ''کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو؟'' میں نے کہا: کہ ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا اور مسجد میں آیا اور ان کو مسجد کے دروازے پر پایا تو فرمایا: ''کہ تم ابھی آئے؟'' میں نے عرض کی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ کو یہاں چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو۔'' (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دوگانہ ادا کرے یہی مسنون ہے) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھرا اور آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں پھر انہوں نے تول دی اور جھکتی ڈنڈی تولی (یعنی زیادہ دی) پھر میں جب چلا اور پیٹھ موڑی تو پھر بلایا اور میں نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجھے پھیریں گے اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ سے فرمایا: ''کہ جاؤ اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی تم کو دی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٦٤٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ اِنَّمَا هُوَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ: فَضَرَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْقَالَ نَخَسَهٗ۔ اُرَاهُ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا سب لوگوں کے پیچھے سو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو مارا یا فرمایا چلایا، میں گمان کرتا ہوں کسی ایسی چیز سے مارا جو ان کے پاس تھی پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا (یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ: فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتّٰى إِنِّي لَأَكُفُّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ)) قَالَ قُلْتُ: هُوَ لَكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ)) قَالَ قُلْتُ: هُوَ لَكَ [يَانَبِيَّ اللّٰهِ!] قَالَ: وَقَالَ لِيْ: ((أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيْكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا؟)) قَالَ قُلْتُ: ثَيِّبًا قَالَ: ((فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا)) قَالَ أَبُوْ نَضْرَةَ: وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ. [بخاری: ۲۷۱۸؛ نسائی: ۴۶۵۵؛ ابن ماجه: ۲۲۰۵؛ وانظر في مسلم: ۴۱۰۲]

معجزہ تھا آپ ﷺ کا) اور مجھ سے گویا لڑتا تھا اور میں اس کو روکتا تھا پھر فرمایا: ''تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تم کو بخشے۔'' میں نے عرض کی کہ وہ آپ کا ہے۔ پھر فرمایا: ''کیا تم نے نکاح کیا اپنے باپ کے پیچھے؟'' میں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے پوچھا: ''کہ ثیبہ یا باکرہ؟'' میں نے کہا: ثیبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''باکرہ کیوں نہ کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے۔'' ابونضرہ نے کہا کہ یہ مسلمان کا تکیہ کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تم کو بخشے (غرض اسی طرح حضور ﷺ نے بھی ان سے فرمایا)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَآءِ.

باب: عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا حکم۔

(۳۶۴۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا)). [نسائی: ۳۲۳۲؛ ابن ماجه: ۱۸۵۵]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ کبھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اس سے کام لے تو لیے جا اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے چلا تو توڑ ڈالے گا اور توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی عورتوں کی کج روی اور بدمزاجی پر صبر کرنا ضروری ہے اور آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حضرت حوا علیہا السلام کی پیدائش ہے پھر پسلی کا اثر کجی ہے۔

(۳۶۴۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ [خَيْرًا]))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اس لیے کہ وہ پسلی سے بنی ہے اور پسلی میں اونچی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے پھر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہی خیر خواہی کرو عورتوں کی۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٦٤٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ)) اَوْ قَالَ: غَیْرَهٗ.

[ترمذی: ١١٨٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ دشمن نہ رکھے کوئی مؤمن مرد کسی مؤمن عورت کو اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی۔“ یا سوا اس کے اور کچھ فرمایا۔“

○ ○ ○ ○

(٣٦٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابٌ لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ.

باب: اگر حوا خیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

(٣٦٤٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ)). [بخاری: ٣٣٣١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔“

○ ○ ○ ○

(٣٦٤٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ ﷺ نے ”اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حوا کو حوا اس لیے کہا کہ وہ ہر حیّ (زندہ) کی ماں ہیں اور بنی اسرائیل نے من وسلویٰ باسی بنا کر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھلانے میں اس کا اثر ہر دختر میں رہا۔

بَابٌ خَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ.

باب: دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے۔

(٣٦٤٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ الْوَصِیَّةِ بِالنِّسَآءِ.

باب: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان۔

(٣٦٥٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِذَا ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِیْهَا عِوَجٌ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالے گا اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٣٦٥١) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً. [بخاري: ٢٣٩٩]

اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

O O O O

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الطَّلَاقِ
طلاق کے مسائل

بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا.

باب: حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر اس حکم کی ممانعت کی تو طلاق واقع ہونے اور رجوع کا حکم دینے کا بیان۔

(٣٦٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ [عَزَّ وَجَلَّ] أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)). [بخاری: ٥٢٥١؛ ابوداود: ٢١٧٩؛ نسائی: ٣٣٩٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اس کے کہ اسے ہاتھ لگائے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی طلاق کا حکم کیا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٦٥٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. وَزَادَ ابْنُ

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی حالت حیض میں اور حکم کیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہ رجوع کرے اور اس کو رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو ان کے پاس دوسری بار اور پھر اسے مہلت دی جائے یہاں تک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا طلاق دے جب وہ پاک ہو جماع سے پہلے۔ غرض یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اور ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رُمْحٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ: وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ قَالَ لِاَحَدِھِمْ: اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَکَ مَرَّۃً اَوْمَرَّتَیْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَنِیْ بِھٰذَا وَاِنْ کُنْتَ طَلَّقْتَھَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَیْکَ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَکَ وَعَصَیْتَ اللّٰہَ فِیْمَا اَمَرَکَ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِکَ قَالَ مُسْلِمٌ: جَوَّدَ اللَّیْثُ فِیْ قَوْلِہٖ تَطْلِیْقَۃً وَاحِدَۃً. [بخاری: ۵۳۳۲، ۶۲۶۱؛ابو داود: ۲۱۸۰]

سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دی ہیں (تو رجوع ہو سکتا ہے) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دی ہیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا تیرے۔ اور نافرمانی کی تو نے اللہ کی اس طلاق کے بارے میں جو تیری عورت کے لیے تجھے سکھایا تھا۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس روایت میں ایک طلاق کا لفظ جو لیث نے کہا خوب کہا۔

○ ○ ○ ○

(۳۶۵۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھِیَ حَائِضٌ فَذَکَرَ ذٰلِکَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لْیَدَعْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی فَاِذَا طَھُرَتْ فَلْیُطَلِّقْھَا قَبْلَ اَنْ یُّجَامِعَھَا اَوْ یُمْسِکُھَا فَاِنَّھَا الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ یُّطَلَّقَ لَھَا النِّسَآءُ)) قَالَ عُبَیْدُاللّٰہِ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَاصُنِعَتِ التَّطْلِیْقَۃُ؟ قَالَ: وَاحِدَۃٌ اعْتَدَّبِھَا.

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا۔ اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ عبیداللہ نے نافع سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوئی (یعنی جو حیض میں دی تھی) انہوں نے کہا کہ ایک شمار کی گئی۔

○ ○ ○ ○

(۳۶۵۵) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ عُبَیْدِاللّٰہِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ رِوَایَتِہٖ: فَلْیَرْجِعْھَا وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: فَلْیُرَاجِعْھَا. [نسائی: ۳۵۵۸؛ابن ماجہ: ۲۰۱۹]

عبیداللہ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عبیداللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

○ ○ ○ ○

(۳۶۵۶) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّرَاجِعَھَا ثُمَّ یُمْھِلَھَا حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی ثُمَّ یُمْھِلَھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ یُطَلِّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّھَا فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّطَلَّقَ لَھَا النِّسَآءُ قَالَ: فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ

وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا اتنی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ. [نسائی: ۳۵۵۹]

○ ○ ○ ○

(۳۶۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً [أُخْرَى] مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ)) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً [وَاحِدَةً] فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُاللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حیض میں طلاق دینا سن کر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر ؓ نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضور ﷺ نے حکم دیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(۳۶۵۸) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا. [نسائی: ۳۳۹۱]

وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا۔

○ ○ ○ ○

(۳۶۵۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ ؓ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا)). [بخاری: ۷۱۶۰؛ ترمذی: ۱۱۷۶، ۳۳۹۷؛ ابن ماجہ: ۲۰۲۳]

وہی مضمون ہے اور اس میں اخیر میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حکم دو اس کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اس کو حالت طہر میں یا حالت حمل میں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے بغیر رضائے عورت کے پھر اگر کسی نے دی تو گنہگار ہوا اور طلاق پڑ گئی اور اس سے رجوع کرنے کا حکم ہے جیسا مذکور ہوا اس روایت میں اور حضور ﷺ نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے اوزاعی اور ابوحنیفہ اور (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(❀❀ گزشتہ سے پیوستہ) تمام کوفیوں اور امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ کا اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے اور حضور ﷺ نے جو حکم دیا کہ طلاق میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک، تو اس لیے کہ رجوع طلاق کیلئے واقع نہ ہو اور مقصود یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے شرمندہ ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آئے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ کی ہو۔ تاکہ بسبب حمل کے عدت طویل نہ ہو جائے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا جس میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا کہ پھر چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے چنانچہ حدیث مشہور میں وارد ہوا ہے کہ ابغض حلال اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور مالک نے اس پر کہ اقراء عدت کے اطہار ہیں اس لیے کہ حضور ﷺ نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا اجماع ہے کہ اقراء سے طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے۔ ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ اس میں ابوحنیفہ اور بعض کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے عمر اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور یہی ایک روایت ہے امام احمد رحمہ اللہ سے اور شافعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مراد اس سے طہر ہے ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے دو طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے سے اور یہ جو اخیر کی روایت میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے جائز ہوا طلاق دینا حاملہ کا کہ جس کا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علما کا جیسے طاؤس اور حسن اور ابن سیرین رحمہم اللہ وغیرھم ہیں اور بعض مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق دینا حالت حمل میں اور ایک روایت میں حسن بصری رحمہ اللہ سے مکروہ بھی آیا ہے۔

(٣٦٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ اَوْ يُمْسِكُ)).

حدیث وہی ہے جو اوپر کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٦١) عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا اَتَّهِمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا اَتَّهِمُهُمْ وَلَا اَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتّٰى لَقِيتُ اَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ: اَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَهْ اَوَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟. [بخاري: ٥٢٥٣، ٥٢٥٨، ٥٣٣٣؛ ابوداود: ٢١٨٣، ٢١٨٤؛ ترمذي: ١١٧٥؛ نسائي: ٣٣٩٩]

ابن سیرین نے کہا: بیس برس تک مجھ سے ایک شخص روایت کرتا تھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں حالت حیض میں اور میں اس راوی کو متہم نہ جانتا تھا پھر اس نے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور میں اس کی اس روایت کو نہ متہم کرتا تھا اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا کہ صحیح کیا ہے یہاں تک کہ میں ابوغلاب یونس بن جبیر باہلی سے ملا اور وہ پکے آدمی تھے سو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دی تھی اور وہ حائضہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا پھر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا (یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھی (یعنی اگر دو طلاق دو تو وہ ملا کر تین پوری ہو جائیں) انہوں نے کہا: کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا احمق ہو گیا (یہ عبداللہ نے اپنے آپ کو خود کہا) یعنی اگر کسی طلاق کو ناجائز گنوں تو حماقت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٦٦٢) عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ فَأَمَرَهُ. [راجع: ٣٦٦١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٦٣) عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ: ((يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا)). [راجع: ٣٦٦١]

وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے۔'' اور فرمایا: ''کہ طلاق دے عدت کے شروع میں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ قروء عدت کے اطہار ہیں اور جب طہر میں طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی اس لیے کہ طلاق، حیض میں حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دی تو وہ حیض تو بالا جماع عدت میں شمار نہ ہوگا اور عدت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہر میں طلاق دے پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضروری ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے، ان سے عبدالرزاق نے، ان سے ابوزبیر نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ایمن نے جو مولیٰ ہیں عروہ کے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے تھے اور ابوزبیر سنتے۔ اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر بسند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے امام مسلم نے فرمایا کہ خطا کی راوی نے جو کہا کہ مولیٰ ہیں عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولیٰ ہیں عزہ کے۔

(٣٦٦٤) عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: فَمَهْ أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟ [راجع: ٣٦٦١]

یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو عبداللہ بن عمر کو جانتا ہے اس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمر نبی ﷺ کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اس کو شمار نہ کرے گا (یعنی ضرور شمار ہوگی)۔

(٣٦٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا)) قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَفَتَحْتَسِبُ بِهَا؟ قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ. [راجع: ٣٦٦١]

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٦٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ؟ قَالَ

اس سند سے بھی الفاظ کے اختلاف سے مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا)) قَالَ: فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ: فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: مَا لِيَ لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

[بخاري: ٥٢٥٢]

○ ○ ○ ○

(٣٦٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا)) قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَفَحَسِبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ فَمَهْ. [راجع: ٣٦٦٦]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور ان کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اس کو حکم دو کہ رجوع کرے جب پاک ہو جائے تو پھر طلاق دے۔'' میں نے پوچھا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔

(٣٦٦٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا ((لِيَرْجِعْهَا)) وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ: أَتَحْتَسِبُ بِهَا؟ قَالَ: فَمَهْ. [راجع: ٣٦٦٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٦٩) عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ لِأَبِيهِ. [نسائي: ٣٥٦١]

مضمون وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٧٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذٰلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((لِيُرَاجِعْهَا)) فَرَدَّهَا وَقَالَ: ((إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ)) قَالَ:

وہی حدیث جس کا ترجمہ کئی مرتبہ گزر چکا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابْنُ عُمَرَ: وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾. [٦٥/ الطلاق: ١]
[ابوداود: ٢١٨٥؛ نسائی: ٣٣٩٢]

○ ○ ○ ○

(٣٦٨١) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. [راجع: ٣٦٧٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٧٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلٰى عُزْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ؟ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ: أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ: مَوْلٰى عُزْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ. [راجع: ٣٦٧٠]

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ.

باب: تین طلاقوں کا بیان۔

(٣٦٧٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ﷺ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ ﷺ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ [قَدْ] كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ. [ابوداود: ٢٢٠٠؛ نسائی: ٣٤٠٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ طلاق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی دو برس تک ایسا امر تھا کہ جب کوئی ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس میں جس میں ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کردیں تو مناسب ہے پھر انہوں نے جاری کردیا (یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک بارگی تین طلاق دے تو تینوں واقع ہوگئیں)۔

(٣٦٧٤) عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ: أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ نَعَمْ. [راجع: ٣٦٧٣]

ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کردی جاتی تھیں نبی ﷺ کے زمانہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی امارت میں بھی تین سال تک تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٧٥) عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ ﷺ

ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ دو اپنی عطیہ میں سے کیا نہیں تھیں تین طلاق پھر وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ.

○ ○ ○ ○

فائدہ: جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھ پر طلاق ہیں تین، اس میں اختلاف ہے علما کا۔ امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جماہیر علما ؒ کا قول یہ ہے کہ تینوں طلاق اس پر پڑ گئیں اور طاؤس اور اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ نہیں پڑتی اس پر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے حجاج بن ارطاۃ سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب قوی اور صحیح ہے ان احادیث کی رو سے اور ابن قیم ؒ نے اور محققان محدثین نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ وُجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ.

باب: کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی۔

(٣٦٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ: يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [بخاري: ٤٩١١، ٥٢٦٦؛ ابن ماجه: ٢٠٧٣]

عبداللہ بن عباس ؓ کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضروری ہے اور حضرت ابن عباس ؓ نے کہا کہ بیشک تمہارے لیے اچھی چال ہے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ میں۔

○ ○ ○ ○

(٣٦٧٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [راجع: ٣٦٧٦]

ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے، اس کا کفارہ دے۔ پھر آپ نے آیت پڑھی ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾۔

(٣٦٧٨) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ ؓ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ؓ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ: فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ)) فَنَزَلَ: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنْ تَتُوبَا﴾ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ؓ: ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ [٦٦/ التحريم: ١-٤] لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا. [بخاري: ٤٩١٢، ٥٢٦٧، ٦٦٩١؛ ابوداود: ٣٧١٤؛ نسائي: ٣٤٢١، ٣٨٠٤]

عبید بن عمیر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے سنا کہ نبی ﷺ بی بی زینب ؓ کے پاس ٹھہرا کرتے اور ان کے پاس شہد پیا کرتے تھے سو بی بی عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے اور حفصہ ؓ نے ایکا کیا کہ جس کے پاس آپ ﷺ تشریف لائیں۔ وہ آپ ﷺ سے عرض کرے کہ میں آپ ﷺ کے پاس سے بدبو مغافیر[1] کی پاتی ہوں۔ سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اس نے آپ ﷺ سے یہی کہا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں نے زینب (ؓ) کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی نہ پیوں گا۔'' پھر یہ آیت اتری ﴿لِمَ تُحَرِّمُ﴾ سے اخیر تک یعنی ''اے نبی! کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو جس کو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے۔'' اور فرمایا: کہ اگر توبہ کریں وہ دونوں تو دل ان کے جھک رہے ہیں۔'' اور مراد ان سے عائشہ اور حفصہ ؓ ہیں اور یہ جو فرمایا: ''کہ چپکے سے ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے۔'' تو مراد اس سے وہی بات ہے جو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے شہد پیا ہے۔

[1] ایک درخت ہے کہ اس کا گوند نہایت بدبودار ہوتا ہے۔

(٣٦٧٩) عَنْ عَائِشَةَ ؓ ... رسول اللہ ﷺ کو شیرینی اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلٰى نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْا مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ: اَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ: اَمَا وَاللّٰهِ! لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ: اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ سَيَدْنُوْا مِنْكِ فَقُوْلِيْ لَهٗ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ: لَا فَقُوْلِيْ لَهٗ: مَاهٰذِهِ الرِّيْحُ؟ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ يُوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ۔ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ: سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُوْلِيْ لَهٗ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُوْلُ ذٰلِكَ لَهٗ وَقُوْلِيْهِ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ! فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قَالَتْ: تَقُوْلُ سَوْدَةُ: وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ اَنْ اُبَادِيَهٗ بِالَّذِيْ قُلْتِ لِيْ۔ وَاِنَّهٗ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَتْ: فَمَاهٰذِهِ الرِّيْحُ؟ قَالَ: ((سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ)) قَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا اَسْقِيْكَ مِنْهُ؟ قَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِيْ بِهٖ)) قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِيْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ [بْنِ الْقَاسِمِ]: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا سَوَاءً [بخاری ۵۲۶۸]

شہد بہت پسند تھا پھر جب آپ ﷺ عصر پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں رضی اللہ عنہن کے پاس آتے اور ہر ایک سے قریب ہوتے۔ سو ایک دن حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہاں اور دنوں سے زیادہ ٹھہرے۔ سو میں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس ان کی قوم سے شہد کی ایک کپی ہدیہ میں آئی تھی۔ سو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شہد پلایا ہے۔ سو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں ان سے ایک حیلہ کروں گی اور میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب حضور ﷺ تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ سو وہ فرمائیں گے کہ نہیں۔ پھر تم ان سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ ﷺ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ ﷺ سے بدبو آئے۔ پھر حضور ﷺ تم سے کہیں گے کہ مجھے حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے شہد پلایا ہے۔ تب تم ان سے کہنا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے (عرفط اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مغافیر ہے) اور میں بھی ان سے ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ! تم بھی ان سے ایسا ہی کہنا پھر جب آپ ﷺ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس اللہ کی کوئی معبود نہیں ہے سوا اس کے کہ میں قریب تھی کہ ان سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی (اے عائشہ) اور حضور ﷺ دروازہ پر تھے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں تمہارے ڈر سے تھا پھر جب نزدیک ہوئے رسول اللہ ﷺ تو سودہ نے کہا کہ اے رسول اللہ کے! کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر انہوں نے کہا کہ یہ بدبو کس کی ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مجھے حفصہ نے تھوڑا شہد پلایا ہے۔'' تب انہوں نے کہا کہ مکھی نے عرفط سے شہد لیا ہے پھر جب میرے پاس آئے میں نے بھی آپ ﷺ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا) پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر جب دوبارہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اس میں سے آپ ﷺ کو شہد لادوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۵۴۳۱، ۵۵۹۹، ۵۶۸۲؛ابو داود: ۳۷۱۵؛ ترمذی: ۱۸۳۱؛ابن ماجہ: ۳۳۲۳]

ہے۔" سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سبحان اللہ! ہم نے روک دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پینے سے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔ ابواسحاق نے جن کا نام ابراہیم ہے انہوں نے کہا: روایت کیا مجھ سے حسن بن بشر نے، ان سے ابواسامہ نے بعینہ یہی مضمون۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث میں شان نزول آیت کا معلوم ہوا ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر ظہار کی نیت کی تو ظہار ہے اور اگر تحریم یعنی حرام ہونا اس کا ارادہ کیا بغیر طلاق وظہار کے تو کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یمین نہ ہوگی اور کچھ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ کفارہ یمین کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ لازم نہیں آتا بلکہ یہ قول اس کا لغو ہوگا۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس مسئلے میں چودہ مذہب نقل کیے ہیں کہ امام نووی رحمہ اللہ ان کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں شرح صحیح مسلم میں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول میں بعضوں نے کہا ہے ماریہ قبطیہ کی تحریم میں اس کا نزول ہوا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قصہ شرب عسل کا مذکور ہے جیسا مروی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قسم صادر ہوئی ہوگی پس حجازی کا کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم یاد نہیں کی صرف یہی فرمایا: "کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا" محض نامقبول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک آیت کے معنی یہ ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر تحریم میں کفارہ یمین کا اور ایک روایت میں مسلم کے اوپر مروی یہ ہے کہ شہد زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پیا گیا اور دوسری میں آیا ہے حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور روایت اول زیادہ صحیح ہے یہی کہا ہے نسائی نے اور اصیلی نے اور یہ جو آیت میں وارد ہوا ﴿وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا﴾ یعنی "جب چپکے سے کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات۔" مراد اس سے یہ فرمانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں نے شہد پیا ہے اور میں اب کبھی نہیں پیوں گا۔ اور اپنی بی بی صاحبہ کو حکم دیا کہ کسی کو اس کی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر میٹھی چیز ہے اور شہد کا ذکر اس کے بعد اظہار شرف کے لیے ہے ورنہ وہ بھی شیرینی میں داخل ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس پر کہ جو شخص باری رکھتا ہو عورتوں میں اس کو روا ہے کہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو جس کی باری نہیں مگر جماع روا نہیں۔

(۳۶۸۰) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

کہا مسلم رحمہ اللہ نے کہ روایت کی مجھ سے سوید بن سعید نے، ان سے علی بن مسہر نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے یہی حدیث مانند اس کی۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ تَخْيِيْرَ امْرَاَتِهٖ لَا يَكُوْنُ طَلَاقًا اِلَّا بِالنِّيَّةِ.

باب: تخییر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو۔

(۳۶۸۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَ بِيْ فَقَالَ: ((اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ)) قَالَتْ: قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ: ثُمَّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی بیبیوں کو اختیار دے دو کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لیں اور آخرت چاہیں تو آخرت لیں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مجھ سے اس کو بیان کرنا شروع کیا۔ اور فرمایا: "کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں تو جلدی مت کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ لے لینا اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ [عَزَّوَجَلَّ] قَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًاo وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًاo﴾ [۳۳/ الاحزاب: ۲۸، ۲۹] قَالَتْ: قُلْتُ: فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ؟ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ مَافَعَلْتُ.

[بخاری: ۴۷۸۵، ۴۷۸۶؛ ترمذی: ۳۲۰۴؛ نسائی: ۳۲۰۱، ۳۴۳۹]

ماں باپ سے۔'' اور حضور ﷺ نے جانا تھا کہ میرے ماں باپ کبھی جناب رسول اللہ ﷺ کے چھوڑنے کا حکم مجھے نہ دیں گے پھر آپ ﷺ نے کہا: ''کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ یعنی ''اے نبی! کہہ دو تم اپنی بیبیوں سے کہ اگر وہ دنیا اور اس کی زینت چاہیں تو آؤ میں تم کو برخورداری دوں اور اچھی طرح سے تم کو رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہو اور اس کے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک بختوں کے لیے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے۔'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کون سی بات ایسی ہے جس کے لیے میں مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں چاہتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو پھر رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویوں نے ایسا ہی کیا جیسا میں نے کیا تھا۔

(۳۶۸۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاْذِنُنَا اِذَا كَانَ فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ: ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ: فَمَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنَكِ؟ قَالَتْ: كُنْتُ اَقُوْلُ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِيْ. [بخاری: ۴۷۸۹؛ ابوداود: ۲۱۳۶]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے جب کسی عورت کی باری میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے بعد اس کے یہ آیت اتری ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ﴾ یعنی ''الگ رکھے تو ان سے جس کو چاہے'' تو معاذہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں جب حضور آپ سے اجازت چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ میں کہتی تھی: اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسی کو مقدم نہ رکھتی۔

فائدہ: یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوئی اور اس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو میں آپ ﷺ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرمانا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اس خیال سے نہ تھا کہ عیش و آرام چاہتی تھیں بلکہ فوائد آخرت کی نظر سے تھا کہ قرب و نزدیکی جناب رسالتمآب ﷺ کی قرب الٰہی تھی اور سبب نزول رحمت اور وفور برکات اخروی اور مشاہدہ انوار وحی تھا اور اس سے اور اوپر کی حدیث سے جس میں آپ نے تقدیم کی آخرت کے چاہنے میں بڑی فضیلت اور تقدم ثابت ہوا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تمام بیبیوں پر جو اس وقت موجود تھیں۔

(۳۶۸۳) وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ۳۶۸۲]

کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت حسن بن عیسیٰ نے، ان سے ابن مبارک نے، ان سے عاصم نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

○ ○ ○ ○

(۳۶۸۴) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

[بخاری: ۵۲۶۳؛ ترمذی: ۱۱۷۹؛ نسائی: ۳۲۰۳،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے اختیار کیا رسول اللہ ﷺ کو یعنی جب آپ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تھا پھر ہم نے اس کو طلاق نہیں سمجھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳٤٤١، ۳٤٤۲، ۳٤٤۳]

○ ○ ○ ○

(۳٦۸٥) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: مَا اُبَالِيْ خَيَّرْتُ امْرَأَتِيْ وَاحِدَةً اَوْمِائَةً اَوْ اَلْفًا بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِيْ وَلَقَدْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفَكَانَ طَلَاقًا؟ [راجع: ۳٦۸٤]

مسروق نے کہا کہ مجھے خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کرے اور میں تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ چکا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہوگی؟ (یعنی نہیں ہوتی)۔

(۳٦۸٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا. [راجع: ۳٦۸٥]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تو یہ طلاق نہ تھی۔

(۳٦۸۷) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا. [راجع: ۳٦۸٥]

مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۳٦۸۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا. [بخاری: ٥۲٦۲؛ ابوداود: ۲۲۰۳؛ ترمذی: ۱۱۷۹؛ نسائی: ۳۲۰۲، ۳٤٤٤، ۳٤٤٥؛ ابن ماجه: ۲۰٥۲]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳٦۸۹) وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِمِثْلِهِ. [راجع: ۳٦۸۸]

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳٦۹۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ: فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَائُهُ وَاجِمًا سَاكِتًا. قَالَ: فَقَالَ: لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْرَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((هُنَّ حَوْلِيْ كَمَاتَرٰى يَسْاَلْنَنِيْ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر جمع ہیں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت چاہی۔ ان کو بھی اجازت ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں رضی اللہ عنہن ہیں کہ غمگین چپکے بیٹھے ہوئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی کوئی بات کہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساؤں۔ سو انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بی بی رضی اللہ عنہا ہیں) کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّفَقَةَ)) فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ اِلَى عَائِشَةَ ؓ يَجَأُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا، كِلَاهُمَا يَقُوْلُ: تَسْأَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَالَيْسَ عِنْدَهُ قُلْنَ: وَاللّٰهِ! لَا نَسْئَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْتِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۝﴾ قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ ؓ فَقَالَ: ((يَاعَائِشَةُ! اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ)) قَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَلَا عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ: اَفِيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ؟ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِنْ نِّسَآئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ: قَالَ: ((لَاتَسْاَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا)).

تو اس کے پاس کھڑا ہو کے اس کا گلا گھونٹنے لگا۔ سو رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ اور مجھ سے خرچ مانگ رہی ہیں۔'' سو ابو بکر ؓ کھڑے ہو کر حضرت عائشہ ؓ کا گلا گھونٹنے لگے۔ اور حضرت عمر ؓ حفصہ ؓ کا اور دونوں کہتے تھے یعنی اپنی اپنی بیٹیوں سے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ ﷺ کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں: کہ اللہ کی قسم! ہم کبھی رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ ﷺ کے پاس نہیں ہے پھر آپ ﷺ ان سے ایک ماہ یا انتیس روز جدا رہے پھر آپ ﷺ کے اوپر یہ آیت اتری ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ﴾ سے ﴿عَظِیْمًا﴾ تک سو آپ نے پہلے سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے اس کی تعمیل شروع کی اور ان سے فرمایا: ''کہ اے عائشہ! میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک بات کہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک مشورہ نہ لے لو اپنے ماں باپ سے۔'' انہوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے؟ اے رسول اللہ کے! پھر آپ ﷺ نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انہوں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کے مقدمہ میں میں ان سے مشورہ لوں؟ بلکہ میں اختیار کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو۔ اور میں آپ ﷺ سے سوال کرتی ہوں کہ آپ ﷺ کسی عورت کو اپنی بیبیوں میں سے خبر نہ دیں اس بات کی جو میں نے کہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جو بی بی مجھ سے پوچھے گی ان میں سے فوراً اسے خبر دوں گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سختی کرنے والا نہیں۔ بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اس حدیث میں جو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ ؓ سے فرمایا: ''کہ ماں باپ سے مشورہ لے کر جواب دینا۔'' یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ ﷺ کو خیال ہوا کہ شاید ابھی صغیر السن ہیں اور دنیا کا تجربہ نہیں رکھتیں ایسا نہ ہو کہ میری جدائی پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو کم سنی میں وہ عقل و شعور و دینداری عنایت فرمائی تھی کہ بوڑھوں کو نصیب نہیں کہ دار آخرت کے پسند کرنے میں اور اللہ و رسول کے اختیار کرنے میں انہوں نے کہا ماں باپ کے مشورہ کی کیا ضرورت ہے بقول شخصے ''درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست''۔ غرض اس سے بڑی فضیلت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کی اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر ؓ کی ثابت ہوئی کہ شیخین نے اپنی لڑکیوں کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب ﷺ کی خوشی اور خاطر داری مقدم سمجھی اور ان کو تنبیہ کر کے آپ ﷺ کو ہنسایا اور محظوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے جو لوگ شیخین پر طاعن ہیں اللہ تعالیٰ ان کا منہ کالا کرے۔ اور ان حدیثوں سے امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جماہیر علماء ؒ نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تئیں اختیار کیا تو یہ طلاق نہیں اور نہ اس سے فرقت ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ غم آلود کو ہنسانا مستحب ہے اور اس کو خوشی پہنچانا منجملہ قربات ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِي الْإِيلَاءِ وَاعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَتَخْيِيرِهِنَّ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ﴾.

باب: ایلاء دار عورتوں سے علیحدہ ہونا

(٣٦٩١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نِسَاءَهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ: طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ: لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: يَابِنْتَ أَبِي بَكْرٍ! أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَالِي وَمَالَكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ؟ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا: يَاحَفْصَةُ! أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلَى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ: يَارَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کنارہ کیا نبی ﷺ نے اپنی بیبیوں سے۔ کہا انہوں نے میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے ہیں (جیسے کوئی بڑی فکر اور تردد میں ہوتا ہے) اور کہہ رہے ہیں کہ طلاق دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں کو اور ابھی تک ان کو پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج کا حال معلوم کروں، سو داخل ہوا میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس، اور میں نے ان سے کہا کہ اے بیٹی ابوبکر کی! تمہارا یہ حال ہو گیا کہ تم ایذا دینے لگیں رسول اللہ ﷺ کو۔ سو انہوں نے کہا کہ مجھ کو تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطاب کے تم اپنی گٹھڑی کی خبر لو (یعنی اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو) پھر میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ! تمہارا یہاں تک درجہ پہنچ گیا کہ ایذا دینے لگیں تم رسول اللہ ﷺ کو اور اللہ کی قسم! تم جانتی ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ تم کو نہیں چاہتے۔ اور میں نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تم کو اب تک طلاق دے چکے ہوتے رسول اللہ ﷺ اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ اور میں نے ان سے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے خزانہ میں اپنے جھروکے میں ہیں۔ اور میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ رباح، رسول اللہ ﷺ کا غلام جھروکے کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور اپنے دونوں پیر اوپر ایک کھدی ہوئی لکڑی کے کہ وہ کھجور کا ڈنڈا تھا لٹکائے ہوئے تھا۔ اور اسی لکڑی پر سے رسول اللہ ﷺ چڑھتے اترتے تھے۔ (یعنی وہ بجائے سیڑھی کے جھروکے میں لگی تھی) سو میں نے پکارا کہ اے رباح! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچوں اور رباح نے جھروکے کی طرف نظر کی اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے کہا: اے رباح!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ: يَارَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ظَنَّ أَنِّيْ جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللّٰهِ! لَئِنْ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِيْ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنِ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيْرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنٰى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيْرُ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِيْ فِيْ خِزَانَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيْرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِيْ نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيْقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ: ((مَا يُبْكِيْكَ؟ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَمَالِيْ لَا أَبْكِيْ وَهٰذَا الْحَصِيْرُ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِكَ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرٰى فِيْهَا إِلَّا مَا أَرٰى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟)) قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِيْنَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرٰى فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ؟ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَأَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ ـ وَأَحْمَدُ اللّٰهَ ـ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ يُصَدِّقُ قَوْلِيَ الَّذِيْ أَقُوْلُ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيْرِ ﴿عَسٰى رَبُّهٗ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُّبْدِلَهٗ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ [٦٦/ التحريم: ٥] ﴿وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ

اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچوں پھر نظر کی رباح نے غرفہ کی طرف اور مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے آواز بلند کی کہا کہ اے رباح! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے آیا ہوں۔ اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیں اس کی گردن مارنے کا تو میں اس کی گردن ماروں (اس سے خیال کرنا چاہیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان اور خلوص کو اور اس محبت کو جو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہے اور ضروری ہے یہی محبت ہر مؤمن کو حضور ﷺ کے ساتھ) اور میں نے اپنی آواز بلند کی سو اس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں بیٹھ گیا۔ اور آپ ﷺ نے اپنی تہبند اپنے اوپر کر لی اور اس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ ﷺ کے پاس نہ تھا۔ اور چٹائی کا نشان آپ ﷺ کے بازو میں ہو گیا تھا۔ اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی حضور کے خزانہ میں تو اس میں چند مٹھی جو تھے قریب ایک صاع کے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کونے میں جھڑ رکے؟ پڑے تھے (کہ اس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت خوب نہیں ہوئی تھی وہ لٹکا ہوا تھا۔ اور میری آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کر آئیں (اور میں رونے لگا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس چیز نے تم کو رلایا اے ابن خطاب؟'' میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے! میں کیوں کر نہ روؤں اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ ﷺ کے بازوئے مبارک پر اثر کر گئی ہے اور یہ آپ ﷺ کا خزانہ ہے۔ کہ نہیں دیکھتا میں اس میں مگر وہی جو دیکھتا ہوں اور یہ قیصر اور کسریٰ ہیں کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ، اور آپ ﷺ کا یہ خزانہ ہے (اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں) سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ ''اے بیٹے خطاب کے! کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ ہمارے لیے آخرت ہے اور ان کے لیے دنیا۔'' میں نے کہا: کیوں نہیں (یعنی میں راضی ہوں) اور کہا حضرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلَآئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَحَفْصَةُ رضی اللہ عنہا تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَآءِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَطَلَّقْتَهُنَّ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يَنْكُتُوْنَ بِالْحَصٰى يَقُوْلُوْنَ: طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنْ شِئْتَ)) فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ قَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ)) فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِيْ لَمْ يُطَلِّقْ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ إِلَى الرَّسُوْلِ وَإِلٰٓى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ﴾ [٤/ النسآء: ٨٣] ﴿لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾ فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ [عَزَّ وَجَلَّ] آيَةَ التَّخْيِيْرِ.

عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپ ﷺ کے چہرہ منورہ میں غصہ پاتا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ ﷺ کو بیبیوں میں کیا دشواری ہے۔ اگر آپ ﷺ ان کو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ساتھ ہے (یعنی مدد اور نصرت ہے) اور اس کے فرشتے اور جبریل اور میکائیل اور میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام مؤمنین آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا۔ اور تعریف کرتا تھا اللہ تعالیٰ کی کلام میں تو امید رکھتا تھا میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بارگاہ الٰہی میں ظاہر ہوا۔ اور جیسا ان کو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ ویسا ہی ظہور میں آتا تھا) اور یہ آیت تخییر اتری ﴿عَسٰى رَبُّهٗٓ إِنْ طَلَّقَكُنَّ﴾ اخیر تک ''یعنی قریب ہے پروردگار اس کا (یعنی نبی کا) کہ اگر طلاق دیدے وہ تم کو تو بدل دے گا اللہ تعالیٰ اس کو بیبیاں تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اس پر زور کرو گی تو اللہ تعالیٰ اس کا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک لوگ مؤمنوں میں کے اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کے پشت پناہ ہیں۔'' اور حضرت عائشہ ابوبکر کی صاحبزادی اور حفصہ رضی اللہ عنہما ان دونوں نے زور کیا تھا اور پر تمام بیبیوں کے نبی ﷺ کی پھر عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے! کیا آپ ﷺ نے ان کو طلاق دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! جب میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے تھا اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی اپنی بیبیوں کو۔ سو میں اتروں اور ان کو خبر دے دوں کہ آپ ﷺ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ہاں۔ اگر تم چاہو۔'' سو میں آپ ﷺ سے باتیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ غصہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے بالکل کھل گیا۔ اور یہاں تک کہ آپ ﷺ نے دندان مبارک کھولے اور ہنسے اور آپ ﷺ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی پھر جناب رسول اللہ ﷺ اترے اور میں بھی اترا اور میں اس کھجور کے ڈنڈے کو پکڑتا ہوا اترتا تھا کہ کہیں گر نہ پڑوں اور جناب رسول اللہ ﷺ اس طرح بے تکلف اترے جیسے زمین پر چلتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ جھروکے میں انتیس دن رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔'' اور میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دی آپ ﷺ نے بیبیوں کو اور یہ آیت اتری ﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ﴾ یعنی ''جب آتی ہے ان کے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو لے جائیں رسول اللہ کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانوں میں سے تو جان لیں جو لوگ کہ چن لیتے ہیں ان میں سے۔'' غرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر کی اتاری۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٦٩٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رضي الله عنهما قَالَ قُلْتُ لَهُ: وَاللّٰهِ! إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ ـ قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ! إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ [تَعَالٰى] فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ ـ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتْ لِي امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا: وَمَا لَكِ أَنْتِ وَلِمَا هٰهُنَا؟ وَمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ؟ فَقَالَتْ لِي: عَجَبًا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت میں سوال کروں اور نہ کر سکا ان کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا پھر جب لوٹے اور کسی راستہ میں تھے کہ ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف جھکے کسی حاجت کو اور میں ان کے لیے ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔ اور میں ان کے ساتھ چلا۔ اور میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے زور ڈالا رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ کی بیبیوں میں سے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ سو میں نے ان سے عرض کی کہ اللہ کی قسم! میں آپ سے اس کو پوچھنا چاہتا تھا ایک سال سے اور آپ کی ہیبت سے پوچھ نہ سکتا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: کہ نہیں ایسا مت کرو جو بات تم کو خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو کہ میں اگر جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں گا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا جو اتارا اور ان کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے ویسا کرتے تو خوب ہوتا تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں سو اس نے مجھ سے کہا کہ تعجب ہے اے ابن خطاب! تم تو چاہتے ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ مَا تُرِيْدُ اَنْ تُرَاجَعَ اَنْتَ وَاِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانَ قَالَ عُمَرُ: فَاٰخُذُ رِدَائِيْ ثُمَّ اَخْرُجُ مَكَانِيْ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ لَهَا: يَابُنَيَّةُ! اِنَّكِ لَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللّٰهِ! اِنَّا لَنُرَاجِعُهٗ فَقُلْتُ: تَعْلَمِيْنَ اَنِّيْ اُحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُوْلِهٖ يَا بُنَيَّةُ! لَاتَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ قَدْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِيْ اُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَّكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ! قَدْ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهٖ قَالَ: فَاَخَذَتْنِيْ اَخْذًا كَسَرَتْنِيْ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ اَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ اَتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَاِذَا غَابَ كُنْتُ اَنَا اٰتِيْهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوْكِ غَسَّانَ ذُكِرَلَنَا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَسِيْرَ اِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَاَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَاَتٰى صَاحِبِي الْاَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ: اِفْتَحْ اِفْتَحْ فَقُلْتُ: جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ: اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْوَاجَهٗ فَقُلْتُ: رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ اٰخُذُ ثَوْبِيْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ يُرْتَقٰى اِلَيْهَا بِعَجَلِهَا وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ فَاَذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ: فَقَصَصْتُ

کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دے۔ حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ سے رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں نے اپنی چادر لی اور میں گھر سے نکلا اور حفصہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری چھوٹی بیٹی! تو جواب دیتی ہے رسول اللہ ﷺ کو یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ میں رہتے ہیں۔ سو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں تو ان کو جواب دیتی ہوں۔ سو میں نے اُس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے رسول کے غضب سے۔ اے میری بیٹی! تو اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو جو اپنے حسن پر اتراتی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر پھر میں وہاں سے نکلا۔ اور داخل ہوا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے ان کے ساتھ تھی۔ اور میں نے ان سے بات کی اور مجھ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کہ تعجب ہے تم کو اے ابن خطاب! کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیبیوں کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ اور مجھے ان کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اس غم نے مجھے اس نصیحت سے باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں ان کے پاس سے نکلا۔ اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں سے کہ جب میں غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا (یعنی محفل رسول اللہ ﷺ سے) تو میں اس کو خبر دیتا اور ہم ان دنوں خوف رکھتے تھے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہوں میں سے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے کہ اتنے میں میرا رفیق آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ کھولو میں نے کہا: کیا غسانی آیا؟ اس نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں سے جدا ہو گئے۔ سو میں نے کہا کہ حفصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھرو۔ پھر میں نے اپنے کپڑے لیے اور میں نکلتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ ایک جھروکے میں تھے کہ اس کے اوپر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے تھے اور ایک غلام رسول اللہ ﷺ کا سیاہ فام اس سیڑھی کے سرے پر تھا۔ سو میں نے کہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ أُمِّ سَلَمَةَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَّابَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ اُهُبًا مُّعَلَّقَةً فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتُ فَقَالَ: ((مَايُبْكِيْكَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْاٰخِرَةُ؟)).

[بخاري: ٤٩١٣، ٤٩١٤، ٤٩١٥، ٥٢١٨، ٥٨٤٣، ٧٢٥٦، ٧٢٦٣]

کہ یہ عمر ہے اور مجھے اذن دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ پھر جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ اور آپ ﷺ ایک حصیر پر تھے کہ ان کے اور حصیر کے بیچ میں اور کوئی بچھونا نہ تھا اور آپ ﷺ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تھا چمڑے کا اور اس میں کھجور کا چھلکا بھرا تھا اور آپ ﷺ کے پیروں کی طرف کچھ پتے سلم کے ڈھیر تھے (جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور آپ ﷺ کے سرہانے ایک کچا چمڑا لٹکا ہوا تھا اور میں نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ ﷺ کے بازو میں دیکھا اور رونے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ کس نے رلایا تم کو؟'' میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! بیشک کسریٰ اور قیصر کیسی عیش میں ہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے ان کے لیے دنیا ہے اور تمہارے لیے آخرت۔''

(٣٦٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ: شَانُ الْمَرْاَتَيْنِ؟ قَالَ حَفْصَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا وَزَادَ فِيْهِ فَاَتَيْتُ الْحُجَرَ فَاِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ اَيْضًا وَكَانَ آلٰى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ نَزَلَ اِلَيْهِنَّ. [راجع: ٣٦٩٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یوں وارد ہوا ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا اور جب ہم مرظہران میں آئے (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں ہے کہ میں نے کہا: حال ان دو عورتوں کا (یعنی میں آپ سے دریافت کرتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حجروں کے پاس آیا اور ہر گھر میں رونا تھا (یعنی ازواج مطہرات کے) اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نہ ملنے کی ایک ماہ تک قسم کھائی تھی پھر جب انتیس دن ہو چکے تو آپ ﷺ اتر کر ان کی طرف گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٦٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَسْئَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَّا اَجِدُلَهُ مَوْضِعًا حَتّٰى صَحِبْتُهُ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ [ذَهَبَ] يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَقَالَ: اَدْرِكْنِيْ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا

وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب مرظہران پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگل لے کر آؤ پانی کی پھر میں چھاگل لے گیا آگے وہی مضمون ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَضَى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ؟ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رضي الله عنهما. [راجع: ٣٦٩٢]

○ ○ ○ ○

(٣٦٩٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [٦٦/ التحريم:٤] حَتَّى حَجَّ عُمَرُ رضي الله عنه وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ رضي الله عنه وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [لَهُمَا]: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَرِهَ وَاللَّهِ! مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ قَالَ: هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رضي الله عنهما ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ: كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ: وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ! إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں مدت سے آرزو رکھتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو بیبیوں کا حال پوچھوں نبی ﷺ کی بیبیوں میں سے جن کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کہ اگر تم توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔'' یہاں تک کہ حج کیا انہوں نے اور میں نے بھی ان کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ میں تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ راہ سے کنارے ہوئے۔ اور میں بھی ان کے ساتھ کنارے ہوا۔ پانی کی چھاگل لے کر اور انہوں نے پاخانہ کیا اور پھر میرے پاس آئے۔ اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا اور میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ کونسی دو عورتیں ہیں نبی ﷺ کی بیبیوں میں سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اگر توبہ کرو تم اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباس! (یعنی اب تک تم نے یہ کیوں نہ دریافت کیا) زہری نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا نہ پوچھنا اتنی مدت ناپسند ہوا اور یہ ناپسند ہوا کہ اتنے دن کیوں اس سوال کو چھپا رکھا پھر فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما ہیں پھر لگے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ قریش کے ایک ایسی قوم تھے کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے تو ایسے گروہ کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ سو ہماری عورتیں ان کی خصلتیں سیکھنے لگیں اور میرا مکان ان دنوں بنی امیہ کے قبیلہ میں تھا مدینہ کی بلندی پر سو ایک دن میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا سو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ اور میں نے اس کے جواب دینے کو برا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے جواب دینے کو برا مانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبی ﷺ کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی آپ ﷺ کو چھوڑ دیتی ہے کہ دن سے رات ہو جاتی ہے۔ سو میں چلا اور داخل ہوا حفصہ پر اور کہا کہ کیا تم جواب دیتی ہو رسول اللہ ﷺ کو۔ انہوں نے کہا: کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيْهِ شَيْئًا وَسَلِيْنِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكِ يُرِيْدُ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَ: وَكَانَ لِي جَارٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَآتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَاذَا؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا حَتّٰى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوْسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ

ہاں۔اور میں نے کہا: تم میں ایک ایک آپ ﷺ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک۔انہوں نے کہا: ہاں اور میں نے کہا: کہ محروم ہوئیں تم میں سے جس نے ایسا کیا اور بڑے نقصان میں آئی کیا تم میں سے ہر ایک ڈرتی نہیں اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اور ناگہاں وہ ہلاک ہو جائے (اس سے قوت ایمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی معلوم ہوتی ہے اور جو عظمت وشان ان کے سینہ میں نبی ﷺ کی ہے بخوبی واضح ہوتی ہے) پھر کہا: کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ ﷺ کو اور ان سے کوئی چیز طلب نہ کر اور مجھ سے فرمائش کیا کر کہ جو تیرا جی چاہے اور تو دھوکا نہ کھائیو اس بی بی سے جو تیری ہمسائی یعنی سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ سے اور زیادہ پیاری ہے رسول اللہ ﷺ کی بہ نسبت تیرے (غرض تو اس کے بھروسہ میں نہ رہیو کہ تیری اس کی برابری نہیں ہو سکتی اس میں اقرار ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی افضیلت اور محبوبیت کا) مراد لیتے تھے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔سو ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے،اور ہم میں چرچا ہوتا تھا کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کی نعلیں لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن میرا رفیق نیچے گیا (یعنی حضور ﷺ کے پاس) اور پھر عشاء کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی اور میں نکلا اور اس نے کہا: بڑا غضب ہوا۔میں نے کہا: کیا ملک غسان آیا؟ اس نے کہا: نہیں اس سے بھی بڑی مہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق دی نبی ﷺ نے اپنی بیبیوں کو۔میں نے کہا: بے نصیب ہوئی حفصہ اور بڑے نقصان میں آئی اور میں پہلے سے یقین رکھتا تھا کہ ایک دن یہ ہونے والا ہے یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے پہنے اور میں نیچے اترا اور حفصہ کے پاس گیا اور اس کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہے پھر میں نے کہا کہ طلاق دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے؟ سو اس نے کہا: میں نہیں جانتی اور وہ تو وہاں کنارہ کیے ہوئے اس جھروکے میں بیٹھے ہیں۔سو میں حضور ﷺ کے غلام کی طرف آیا جو سیاہ فام تھا اور میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ: ادْخُلْ فَقَدْ اُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِيْءٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ فَقُلْتُ: أَطَلَّقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَيَّ فَقَالَ: ((لَا)) فَقُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَآءِ هِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَأَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ: مَاتُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ! اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدٰهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ اَفَتَاْمَنُ اِحْدٰهُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: لَايَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَقُلْتُ: اَسْتَاْنِسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((نَعَمْ)) فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فِي الْبَيْتِ فَوَاللّٰهِ! مَارَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ اِلَّا اُهُبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَايَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔ فَاسْتَوٰى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ: ((اَفِيْ شَكٍّ اَنْتَ؟ يَاابْنَ الْخَطَّابِ! اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ

نے کہا کہ اجازت لو عمر کیلئے اور وہ اندر گیا اور پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضور چپ ہو رہے پھر میں پیٹھ موڑ کر چلا اور ناگہاں غلام مجھے بلانے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارے لیے اجازت ہوئی سو داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ ایک بوریے کی بناوٹ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اس کی بناوٹ آپ ﷺ کے بازو میں اثر کر گئی تھی پھر میں نے عرض کی کہ کیا آپ ﷺ نے طلاق دی اپنی بیبیوں کو اے رسول اللہ کے! سو آپ ﷺ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا: ''کہ نہیں۔'' پھر میں نے کہا: اللہ اکبر! اے رسول اللہ تعالیٰ کے! کاش آپ ﷺ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں اور ایسی قوم تھے کہ غالب رہتے تھے عورتوں پر پھر جب مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں اور میں اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت برا مانا تو اس نے کہا: کہ تم کیا برا مانتے ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ کی قسم ہے کہ نبی ﷺ کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ان میں کی آپ ﷺ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک سو میں نے کہا کہ محروم ہوئی اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا۔ کیا تم میں سے ہر ایک بے خوف ہو گئی ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے بسبب غصہ اس کے رسول کے اور وہ اسی دم ہلاک ہو جائے سو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں داخل ہوا حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس اور میں نے کہا کہ تم دھوکا نہ کھانا اپنی سوکن کی حالت دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوب صورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی سو آپ ﷺ پھر دوبارہ مسکرائے (اس گفتگو میں کمال ایمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور کمال جانب داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انہوں نے سب طرح مقدم رکھا رضامندی کو رسول اللہ ﷺ کی اور یہی مقتضی ہے کمال ایمان کا) پھر میں نے عرض کی کہ کچھ جی بہلانے کی باتیں کروں اے رسول اللہ تعالیٰ کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' سو میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اونچا کیا گھر کی طرف تو اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے کوئی چیز وہاں ایسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللّٰهِ! وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ]. [بخاری: ۸۹، ۲٤٦۸، ۵۱۹۱، ٦۲۱۸؛ ترمذی: ۲٤٦۱؛ نسائی: ۲۷۵، ۲۱۳۱]

نہ دیکھی جس کو دیکھ کر میری نگاہ میری طرف پھرتی سوا تین چمڑوں کے۔ سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت کو فراغت اور کشادگی عنایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ ﷺ اگر اپنے واسطے نہیں مانگتے اور امت کی کشادگی طلب فرمائیے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت کرے اور آپ ﷺ فارغ البال رہیں) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فارس اور روم کو بڑی کشادگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے ہیں (بلکہ آتش پرست اور بت پرست ہیں) تو رسول اللہ ﷺ اٹھ بیٹھے اور کہا: ''اے ابن خطاب! کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کو طیبات دنیا کی زندگی میں دے دیئے گئے۔'' سو میں نے عرض کی کہ مغفرت مانگیے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے اے رسول اللہ تعالیٰ کے! اور کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ بیبیوں کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک اور یہ قسم ان پر نہایت غصہ کے سبب سے کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۳٦۹٦) قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَأَ بِيْ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَاعَائِشَةُ! إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّاتَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ)) ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ: ﴿يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ! أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ ۔قَالَتْ۔ فَقُلْتُ: أَوَفِيْ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِيْ أَيُّوْبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

زہری نے کہا: خبر دی مجھ کو عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی کہ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو داخل ہوئے مجھ پر رسول اللہ ﷺ اور پہلے مجھ سے آپ ﷺ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنی مضمون تخییر کا) سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے! آپ ﷺ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہ لائیں گے اور آپ ﷺ ہمارے پاس انتیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن گنتی تھی (یہ عرض کرنا ان کا اس غرض سے تھا کہ شاید آپ ﷺ بھول نہ گئے ہوں) سو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ماہ کا اطلاق انتیس دن پر بھی آتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ مشورہ لے لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ یعنی ''اے نبی! کہہ دو تم اپنی بیبیوں سے۔'' آخر تک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حضور ﷺ کو خوب معلوم تھا کہ میرے ماں باپ کبھی آپ ﷺ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لَا تُخْبِرْ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِي مُتَعَنِّتًا)) قَالَ قَتَادَةُ: ﴿صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ قَالَ: مَالَتْ قُلُوبُكُمَا. [راجع: ٢٥٢٠]

فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں میں اپنے ماں باپ سے میں بلاشک چاہتی ہوں اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (یہ کمال ایمان اور تفقہ ہے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا) معمر نے کہا: مجھے ایوب نے خبر دی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مت خبر دو آپ اپنی اور بیبیوں کو اس سے کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل میں ڈالنے کو۔'' قتادہ نے کہا: ﴿صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ کے معنیٰ یہ ہیں کہ جھک رہے ہیں تمہارے دل۔

❖ ❖ ❖ ❖

ایلاء کا بیان

فائدہ: اس حدیث میں بہت فوائد ہیں: اول یہ کہ معلوم ہوا اس سے حکم ایلا کا اور ایلا لغت میں مطلق قسم کھانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہا میں خاص ہے ترک جماع کی قسم کھانے کے ساتھ اور اس پر تمام علما کا اتفاق ہے کہ صرف ایلاء سے یعنی ترک جماع کی قسم کھانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ مگر اس کی مدت میں اختلاف ہے علمائے حجاز اور معظم صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ مولی وہ شخص ہے جس نے چار ماہ سے زیادہ قسم کھائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کھائی تو وہ مولی یعنی ایلاء کرنے والا نہیں ہے اور کوفیوں نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کھائے وہ مولی ہے اور اس میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق نہیں واقع ہوتی جب تک چار ماہ نہ گزریں اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلاء جاتا رہا اور اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کوفیوں کے نزدیک طلاق پڑ گئی اور علمائے حجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جائے کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دیدے اور یہی قول ہے اہل ظاہر کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک رحمہ اللہ کا اور یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا اور ایک قول شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اس پر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو تعزیر دی جائے اور کوفیوں میں اختلاف ہے کہ طلاق جو اس پر بہ سبب ایلاء کے پڑتی ہے وہ بائن ہے یا رجعی اور دوسرے فقہا سب متفق ہیں کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی دیتا ہے وہ رجعی ہے مگر مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس طلاق میں رجعت جائز نہیں عدت کے اندر اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہیں سوا مالک رحمہ اللہ کے اگر تین قروء ان چار مہینوں میں گزر گئے تو جابر بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہوگئی اور جمہور نے کہا ہے کہ پھر سے عدت شروع کرے یعنی بعد چار ماہ کے دوسرا فائدہ اس حدیث کا یہ ہے کہ جائز ہوا اس سے پاسبان رکھنا دروازے پر جیسے وہ غلام تھا حضور ﷺ کے دروازے پر اور اکثر آپ ﷺ کے یہاں پاسبان رہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ واجب ہے اجازت لینا گھر والے سے اگر چہ معلوم ہو کہ وہ گھر میں اکیلا ہے۔ چوتھے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا روا ہے اگر ایک بار نہ ملے۔ پانچویں یہ کہ مستحب ہے اولاد کو تنبیہ دینا اور ادب سکھانا اگر چہ بعد شادی کے ہو۔ چھٹی زہد رسول اللہ ﷺ کا اور قناعت کرنا آپ ﷺ کا تھوڑی دنیا پر۔ ساتویں کوٹھوں پر جس میں سیڑھیوں کی ضرورت ہو رہنا روا ہے۔ آٹھویں خزانہ اور گودام مقرر کرنا اثاث البیت کیلئے روا ہے۔ نویں حرص صحابہ کرام کی طلب علم کیلئے کہ اسی کے واسطے باری مقرر تھی کہ ہر روز ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور علم حاصل کریں۔ دسویں ثابت ہوا کہ خبر ایک شخص کی مقبول ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس انصاری کی خبر قبول کی۔ گیارہویں حاصل کرنا افضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس انصاری سے روز علم حاصل کر لیتے تھے اس کی باری کے دن کا۔ بارہویں معلوم ہوئے اس سے آداب بزرگوں کے اور ہیبت ان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال نہ کر سکے اور یہ شعار ہے سعادت مندوں کا۔ تیرہویں ترغیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ دریافت کیا مجھ سے اس مسئلہ کو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَانَفَقَةَ لَهَا.

باب: مطلقہ بائنہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان۔

(٣٦٩٧) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو ابْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ)) فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ: ((تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ)) قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَّا اَبُوالْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَامَالَ لَهُ انْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ)) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((انْكِحِيْ اُسَامَةَ)) فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ [بِهِ]. [ابوداود: ٢٢٨٤، ٢٢٨٥، ٢٢٨٦، ٢٢٨٧، ٢٢٨٩؛ نسائي: ٣٢٤٤، ٣٢٤٥، ٣٤٠٥، ٣٥٤٨]

فاطمہ، قیس کی بیٹی سے روایت ہے، کہ ابوعمرو نے ان کو طلاق دی طلاق بائن اور وہ شہر میں نہ تھے یعنی کہیں باہر تھے اور ان کی طرف ایک وکیل بھیج دیا اور تھوڑے جو روانہ کیے اور فاطمہ اس پر غصہ ہوئیں تو وکیل نے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہارے لیے ہمارے ذمہ کچھ نہیں ہے (یعنی نفقہ وغیرہ) پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تمہارے لیے ان کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے۔'' پھر حکم کیا فاطمہ کو کہ تم ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو پھر فرمایا: ''کہ وہ ایسی عورت ہے کہ وہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم (رضی اللہ عنہ) کے گھر عدت پوری کرو اس لیے کہ وہ ایک اندھے آدمی ہیں وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔ (یعنی بے تکلف رہو گی گوشہ پردہ کی تکلیف نہ ہو گی) پھر جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔'' وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور ابوجہم رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔'' اور مجھے یہ امر ناپسند ہوا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کہ اسامہ سے نکاح کر لو۔'' پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و خوبی دی کہ مجھ پر دوسری عورتیں رشک کرنے لگیں۔

(٣٦٩٨) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ اَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُوْنٍ فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَاُعْلِمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ كَانَتْ لِيْ نَفَقَةٌ اَخَذْتُ الَّذِيْ يُصْلِحُنِيْ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لِّيْ نَفَقَةٌ لَمْ اٰخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰى)). [راجع: ٣٦٩٧]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان کے شوہر نے طلاق دی ان کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ان کو کچھ تھوڑا سا خرچ روانہ کیا پھر جب انہوں نے دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! میں خبر دوں گی رسول اللہ ﷺ کو پھر اگر میرے لیے نفقہ ہو تو جتنا مجھے کفایت کرے اتنا لوں گی اور اگر میرے لیے نفقہ نہ ہو گا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ تمہارے لیے نفقہ ہے نہ مکان۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۶۹۹) عَنْ اَبِی سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ: سَاَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ فَاَخْبَرَتْنِی اَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَهَا فَاَبٰی اَنْ یُّنْفِقَ عَلَیْهَا فَجَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَانَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِیْ فَاذْهَبِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُوْنِیْ عِنْدَهٗ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَكِ عِنْدَهٗ)).

[راجع: ۳۶۹۷]

ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے خبر دی کہ ان کے شوہر مخزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم کو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اس لیے کہ وہ نابینا ہے وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔ سو انہی کے پاس رہو۔''

○ ○ ○ ○

(۳۷۰۰) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ اُخْتِ الضَّحَّاكِ ابْنِ قَیْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَاحَفْصِ بْنَ الْمُغِیْرَةِ الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهٗ: لَیْسَ لَكِ عَلَیْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُبْنُ الْوَلِیْدِ فِیْ نَفَرٍ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ فَقَالُوْا: اِنَّ اَبَاحَفْصٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَیْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ)) وَاَرْسَلَ اِلَیْهَا ((اَنْ لَّا تَسْبِقِیْنِیْ بِنَفْسِكِ)) وَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰی اُمِّ شَرِیْكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهَا ((اَنَّ اُمَّ شَرِیْكٍ یَاْتِیْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ یَرَكِ)) فَانْطَلَقَتْ اِلَیْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ. [راجع: ۳۶۹۷]

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابوحفص نے ان کو تین طلاق دیں اور وہ یمن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے فاطمہ سے کہا کہ تیرے لیے ہمارے اوپر نفقہ نہیں اور خالد چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اور عرض کی کہ ابوحفص نے تین طلاق دیں سو اس کی عورت کو نفقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو نفقہ نہیں ہے اور اس پر عدت واجب ہے۔'' اور اسکو کہلا بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میری صلاح کے سبقت نہ کرنا اور حکم دیا ان کو کہ ام شریک کے گھر آ جائے پھر کہلا بھیجا کہ ''ام شریک کے گھر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں سو تم ابن ام مکتوم نابینا کے گھر جاؤ کہ اگر تم وہاں اپنا دوپٹہ اتار دوگی تو کوئی تم کو نہ دیکھے گا۔'' سو وہ اس گھر میں چلی گئی پھر جب ان کی عدت ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بیاہ دیا۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۰۱) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَ: كَتَبْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِیهَا كِتَابًا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ اِلٰی أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ((لَاتَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ)).

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[راجع: ٣٦٩٧]

(٣٧٠٢) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ: إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا.

[راجع: ٣٦٩٧]

○ ○ ○ ○

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابوعمرو کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیں پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گھر سے نکلنے کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اور مروان نے ان کی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے میں اور عروہ نے کہا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی اس بات کو قابل انکار جانا۔

(٣٧٠٣) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ. [راجع: ٣٦٩٧]

○ ○ ○ ○

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٣٧٠٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا: وَاللّٰهِ! مَالَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ: ((لَا نَفَقَةَ لَكِ)) فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ؟ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا)) فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ ابْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ

○ ○ ○ ○

ابوعمرو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا ایک طلاق جو اس کی طلاقوں میں باقی تھی (یعنی دو پہلے ہو چکی تھیں) اور حارث اور عیاش دونوں کو کہلا بھیجا کہ اس کو نفقہ دینا ان دونوں نے کہا کہ تجھے نفقہ نہیں پہنچتا کہ جب تک تو حاملہ نہ ہو پھر وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے حارث وغیرہ کی بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ کو نفقہ نہیں۔'' اور انہوں نے دوسرے گھر چلے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی انہوں نے عرض کی کہ کہاں جاؤں اے رسول اللہ تعالیٰ کے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ نابینا تھے کہ وہاں اپنے کپڑے اتار کر بیٹھے اور وہ اس کو دیکھے بھی نہیں۔'' پھر جب عدت پوری ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا اسامہ رضی اللہ عنہ سے۔ سو مروان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ اس سے یہ حدیث پوچھ آئے سو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کر دی سو مروان نے کہا نہیں سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قوی و معتبر کیوں نہ اختیار کریں جس پر سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ-حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ- فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ [٦٥/ الطلاق:١] الْآيَةَ قَالَتْ: هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَكَيْفَ تَقُولُونَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا؟ فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا؟

[ابوداود: ٢٢٩٠؛ نسائی: ٣٢٢٢، ٣٥٥٤]

لوگوں کو پاتے ہیں۔ پھر جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مروان کی بات پہنچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''نہ نکالو ان کو ان کے گھروں سے۔'' تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ حکم تو اس کے لیے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے اور تین طلاقوں کے بعد پھر کون سی بات نئی پیدا ہو سکتی ہے پھر تم کیونکر کہتے ہو اس کو نفقہ نہیں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو پھر اسے کس بھروسے روکتے ہو۔ (یعنی نان و نفقہ بھی نہیں دیتے تو پھر کیوں روکتے ہو)۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٠٥) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا قَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَقَالَتْ: فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ: فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

[ابوداود: ٢٢٩١؛ ترمذی: ١١٨٠؛ نسائی: ٣٤٠٤، ٣٥٢٤، ٣٥٥؛ ابن ماجه: ٢٠٢٤، ٢٠٣٦]

شعبی نے کہا: میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کا اس کے مقدمہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو تین طلاق دیں میرے شوہر نے اور میں حضور ﷺ کے پاس اپنا جھگڑا لے گئی مکان اور نفقہ کیلئے تو انہوں نے نہ مجھے مکان دلوایا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت پوری کروں۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٠٦) عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ.

[راجع: ٣٧٠٤]

اس سند سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٠٧) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ؟ قَالَتْ: طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي. [راجع: ٣٧٠٤]

شعبی نے کہا: ہم لوگ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہوں نے ہم کو ابن طاب کی تر کھجوریں (ایک قسم کی کھجور کا نام) کھلائیں اور ستو جوار کے پلائے اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہاں کرے؟ انہوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت پوری کروں۔

(٣٧٠٨) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ: ((لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ)). [راجع: ٣٧٠٥]

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے شوہر نے تین طلاق دیں اور میں نے وہاں سے اٹھنا چاہا اور حضور ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۷۰۹) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَلَّقَنِیْ زَوجِیْ ثَلَاثًا فَاَرَدْتُّ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((انْتَقِلِیْ اِلٰی بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّیْ عِنْدَهٗ)). [راجع: ۳۷۰۵]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس کو تین طلاقیں ہو گئیں اس کے لیے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۱۰) عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِیُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِیُّ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ اَخَذَ الْاَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًی فَحَصَبَهٗ بِهٖ فَقَالَ: وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ: لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم لِقَوْلِ: امْرَاَةٍ لَا نَدْرِیْ لَعَلَّهَا حَفِظَتْ اَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰی وَالنَّفَقَةُ [وَتَلَا الْآيَةَ] قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾. [٦٥/ الطلاق:١] [راجع: ۳۷۰۵]

ابو اسحاق، اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور شعبی بھی۔ سو شعبی نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اسے گھر دلوایا نہ خرچ اور اسود نے ایک مٹھی کنکر لی اور شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم اسے روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ تعالیٰ کی اور سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''کہ مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں۔'' (یعنی زنا)

○ ○ ○ ○

(۳۷۱۱) عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهٖ. [راجع: ۳۷۰۵]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۱۲) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: اِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةً۔ قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِیْ)) فَاٰذَنْتُهٗ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَاَبُوْجَهْمٍ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَآءِ وَلٰكِنْ اُسَامَةُ [بْنُ زَيْدٍ])) فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا: اُسَامَةُ اُسَامَةُ! فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اسے گھر دلوایا نہ خرچ اور کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔'' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہ اور ابوجہم نے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ۔'' سو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے۔'' پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهِ خَيْرٌ لَكِ)) قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ. [ترمذی: ۱۱۳۵؛ نسائی: ۳۴۱۸، ۳۵۵۳؛ ابن ماجہ: ۲۰۳۵]

میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۱۳) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي [و]أَرْسَلَ مَعَهُ بِخَمْسَةِ آصُعِ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ: أَمَالِي نَفَقَةٌ إِلَّا هٰذَا؟ وَلَا أَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ لَا قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: ((كَمْ طَلَّقَكِ؟)) قُلْتُ: ثَلَاثًا قَالَ ((صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ [عَمْرِو] بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي)) قَالَتْ: فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُو الْجَهْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ ـ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا ـ وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ)). [راجع: ۳۷۱۲]

الفاظ کے اختلاف سے مفہوم وہی ہے جو اوپر گزرا، سند کا فرق ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۱۴) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ: قَالَتْ: تَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللّٰهُ بِابْنِ زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللّٰهُ بِابْنِ زَيْدٍ. [راجع: ۳۷۱۲]

ابوبکر نے کہا کہ میں اور ابوسلمہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اسی طلاق وغیرہ کو دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ابوعمرو کے پاس تھی اور وہ غزوۂ نجران کو گئے آگے وہی مضمون بیان کیا آخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے شرافت اور بزرگی بخشی ابوزید سے نکاح کرنے میں۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۱۵) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَاتًا بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ. [راجع: ٣٧١٢]

○ ○ ○ ○

(٣٧١٦) عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً.

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان دلوایا نہ نفقہ۔

○ ○ ○ ○

(٣٧١٧) عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ: تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَاَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهٖ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوْا: اِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَاَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا خَيْرٌ [فِيْ] اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر انہیں الزام دیا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تو بعد طلاق کے شوہر کے گھر سے نکل گئی تھیں۔ سو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٧١٨) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ: فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

[نسائی: ٣٥٤٩؛ ابن ماجه: ٢٠٣٣]

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی و بدمزاجی کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اور گھر میں چلی جائیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٧١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا تَعْنِيْ قَوْلَهَا: لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ. [بخاری: ٥٣٢٣، ٥٣٢٤]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہنا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو نہ مکان ہے نہ نفقہ۔“

○ ○ ○ ○

(٣٧٢٠) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَلَمْ تَرَيْ اِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ: بِئْسَمَا صَنَعَتْ فَقَالَ: اَلَمْ تَسْمَعِيْ اِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَتْ: اَمَا اِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِيْ ذِكْرِ ذَاكَ.

[بخاری: ٥٣٢٥، ٥٣٢٦]

عبدالرحمٰن نے اپنے باپ قاسم سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ابن زبیر نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فلاں عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دیں اور وہ نکل گئی یعنی شوہر کے گھر سے انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ عروہ بن زبیر نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہیں سنتیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہ اس کو اس قول کے بیان کرنے میں کچھ خیر نہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی جو روایتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی میں مذکور ہے کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(❀❀ گزشتہ سے پیوستہ) کسی میں طلاق بتہ مذکور ہے کسی میں مطلق طلاق کا ذکر ہے عدد کا ذکر نہیں۔ تطبیق اس میں یوں ہے کہ قبل اس کے ان کے شوہر نے دو طلاق دی تھیں اور یہ تیسری ہوئی جس کے بعد وہ جدا ہوئیں غرض جنہوں نے طلاق بتہ ذکر کیا ان کی مراد بھی یہی تین طلاق ہیں اور علمائے کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ بائنہ جس کو حمل نہ ہو اس کو نفقہ اور مکان دینا ہے یا نہیں سو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور دوسرے فقہا کا قول ہے کہ اس کو نفقہ اور مکان دینا ضروری ہے عدت تک اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ نفقہ اور ہر ایک کے دلائل شرح نووی میں مفصل مذکور ہیں اور ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر میں رہنے کا جو حکم دیا اس سے بعض لوگوں نے استنباط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کی طرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اس کو عورت اجنبی کی طرف نظر روا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونوں کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے چنانچہ یہ آیت صاف اس پر دلیل ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ﴾ یعنی ”کہہ دو تم اے نبی! مرد مؤمنین سے کہ روکے رکھیں اپنی آنکھیں۔ اور کہہ دو مؤمن عورتوں سے کہ روکیں وہ بھی اپنی آنکھیں۔“ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث نبہان کی جو مولیٰ تھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھیں اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”کہ چھپو۔“ انہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔“ اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو حسن کہا ہے غرض حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا میں اس کی اجازت نہیں ہے کہ تم عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو ان کی نگاہ سے بچنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی جیسے اور کسی بینا کے گھر میں رہنے سے پیش آتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابوجہم رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کا حال فرمایا یہ غیبت محرمہ میں داخل نہیں اس لیے کہ مشورہ کے وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اس میں دوسرے کی خیر خواہی ہے غرض اس حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا میں بہت سے فوائد ہیں۔ اول جواز طلاق غائب۔ ثانی جواز توکیل حقوق مثل قبض و دفع کے۔ ثالثاً نہ ہونا نفقہ کا بائن کیلئے اور بعض نے کہا: نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ۔ رابعاً جواز سماع کلام اجنبیہ مسئلہ پوچھنے میں۔ خامساً جواز باہر نکلنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت کے۔ سادساً مستحب ہونا زیارت نساء صالحات مردوں کو بھی مگر اس طرح کہ خلوت محرمہ نہ واقع ہو غرض اسی طرح کے اور بہت فوائد ہیں جو بخوف تطویل نہیں ذکر کیے جس کو منظور ہو شرح نووی میں رجوع کرے۔

بَابُ جَوَازِ خُرُوْجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا.

باب: معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے۔

(٣٧٢١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: طُلِّقَتْ خَالَتِيْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا)). [ابوداود: ٢٢٩٧؛ نسائی: ٣٥٥٢؛ ابن ماجه: ٢٠٣٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی۔ اور انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں سو ایک شخص نے ان کو جھڑکا ان کے باہر نکلنے پر۔ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ کیوں نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو“ (کہ تمہارا بھلا ہو)۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کے وقت نکلنا حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذہب ہے مالک، شافعی، ثوری، لیث اور احمد رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کیلئے نکلنا روا ہے اور اسی طرح سب عدت وفات شوہر میں بھی ان کے نزدیک روا ہے اور عدت وفات میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ ان کے موافق ہیں نہ مطلقہ بائنہ میں، ان کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا کھجور سے بھی مستحب ہے اس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بھی صاحب تمر کو مستحب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ .

باب: وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا۔

(٣٧٢٢) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ [بْنِ مَسْعُوْدٍ] اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَبْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهٗ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ رضی اللہ عنہا فَيَسْئَلَهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهٗ اَنَّ سُبَيْعَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِبْنِ خَوْلَةَ وَهُوَفِيْ بَنِيْ عَامِرِبْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نُفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا: مَالِيْ اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً؟ لَعَلَّكِ تَرْجِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ! مَااَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَئَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَالِيْ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَلَا اَرٰى بَاْسًا اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ اِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَايَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ. [بخاري: ٣٩٩١ تعليقًا، ٥٣١٩؛ ابوداود: ٢٣٠٦؛ نسائي: ٣٥١٨، ٣٥١٩، ٣٥٢٠؛ ابن ماجه: ٢٠٢٨]

عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا کہ ان کے باپ نے عمر بن عبداللہ کو لکھا کہ وہ سبیعہ رضی اللہ عنہا بنت حارث اسلمیہ کے پاس جائیں اور ان سے ان کی حدیث کو دریافت کریں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے۔ جب انہوں نے آپ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا۔ سو عمر بن عبداللہ نے ان کو لکھا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ وہ سعد رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھی اور غزوۂ بدر میں حاضر ہوئی تھی اور حجۃ الوداع میں انہوں نے وفات پائی اور یہ حاملہ تھی پر کچھ دیر نہ ہوئی ان کی وفات کو کہ ان کا حمل وضع ہوا بعد وفات شوہر کے پھر جب اپنے نفاس سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے سنگار کیا پیغام دینے والوں کیلئے اور ابوالسنابل ان کے پاس آئے اور وہ ایک مرد تھے قبیلہ بنی عبدالدار کے اور ان سے کہا: کیا سبب ہے کہ میں تم کو سنگار کیے دیکھتا ہوں شاید تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم! تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب انہوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنے کپڑے اوڑھ پہن کر شام کو حضور ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت اپنی عدت پوری کر چکی جب کہ میں نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجھ کو نکاح کا جب میں چاہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں جانتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع کے اسی وقت اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو۔ مگر اتنی بات ضروری ہے کہ اس کا شوہر اس سے صحبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۷۲۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اجْتَمَعَا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْاَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: عِدَّتُهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ: قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ قَالَ۔ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ۔ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ۔ يَعْنِيْ اَبَاسَلَمَةَ۔ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْئَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَجَآءَ هُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ وَاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ۔ [بخاري: ٤٩٠٩؛ ترمذي: ١١٩٤؛ نسائي: ٣٥١١، ٣٥١٥]

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابوسلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس میں ہو جائے یعنی وضع حمل کرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ دونوں عدتوں میں جو اخیر میں پوری ہو وہ پوری کرے اور ابوسلمہ نے کہا کہ وہ اسی وقت عدت پوری کر چکی اور ان دونوں میں آپس میں تنازعہ ہونے لگا۔ سو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابوسلمہ کے غرض کریب جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ تھے ان کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس روانہ کیا تاکہ ان سے جا کر پوچھیں سو وہ ان کے پاس آئے اور لوٹ کر خبر دی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کو نفاس ہوا ان کے شوہر کی وفات کے کئی رات بعد اور پھر انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا اور آپ ﷺ نے ان کو نکاح کا حکم دیا۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۲٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا۔ [راجع: ٣٧٢٣]

یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر لیث کی روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو روانہ کیا کریب کا نام نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: جماہیر علمائے سلف و خلف نے اس حدیث پر اجماع کیا ہے اور کہا ہے کہ عدت حاملہ کی یہی ہے کہ وضع حمل کرے اگرچہ شوہر کی وفات کے ایک لحظہ کے بعد کیوں نہ ہو اور شوہر کے غسل میت کے قبل کیوں نہ ہو اور اسی وقت اس کو نکاح روا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور علمائے امت رحمہم اللہ کا اور جو سوا اس کے ہے وہ مذہب شاذ ہے اور قابل التفات نہیں اور یہ آیت ان سب کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ یعنی پیٹ والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا پیٹ جنیں اور یہ آیت عام ہے شامل ہے اس عورت کو جس کو طلاق دی جائے یا جس کا خاوند مر جائے اور مخصص ہے اس آیت کو جس میں عدت وفات کی چار مہینے دس دن مذکور ہیں۔ (نووی رحمہ اللہ ملخصا)

بَابُ وُجُوْبِ الْاِحْدَادِ فِيْ عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيْمِهٖ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ.

باب: سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے۔

(۳۷۲۵) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا

زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زَيْنَبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا لِي بِالطِّيبِ [مِنْ] حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

خوشبو منگوائی جو زردتھی خلوق (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) یا کوئی اور خوشبو تھی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لیے اور کہا قسم اللہ کی! مجھے خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے منبر پر "حلال نہیں ہے اس شخص کو جو یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لیے سوگ کرے چار مہینے دس دن تک۔"

○ ○ ○ ○

(٣٧٢٦) قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

زینب نے کہا: پھر میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب ان کے بھائی مرے، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور لگائی پھر کہا: قسم اللہ کی! مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے منبر پر "کسی کو درست نہیں جو یقین رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوا اس عورت کے جس کا خاوند مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔"

○ ○ ○ ○

(٣٧٢٧) قَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: ((لَا)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)).

[بخاری: ١٢٨٠، ١٢٨٢، ٥٣٣٤، ٥٣٣٥، ٥٣٣٦، ٥٣٣٨، ٥٣٤٥، ٥٧٠٦؛ ابوداود: ٢٢٩٩؛ ترمذی: ١١٩٥، ١١٩٧؛ نسائی: ٣٥٠٠، ٣٥٠٢، ٣٥٢٧، ٣٥٣٣، ٣٥٣٥، ٣٥٤٠، ٣٥٤٣]

زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں" پھر اس عورت نے پوچھا دو یا تین بار آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں۔" ہر بار پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اب تو عدت کے چار مہینے دس دن ہی ہیں جاہلیت میں تو عورت ایک برس پورے مینگنی پھینکتی۔"

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۷۲۸) قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّثِيَا بِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى يَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْشَاةٍ أَوْطَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّامَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَاشَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْغَيْرِهِ.

حمید جوراوی ہے اس حدیث کا اس نے کہا: میں نے زینب سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ زینب نے کہا: (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھونسلے میں گھس جاتی۔ برے سے برا کپڑا پہنتی۔ نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا پھر ایک جانور اس کے پاس لاتے گدھا یا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر رگڑتی یا اپنا ہاتھ اس پر پھیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر ہوگا یا اس کے بدن پر میلی کچیلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہردار مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پھر وہ باہر نکلتی ایک مینگنی اس کو دیتے اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر علما کا اتفاق ہے مگر اس کی تفصیل میں اختلاف ہے تو واجب ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے گا۔ اگرچہ اس کے خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کمسن ہو یا لونڈی ہو یا کافر ہو یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علما رحمہم اللہ کا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابوثور رحمہ اللہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ عدت واجب نہیں ہے بلکہ عدت خاص ہے مسلمان عورت سے اسی طرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بھی عدت وفات نہیں ہے اور ام ولد پر تو بالا جماع عدت نہیں ہے اسی طرح اس لونڈی پر جس کا مالک مر جائے انتہی مختصراً اس حدیث سے سوگ والی عورت کیلئے سرمے کا لگانا حرام ہونا نکلتا ہے۔ اگرچہ ضرورت ہو اور مؤطا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے رات کو سرمہ لگالے اور دن کو پونچھ ڈالے اور ان دونوں حدیثوں میں یوں جمع کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی دن کو لگانا درست نہیں اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

(۳۷۲۹) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رضی اللہ عنہا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)).

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا کوئی رشتہ دار مر گیا۔ انہوں نے زرد خوشبو منگائی اور ہاتھوں پر لگائی۔ پھر فرمایا: میں یہ کام اس لیے کرتی ہوں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔''

(۳۷۳۰) وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْعَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۳۷۲۵]

اور زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی ماں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے نقل کی اور ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ ﷺ کی۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۳۱) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا

حمید بن نافع سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں انہوں نے سنا اپنی ماں سے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا وہ آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوْهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَكُوْنُ فِيْ شَرِّ بَيْتِهَا فِيْ اَحْلَاسِهَا. اَوْفِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا فِيْ بَيْتِهَا. حَوْلًا فَاِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ اَفَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا؟)). [راجع: ٣٧٢٥]

اجازت چاہی سرمہ لگانے کی آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا برا کپڑا پہن کر سال بھر بیٹھتی پھر جب کتا نکلتا تو مینگنی پھینک کر باہر نکلتی کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتی۔''

○ ○ ○ ○

(٣٧٣٢) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرٰى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبُ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. [راجع: ٣٧٢٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٣٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ ؓ تَذْكُرَانِ [أَنَّ] امْرَأَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ [لَهُ] اَنَّ ابْنَةً لَّهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيْدُ اَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)). [راجع: ٣٧٢٥]

ام المؤمنین ام سلمہ اور ام المؤمنین ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کہا: میری بیٹی کا شوہر مر گیا اس کی آنکھ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمہ لگاؤں اس کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار مہینے دس دن ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٣٧٣٤) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا اَتٰى اُمَّ حَبِيْبَةَ نَعِيُّ اَبِيْ سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ: كُنْتُ عَنْ هٰذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)). [راجع: ٣٧٢٥]

زینب بنت ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے جب ام حبیبہ ؓ کو ان کے باپ ابوسفیان ؓ کے مرنے کی خبر پہنچی، انہوں نے تیسرے دن زرد خوشبو منگائی اور دونوں ہاتھوں اور گالوں کو لگائی اور کہا: مجھے اس کی احتیاج نہ تھی مگر میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''نہیں درست ہے اس کو جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٧٣٥) عَنْ حَفْصَةَ اَوْعَنْ عَائِشَةَ ؓ اَوْعَنْ كِلْتَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَوْتُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ام المؤمنین حفصہ یا ام المؤمنین عائشہ ؓ سے روایت ہے، یا دونوں سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں حلال ہے اس کو ... اللہ اور اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا)). [نسائی: ٣٥٠٣؛ ابن ماجه: ٢٠٨٦]

رسول پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔"

(٣٧٣٦) وَحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِاِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ. [راجع: ٣٧٣٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٣٧) عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ ((فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)). [راجع: ٣٧٣٥]

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ "عورت اپنے خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دس دن تک۔"

○ ○ ○ ○

(٣٧٣٨) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ. [راجع: ٣٧٣٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٣٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا)). [ابن ماجه: ٢٠٨٥]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو عورت یقین رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اس کو حلال نہیں ہے کسی مردے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سوا اپنے خاوند کے۔"

○ ○ ○ ○

(٣٧٤٠) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ. نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ)). [بخاری: ٣١٣، ٥٣٤٢؛ ابوداود: ٢٣٠٢، ٢٣٠٣؛ نسائی: ٣٥٣٦؛ ابن ماجه: ٢٠٨٧]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے۔" (بقصد پاکی کے نہ زینت کے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: عصب کہتے ہیں یمن کی چادر کو جو کاڑیوں دار (سینکتا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے خاردار اور اس کے پتوں سے رنگ نکلتا ہے۔ ابن منذر نے کہا: علما نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں نہ اور کسی رنگ کے مگر کالے رنگ کے درست ہیں یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی رحمہ اللہ کا اور زہری رحمہ اللہ نے ان کو بھی مکروہ رکھا ہے اور عروہ رحمہ اللہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے اور زہری رحمہ اللہ نے اس کو جائز کہا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے اور ہمارے [illegible] (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے۔ ابن منذر نے کہا: تمام علما نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑوں سے جن سے آرائش ہو منع کیا ہے اسی طرح عمدہ سیاہ کپڑوں سے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست ہے جن سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریشمی کپڑا پہننا درست ہے اور زیور چاندی یا سونے کا پہننا درست نہیں ہے اسی طرح موتیوں کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہننا درست ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٣٧٤١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: ((عِنْدَ أَدْنٰى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ)).
[راجع: ٣٧٤٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٤٢) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنَّا نُنْهٰى أَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَ قَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِيْ طُهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ. [بخاری: ٣١٣، ٥٣٤١]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: منع کیے جاتے تھے ہم کسی مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگاتے تھے اور نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قسط اور اظفار کا استعمال کرے۔ (بدبو دور کرنے کو) وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

فائدہ۔ لعان کہتے ہیں ان گواہیوں کو جو خاوند اور بیوی سے لی جاتی ہیں جب خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے اور گواہ نہ رکھتا ہو چونکہ اس میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اس لیے اس کو لعان کہتے ہیں۔ اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جورو میں ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور پھر ان کا ملاپ نکاح سے نہیں ہو سکتا۔

(٣٧٤٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَآءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: اَرَاَيْتَ يَاعَاصِمُ! لَوْاَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ؟ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَاسْئَلْ لِّيْ عَنْ ذٰلِكَ يَا عَاصِمُ! رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَئَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهِ جَآءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَاعَاصِمُ! مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَئَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ! لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْئَلَهُ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ؟ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے کیا اس کو مار ڈالے۔ پھر تم اس کو مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ تو یہ مسئلہ پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان کی برائی بیان کی۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ ان کو شاق گزرا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویمر ان کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے عویمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! میں تو باز نہ آؤں گا۔ جب تک یہ مسئلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھوں گا پھر عویمر رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام لوگوں میں۔ عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکھے اس کو مار ڈالے۔ پھر آپ اس کو مار ڈالیں گے اس کے قصاص میں وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیرے اور تیری جورو کے باب میں اللہ کا حکم اترا یعنی آیت لعان کی تو جا اور اپنی جورو کو لے کر آ۔“ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر دونوں میاں بی بی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِهَا)) قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَّأْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ [تِلْكَ] سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. [بخاري: ٥٢٥٩، ٥٣٠٨، ٥٣٠٩، ٤٢٣، ٤٧٤٥، ٤٧٤٦، ٦٨٥٤، ٧١٦٥، ٧٣٠٤؛ ابوداود: ٢٢٤٨، ٢٢٤٩، ٢٢٥٠، ٢٢٥١، ٢٢٥٢؛ نسائي: ٣٤٠٢؛ ابن ماجه: ٢٠٦٦]

کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر عورت کو اب رکھوں تو میں جھوٹا ہوں۔ پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تین طلاق دے دیں۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ اس کو حکم کرتے۔ ابن شہاب نے کہا: پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد حضور ﷺ کی وہ سوال ہیں جو بے ضرورت ہوں خاص کر جن میں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہوں تو وہ برے نہیں ہیں۔ اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرتے اور آپ ﷺ ان کا جواب دیتے ان کو ناپسند نہ کرتے اور عاصم رضی اللہ عنہ کے سوال کو برا جاننے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا نہ اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی تھی۔ کافروں کو خوشی کا موقع حاصل ہوتا تھا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکھے اور زنا کا یقین ہو جائے پھر وہ اس کو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے یا نہیں؟ اکثروں کے نزدیک اس کا بیان قبول نہ کیا جائے گا اور قصاص لازم ہوگا مگر جب زنا کے گواہ قائم ہو جائیں یا مقتول کے ورثاء اس کا اقرار کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا۔ بشرطیکہ مقتول محصن ہو جس کی سزا رجم ہے۔ لعان کے بعد جدائی کی کیفیت میں علما کا اختلاف ہے مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اس عورت اور مرد میں نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدائی نہیں ہوتی اور جب خاوند اپنے تئیں جھٹلا دے تو پھر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے اور مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک کبھی حلال نہیں ہوتی انتہیٰ مختصراً۔

(٣٧٤٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ مِنْ بَنِيْ عَجْلَانَ أَتٰى عَاصِمَ ابْنَ عَدِيٍّ رضی اللہ عنہ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَكَانَ فِرَاقُهٗ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيْهِ: قَالَ سَهْلٌ: وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى إِلٰى أُمِّهٖ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهٗ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا.

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عویمر انصاری رضی اللہ عنہ جو بنی عجلان میں سے تھا، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گزری اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ پھر جدائی مرد کی عورت سے سنت ہو گئی لعان کرنے والوں میں اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ عورت حاملہ تھی اس کے بیٹے کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارتے پھر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور وہ اس کی وارث ہوگی اپنے حصہ کے موافق۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی متلاعنہ عورت کا لڑکا اپنی ماں کا ترکہ پائے گا اور وہ اس کا ترکہ پائے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہیں پاتی پھر ماں کے زعم میں تو وہ زنا کا نہیں ہے، اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بھی ماں سے قائم رہے گا۔

(٣٧٤٥) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهِمَا

ابن جریج سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا متلاعنین کا حال اور ان کا طریقہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو بنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيْهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ذَاكُمُ التَّفْرِيْقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ)). [راجع: ٣٧٤٣]

ساعدہ میں سے تھا اس نے کہا: انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ کیا سمجھتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا مسجد کے اندر اور میں موجود تھا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص نے طلاق دی تین بار اپنی عورت کو، رسول اللہ ﷺ کے حکم کرنے سے پہلے۔ پھر وہ جدا ہو گیا اس سے آپ ﷺ کے سامنے ،آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والوں کے۔''

فائدہ: یعنی خود لعان جدائی ہے، طلاق کی حاجت نہ تھی۔ اور ایک روایت میں ہے تجھ کو اس پر کوئی راہ نہیں یعنی اب تیری ملک ہی باقی نہ رہی تو طلاق بے موقع ہے۔

(٣٧٤٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: فَمَادَرَيْتُ مَا أَقُوْلُ: فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِيْ قَالَ: إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِيْ قَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ادْخُلْ فَوَاللّٰهِ! مَاجَاءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدًا وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ: أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ أَنْ لَّوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيْمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِيْ سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيٰتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ﴾

سعید بن جبیر سے روایت ہے، مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں۔ میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف مکہ میں اور ان کے غلام سے کہا: میری عرض کرو۔ اس نے کہا: وہ آرام کرتے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سنی اور کہا: کیا جبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا: ہاں انہوں نے کہا: اندر آ قسم اللہ کی تو کسی کام سے آیا ہوگا میں اندر گیا تو وہ ایک کمبل بچھائے بیٹھے تھے اور ایک تکیے پر ٹیکا لگائے تھے جو چھال سے کھجور کی بھرا ہوا تھا، میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! بے شک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا رسول اللہ ﷺ سے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بری بات نکالے گا اگر چپ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے؟ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! جو بات میں نے آپ ﷺ سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورۂ نور میں ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ آخر تک۔ آپ ﷺ نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ

www.KitaboSunnat.com

[٢٤/ النور: ٦، ٩] فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ: لَا وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا . [ترمذی: ١٢٠٢، ٣١٧٨؛ نسائی: ٣٤٧٣]

کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے یعنی اگر جھوٹ طوفان باندھتا ہے تو اب بھی بول دے حد قذف کے اسی کوڑے پڑ جائیں گے مگر یہ جہنم میں جلنے سے آسان ہے وہ بولا: نہیں قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ ﷺ نے عورت کو بلا لیا اور اس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے وہ بولی: نہیں ۔قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے تب آپ ﷺ نے شروع کیا مرد سے اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ اللہ کی پھٹکار ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی؟ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا: اللہ کا غضب اترے اس پر اگر وہ سچا ہو اس کے بعد آپ ﷺ نے جدائی کر دی ان دونوں میں۔

فائدہ: یعنی اور جو عیب لگائیں اپنی جوروں کو اور شاہد نہ ہوں ان کے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ٹلتا ہے ماریوں کہ گواہی دے چار بار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی مہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے حکمتیں جانتا تو کیا کچھ ہوتا (موضح القرآن) یہ دلیل ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی کہ لعان میں جب حاکم تفریق کر دے اُس وقت جدائی ہوتی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیاں دینا چاہئیں اس کے بعد عورت کو اگر عورت پہلے دے تو لعان صحیح نہ ہوگا۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح ہوگا۔

(٣٧٤٧) وَحَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

اس سند سے بھی مندرجہ بالا روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: ((حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا)) قَالَ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعان کرنے والوں کو، ”دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ ﷺ نے خاوند سے فرمایا: اب تیرا کوئی بس عورت پر نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالِيْ؟ قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُلَكَ مِنْهَا)) قَالَ زُهَيْرٌ فِيْ رِوَايَتِهِ: قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاری: ۵۳۱۲، ۵۳۵۰؛ ابوداود: ۲۲۵۷؛ نسائی: ۳۴۷۶، ۳۷۲۷]

کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی۔ مرد بولا: میرا مال یارسول اللہ! جو اس نے لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مال تجھ کو نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال کا بدلہ ہے جو اس کی فرج تجھ پر حلال ہوگئی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہوگیا۔'' (بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہوا جھوٹ کا)

○ ○ ○ ○

(۳۷۴۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: ((اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟)) [بخاری: ۵۳۱۱، ۵۳۱۲، ۵۳۴۹؛ ابوداود: ۲۲۵۸؛ نسائی: ۳۴۷۵]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جدائی کر دی بنی عجلان کی جورو، مرد میں اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟''

○ ○ ○ ○

(۳۷۵۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ۳۷۴۹]

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کو پوچھا تو انہوں نے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

(۳۷۵۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ. [نسائی: ۳۴۷۴]

سعید بن جبیر سے روایت ہے، مصعب نے جدائی نہیں کی لعان کرنے والوں میں۔ میں نے اس کا ذکر کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا: جناب رسول اللہ ﷺ نے جدائی کر دی بنی عجلان کے مرد اور عورت میں۔

(۳۷۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِاُمِّهِ قَالَ: نَعَمْ؟

[بخاری: ۵۳۱۵، ۶۷۴۸؛ ابوداود: ۲۲۵۹؛ ترمذی: ۱۲۰۳؛ نسائی: ۳۴۷۷؛ ابن ماجہ: ۲۰۶۹]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، پھر آپ ﷺ نے جدائی کر دی دونوں میں اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۵۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اس کی عورت کے اور جدائی کر دی ان دونوں میں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٣٧٥٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[بخاري: ٥٣١٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٥٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللّٰهِ! لَأَسْئَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ)) وَجَعَلَ يَدْعُوا فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ [٢٤/ النور: ٦-٩] هٰذِهِ الْآيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَآءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِينَ إِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((مَهْ)) فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ: ((لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيْئَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا)) فَجَآءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا. [ابوداود: ٢٢٥٣؛ ابن ماجه: ٢٠٦٨]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا، اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا: اگر کوئی اپنی جورو کے پاس کسی مرد کو پائے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے حد قذف کے اگر مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے (قصاص میں) اگر چپ رہے تو اپنا غصہ پی کر چپ رہے۔ قسم اللہ کی! میں جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی کو پائے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے، اگر مار ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اپنا غصہ کھا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہوسکتا)۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ کھول دے اس مشکل کو۔'' اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیت اتری ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ اخیر تک۔ پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اور اس کی جورو دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کر کے کہا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی۔ پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہر اور اگر خاوند کی بات سچ ہے تو اپنے قصور کا اقرار کر۔'' لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیٹھ موڑ کر چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگریالے بالوں والا پیدا ہوگا اس شخص کی صورت پر جس کا خاوند کو گمان تھا۔'' پھر ویسا ہی کالا گھونگریالے بالوں والا پیدا ہوا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٧٥٦) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٣٧٥٥]

اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٥٧) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا. فَقَالَ: إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ بْنِ

محمد سے روایت ہے، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، یہ سمجھ کر کہ ان کو معلوم ہے انہوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک کا مادری بھائی تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سَحْمَآءَ وَكَانَ اَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِاُمِّهِ وَكَانَ اَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيْئَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ)) قَالَ: فَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ. [نسائی: ۳٤٦۸، ۳٤٦۹]

اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں۔ راوی نے کہا: پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں والا گھونگریالے بالوں والا، پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سرگیں آنکھ گھونگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آپ ﷺ نے قیافہ سے فرمایا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اس کے موافق گمان ہو سکتا ہے۔

(۳۷۵۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ خَدْلًا اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ)) فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي الْمَجْلِسِ: اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوْءَ.

[بخاری: ۵۳۱۰، ۵۳۱٦، ٦۸۵٦؛ نسائی: ۳٤۷۰، ۳٤۷۱]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لعان کا ذکر ہوا، عاصم بن عدی نے اس میں کچھ کہا، پھر وہ چلے گئے۔ تب ان کے پاس ان کی قوم کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بی بی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا عاصم نے کہا: میں اس بلا میں مبتلا ہوا اپنی بات کی وجہ سے پھر عاصم رضی اللہ عنہ اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ اور اس شخص نے سارا حال آپ ﷺ سے بیان کیا وہ شخص زرد رنگ دبلا سیدھے بال والا تھا اور جس پر دعویٰ کرتا تھا وہ پر گوشت پنڈلیوں والا، گندم رنگ، موٹا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تو کھول دے۔'' پھر وہ عورت بچہ جنی جو مشابہ تھا اس شخص کے جس پر تہمت تھی۔ تب جناب رسول اللہ ﷺ نے لعان کروایا ان دونوں میں۔ ایک شخص بولا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں وہ دوسری عورت تھی جو مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی۔ (یعنی لوگ کہتے تھے کہ یہ فاحشہ ہے، (نہ گواہ تھے نہ اقرار تھا)۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: ذُكِرَ

ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ [فِيهِ] بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيْرَ اللَّحْمِ۔ قَالَ: جَعْدًا قَطَطًا. [راجع: ٣٧٥٨]

شخص جس کے ساتھ تہمت تھی موٹا، سخت گھونگریالے بالوں والا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٦٠) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ: وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ اَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما . [بخاري: ٦٨٥٥، ٧٢٣٨؛ ابن ماجه: ٢٥٦٠]

قاسم بن محمد سے روایت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے لعان والوں کا ذکر ہوا تو عبداللہ بن شداد نے کہا: ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں وہ عورت دوسری تھی جو علانیہ بدکار تھی۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا أَيَقْتُلُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) قَالَ سَعْدٌ: بَلٰى وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ)).

[ابوداود: ٤٥٣٢؛ ابن ماجه: ٢٦٠٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ (انصار کے رئیس) نے کہا: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ مرد کو پائے (زنا کرتے ہوئے) کیا اس کو مار ڈالے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں مار ڈالے قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ عزت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے) ”سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں۔“ (یعنی تعجب ہے ان سے کہ ایسی بات کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: سعد رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا مخالفت کے طور پر نہ تھا۔ کیونکہ مخالفت پیغمبر ﷺ کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔

(٣٧٦٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِيْ رَجُلًا [أَ] أُمْهِلُهٗ حَتّٰى اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). [ابوداود: ٤٥٣٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اس کو مہلت دوں چار گواہ لانے تک؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

○ ○ ○ ○

(٣٧٦٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِيْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰى اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شُهَدَآءَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: كَلَّا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهُ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ)).

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں۔ میں تو قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جلدی اس کا علاج تلوار سے کر دوں اس سے پہلے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہٗ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔"

فائدہ ۸: یعنی روکتا ہے اپنے بندوں کو گناہوں سے اور برا سمجھتا ہے گناہوں کو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ تاویل اس لیے کی کہ غیرت بندوں کے حق میں تغیر اور حرکت ہے اور یہ محال ہے اللہ جل جلالہٗ کے حق میں۔

(۳۷۶۴) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ: لَوْرَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِيْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ! لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ مِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). [بخاري: ٦٨٤٦، ٧٤١٦]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بی بی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلوار سے مار ڈالوں کبھی نہ چھوڑوں۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت سے تعجب کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہٗ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ حرام کیا اللہ نے بے شرمی کی باتوں کو چھپی اور کھلی اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہیں ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں علیہم السلام کو بھیجا خوشی اور ڈر سناتے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر کر لیں اور توبہ کریں) اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا۔" (تاکہ بندے اس کی عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کر لیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۷۶۵) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ.

[راجع: ٣٧٦٤]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس روایت میں "غَيْرَ مُصْفِحٍ" کے الفاظ ہیں اور "عَنْهُ" نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۷۶۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ ((فَمَا اَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: ((هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟)) قَالَ: اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ: ((فَاَنّٰى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص بنی فزارہ میں سے آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا: میری جورو کو ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں کالا نہیں ہوں) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیرے پاس اونٹ ہیں"؟ اس نے کہا: ہاں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کا رنگ کیا ہے؟" وہ بولا: لال ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان میں کوئی خاکی بھی ہے۔" اس نے کہا: ہاں خاکی بھی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَتَاهَا ذٰلِكَ؟)) قَالَ: عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ: ((وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ)). [ابوداود: ۲۲٦۰؛ نسائی: ۳٤۷۸؛ ابن ماجه: ۲۰۰۲]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہ رنگ کہاں سے آیا۔'' اس نے کہا: کسی رگ نے گھسیٹ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی فقط رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا تیرا نہیں ہے۔ ملک اور ہوا کے اختلاف سے بھی بچے کا رنگ مختلف ہوتا ہے اور کبھی دودھیال یا ننھیال کی تاثیر بھی پڑتی ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اور اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکا سیاہ رنگ کا ہو یا ماں باپ دونوں کالے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہے گا اور کنایہ قذف کرنے سے قذف نہیں ہوتا۔ یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا۔

(۳۷٦۷) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَدَتِ امْرَاَتِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُعَرِّضُ بِاَنْ يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ـ قَالَ: وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْفَاءِ مِنْهُ. [نسائی: ۳٤۷۹]

زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا فرق ہے کہ کہا: اے رسول اللہ تعالیٰ کے! میری عورت نے لڑکا سیاہ جنا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس کا انکار کردوں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

○ ○ ○ ○

(۳۷٦۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((مَا اَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: ((فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاَنّٰى هُوَ؟)) قَالَ: لَعَلَّهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَكُوْنُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذَا لَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ)). [بخاری: ۷۳۱٤؛ ابوداود: ۲۲٦۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا: اے رسول اللہ کے! میری عورت نے کالا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: ''تیرے پاس اونٹ ہیں۔'' اس نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا رنگ کیسا ہے۔'' اس نے کہا: سرخ۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کہ ان میں کوئی کالا بھی ہے؟'' وہ بولا: ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رنگ کہاں سے آگیا۔'' اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے! کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ یہاں بھی کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(۳۷٦۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اس طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْعِتْقِ
غلام آزاد کرنے کا بیان

بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ.

باب: جو شخص اپنا حصہ غلام میں سے آزاد کرے اس کا بیان۔

(۳۷۷۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا اَعْتَقَ)) . [بخاري: ۲۵۲۲، ابن ماجه: ۲۵۲۸، وانظر في مسلم: ٤٣٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے غلام میں سے (یعنی وہ غلام مشترک ہو۔) اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے، پھر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال ہو جو غلاموں کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس غلام کی واجبی قیمت لگائی جائے اور باقی شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت اس کے مال میں سے دی جائے گی اور مکمل غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اور جو وہ مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اس غلام کا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اور باقی کے واسطے وہ غلام محنت اور مزدوری کر کے اپنے تئیں آزاد کرا سکتا ہے مگر اس پر جبر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں علما کے متعدد اقوال ذکر کیے ہیں۔

(۳۷۷۱) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ جَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ح وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ وَأَبُوْ كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ح و حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

مندرجہ بالا حدیث کی دوسری اسناد مذکور ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ. [بخاري: ٢٥٢٥، ٢٥٥٣؛ ابوداود: ٣٩٤٤؛ وانظر في مسلم: ٤٣٢٧، ٤٣٢٨]

بَابُ ذِكْرِ سِعَايَةِ الْعَبْدِ.

باب: غلام کی محنت کا بیان۔

(٣٧٧٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ: ((يَضْمَنُ)). [بخاري: ٢٤٩٢، ٢٥٠٤، ٢٥٢٦، ٢٥٢٧؛ ابوداود: ٣٩٣٤، ٣٩٣٦، ٣٩٣٩؛ ترمذي: ١٣٤٨؛ ابن ماجه: ٢٥٢٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بردہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ ضامن ہوگا دوسرے شریک کے حصے کا۔“ (اگر مالدار ہو)۔

(٣٧٧٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)) [راجع: ٣٧٧٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہوگا۔ اگر مال دار ہو۔ اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔“

(٣٧٧٤) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: ((إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)). [راجع: ٣٧٧٢]

ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ”اگر وہ آزاد کرنے والا مال دار نہ ہو تو غلام کی واجبی قیمت لگائی جائے اور محنت کرے اپنے باقی حصے کے لیے جو آزاد نہیں ہوا مگر اس پر جبر نہ ہوگا۔“

فائدہ: فرض کرو کہ غلام زید اور عمرو میں آدھوں آدھ مشترک تھا۔ زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور زید کے پاس مال نہیں تو غلام کی قیمت واجبی لگائیں گے۔ فرض کرو سو روپیہ ہوئی۔ اب وہ غلام محنت مزدوری کر کے پچاس روپیہ عمرو کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

(٣٧٧٥) عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ: قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ. [راجع: ٣٧٧٢]

قتادہ نے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی مانند روایت کی۔ اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی واجبی قیمت لگائی جائے۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

باب: ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ولاء ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے غلام پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے غلام کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے۔

(٣٧٧٦) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَ هَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)). [بخاری: ٢١٦٩، ٢٥٦٢، ٦٧٥٧؛ ابوداود: ٢٩١٥؛ نسائی: ٤٦٥٨]

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا۔ لونڈی کے مالکوں نے کہا: ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بکنے دے تو اپنا کام کر ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٧٧٧) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ ؓ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ ؓ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ؓ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَابَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ)). [بخاری: ٢٥٦١، ٢٧١٧؛ ابوداود: ٣٩٢٩؛ ترمذی: ٢١٢٤؛ نسائی: ٤٦٦٩، ٤٦٧٠]

عروہ سے روایت ہے، بریرہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی ان سے مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت میں اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا (بلکہ سارا روپیہ باقی تھا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: تو اپنے لوگوں کے پاس جا اور اگر وہ منظور کریں تو میں سارا روپیہ کتابت کا ادا کر دیتی ہوں پر ولاء تیری مجھے ملے گی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے بیان کیا۔ انہوں نے نہ مانا اور کہا: اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو للّٰہ تیرے ساتھ سلوک کریں لیکن ولاء تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو خرید کر لے، اور آزاد کر دے، ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔'' پھر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ شرطیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اس کی شرط کرے۔ شرط وہی درست اور مضبوط ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: کتابت کہتے ہیں غلام یا لونڈی سے کچھ روپیہ ٹھہرا کر اس کی آزادی ادائیگی پر معلق کرنے کو مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے: تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھ کو ادا کرے تو تو آزاد ہے اب وہ غلام مکاتب ہو گیا اور جو روپیہ ٹھہرا وہ بدل کتابت ہوگا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ حدیث ہے اور اس میں سے بہت سے مسائل علمائے کرام نے نکالے ہیں پھر بیان کیا ان سب کو بڑے طول سے۔

(٣٧٧٨) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ: يَا عَائِشَةُ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی اور کہنے لگی: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي)) وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)).

[بخاري: ٢٥٦٠]

ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ (چالیس درم) اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''ان کے کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز مت رہو۔ خرید لے اور آزاد کر دے۔'' اس روایت میں یہ ہے کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی۔ بعد اس کے فرمایا: ''کیا حال ہے لوگوں کا۔'' اخیر تک۔

(٣٧٧٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُوْنِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِيْنَ [فِي] كُلِّ سَنَةٍ وُقِيَّةٌ فَأَعِيْنِيْنِي فَقُلْتُ لَهَا: إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ. قَالَتْ: فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ: لَاهَاءَ اللّٰهِ إِذًا قَالَتْ: فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) فَفَعَلْتُ قَالَتْ: ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمْ: أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) [بخاري: ٢٥٦٣]

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا: میرے مالکوں نے مجھ کو مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو۔ میں نے کہا: اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یک مشت دے دیتی ہوں اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا انہوں نے نہ مانا۔ اور یہ کہا کہ ولاء ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا میں نے اس کو جھڑکا اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ نہ ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا اور مجھ سے پوچھا میں نے سب حال بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولاء کی شرط انہی کے لیے کر لے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔'' میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی جیسے اس کو لائق ہے پھر فرمایا: ''بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ کیا حال ہے تم میں سے بعض لوگوں کا کہتے ہیں دوسرے سے۔ آزاد تم کرو اور ولاء ہم لیں گے۔ حالانکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٧٨٠) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ

ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا۔ (جب وہ آزاد ہوئی خواہ اس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيثِهِمْ: ((أَمَّا بَعْدُ)) [بخاری: ٢٥٦٣؛ ابوداود: ٢٢٣٣؛ ترمذی: ١١٥٤؛ نسائی: ٣٤٥١]

اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی شوہر کو ناپسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو اختیار نہ دیتے اور اس روایت میں اَمَّا بَعْدُ کا لفظ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) وَعَتَقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ: وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ)). [راجع: ٢٤٨٧]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیدا ہوئیں ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اس کو بیچنا چاہا اور ولاء کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ولاء کی شرط انہی کے لیے کرلے اور آزاد کردے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔'' دوسری یہ کہ جب میں نے اس کو آزاد کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب میں اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا۔ تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس ہدیہ بھیجتی۔ میں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو کھاؤ اس کو۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٧٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)) وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ؟)) قَالَتْ عَائِشَةُ: تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)). [راجع: ٢٤٨٨]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے بریرہ کو خریدا انصار کے لوگوں سے اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کرلی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء اسی کو ملے گی جو والی ہو نعمت کا۔'' (یعنی آزاد کرے) اور اختیار دیا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اس کا خاوند غلام تھا اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کاش ہمارے لیے بھی اس میں سے تھوڑا گوشت بناتیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔'' (تو ہم پر اس کا کھانا درست ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٧٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) وَأُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے قصد کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی اپنے لیے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔'' اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: هٰذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)) وَخُيِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَئَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ: لَا اَدْرِيْ. [راجع: ٣٧٨٢]

جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس حصہ آیا گوشت کا لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ گوشت صدقہ میں ملا ہے بریرہ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے وہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“ اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اس کے خاوند کے مقدمہ میں، عبدالرحمٰن نے کہا: اس کا خاوند آزاد تھا۔ شعبہ نے کہا: پھر میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا: مجھ کو معلوم نہیں ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار کے نہ رہی۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٧٨٤) وَحَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُد: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٧٨٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٨٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا. [راجع: ٣٧٦٥]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے علما کا اس پر کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہوگا چاہے نکاح فسخ کر ڈالے چاہے باقی رکھے اور جو اس کا خاوند آزاد ہو تو عورت کو اختیار نہ ہوگا۔ یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علما رحمہم اللہ کا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر خاوند آزاد ہو تب بھی اختیار ہوگا اور دلیل ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی وہ روایت ہے مسلم کی جس میں یہ مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار کے نہیں اس لیے کہ شعبہ نے جب دوسری بار عبدالرحمٰن سے پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھ کو معلوم نہیں اور مشہور روایتیں یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا حفاظ حدیث نے کہا: اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کے برخلاف ہے (انتهىٰ مختصرًا)

(٣٧٨٦) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: خُيِّرَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حِيْنَ عُتِقَتْ وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاُتِيَ بِخُبْزٍ وَاُدْمٍ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: ((اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيْهَا لَحْمٌ؟)) فَقَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَكَرِهْنَا اَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ: ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهَا: ((اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ)). [راجع: ٢٤٨٩]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا تو جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا تھا آگ پر آپ ﷺ نے کھانا مانگا۔ تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”گوشت تو ہانڈی میں چڑھا تھا آگ پر۔“ لوگوں نے کہا: بے شک یا رسول اللہ! مگر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا ہے ہم کو برا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ ﷺ کو کھلا دیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“ تیسری یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بریرہ کے باب میں کہ ”ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٧٨٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرَادَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَاَبٰى اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا اس کے مالکوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولاء ان کو ملے۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے ارادے سے باز نہ آ اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ .

باب: ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں۔

(٣٧٨٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ: النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ .

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کی بیع اور ہبہ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے ولاء کی بیع اور ہبہ کے حرمت نکلی اور یہ معین ہوا کہ اس کا بیع اور ہبہ صحیح نہیں ہے اور ولاء اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولاء ایک رشتہ ہے ناتے کے رشتے کی طرح اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اس کا نقل جائز رکھا ہے اور شاید یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی۔

(٣٧٨٩) وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَاعُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهٖ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ .[بخاری: ٦٧٥٦ ، ٢٥٣٥؛ ترمذی: ١٢٣٦؛ نسائی: ٤٦٧١؛ ابوداود: ٢٩١٩؛

اس حدیث کی دوسری اسناد نقل کی گئی ہیں۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجه: ٢٧٤٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ تَوَلِّي الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ

باب: غلام اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ نہیں بنا سکتا۔

(٣٧٩٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ ثُمَّ كَتَبَ: ((اَنَّهُ لَا يَحِلُّ [لِمُسْلِمٍ] اَنْ يَتَوَالَى مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ)) ثُمَّ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ لَعَنَ۔ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٨٤٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے لکھا ''ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی'' پھر لکھا کہ ''کسی مسلمان کو درست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولیٰ بن بیٹھے بغیر اس کی اجازت کے۔'' (اور اجازت سے بھی درست نہیں اور بعض کے نزدیک درست ہے نووی رحمہ اللہ) پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے لعنت کی اس پر جو ایسا کرے اپنی کتاب میں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٧٩١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو مولیٰ بنائے بغیر اجازت اپنے مالکوں کے اس پر لعنت ہے اللہ اور اس کے فرشتوں کی نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔''

○ ○ ○ ○

(٣٧٩٢) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ)). [راجع: ٣٣٢٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مولیٰ بنائے کسی قوم کو اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض۔''

(٣٧٩٣) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((وَمَنْ وَالٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ)).

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٧٩٤) عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ۔ قَالَ: وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ۔ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عَيْرٍ اِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا

ابراہیم تیمی نے سنا اپنے باپ سے، وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو فرمایا: جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور کتاب ہے جس کو ہم اہل بیت پڑھتے ہیں سوا اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کتاب کے اور وہ ان کی تلوار کے میان میں تھی تو وہ جھوٹ بولتا ہے (اس سے رد ہو گیا رافضیوں کا خیال کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ باتیں بتائی تھیں جو کسی اور صحابی کو نہیں بتائیں) اس کتاب میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور زخموں کی دیت کا اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ حرم ہے عیر سے لے کر ثور تک۔ (ثور تو مکہ میں ہے یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوِانْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَاعَدْلًا)). [راجع: ٣٣٢٧]

غلطی ہے راوی کی ثور کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اس میں نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول نہ کرے گا نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنائے یا اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کو مولیٰ بنائے تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی، قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کی شرح کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ .

باب: غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔

(٣٧٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِّنْهَا إِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ)). [بخاری: ٢٥١٧، ٦٧١٥؛ ترمذی: ١٥٤١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص آزاد کرے مسلمان غلام کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٧٩٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). [راجع: ٣٧٩٠]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مسلمان غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے۔“

(٣٧٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). [راجع: ٣٧٩٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص آزاد کرے مسلمان غلام کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی بردے کی شرمگاہ کے بدلے۔“

(٣٧٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُّسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) قَالَ: فَانْطَلَقْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَّهُ قَدْ أَعْطَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے چھڑائے گا۔“ سعید بن مرجانہ نے کہا: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سن کر زین العابدین علی بن حسین کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کے بدلے جعفر کے بیٹے کو دس ہزار درہم یا ہزار دینار دیئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ [دِرْهَمٍ]۔ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ . [راجع: ٣٧٩٥] ‌ تھے۔

فائدہ۔ سبحان اللہ! اہل بیت رضی اللہ عنہم کیسے عاشق تھے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس بردے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پورے ہوں۔ تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی میں ہے کہ بردے کے اعضاء سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہو۔ اب علما نے اختلاف کیا ہے مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا۔ بعض نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے اور مؤمن کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان بردے کے آزاد کرنے میں ہے لیکن کافر بردہ آزاد کرنا اس میں ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے۔

بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ.

باب: باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت۔

(٣٧٩٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ((وَلَدٌ وَالِدَهُ)) . [ترمذي: ١٩٠٦؛ ابن ماجه: ٣٦٥٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر ایک صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے پھر خرید کر اس کو آزاد کر دے۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز واقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک ان کو آزاد نہ کرے اور جمہور علما کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے اور دلیل ان کی دوسری حدیث ہے۔

(٣٨٠٠) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا ((وَلَدٌ وَالِدَهُ)). [ابوداود: ٥١٣٧]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْبُيُوعِ
خرید وفروخت کے مسائل

بَابُ اِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.
باب: بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے۔

(٣٨٠١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے۔

[بخاری: ٢١٤٦، ٣٧٨٠، ٥٨٢١؛ نسائی: ٤٥٢١]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: خود صحیح مسلم میں ان کی تفسیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامسہ کی تفسیر میں تین قول منقول ہیں ایک یہ کہ بیچنے والا ایک کپڑا لپٹا ہوا یا اندھیرے میں لے کر آئے اور خریدار اس کو چھو لے۔ بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چھونا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے دوسری یہ کہ چھونا خود بیع قرار دیا جائے مثلاً مالک مال مشتری سے یہ کہے: جب تو چھو لے تو وہ تیرے ہاتھ بک گیا۔ تیسری یہ کہ چھونے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جائے اور تینوں صورتوں میں یہ بیع باطل ہے۔ اسی طرح بیع منابذہ کے بھی تین معنی ہیں ایک تو یہ کپڑے کا پھینکنا بیع قرار دیا جائے گا یہ امام شافعی رحمہ اللہ کی تاویل ہے دوسری یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جائے تیسری یہ کہ پھینکنے سے مراد کنکری کا پھینکنا ہے اور اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ بیع الحصاۃ میں آئے گا۔ (انتہیٰ)

(٣٨٠٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [بخاری: ٣٦٨؛ ترمذی: ١٣١٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [بخاری: ٥٨٤، ٥٨٨، ٥٨١٩، ٥٨٢٠؛ نسائی: ٤٥٢٩؛ ابن ماجہ: ١٢٤٨، ٢١٦٩، ٣٥٦٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٠٤) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٠٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ اَمَّا الْمُلَامَسَةُ: فَاَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ۔ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھو لے بے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةَ اَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ اِلَى الْآخَرِ وَ لَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ. [بخاري: ١٤٢٠]

ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٠٦) عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَ لِبْسَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ اِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ [بخاري: ٢١٤٤، ٥٨٢٠؛ ابوداود: ٣٣٧٩؛ نسائي: ٤٥٢٢، ٤٥٢٣]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پہناوے سے ایک تو منع کیا ملامسہ سے اور منابذہ سے، بیع میں ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا چھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ الٹے اس کو مگر اسی لیے یعنی بیع کے لیے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٠٧) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٣٨٠٦]

ابن شہاب سے یہ روایت اس سند سے بھی منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِيْ فِيْهِ غَرَرٌ

باب: کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے۔

(٣٨٠٨) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. [ابوداود: ٣٣٧٦؛ ترمذي: ١٢٣٠؛ نسائي: ٤٥٣٠؛ ابن ماجه: ٢١٩٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: کنکری کی بیع کے تین معنی ہیں۔ ایک یہ کہ بائع یوں کہے: میں نے تیرے ہاتھ وہ کپڑے بیچے جن پر یہ کنکری پڑے جس کو میں پھینکتا ہوں یا یہاں سے لے کر جہاں تک یہ کنکری جائے اتنا اسباب میں نے بیچا۔ دوسرے یہ کہ بائع یہ شرط لگائے کہ جب تک میں کنکری پھینکوں تجھے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ خود کنکری پھینکنا بیع قرار پائے مثلاً یوں کہے: جب میں اس کپڑے پر کنکری ماروں تو وہ اتنے کو بک جائے گا۔ اور لیکن دھوکے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب البیع کی اور اس میں بہت سے مسائل داخل ہیں مثلاً بیع بھاگے ہوئے غلام کی اور معدوم کی اور مجہول کی اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں ہے۔ اور جس پر بائع کی ملک پوری نہیں ہوئی اور بیع مچھلی کی پانی میں، دودھ کی تھن میں، بچہ کی پیٹ میں، پرندے کی ہوا میں، غیر معین تھیلی یا کپڑے یا بکری وغیرہ کی تو یہ سب بیعیں باطل ہیں اس لیے کہ ان سب میں دھوکا ہے۔ (انتہی مختصراً)

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: حبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت۔

(٣٨٠٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا حبل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ. [نسائي: ٤٦٣٨]

الحبلہ کی بیع سے۔

(٣٨١٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لَحْمَ الْجَزُوْرِ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِيْ نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذٰلِكَ.

[بخاري: ٣٨٤٣؛ ابو داود: ٣٣٨١]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے حبل الحبلہ تک اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے، پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حبل الحبلہ کی یہی تفسیر مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کی ہے اور بعض نے کہا کہ حبل الحبلہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بچے کو بیچے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں بیعیں باطل ہیں۔ اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول ہونے بیع کے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَسَوْمِهِ وَتَحْرِيْمِ النَّجْشِ وَتَحْرِيْمِ التَّصْرِيَةِ.

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے، نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے۔

(٣٨١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ)).

[راجع: ٣٤٥٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٣٨١٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ)). [راجع: ٣٤٥٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔''

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز خریدی ہے اس کی خرید فسخ کر ڈال میں ویسی ہی چیز اس سے سستی دیتا ہوں یا اس سے عمدہ چیز اسی قیمت پر دیتا ہوں۔ اور یہ حرام ہے، اسی طرح اپنے بھائی کی خرید پر خریدنا بھی حرام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تو نے جو چیز بیچی ہے اس کی بیع فسخ کر ڈال، میں تجھ سے اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا اور پیام کی مثال کتاب النکاح میں گزر چکی ہے۔

(٣٨١٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکائے۔''

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ نہی جب ہے کہ بائع اور مشتری بیع پر راضی ہو چکے ہوں لیکن ابھی بیع نہ ہوئی ہو، اتنے میں دوسرا کہے کہ میں اس چیز کو مول لیتا ہوں یہ ناجائز ہے۔ لیکن ہراج (نیلام) میں مول بڑھانا ہر ایک کو درست ہے۔

(٣٨١٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَفِيْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکائے ہوئے پر چکانے سے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ: عَلٰى سِيْمَةِ أَخِيْهِ. [راجع: ٣٤٦٢]

○ ○ ○ ○

(٣٨١٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَّلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)). [بخاري: ٢١٥٠؛ ابوداود: ٣٤٤٣؛ نسائي: ٤٥٠٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قافلہ سے نہ ملو بیع کے لیے۔ اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر اور نہ لاڑ یا پن کرو۔ اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو۔ اور نہ بند رکھو تھن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا پھر کوئی خریدے ایسے جانور کو (جس کا دودھ تھن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لیے) تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودھ دوہے اور اس کو معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلا۔ جتنا گمان تھا) دونوں میں سے جو بھلا معلوم ہو وہ دوہنے کے بعد اس کو کرے اگر پسند آئے تو رکھ لے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدلے پھیر دے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی آگے بڑھ کر اناج کے کھیپ مول لینے کے لیے بنجاروں سے نہ ملا کرو۔ کیونکہ اس میں دو نقصان ہیں۔ ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ پر بکتا ہو۔ دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے۔ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ ''اور چھوڑ دو لوگوں کو آپس میں خرید و فروخت کریں اللہ روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔'' مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اناج بیچنے لائے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا اس کو حضور ﷺ نے منع کیا کہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے اگر قحط ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے محض قیاس سے حدیث کے خلاف حکم کیا ہے حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے اوپر مقدم ہے۔ اور یہ حدیث باتفاق علما صحیح ہے اور متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اس واسطے علمائے حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب میں ترک کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل ضروری ہے۔ اور یہی ارشاد ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رحم کرے اللہ تعالیٰ ان پر اور بخش دے خطا ان کی۔ آمین یا رب العالمین۔

(٣٨١٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ [لِلرُّكْبَانِ] وَأَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ وَأَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ. [بخاري: ٢٧٢٧؛ نسائي: ٤٥٠٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سواروں سے جا کر ملنے سے (جو غلہ لاتے ہیں) اور شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لیے طلاق چاہنے سے اور دھوکہ دینے سے اور تھن میں دودھ روکنے سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے۔

(٣٨١٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ـ فِيْ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَّوَهْبٍ نُهِيَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالصَّمَدِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى ـ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٣٨١٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا لاڑ یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَهٰى عَنِ النَّجْشِ. [بخاری: ۲۱۴۲، ۶۹۶۳؛ نسائی: ۴۵۱۷؛ ابن ماجہ: ۲۱۷۳]

پن سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ.

باب: آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت۔

(۳۸۱۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّي. [نسائی: ۴۵۱۰]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر اسباب تجارت سے ملنے کو یہاں تک کہ وہ بازار میں آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر ملنے سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ. [راجع: ۳۴۵۴]

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۲۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ. [بخاری: ۲۱۴۹، ۲۱۲۴؛ ترمذی: ۱۲۲۰؛ ابن ماجہ: ۲۱۸۰]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۲۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر کھیپ سے ملنے کو۔

(۳۸۲۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقّٰى فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)). [نسائی: ۴۵۱۳]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت ملو آگے جا کر مالوں کی کھیپ سے (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو) اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھاؤ کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے) تو اس کو اختیار ہے۔'' (چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: ظاہر احادیث سے اس کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام شافعی، مالک اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اوزاعی رحمہ اللہ کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ لوگوں کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں مکروہ ہے اور صحیح جمہور کا مذہب ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہاں مال والے ملیں اور مال خرید لیں تو اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے انتہی مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ.

باب: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے۔

(۳۸۲۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)) وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ. [راجع: ۳۴۵۸]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ بیچے بستی والا باہر والے کا مال۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٨٢٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَاَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُنْ لَّهُ سِمْسَارًا. [بخاري: ٢١٥٨، ٢١٦٣، ٢٢٧٤؛ ابوداود: ٣٤٣٩؛ نسائي: ٤٥١٢؛ ابن ماجه: ٢١٧٧]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سواروں کی (جو مال لے کر آئیں) آگے جا کر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے۔ طاؤس نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: بستی والے کو نہیں چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے (اس کا مال بکوانے میں بلکہ اس کو خود بیچنے دے)

(٣٨٢٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ)) غَيْرَ اَنَّ فِيْ رِوَايَةِ يَحْيٰى: ((يُرْزَقُ)). [ابوداود: ٣٤٤٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگوں کو اللہ روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٨٢٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [ترمذی: ١٢٢٣؛ ابن ماجه: ٢١٧٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٢٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: نُهِيْنَا اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ. [بخاری: ٢١٦١؛ ابوداود: ٣٤٤٠؛ نسائی: ٤٥٠٤، ٤٥٠٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم منع کیے گئے اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٢٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ نُهِيْنَا عَنْ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ. [راجع: ٣٨٢٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لے کر آئے بیچنے کے لیے اور بستی والا اس سے یوں کہے: تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے میں آہستہ آہستہ مہنگا بیچ دوں گا تو یہ منع ہے اگر اس مال کی شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جائے گی۔ لیکن حرام رہے گی۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع فسخ کر دی جائے گی اور عطاء اور مجاہد اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیونکہ اس میں احسان ہے باہر والے پر اور ان حدیثوں کو انہوں نے منسوخ کہا ہے۔ اور یہ دعویٰ ہے بلا دلیل کیونکہ اگر احسان بھی ہو مال والے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھاتے اور نفع کماتے اور دعویٰ نسخ کا لغو ہے۔ (انتہی مع زیادۃ)

بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ. باب: مصراۃ کی بیع کا بیان۔

فائدہ: مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دوہنا اس کا موقوف کر دیا ہوتا کہ تھنوں میں خوب دودھ بھر جائے اور لوگ دھوکا کھائیں۔ اس کا بیان اوپر گزر چکا۔

(٣٨٣٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے پھر جا کر اس کا دودھ نچوڑے، اگر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ)).

[بخاري: ٢١٤٨؛ نسائي: ٤٥٠٠]

اس کا دودھ پسند آئے رکھ چھوڑے، نہیں تو بکری پھیر دے اور دے ایک صاع کھجور کا اس کے ساتھ۔'' (دودھ کے بدلے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٣١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چھوڑے چاہے پھیر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے۔''

(٣٨٣٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)). [ترمذي: ١٢٥٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر پھیر دے تو ایک صاع اناج کا بھی دے لیکن گیہوں دینا ضروری نہیں۔''

فائدہ۔ عرب میں گیہوں گراں ہیں اور کھجور اور دوسرے اناج ارزاں ہیں تو فرمایا کہ کھجور کا ایک صاع دے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جوار، مسور وغیرہ۔

(٣٨٣٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ)). [نسائي: ٤٥٠١]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ لے چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے نہ گیہوں کا۔''

○ ○ ○ ○

(٣٨٣٤) عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرٰى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے لیکن اس میں غنم کا لفظ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٣٥) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَا أَحَدُكُمْ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا إِمَّا هِيَ وَإِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)).

ہمام بن منبہ نے کہا: یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیں رسول اللہ ﷺ سے پھر کئی حدیثیں ذکر کیں۔ ان سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے دودھ دوہنے کے بعد یا اس کو رکھ لے یا پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے۔''

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اوپر گزر چکا کہ تصریہ (یعنی جانور کا دودھ چڑھانا لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے) حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ بیع صحیح ہو جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا۔ چاہے رکھے چاہے پھیر دے۔ اسی طرح ہر مکر اور فریب کی بیع میں خریدار کو اختیار ہے مثلاً کسی نے بوڑھی لونڈی کے بال کالے کر دیئے۔ یا گھونگریالے بنا دیئے اور مانند اس کے اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہوگا علم کے بعد یا تین دن رہے گا تو بعضوں نے کہا: تین دن تک رہے گا اور اصح یہ ہے کہ علم کے ساتھ ہی اختیار ہوگا۔ اور حدیث میں جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین دن میں ہوتا ہے ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے۔ پھر جب ایسا جانور پھیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گائے دودھ اس کا بہت ہو یا تھوڑا ہر حال میں دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور لیث اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف اور ابوثور اور فقہائے محدثین رحمہم اللہ کا اور یہی صحیح ہے۔ اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز کا خوراک میں رواج ہو اس کا ایک صاع دیدے یہ کھجور سے خاص نہیں ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پھیر دے اور ایک صاع کھجور دینا ضروری نہیں ہے بلکہ دودھ کی قیمت دینا چاہیے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شے کو تلف کرے تو مثل دے ورنہ قیمت دے اور دوسری جنس کا دینا قاعدے کے خلاف ہے اور جمہور علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ جب حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت میں کھجور تھی اور صاع ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بطور حد کے۔ تا کہ جھگڑا نہ ہو اور اکثر گاؤں اور دیہات میں قیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دے دیا تا کہ اس قسم کے جھگڑے مطلق پیدا ہونے نہ پائیں اور اس کی مثال شرع میں موجود ہے۔ مثلاً بچہ کی دیت ایک غلام وغیرہ انتہی۔

بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ.

باب: قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے۔

(۳۸۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ. [بخاري: ۲۱۳۵؛ ابوداود: ۳۴۹۷؛ ترمذي: ۱۲۹۱؛ نسائي: ۴۶۲۲؛ ابن ماجه: ۲۲۲۷]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ہر چیز کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شئے کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ بیع درست نہیں جب تک بیع کا قبضہ اس پر نہ ہو لے۔ اور عثمان بتی نے کہا: ہر شئے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: صرف زمین یا مکان یا باغ وغیرہ غیر منقول کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس سے اتفاق کیا ہے اور بعض نے کہا۔ جو چیزیں ناپ اور تول کر بکتی ہیں ان میں اس حدیث کے موافق حکم ہوگا۔ اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے۔ لیکن عثمان بتی کا قول بالکل شاذ اور متروک ہے اور قابل عمل اور اعتبار کے لائق نہیں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(۳۸۳۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ۳۸۳۶]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۳۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ. [بخاري: ۲۱۳۲؛ ابوداود: ۳۴۹۶؛ نسائي: ۴۶۱۱]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ جو کوئی اناج خریدے پھر اس پر قبضہ کرنے تک اس کو نہ بیچے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ہر چیز کو اناج پر قیاس کرتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ)) فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: لِمَ؟ فَقَالَ: أَلَا تَرَاهُمْ يَتَبَاعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًا؟ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ: مُرْجًا. [راجع: ٣٨٣٨]

شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک ناپ نہ لے۔" طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیوں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا: تم نہیں دیکھتے لوگوں کو اناج سونے اور چاندی کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں۔

فائدہ: تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے گا تو مبیع کہاں سے لائے گا۔ حالانکہ بیع میں مبیع کا ہونا ضروری ہے اگر یہ بھی میعاد پر بیچے اور کم میعاد ہو پہلی میعاد سے تو وہی قباحت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا روپیہ کی بیع روپیہ سے ہوئی اور یہ بے فائدہ ہے اور اس میں خوف ہے ربا کا۔

(٣٨٤٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)). [بخاری: ٢١٢٦، ٢١٣٦؛ ترمذی: ٣٤٩٢؛ نسائی: ٤٦٠٩؛ ابن ماجه: ٢٢٢٦؛ وانظر فی مسلم: ٣٨٤٢، ٣٨٤٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے۔" (یعنی ناپ تول نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کر لے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ. [ابوداود: ٣٤٩٣؛ نسائی: ٤٦١٩؛ وانظر فی مسلم: ٣٨٤٣، ٣٨٤٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتے تھے جو ہم کو حکم کرتا اناج کو اس جگہ سے اٹھا لے جانے کا۔ جہاں خریدتے تھے بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جائے اس کے بعد اگر چاہے تو اور کسی کے ہاتھ بیع کرے)۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)). [راجع: ٣٨٤٠]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔"

○ ○ ○ ○

(٣٨٤٣) قَالَ: وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَهُ حَتّٰى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ. [ابن ماجه: ٢٢٢٩؛ راجع: ٣٨٤١]

اور ہم اناج کو خریدا کرتے سواروں سے ڈھیر لگا کر۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع کیا اس ڈھیر کے بیچنے سے جب تک اس کو ہم اور جگہ نہ لے جائیں۔

(٣٨٤٤) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ)) [راجع: ٣٨٤٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے اور قبضہ نہ کرے۔" (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو ماپ تول لے)۔

(٣٨٤٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ)).

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٨٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُوْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يُحَوِّلُوْهُ.

[بخاري: ٦٨٥٢؛ ابوداود: ٣٤٩٨؛ نسائي: ٤٦٢٢؛ وراجع: ٣٨٤١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پر کہ وہ اناج کے ڈھیر خریدتے تھے پھر اسی جگہ پر اس کو بیچ ڈالتے قبضہ سے پہلے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ حاکم اسلام بیع فاسد کرنے والے کو تعزیر دے سکتا ہے مارے۔

(٣٨٤٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: [قَدْ] رَأَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ابْتَاعُوْا طَعَامًا جِزَافًا يُضْرَبُوْنَ [فِيْ] أَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلٰى أَهْلِهِ.

[بخاري: ٢١٣٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مار پڑتی جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے اور اسی جگہ پر اپنے مکانوں میں لے جانے سے پہلے ان کو بیچتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ اناج خریدتے تھے یوں ہی ڈھیر کا ڈھیر پھر اس کو اٹھا لاتے اپنے گھر کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اناج کا ڈھیر خریدنا بغیر ماپے اور تولے درست ٹھہرا اور یہی مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا کہ گیہوں یا کھجور وغیرہ کا ڈھیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اس کے دو قول ہیں: صحیح یہ ہے کہ اگر کراہت ہے تو تنزیہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تنزیہی کراہت بھی نہیں ہے۔

(٣٨٤٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ)) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ: ((مَنِ ابْتَاعَ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اناج خریدے پھر وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو ماپ نہ لے۔''

(٣٨٤٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ: أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ: مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى [قَالَ]: فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: فَنَظَرْتُ إِلٰى حَرَسٍ يَأْخُذُوْنَهَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِي النَّاسِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے مروان بن الحکم سے کہا: (جو عامل تھا مدینہ کا) تو نے حلال کر دیا ربا کی بیع کو۔ مروان نے کہا: کیوں میں نے کیا کیا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے سند (پروانہ) کی بیع جائز رکھی حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اناج کی بیع سے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے۔ تب مروان نے خطبہ سنایا لوگوں کو اور منع کیا ان کی بیع سے۔ سلیمان جو راوی ہے اس حدیث کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے کہا: میں نے دیکھا چوکیدار کو کہ وہ ان چٹھیوں کو چھین رہے تھے لوگوں سے۔

فائدہ: یعنی ان لوگوں سے جنہوں نے خریدا تھا ان کو قبضہ سے پہلے، یہاں مراد ان سندوں سے وہ چٹھیاں ہیں جو حکومت سے ملتی ہیں سالانہ معاش کی، اس میں اناج ہوتا ہے اور روپیہ وغیرہ تو جس کے نام کی چٹھی نکلے اس کو چاہیے کہ اپنے قبضہ میں لا کر بیچے آپ اگر قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے تو اس میں اختلاف ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اصح یہ ہے کہ یہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہیں ہے۔ بدلیل قول ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور جس نے جائز رکھا اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد ان کی وہ بیع ہے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص کے ہاتھ کی ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ کہ اول بیع جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتھ کی تو بھی بیع ثانی سے ہے نہ کہ بیع اول سے کہ صاحب سند کی ملک مستقل ہے اور وہ مشتری نہیں ہے تو اس کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کا مال قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے انتھی۔

(٣٨٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ))

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”جب تو کوئی اناج خریدے پھر مت بیچ اس کو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔“

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُوْلَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ.

باب: کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے۔

(٣٨٥١) عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ. [نسائی: ٤٥٦١، ٤٥٦٢]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں ماپ میں زیادہ ہوں البتہ اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے تو قباحت نہیں ہے۔

(٣٨٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيْثِ. [راجع: ٣٨٥١]

اوپر والی حدیث کی طرح ہے سند کا فرق ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ثُبُوْتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ.

باب: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں جہاں بیع ہوئی ہے۔

(٣٨٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)). [بخاری: ٢١١١؛ ابوداود: ٣٤٥٤؛ نسائی: ٤٤٧٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے (بیع کو فسخ کرنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کے ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کیلئے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیع سے جدا ہوں (یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں) اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہیں علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہم اور طاؤس اور سعید بن المسیب اور عطاء اور شریح اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذئب اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابوثور اور ابوعبید اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب اور قبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گئی اور ربیعہ رحمہ اللہ نے ایسا ہی کہا ہے اور نخعی رحمہ اللہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ثوری رحمہ اللہ سے ایک روایت ایسی ہی ہے لیکن حدیث صحیح سے ان لوگوں کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے پاس کوئی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞ گزشتہ سے پیوستہ) صحیح جواب نہیں ہے تو صواب وہی ہے جس کو جمہور علما نے اختیار کیا ہے۔ انتہی۔

(٣٨٥٤) عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

[بخاری: ٢١٠٩؛ ابوداود: ٣٤٥٥؛ نسائی: ٤٤٨١، ٤٤٨٢، ٤٤٨٥، ٤٤٨٦؛ ترمذی: ١٢٤٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٥٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ)). [بخاری: ٢١١٢؛ نسائی: ٤٤٨٣، ٤٤٨٤؛ ابن ماجه: ٢١٨١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں تو ہر ایک کو اختیار ہے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے (معاملہ کے نافذ کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا دوسرے کو اور کہا کہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں راضی ہوئے بیع کے نفاذ پر تو بیع لازم ہوگئی اور جو دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہوگئی۔''

○ ○ ○ ○

(٣٨٥٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ)) زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيْئَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ. [نسائی: ٤٤٨٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں آپس میں تو ہر ایک کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار ہو پھر اگر بیع کو اختیار کریں تب بیع لازم ہو جائے گی۔'' ابن ابی عمر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نافع نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بیع کرتے کسی شخص سے اور یہ منظور ہوتا کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو تھوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تاکہ جدائی ہو جائے) پھر لوٹ آتے اس کے پاس۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ روایت دلیل ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد بدنوں کی جدائی ہے نہ ایجاب وقبول سے جدائی جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے۔

(٣٨٥٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ)). [نسائی: ٤٤٨٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیع لازم نہ ہوگی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو استثنا حدیث میں منقول ہے ((الا بیع الخیار)) اس کی تفسیر میں تین قول ہیں: ایک یہ کہ مراد وہ خیار ہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں مل کر بیع کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جائے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(🌺🌺 گزشتہ سے پیوستہ) دوسری یہ کہ مراد مستثنیٰ سے وہ بیع ہے جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہو تین دن تک یا اس سے کم تو اس بیع میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت مشروط تک باقی رہے گا۔ تیسری یہ کہ مراد وہ بیع ہے جن میں نفی خیار کی شرط ہو۔ اس صورت میں بیع مجلس ہی میں لازم ہو جائے گی اور اختیار نہ ہوگا اور یہ اخیر کی تفسیر اس شخص کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیع کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جائے گی۔ انتہٰی۔

بَابُ الصِّدْقِ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ.

(٣٨٥٨) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)). [بخاري: ٢٠٧٩، ٢٠٨٢، ٢١٠٨، ٢١١٠، ٢١١٤؛ ابوداود: ٣٤٥٩؛ ترمذي: ١٢٤٦؛ نسائي: ٤٤٦٩، ٤٤٧٦]

باب: تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے (عیب کو) تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی اور ان کی تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا۔'' (حقیقت میں تجارت ہو یا زراعت ہو یا نوکری ایمان داری اور راستبازی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٨٥٩) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً. [راجع: ٣٨٥٨]

دوسری روایت کا وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزرا۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جو راوی ہیں اس حدیث کے وہ خاص کعبے کے اندر پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک زندہ رہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب: جو شخص بیع میں دھوکا کھائے۔

(٣٨٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ يَقُولُ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ)). فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ: لَا خِيَابَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا کہ اس کو لوگ فریب دیتے ہیں بیع میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو ''جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کر فریب نہیں ہے۔'' (یعنی مجھ سے فریب نہ کرنا یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہوگا) پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر خلابہ کے بدلے اس کی زبان سے لا خیابہ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا تھا۔)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: بعض نسخوں میں لا خیانۃ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعض نسخوں میں لا خذابۃ ہے پر صحیح وہی ہے لا خبابۃ اور اس شخص کا نام حبان بن منقذ بن عمرو انصاری تھا جو باپ ہے یحییٰ اور واسع بن حبان کا۔ احد کی جنگ میں شریک تھا اور بعض نے کہا: اس کا باپ منقذ تھا اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہوگئی تھی اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں پتھر کا زخم لگا تھا اس وجہ سے اس کی عقل اور زبان دونوں میں فتور آ گیا تھا اور دارقطنی نے کہا کہ وہ اندھا تھا اور ایک روایت میں ہے جو ثابت نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے یہ بھی فرمایا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر 🌺🌺)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) تھا: ''تو کہا کر مجھ کو اختیار ہے تین دن تک۔'' (روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور دارقطنی نے اور بخاری نے تاریخ اوسط میں اور تاریخ کبیر میں اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں اور عبدالحق نے احکام میں) اب اختلاف کیا ہے علما نے اس حدیث میں بعض نے یہ اختیار خاص رکھا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگر چہ ان کا نقصان ہو بیع میں یہ اختیار نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور بغداد کے مالکیہ نے کہا کہ جس کو غبن دی جائے اس کو اختیار ہے اس حدیث کی رو سے بشرطیکہ وہ غبن تہائی قیمت تک پہنچے اس سے کم میں یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیوں کہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا۔ انتہی مختصراً

(٣٨٦١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ: لَا خِيَابَةَ. [بخاری: ٢٤٠٧]

عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے، مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جب بیچتا تو لا خیابۃ کہتا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ.

باب: میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو۔

(٣٨٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ. [بخاری: ٢١٩٤؛ ابوداود: ٣٣٦٧؛ وانظر فی مسلم: ٣٨٦٥، ٣٨٧٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میووں کے بیچنے سے (درختوں پر) جب تک ان کی صلاحیت کا یقین نہ ہو۔ منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٦٣) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ وَنَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. [ابوداود: ٣٣٦٨؛ ترمذی: ١٢٢٧؛ نسائی: ٤٥٦٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو (کیونکہ جب سرخی یا زردی اس میں آ جاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے) اس طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈر نہ جائے اور منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

(٣٨٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ)) قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ: حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ. [راجع: ٣٨٦٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت بیچو پھل کو درخت پر جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہو جائے اور آفت کے جانے کا یقین ہو جائے۔'' سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس میں سرخی یا زردی نمودار ہو جائے۔

(٣٨٦٦) عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ حَتّٰى يَبْدُوَ

اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وَصَلَاحُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

○ ○ ○ ○

(٣٨٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِالْوَهَّابِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٦٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیچو پھل کو جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہولے۔“

(٣٨٧٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما مَاصَلَاحُهُ؟ قَالَ: تَذْهَبُ عَاهَتُهُ. [بخاری: ١٤٨٦]

ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، پھل کی سلامتی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی آفت جاتی رہے۔

(٣٨٧١) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى - أَوْنَهَانَا - رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ. [انظر فی مسلم: ٣٩٠٨، ٣٩٣٢]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے میووں کے بیچنے سے جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ (یعنی آفت سے)۔

(٣٨٧٢) عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے درخت کے پھل بیچنے سے یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو۔

(٣٨٧٣) عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ؟ فَقَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْيُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ: مَا يُوزَنُ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ عِنْدَهُ: حَتّٰى يُحْزَرَ. [بخاری: ٢٢٤٦، ٢٢٤٧، ٢٢٤٨، ٢٢٤٩، ٢٢٥٠]

ابوالبختری سے روایت ہے (ان کا نام سعید بن عمران تھا) میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کھجور کے درختوں کی بیع کو (یعنی ان کے پھل بیچنے کو) انہوں نے کہا: منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے لائق ہو اور جب تک وہ کاٹ کر رکھنے کے لائق ہو۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا)). [انظر: ٣٨٧٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیچو پھلوں کو جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ممانعت اس صورت میں ہے جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیع میں لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کی جائے پھر نہ کاٹیں تب بھی بیع صحیح ہو جائے گی اور بائع جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کیلئے البتہ اگر دونوں راضی ہو جائیں درخت پر رہنے دینے کیلئے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بیچے کہ درخت پر رہنے دیں گے تو بیع باطل ہے بالا جماع، اس لیے کہ کبھی پھل تلف ہو جاتا ہے تو بائع اپنے بھائی کا مال مفت اڑالے گا اور یہ منع ہے اسی طرح اگر بلا شرط بیچے تب بھی ہمارے اور جمہور علما کے نزدیک بیع باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہو جانے کے ہر طرح سے بیع درست ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ اِلَّا فِي الْعَرَايَا.

باب: تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے۔

فائدہ۔ عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے اور ان درختوں پر تر میوہ لگا ہوا ہو پھر اس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے ہاتھ خشک میوہ کے بدلے بیچ ڈالے رسول اللہ ﷺ نے اس کو جائز رکھا تا کہ غریبوں کو حرج نہ ہو اور بعض نے کہا: عریہ یہ ہے کہ غریب آدمی جس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو وہ اپنے اور اپنے عیال کے کھانے کیلئے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر تر کھجور خرید لے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور اسی کو مزابنہ کہتے ہیں جو ممنوع ہے مگر عریہ کو آپ ﷺ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

(٣٨٧٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ. [راجع: ٣٨٦٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا پھل کے بیچنے سے جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے۔

(٣٨٧٦) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: اَنْ تُبَاعَ.

[نسائی: ٤٥٣٢؛ وانظر فی مسلم: ٣٨٧٨]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کی بیع میں (عرایا جمع ہے عریہ کی جس کے معنی اوپر گزر رہے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٧٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

[نسائی: ٤٥٣٣؛ وراجع: ٣٨٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت خرید کرو درخت پر میوے کو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کرو درخت پر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے۔“

○ ○ ○ ○

(٣٨٧٨) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ [بَيْعِ] الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)) وَقَالَ سَالِمٌ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ

ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزابنہ سے اور محاقلہ سے۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے اور محاقلہ یہ ہے کہ بالی میں کا گیہوں یعنی کھیپ بیچا جائے گیہوں کے بدلے۔ اور منع کیا آپ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر لینے سے گیہوں کے بدلے (یعنی ان گیہوں کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہوں گے) ابن شہاب رحمہ اللہ نے کہا: مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیچو میوہ کو جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کھجور کو خشک کھجور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ.

[بخاري: ۲۱۷۳، ۲۱۸٤، ۲۱۸۸، ۲۱۹۲، ۲۳۸۰؛ ترمذی: ۱۳۰۰، ۱۳۰۲؛ نسائی: ٤٥٤٦، ٤٥٥۰، ٤٥٥۲، ۳٥٥۳، ٤٥٥٤؛ ابن ماجه: ۲۲٦۸، ۲۲٦۹؛ وراجع: ۳۸۷٦]

کے بدلے۔'' اور سالم نے کہا: مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے سنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے رخصت دی اس کے بعد عریہ میں رطب یا تمر کے بدلے میں اور سوا عریہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۷۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ. [راجع: ۳۸۷۸]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی عریہ والے کو اس کے بیچنے کی کھجور کے بدلے اندازہ کرکے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۸۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا. [راجع: ۳۸۷۸]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عریہ میں اور مراد عریہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازے سے کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر تر کھجور کھانے کو خرید لیں۔

(۳۸۸۱) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ۳۸۷۸]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۸۲) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: وَالْعَرِيَّةُ: النَّخْلُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيْعُوْنَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا. [راجع: ۳۸۷۸]

یحییٰ بن سعید سے ایسا ہی مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ عریہ وہ درخت ہے کھجور کا جو کسی کو دے دیا جائے پھر وہ اندازہ کرکے اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے بیچ ڈالے۔

(۳۸۸۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيٰى: الْعَرِيَّةُ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ اَهْلِهِ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا. [راجع: ۳۸۷۸]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عریہ کی بیع میں اندازہ کرکے کھجور کے بدلے۔ یحییٰ نے کہا: عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کچھ درختوں پر پھل اپنے گھر والوں کے کھانے کے لیے خریدے خشک کھجور کے بدلے اندازہ سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۸٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا. [راجع: ۳۸۷۸]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا میں اندازہ کرکے بیچنے کی ماپ سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۸٥) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: اَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا. [راجع: ۳۸۷۸]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٨٨٦) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. [راجع: ٣٨٧٨]

نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی عرایا کی بیع کی اندازہ کر کے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٨٧) عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ: ((ذٰلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ)) اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا. [بخاري: ٢١٩١، ٢٣٨٤؛ ابوداود: ٣٣٦٣؛ ترمذي: ١٣٠٣؛ نسائي: ٤٥٥٦، ٤٥٥٧، ٤٥٥٨]

بشیر بن یسار نے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کیا جوان کے گھر میں رہتے تھے ان میں سے ایک سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا: ''یہی سود ہے، یہی مزابنہ ہے۔'' مگر آپ ﷺ نے اجازت دی عریہ کی بیع میں ایک درخت یا دو درخت کی کھجور کو کوئی گھر والا (اپنے بال بچوں کے کھانے کیلئے) خریدے اور اس کے بدلے اندازے سے خشک کھجور دے تر کھجور کھانے کو۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٨٨) عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُمْ قَالُوْا: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا. [راجع: ٣٨٨٧]

رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی عریہ کی بیع میں اندازہ کر کے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٨٩) عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى غَيْرَ أَنَّ إِسْحٰقَ وَابْنَ الْمُثَنّٰى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: الرِّبَا. [راجع: ٣٨٨٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٩٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٣٨٨٧]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٩١) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رضی اللہ عنہما حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ. [راجع: ٣٨٨٧]

رافع بن خدیج اور سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزابنہ سے یعنی درخت پر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے مگر عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔

○ ○ ○ ○

(٣٨٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْفِيْ خَمْسَةٍ۔ يَشُكُّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی عرایا کی بیع میں اندازے سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک، شک ہے داؤد بن الحصین کو جو راوی ہے اس حدیث کا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دَاوُدُ قَالَ: خَمْسَةٌ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[بخاری: ۲۱۹۰ ، ۲۳۸۲؛ ابوداود: ۳۳۶۴؛ ترمذی: ۱۳۰۱؛ نسائی: ٤٥٥٥]

○ ○ ○ ○

(۳۸۹۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا. [بخاری: ۲۱۹۰ ، ۲۳۸۲؛ ابوداود: ۳۳۶۴؛ ترمذی: ۱۳۰۱؛ نسائی: ٤٥٥٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۹٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے (اٹکل اور اندازہ کر کے) اور کھیت گیہوں کا گیہوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محاقلہ بھی کہتے ہیں)

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۸۹۵) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [ابوداود: ۳۳٦۱]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۹٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ بیع ہے درخت پر کھجور کی خشک کھجور کے ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ سے اسی طرح ہر پھل کی اندازے سے (اسی پھل کے بدلے)

(۳۸۹۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَافِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ. [بخاری: ۲۱۷۲]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے یعنی خشک کھجور کے ماپ معین ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت والی کھجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں اور جو کم نکلیں تو میرا ہی نقصان ہوگا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۳٦۹۸) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ۳۸۹۷]

ترجمہ وہی جو پہلے گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۳۸۹۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ [قَالَ] نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ اِنْ

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ: أَوْكَانَ زَرْعًا.

[بخاری: ۲۲۰۵؛ نسائی: ۴۵۶۳؛ ابن ماجہ: ۲۲۶۵]

سے اور جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے بدلے بیچے ماپ سے آپ ﷺ نے ان سب سے منع کیا۔ (کیونکہ سب میں احتمال ہے کمی اور بیشی کا)۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۰۰) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهَا تَمْرٌ.

باب: جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو۔

(۳۹۰۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). [بخاری: ۲۲۰۴، ۲۷۱۶؛ ابوداود: ۳۴۳۴؛ ابن ماجہ: ۲۲۱۰]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا گابھا پیوند کرنے کے بعد تو اس پر کے پھل بائع کے ہیں مگر جب خریدار شرط کر لے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: کہ پھل میں لوں گا اور بائع راضی ہو جائے تو پھل خریدار کو ملیں گے مالک اور شافعی اور لیث اور اکثر علما رحمہم اللہ کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس درخت کا گابھا پیوند نہ ہوا ہو تو پھل خریدار کے ہوں گے البتہ اگر بائع شرط کر لے کہ پھل میں لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھل بائع کو ملیں گے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر صورت میں پھل بائع کے ہوں گے اور ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر حال میں خریدار کے ہوں گے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(۳۹۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ أُصُولُهَا وَقَدْ أُبِّرَتْ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس درخت کی جڑیں کوئی خرید لے اور اس میں گابھا پیوند ہوا ہو تو پھل اسی کے ہوں گے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھلوں کی اپنے لیے شرط کی تو اسی کو ملیں گے کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے عربی میں اس کو تأبیر کہتے ہیں اور مؤبر اس درخت کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو۔

(۳۹۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). [بخاری: ۲۲۰۶؛ نسائی: ۴۶۴۹؛ ابن ماجہ: ۲۲۱۰]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مرد گابھا پیوند کر کے کھجور کے درخت کو بیچ ڈالے تو پھل اسی کا ہوگا مگر جس صورت میں خریدار شرط کرے پھل کی۔“

○ ○ ○ ○

(۳۹۰۴) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(۳۹۰۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص کھجور کے درخت کو تأبیر کے بعد خریدے تو پھل اس کا بائع کو ملے گا مگر جب مشتری شرط کر لے پھل کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). [بخاري: ٢٣٧٩؛ ترمذي: ١٢٤٤؛ ابن ماجه: ٢٢١١]

اور جو شخص کوئی غلام خریدے اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کر لے۔"

○ ○ ○ ○

(٣٩٠٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [ابوداود: ٣٤٣٣؛ نسائي: ٤٦٥٠؛ ابن ماجه: ٢٢١١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٠٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ.

دوسری روایت بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں دلالت ہے امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے قدیم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی ملک ہو جاتی ہے لیکن پھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہو جاتا ہے اور جدید قول امام شافعی رحمہ اللہ کا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو غلام کے قبضے میں ہو نہ اس کی ملک میں وہ مال بائع کا ہوگا یہاں تک کہ وہ کپڑے جو پہنے ہوئے ہے وہ بھی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِيْنَ.

باب: محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مخابرہ اور مزابنہ اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہو چکا اب مخابرہ اور مزارعہ دونوں قریب ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ زمین کو کرایہ پر دینا اس کی پیداوار کے ایک حصے پر مثلاً ثلث یا ربع یا نصف پر لیکن مزارعت میں تخم زمین کے مالک کا ہوتا ہے اور مخابرہ میں تخم کاشتکار کا ہوتا ہے ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا ظاہر نص یہی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ مزارعت اور مخابرت دونوں ایک ہی ہیں اور معاومہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت کا پھل دو یا تین برس کیلئے بیچے اور یہ باطل ہے، بالاجماع اس لیے کہ اس میں دھوکا ہے شاید وہ درخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آ جائے۔ انتہی

(٣٩٠٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا. [بخاري: ٢١٨٩، ٢٣٨١؛ نسائي: ٣٨٨٨، ٤٥٣٦، ٤٥٣٧، ٤٥٦٤؛ وراجع: ٣٨٧١]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور پھلوں کی بیع سے جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور نہ بیچے جائیں پھل مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے البتہ عرایا کی بیع درست ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان سب لفظوں کے معنی اوپر بیان ہو چکے۔

(٣٩٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهَى

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ۳۹۰۱]

(۳۹۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ اِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ: فَسَّرَهَا لَنَا جَابِرٌ قَالَ: اَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيْهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ يَبِيْعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا. [راجع: ۳۹۰۸]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے اور پھل کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور نہ بیچا جائے مگر دینار اور درہم کے بدلے البتہ عرایا درست ہیں عطاء نے کہا: جابر نے ان لفظوں کے معنی بیان کیے تو کہا: مخابرہ یہ ہے کہ خالی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور پیداوار میں سے حصہ لے اور مزابنہ تر کھجور کی بیع ہے جو درخت پر لگی ہو سوکھی کھجور کے بدلے پیمانہ سے اور محاقلہ کھیت میں ایسا ہی ہے یعنی کھڑا کھیت غلہ کے عوض بیچنا ماپ سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَاَنْ يُشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ وَالْاِشْقَاهُ اَنْ يَحْمَرَّ اَوْيَصْفَرَّ اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُوْمٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِاَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ: قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ: اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ؓ يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ سے اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کے پھل سرخ یا زرد (یعنی گدر) نہ ہو جائیں یا کھانے کے لائق نہ ہوں اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑا کھیت اناج کے بدلے بیچا جائے جو معین ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت کھجور کے بدلے بیچا جائے اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین دے (جس کو ہمارے ملک میں بٹائی کہتے ہیں) زید نے کہا: میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا: کیا تم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۱۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدٍ: مَا تُشْقِحُ قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا. [بخاری: ۲۱۹۶؛ ابوداود: ۳۳۷۰]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے اور محاقلہ سے اور مخابرہ سے اور پھلوں کی بیع سے جب تک وہ لال اور پیلے نہ ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۱۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور معاومہ سے اور مخابرہ سے۔ اس حدیث کے دو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ ۔قَالَ اَحَدُهُمَا: بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ. وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. [ابوداود: ٣٣٧٥؛ ابن ماجه: ٢٢١٨]

راویوں میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ بیع ہے کئی برس کے لیے اپنے درخت کے میوہ کی اور منع کیا آپ ﷺ نے استثنا کرنے سے (یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے: میں نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا ڈھیر بیچا مگر اس میں کے بعض درخت نہیں بیچے کیونکہ اس صورت میں بیع باطل ہو جائے گی اور جو استثنا معلوم ہو جیسے یوں کہے: یہ ڈھیر غلہ کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا صحیح ہے بالاتفاق) اور اجازت دی آپ ﷺ نے عرایا کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٩١٤) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ. [ابوداود: ٣٤٠٤؛ ترمذی: ١٣١٣؛ نسائی: ٤٦٤٨؛ ابن ماجه: ٢٢٦٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ. باب: زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان۔

(٣٩١٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ.

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے اور کئی برس کیلئے بیع کرنے سے اور پھل کے بیچنے سے (جو درخت پر لگا ہو) جب تک وہ گدرے نہ ہوں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علمانے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو طاؤس رحمہ اللہ اور حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست نہیں خواہ اناج کے بدل کرایہ دے یا سونے یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصہ پر اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ کے نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اشیا کے بدل درست ہے لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہیں ہے جسے مخابرہ کہتے ہیں (اور ہندی میں بٹائی) اور ربیعہ نے کہا: صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ سونے چاندی اور چیزوں کے بدل درست ہے مگر اناج کے بدل درست نہیں اور امام احمد اور ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ اور ایک جماعت مالکیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدل بھی درست ہے اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں اور ابن شریح اور ابن خزیمہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین رحمہم اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے میں۔ تمام ہوا کلام نووی رحمہ اللہ کا۔

(٣٩١٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. [نسائی: ٣٨٨٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔

(٣٩١٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ)). [نسائی: ٣٨٨٦؛ ابن ماجه: ٢٤٥٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کھیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی کو دے۔“ (بطور عاریت بلا کرایہ) وہ اس میں کھیتی کرے)

○ ○ ○ ○

(٣٩١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَانَ لِرِجَالٍ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ)). [بخاری: ۲۳٤۰، ۲٦۳۲؛ نسائی: ۳۸۸۵؛ ابن ماجه: ۲٤۵۱]

کے پاس زمینیں تھیں جو خالی تھیں بیکار (یعنی ان میں کھیتی نہیں ہوتی تھی)) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے (کھیتی کیلئے) اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ چھوڑے۔“

○ ○ ○ ○

(۳۹۱۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُؤْخَذَ الْاَرْضُ اَجْرًا اَوْ حَظًّا.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۲۰) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ)). [نسائی: ۳۸۸۳، ۳۸۸٤]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس میں کھیتی کرنے سے تو اپنے بھائی مسلمان کو دے اور اس سے کرایہ نہ لے۔“

○ ○ ○ ○

(۳۹۲۱) عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ ابْنُ مُوْسٰى عَطَاءً فَقَالَ: اَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. [نسائی: ۳۸۹۰]

ہمام سے روایت ہے، سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے پوچھا: کیا تم سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کیلئے دے اور اس کو کرایہ پر نہ چلائے۔“ انہوں نے کہا: ہاں۔

(۳۹۲۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ. [نسائی: ۳۹۳۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مخابرہ سے (مخابرہ کے معنی اوپر گزر چکے)۔

(۳۹۲۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا تَبِيْعُوْهَا)) فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ: مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِيْعُوْهَا؟ يَعْنِي الْكِرَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کیلئے دے اور نہ بیچو اس کو۔“ سلیم بن حیان نے کہا: میں نے سعید بن میناء سے پوچھا: بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلانا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(۳۹۲٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُصِيْبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم مخابرہ (بٹائی) کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اس اناج میں سے جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے اس میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُحْرِثْهَا اَخَاهُ وَ اِلَّا فَلْيَدَعْهَا)).

سے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہیں تو پڑا رہنے دے۔" (یعنی کرایہ پر نہ چلائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٩٢٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاْخُذُ الْاَرْضَ بِالثُّلُثِ اَوِالرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (بٹائی سے) جو نہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: "جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دے نہیں تو رہنے دے اور بٹائی پر نہ چلائے۔"

○ ○ ○ ○

(٣٩٢٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا اَوْ لِيُعِرْهَا)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو ہبہ کر دے یا عاریۃ دے۔"

(٣٩٢٧) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یوں ہے کہ "خود اس میں کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دے۔"

(٣٩٢٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ﷺ يَقُوْلُ: كُنَّا نُكْرِيْ اَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِيْنَ سَمِعْنَا حَدِيْثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ بکیر نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی نافع نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ کہتے تھے: ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہم نے جب سے رافع بن خدیج کی حدیث سنی (جو آگے آتی ہے)۔

(٣٩٢٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ اَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو بیچنے سے دو یا تین برس کیلئے۔

(٣٩٣٠) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ: عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ سِنِيْنَ. [ابوداود: ٣٣٧٤؛ نسائی: ٤٥٤٤، ٤٦٤١؛ ابن ماجه: ٢٢١٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کئی سال کے لیے بیع کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے منع کیا پھل کی بیع سے کئی سال کیلئے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[بخاري: ٢٣٤١؛ ابن ماجه: ١٤٥٢]

(٣٩٣٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُوْلِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُزَابَنَةُ، اَلثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُوْلُ: كِرَاءُ الْاَرْضِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ منع کرتے تھے مزابنہ اور حقول سے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: مزابنہ تو کھجور کی بیع ہے (جو درخت پر لگی ہو) کھجور کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ پر چلانے کو۔"

[نسائي: ٣٨٩١؛ وراجع: ٣٨٧١]

(٣٩٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. [ترمذي: ١٢٢٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے۔

(٣٩٣٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ.

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے تو مزابنہ کھجور کا بیچنا ہے درخت پر اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر چلانا۔

[بخاري: ٢١٨٦؛ ابن ماجه: ٢٤٥٥]

(٣٩٣٥) عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ﷺ يَقُوْلُ: كُنَّا لَا نَرٰى بِالْخُبْرِ بَاْسًا حَتّٰى كَانَ عَامُ اَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ. [ابوداود: ٣٣٨٩؛ نسائي: ٣٩٢٦، ٣٩٢٨؛ ابن ماجه: ٢٤٥٠؛ وانظر في مسلم: ٣٩٥١]

عمرو بن دینار سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے: ہم مخابرہ میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس سے۔

(٣٩٣٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: فَتَرَكْنَاهُ مِنْ اَجْلِهِ. [راجع: ٣٩٣٥]

ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو چھوڑ دیا ہم نے مخابرہ کو اس حدیث کی وجہ سے۔

(٣٩٣٧) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ اَرْضِنَا. [راجع: ٣٩٣٥]

مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم کو روک دیا رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے۔

(٣٩٣٨) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ يُكْرِيْ مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ﷺ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَهُ فِيْ اٰخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ ﷺ يُحَدِّثُ فِيْهَا بِنَهْيٍ عَنِ

نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مزارعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے (لوگوں کو کھیتی کرنے کیلئے اور ان سے کرایہ لیتے زمین کا) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانہ خلافت میں اور شروع معاویہ کی خلافت میں یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَاَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ ؓ بَعْدُ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ: زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا. [بخاري: ٢٢٨٥، ٢٣٤٣، ٢٣٤٤؛ ابوداود: ٣٣٩٤؛ نسائي: ٣٩٢١، ٣٩٢٤؛ ابن ماجه: ٢٤٥٣]

رسول اللہ ﷺ سے۔ تو وہ گئے ان کے پاس میں بھی ساتھ تھا اور ان سے پوچھا۔ رافع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے مزارعوں کو کرایہ پر دینے سے۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ پر دینا چھوڑ دیا پھر جب کوئی اس کے بعد ان سے پوچھتا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتے: خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٣٩) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ: فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيْهَا. [راجع: ٣٩٣٨]

ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو چھوڑ دیا اور کرایہ پر نہیں دیتے تھے مزارعوں کو۔

(٣٩٤٠) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ ؓ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَتّٰى اَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ. [راجع: ٣٩٣٨]

حضرت نافع سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہاں تک کہ وہ آئے ان کے پاس بلاط میں (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعوں کو کرائے پر دینے سے۔

(٣٩٤١) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتٰى رَافِعًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [راجع: ٣٩٣٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٤٢) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ؓ كَانَ يَاْجُرُ الْاَرْضَ قَالَ: فَنُبِّئَ حَدِيْثًا عَنْ رَافِعِ [ابْنِ خَدِيْجٍ] قَالَ: فَانْطَلَقَ بِيْ مَعَهُ اِلَيْهِ قَالَ: فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ ذَكَرَ فِيْهِ [عَنِ] النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ: فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ ؓ فَلَمْ يَاْجُرْ[هُ]. [راجع: ٣٩٣٨]

نافع سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زمین کرایہ پر لیا کرتے پھر ان کو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے۔ نافع نے کہا: وہ مجھ کو لے کر ان کے پاس گئے پھر رافع نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زمین کے کرایہ سے۔ نافع نے کہا: تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چھوڑ دیا کرایہ لینا۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٤٣) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٩٣٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٤٤) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ ؓ كَانَ يُكْرِيْ اَرْضَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهٰى عَنْ

سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے ہیں تو عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كِرَاءِ الْاَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ: يَاابْنَ خَدِيْجٍ! مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ؓ لِعَبْدِ اللّٰهِ ؓ: سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَاقَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ؓ: لَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُاللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ. [راجع: ٣٩٣٦]

اے خدیج کے بیٹے! تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہ ﷺ سے زمین کے کرایہ پر دینے میں۔ رافع بن خدیج نے کہا: میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ عبداللہ ؓ نے کہا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر عبداللہ ؓ ڈرے ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو تو انہوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالطَّعَامِ.

باب: اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان۔

(٣٩٤٥) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ؓ قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَآءَ نَاذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُحَاقِلَ بِالْاَرْضِ فَنُكْرِيَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَأَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ يَزْرَعَهَا اَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ. [بخاري: ٢٣٤٦، ٢٣٤٧؛ ابوداود: ٣٣٩٥، ٣٣٩٦؛ نسائي: ٣٩٠٤، ٣٩٠٧، ٣٩١٨، ٣٩١٩؛ ابن ماجه: ٢٤٦٥]

رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، ہم محاقلہ کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو کرایہ پر دیتے زمین کو ثلث اور ربع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر۔ ایک روز ہمارے پاس کوئی چچاؤں میں سے آیا اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہم کو اس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی خوشی میں ہم کو زیادہ فائدہ ہے، منع کیا ہم کو محاقلہ سے یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربع پیداوار پر اور حکم فرمایا کہ "زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لیے دے" اور برا جانا آپ ﷺ نے کرایہ پر دینا اور کسی طرح پر۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٤٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ؓ قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْاَرْضِ فَنُكْرِيْهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. [راجع: ٣٩٤٥]

رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، ہم محاقلہ کیا کرتے تھے یعنی کرایہ پر دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربع پیداوار پر پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

(٣٩٤٧) عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٩٤٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٩٤٨) عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَافِعٍ [بْنِ خَدِيجٍ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ. [راجع: ٣٩٤٥]

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٤٩) عَنْ رَافِعٍ ﷺ اَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ۔ وَهُوَ عَمُّهُ۔ قَالَ: اَتَانِي زُهَيْرٌ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ: سَأَلَنِي: ((كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟)) فَقُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى الرَّبِيْعِ اَوِ الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا)). [بخاري: ٢٣٣٩؛ نسائي: ٣٩٣٣؛ ابن ماجه: ٢٤٥٩]

رافع سے روایت ہے، ظہیر بن رافع نے ان سے ایک حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے۔ رافع نے کہا: ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ایسے کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ”تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟“ ہم نے کہا: یارسول اللہ! ان کو کرایہ پر چلاتے ہیں اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نہر پر جو پیداوار ہو اس کو لیتے ہیں یا چند وسق کھجور کے یا جو کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا مت کرو یا تم خود ان میں کھیتی کرو یا دوسروں کو کھیتی کیلئے دو بلا کرایہ یا یوں ہی رہنے دو۔“

○ ○ ○ ○

(٣٩٥٠) عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ. [ابوداود: ٣٣٩٤؛ نسائي: ٣٩٣٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .

باب: سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینا۔

(٣٩٥١) عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ؟ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ۔ قَالَ فَقُلْتُ: اَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. [بخاري: ٢٣٢٧، ٢٣٣٢، ٢٧٢٢؛ ابوداود: ٣٣٩٢، ٣٣٩٣؛ نسائي: ٣٩٠٨، ٣٩١١؛ ابن ماجه: ٢٤٥٨؛ وراجع: ٣٩٣٥]

حنظلہ بن قیس نے رافع بن خدیج سے پوچھا: زمین کو کرایہ پر چلانا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے میں نے کہا: کیا چاندی اور سونے کے عوض میں بھی کرایہ دینا منع ہے؟ انہوں نے کہا: چاندی اور سونے کے بدل تو قباحت نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٥٢) عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْيَاءَ

حنظلہ بن قیس انصاری نے کہا: میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا: زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر جو پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف ہو جاتی دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَيْءٌ مَعْلُوْمٌ مَضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ. [راجع: ۳۹۵۱]

وہ بچ جاتی پھر بعض کو کچھ کرایہ نہیں ملتا مگر وہی جو بچ رہتا اس لیے آپ ﷺ نے منع فرمایا اس سے، لیکن اگر کرایہ کے بدل کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جس کی ذمہ داری ہو سکے ٹھہرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

(۳۹۵۳) عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ: كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا. [راجع: ۳۹٤٤]

حنظلہ زرقی سے روایت ہے، انہوں نے سنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے: تمام انصار میں ہمارے یہاں محاقلہ زیادہ تھا ہم زمین کو کرایہ پر دیتے یہ کہہ کر کہ یہاں کی پیداوار ہم لیں گے اور تم یہاں کی لینا پھر کبھی یہاں اگتا وہاں نہ اگتا تو رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہم کو اس سے لیکن چاندی کے بدل کرایہ پر دینا تو اس سے منع نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۵٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. [راجع: ۳۹۵۱]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ.

باب: مزارعت اور مؤاجرت کا بیان۔

(۳۹۵۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ نَهٰى عَنْهَا وَقَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ.

عبداللہ بن السائب سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے پوچھا مزارعت کو۔ انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعت سے۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۵٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَاَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ: زَعَمَ ثَابِتٌ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ: ((لَا بَاْسَ بِهَا)).

عبداللہ بن السائب سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا مزارعت (بٹائی) کو۔ انہوں نے کہا: ثابت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزارعت سے اور حکم کیا مؤاجرۃ کا (یعنی روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) اور فرمایا: ''اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔''

بَابُ الْاَرْضِ تُمْنَحُ.

باب: زمین ہبہ کرنے کا بیان۔

(۳۹۵۷) عَنْ عَمْرٍو اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَاسْمَعْ

عمرو سے روایت ہے، مجاہد نے طاؤس سے کہا: ہمارے ساتھ چلو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور ان سے حدیث سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قَالَ۔ فَانْتَهَرَهُ. قَالَ:۔ إِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَأَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا)). [بخاری: ۲۳۳۰، ۲۳۴۲، ۲۶۳۴؛ ابوداود: ۳۳۸۹؛ ترمذی: ۱۳۸۵؛ نسائی: ۳۸۸۲؛ ابن ماجه: ۲۴۵۶، ۲۴۶۴]

اپنے باپ سے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، تو طاؤس نے ڈانٹا مجاہد کو اور کہا: میں تو قسم اللہ کی! اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے تو کبھی نہ کرتا لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جو زیادہ جانتا تھا اوروں سے صحابہ میں یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: پس معلوم ہوا کہ کرایہ پر دینا منع نہیں لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے۔

(۳۹۵۸) عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو: فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ: أَيْ عَمْرُو! أَخْبَرَنِيْ أَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ: ((يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا)). [راجع: ۳۹۵۷]

عمرو اور ابن طاؤس سے روایت ہے، طاؤس مخابرہ کرتے تھے۔ عمرو نے کہا: اے ابا عبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے طاؤس کی) بہتر ہے اگر تم چھوڑ دو مخابرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے طاؤس نے کہا: اے عمرو! مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا۔ یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے تو بہتر ہے کرایہ لے کر دینے سے۔''

○ ○ ○ ○

(۳۹۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ۳۹۵۷]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی ایسی ہی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَأَنْ يَّمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا)) لِشَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ. [راجع: ۳۹۵۷]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دے دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے لے اتنا اتنا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ حقل ہے اور حقل کہتے ہیں انصار کی زبان میں محاقلہ کو (اور محاقلہ کے معنی اوپر گزر چکے)۔

(۳۹۶۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ إِنْ مَنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ)).

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بھائی کو مستعار دے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اس کیلئے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت کے مسائل

فائدہ: مزارعت کے معنی اوپر گزر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہہ دے کہ ان میں پانی دینا ان کی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اس کے نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہائے محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علمائے رحمہم اللہ کا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اب اختلاف کیا ہے علمانے مساقات درختوں میں درست ہے۔ داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ کھجور اور انگور میں اور مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے۔ انتھی مختصراً۔

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ.

باب: مساقات اور پھل اور کھیتی پر معاملہ کا بیان۔

(٣٩٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ. [بخاری: ٢٣٢٩؛ ابو داود: ٣٤٠٨؛ ابن ماجه: ٢٤٦٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاملہ کیا تھا خیبر والوں سے (جب خیبر فتح ہوگیا تو حضور ﷺ نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا انہوں نے کہا: ہم کو رہنے دو اور جس طرح آپ ﷺ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کیجئے تب آپ ﷺ نے یہ معاملہ کیا کہ) جو پیداوار ہو پھل یا اناج اس میں سے نصف ہمارا اور نصف تمہارا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: تو پھل میں مساقات کی اور اناج میں مزارعت، اس حدیث سے امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہیں اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مزارعت مطلقاً درست نہیں۔ مگر اس زمین میں جو درختوں کے درمیان واقع ہو۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور زفر رحمہ اللہ نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونوں نادرست ہیں۔

(٣٩٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي اَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْاَرْضَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو حوالے کر دیا خیبر والوں کے اس شرط پر کہ جو پیدا ہو پھل یا اناج وہ آدھا ہمارا ہے اور آدھا تمہارا آپ ﷺ اپنی بیبیوں کو ہر سال سو وسق دیتے اسی (80) وسق کھجور کے اور بیس (20) جو کے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں کو اختیار دیا کہ تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتی رہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَاءَ اَوْيَضْمَنَ لَهُنَّ الْاَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَآءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْاَرْضَ وَالْمَآءَ.

تو بعض نے زمین اور پانی لیا اور بعض نے وسق لینا منظور کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی لیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۶۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ اَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَ لَمْ يَذْكُرْ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْاَرْضَ وَ الْمَآءَ وَقَالَ: خَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ الْاَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَآءَ.

وہی جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی کو اختیار کیا۔ بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں کو اختیار دیا چاہیں تو وہ زمین لے لیں اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۶۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّافُتِحَتْ خَيْبَرُ سَاَلَتْ يَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّقِرَّهُمْ فِيْهَا عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْا عَلٰى نِصْفِ مَاخَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُقِرُّكُمْ فِيْهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَاشِئْنَا)) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَزَادَ فِيْهِ: وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِّصْفِ خَيْبَرَ فَيَاْخُذُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخُمُسَ. [ابوداود: ۳۰۰۸]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب خیبر فتح ہوا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ ﷺ ہم کو رہنے دیجئے یہیں اور جو پیداوار ہو میوہ یا اناج اس میں سے آدھا آپ ﷺ لے لیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا میں زمین دیتا ہوں تم کو اس شرط پر مگر جب تک ہم چاہیں گے اور جب چاہیں گے نکال دیں گے۔“ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میوے کے دو حصے کیے جاتے پانچواں حصہ اس میں سے رسول اللہ ﷺ نکال لیتے اپنے اور اپنی بی بیوں کے مصارف کے واسطے اور باقی سب مسلمانوں کو تقسیم ہوتا۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۶۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا. [ابوداود: ۳۴۰۹؛ نسائی: ۳۹۳۹، ۳۹۴۰]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے درختوں کو اور زمین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کی خدمت کریں اپنے مال سے اور رسول اللہ ﷺ کو آدھا میوہ دیں۔

○ ○ ○ ○

(۳۹۶۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ ﷺ جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ ﷺ نے چاہا یہود کو نکال دینا کیونکہ جب اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

إِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا)) فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيْحَاءَ.

[بخاری: ۲۳۳۸ تعلیقا، ۳۱۵۲]

زمین پر آپ ﷺ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کی ہوگئی اس لیے آپ ﷺ نے ان کو نکالنا چاہا۔ لیکن انہوں نے کہا: آپ ﷺ ہم کو رہنے دیجئے۔ ہم یہاں محنت کریں گے اور آدھا میوہ لیں گے آدھا آپ ﷺ کو دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا ہم تم کو رہنے دیتے ہیں، جب ہم چاہیں گے تو نکال دیں گے۔'' پھر وہ وہیں رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نکالے گئے تیماء اور اریحاء کی طرف۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تیما اور اریحاء دونوں گاؤں ہیں اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن حجاز میں نہیں ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کا مقصد بھی یہی تھا کہ کفار حجاز سے نکال دیے جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی کیا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ .

باب: درخت لگانے کی اور کھیتی کی فضیلت۔

(۳۹۶۸) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ)).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ اور جو چوری کیا جائے گا اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو درندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور نہیں کم کرے گا اس کو کوئی مگر صدقہ کا ثواب ہوگا۔''

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اور آیندہ کی حدیثوں سے درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیت قائم رہیں اور قیامت تک ان سے پیدا ہوتا رہے اور علما نے اختلاف کیا ہے کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے؟ بعض نے کہا: تجارت ہے اور بعض نے کہا: صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعض نے کہا: زراعت اور یہی صحیح ہے۔

(۳۹۶۹) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِيْ نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ [أَ] مُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟)) فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ: ((لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام مبشر انصاریہ کے پاس گئے اس کے کھجور کے باغ میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے؟'' اس نے کہا: مسلمان نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا چوپایہ یا کوئی کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔''

○ ○ ○ ○

(۳۹۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ غَرْسًا وَّلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ اَوْطَائِرٌ اَوْشَيْءٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ)) وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ: طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا.

سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو مسلمان درخت لگائے یا کھیت لگائے پھر اس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ یا اور کوئی کھائے تو اس کو اجر ملے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٣٩٧١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى اُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ: ((يَا اُمَّ مَعْبَدٍ اَمَّنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ؟)) فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ: ((فَلَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَّلَا دَابَّةٌ وَّلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام معبد کے باغ میں گئے اور فرمایا: ''اے ام معبد! یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے؟ مسلمان نے یا کافر نے؟'' وہ بولی مسلمان نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر مسلمان تو کوئی درخت لگائے اس میں سے کوئی آدمی یا چوپایہ یا پرندہ کچھ کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا قیامت کے دن تک۔''

○ ○ ○ ○

(٣٩٧٢) عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ.

○ ○ ○ ○

(٣٩٧٣) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ)). [بخاري: ٢٣٢٠، ٦٠١٢؛ ترمذي: ١٣٨٢]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان درخت لگائے یا کھیت پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٣٩٧٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِاُمِّ مُبَشِّرٍ ﷺ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ؟)) بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاري: ٢٣٢٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ باغ میں گئے ام مبشر کے جو انصار میں سے ایک عورت تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس نے بویا ان کھجور کے درختوں کو مسلمان نے یا کافر نے؟'' لوگوں نے کہا: مسلمان نے؟ اخیر حدیث تک (جیسے اوپر گزرا)۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر سند اور ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ.

باب: آفت سے جو نقصان ہو اس کو مجرا دینا۔

(٣٩٧٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْبِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟)). [ابوداود:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آ جائے (جس سے پھل تلف ہو جائیں) تو اب تجھے حلال نہیں ہے اس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا؟ کیا ناحق لے گا۔؟''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

٣٤٧٠؛ نسائی: ٤٥٤٠، ٤٥٤١؛ ابن ماجه: ٢٢١٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اگر میوہ صلاحیت معلوم ہونے کے بعد بیچا جائے اور بائع مشتری کی تفویض کر دے پھر ہنگام سے پہلے وہ میوہ کسی آفت کی وجہ سے تلف ہو جائے تو بائع کو نقصان دینا ہوگا یا نہ ہوگا اس میں علما کا اختلاف ہے امام شافعی اور ابوحنیفہ اور لیث رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا۔ اور بائع کو کچھ غرض نہیں۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ وہ بائع نقصان مجرا دے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قول قدیم اور ایک طائفہ علما کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو نقصان مجرا دینا لازم ہے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہو تو مجرا دینا ضروری نہیں اور تہائی یا زیادہ ہو تو مجرا دینا واجب ہے۔

(٣٩٧٦) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[راجع: ٣٩٧٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٧٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟ [بخاری: ٢٢٠٨]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھجور کی بیع سے درخت پر جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ حمید نے کہا: ہم لوگوں نے پوچھا رنگ پکڑنے کے کیا معنی؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: لال یا پیلا نہ ہو۔ بھلا تو دیکھ اگر اللہ تعالیٰ روک لے پھلوں کو (یعنی وہ نہ بڑھیں اور تلف ہو جائیں) تو کس چیز کے بدل اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا؟

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٩٧٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالُوْا: وَمَا تُزْهِيَ؟ قَالَ: تَحْمَرُّ فَقَالَ: إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟
[بخاری: ٢١٩٨، ١٤٨٨؛ نسائی: ٤٥٣٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میوہ کی بیع سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے، لوگوں نے عرض کیا: رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: لال نہ ہو جائے اور فرمایا: جب اللہ تعالیٰ روک لے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا؟۔

(٣٩٧٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ لَّمْ يُثْمِرْهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو نہ اگائے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لو گے؟''

○ ○ ○ ○

(٣٩٨٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. [ابوداود: ٣٣٧٤؛ نسائی: ٤٥٤٢]
قَالَ [أَبُو إِسْحَاقَ] إِبْرَاهِيمُ [وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ]: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا آفت کے نقصان کا مجرا دینے کا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ.

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٣٩٨١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَائِهٖ: ((خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ)) . [ابوداود: ٣٤٦٩؛ ترمذی: ٦٥٥؛ نسائی: ٤٥٤٣، ٤٦٩٢؛ابن ماجه: ٢٣٥٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میوہ درخت پر خریدا اور اس پر قرض بہت ہوگیا (میوہ کے تلف ہو جانے سے یا اور کسی وجہ سے) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو صدقہ دو۔'' لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا۔ آخر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: ''بس اب جو مل گیا سو لے لو اب کچھ نہیں ملے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: کہ اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضروری ہے اور جس پر قرض ہو جائے اس کو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اس پر تقاضات درست نہیں نہ اس کی گرفتاری نہ قید اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا اور ابن شریح رحمہ اللہ سے یہ منقول ہے کہ اس کو قید کریں گے جب تک وہ قرض ادا نہ کرے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہ منقول ہے کہ قرض خواہ اس کی نگرانی کریں گے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال باستثنائے ضروری کپڑوں وغیرہ کے قرض خواہوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(٣٩٨٢) حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰی: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٣٩٨١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِیَةً اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا یَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَیَسْتَرْفِقُهٗ فِیْ شَیْءٍ وَهُوَ یَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْهِمَا فَقَالَ: ((اَیْنَ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰهِ لَا یَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ؟)) قَالَ: اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَهٗ اَیُّ ذٰلِكَ اَحَبَّ. [بخاری: ٢٧٠٥]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، دونوں آوازیں بلند تھیں۔ ایک کہتا تھا: مجھے کچھ معاف کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر۔ دوسرا کہتا تھا: قسم اللہ کی! میں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''وہ کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھاتا تھا نیکی نہ کرنے پر۔'' ایک شخص بولا: میں ہوں یا رسول اللہ (ﷺ) اس کو اختیار ہے جیسا چاہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی نیکی میں کچھ جبر نہیں مگر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کھانا مکروہ ہے اور جو کھائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے دے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

(٣٩٨٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ۔ قَالَ: اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا كَانَ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس نے تقاضا کیا ابوحدرد کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد میں۔ تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ: ((يَا كَعْبُ!)) فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُمْ فَاقْضِهٖ)).

بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا۔ آپ ﷺ گھر میں تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے ان دونوں کے پاس آئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور پکارا: ''اے کعب بن مالک!'' وہ بولا: حاضر ہوں۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: ''کہ آدھا قرضہ معاف کر دے۔'' کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے معاف کیا یارسول اللہ ﷺ! تب آپ ﷺ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اٹھ ادا کر قرض اس کا۔''

[بخاري: ٤٥٧، ٤٧١، ٢٤١٨، ٢٤٢٤، ٢٧٠٦، ٢٧١٠؛ ابوداود: ٣٥٩٥؛ نسائي: ٥٤٢٣، ٥٤٢٩؛ ابن ماجه: ٢٤٢٩]

○ ○ ○ ○

(٣٩٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضٰى دَيْنًا لَهٗ عَلَى ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ.

اس سند سے بھی اوپر والی حدیث روایت کی گئی ہے۔

[راجع: ٣٩٨٤]

○ ○ ○ ○

(٣٩٨٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ مَالٌ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا كَعْبُ!)) فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا.

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کا قرض آتا تھا عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ پر وہ راہ میں ملا تو کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو پکڑ لیا پھر دونوں کی باتیں ہونے لگیں یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں رسول اللہ ﷺ ان کے اوپر سے گزرے اور فرمایا: ''اے کعب۔'' اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آدھا قرض چھوڑ دینے کا۔ پھر کعب رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ کے اشارہ کے موافق) آدھا قرض لیا اور آدھا قرض معاف کر دیا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد میں تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرانا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جب امر میں گناہ نہ ہو۔ اور ارشاد کرنا۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ مَا بَاعَهٗ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ وَقَدْ اَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوْعُ فِيْهِ .

باب: اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بجنسہ پائے تو واپس لے سکتا ہے۔

(٣٩٨٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا میں نے سنا۔ رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص اپنا مال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)).

بجنسہٖ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پائے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو زیادہ حق دار ہے اس مال کا اوروں سے۔"

[بخاري: ٦٤٠٢؛ ابوداود: ٣٥١٩، ٣٥٢٢؛ ترمذي: ١٢٦٢؛ نسائي: ٤٦٩٠، ٤٦٩١؛ ابن ماجة: ٢٣٥٨، ٢٣٥٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خریدا پھر وہ مفلس ہو گیا یا مر گیا اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے اور اس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہیں جو اس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تھا بجنسہٖ موجود ہو تو امام شافعی رحمہ اللہ اور ایک طائفہ علما کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو اختیار ہو گا خواہ اس مال کو رہنے دے اور تمام قرض خواہوں کے ساتھ سرشکن میں شریک ہو جائے اور خواہ اپنا مال بجنسہٖ پھیر لے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: بائع اور قرض خواہوں کے برابر سرشکن میں شریک ہو گا مال پھیر لینے کا اس کو اختیار نہیں اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ افلاس کی صورت میں مال پھیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرض خواہوں کے برابر ہو گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل یہ حدیث ہے۔ اور موت میں وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں مروی ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان حدیثوں کی تاویل کی ہے۔ جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل ان کی وہ روایت ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں ہے ان دونوں سے۔ تمام ہوا کلام نووی رحمہ اللہ کا۔

(٣٩٨٨) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ. [راجع: ٣٩٨٧]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٨٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ: ((اَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ)) [راجع: ٣٩٨٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کے باب میں جو نادار ہو جائے جب اس کے پاس مال بجنسہٖ ملے (جو اس نے خریدا تھا) اور اس نے اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو۔" تو وہ بائع کا ہو گا۔"

(٣٩٩٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اُفْلِسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال بعینہٖ دوسرا کوئی شخص اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا۔" (بہ نسبت اور قرض خواہوں کے)۔

(٣٩٩١) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَا: ((فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ)).

وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ "وہ زیادہ حقدار ہے اس کا دوسرے قرض خواہوں سے۔"

(٣٩٩٢) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اُفْلِسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مفلس ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس کا۔"

بَابُ فَضْلِ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الْاِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ

باب: مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٣٩٩٣) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوْا: اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا قَالُوْا: تَذَكَّرْ قَالَ: كُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ فَامُرُ فِتْيَانِيْ اَنْ يُّنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ((تَجَوَّزُوْا عَنْهُ)). [بخاري: ٢٠٧٧، ٢٣٩١، ٣٤٥١؛ ابن ماجه: ٢٤٢٠]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے تم سے پہلے کے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا: تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کر وہ بولا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو اس کو مہلت دو۔ اس پر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اس پر آسانی کرو (نرمی کرو یا تھوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو۔ مثلاً روپیہ ٹوٹا یا کھوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم بھی اس پر آسانی کرو۔'' (اور اس کے گناہوں سے درگزر کرو)۔

فائدہ: کیونکہ یہ ہمارے بندوں پر آسانی کرتا تھا۔ سبحان اللہ! اللہ کریم کی کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ ایک ذرا سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیئے۔ اصل یہ ہے کہ خلوص اور عجز اور بندگی درکار ہے خدمت کے لیے تو ہزاروں لاکھوں کروڑوں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں تھکتے۔ پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا۔ پر غرور اور تکبر اور ریا کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑائے روئے اور عاجزی کرے۔

(٣٩٩٤) عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما فَقَالَ حُذَيْفَةُ: رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ؟ قَالَ: مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ اُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ اَقْبَلُ الْمَيْسُوْرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُوْرِ قَالَ: ((تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ)) قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ. [راجع: ٣٩٩٣]

ربعی بن حراش سے روایت ہے، حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما دونوں ملے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا: تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولا: میں نے کوئی نیکی نہیں کی۔ مگر یہ کہ میں مالدار شخص تھا' تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا' جو مالدار ہوتا اس کے کہنے کے موافق میں بیع کو توڑ ڈالتا۔ (یعنی جس معاملہ میں اس کو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ فسخ ہو جائے تو میں فسخ کر ڈالتا اپنے نفع کے لیے اس کا نقصان گوارا نہیں کرتا) اور جو مفلس ہوتا اس کو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے): ''تم بھی درگزر کرو میرے بندے سے۔'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٣٩٩٥) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَنَّ رَجُلًا مَّاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ قَالَ: فَاِمَّا ذَكَرَ وَاِمَّا ذُكِّرَ۔ فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَاَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ اَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ)) فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [راجع: ٣٩٩٣]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص مر گیا۔ پھر وہ جنت میں گیا اس سے پوچھا: تو کیا عمل کرتا تھا؟ سو اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا۔ اس نے کہا: میں (دنیا میں) مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگزر کرتا (اس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا) اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس کو سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے۔

(٣٩٩٦) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: ((اُتِيَ اللّٰهُ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ عزوجل کے پاس اس کا ایک بندہ لایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَعَالَى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ: مَا ذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: ـ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ـ قَالَ: يَا رَبِّ! آتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا: أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ: هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٣٩٩٣]

گیا جس کو اس نے مال دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اور اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ بندے نے کہا: اے میرے مالک! تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے ہاتھ بیچتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا تھا مالدار پر اور مہلت دیتا تھا نادار کو۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر میں تو زیادہ لائق ہوں معاف کرنے کے لیے تجھ سے، درگزر کرو میرے بندے سے۔'' پھر عقبہ بن عامر جہنی ؓ اور ابو مسعود انصاری ؓ نے کہا: ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے۔

○ ○ ○ ○

(٣٩٩٧) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)). [ترمذي: ١٣٠٧]

حضرت ابو مسعود ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے غلاموں کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دینے کا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا تجھ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اس کے گناہوں کو۔''

(٣٩٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)). [بخاري: ٢٠٧٨، ٣٤٨٠؛ نسائي: ٤٧٠٩]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوکروں سے کہتا جو مفلس ہو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم کو معاف کرے، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخش دیا۔''

○ ○ ○ ○

(٣٩٩٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٣٩٩٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٠٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ ؓ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ قَالَ: آللّٰهِ قَالَ: آللّٰهِ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ

عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے، ابو قتادہ ؓ نے اپنے ایک قرض دار کو ڈھونڈھا، وہ چھپ گیا، پھر اس کو پایا تو وہ بولا: میں نادار ہوں۔ ابو قتادہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! تب ابو قتادہ نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جس شخص کو بھلا معلوم ہو کہ اللہ اس کو نجات دے قیامت کے دن کی سختیوں سے تو وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ)).

مہلت دے نادار کو یا معاف کر دے اس کو۔‘‘

(٤٠٠١) عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا اِذَا اُحِيلَ عَلٰى مَلِيٍّ.

باب: جو شخص مالدار ہو اس کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اتارا جائے مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے۔

(٤٠٠٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ)). [بخاري: ٢٢٨٧؛ ابوداود: ٣٣٤٥؛ نسائي: ٤٧٠٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص مالدار ہو (یعنی اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) پھر وہ دیر کرے قرض کے ادا کرنے میں تو وہ ظالم ہے اور جب تم میں سے کوئی لگا دیا جائے مالدار پر تو اس کا پیچھا کرے۔‘‘

فائدہ: لگا دیا جائے یعنی حوالہ دیا جائے مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے زید نے عمرو کو حوالہ دیا بکر پر یعنی بکر پر اپنا قرض اتار دیا۔ اس کی رضامندی سے اور عمرو کا مقابلہ کرا دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہیے۔ اگر بکر مالدار ہے۔ اور بکر کا پیچھا کرنا چاہیے۔ اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علما نے کہا کہ مباح ہے اور بعض نے کہا: واجب ہے بوجہ ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری رحمہ اللہ کا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٠٠٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

اس سند سے بھی اوپر والی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِالْفَلَاةِ وَيَحْتَاجُ اِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَأِ وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ.

باب: جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھاس چرانے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور نر کدانے کی اجرت لینا منع ہے۔

(٤٠٠٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. [ابن ماجه: ٢٤٧٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس پانی کے بیچنے سے جو ضرورت سے زیادہ ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس رکی رہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زائد پانی نہ بیچا جائے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس بکے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی سوا اس کنویں کے اور کہیں نہ ہو تو جانور والے اپنے جانوروں کو اس جنگل میں چرا نہ سکیں بغیر اس کنویں میں سے پانی پلانے کے۔ اب کنویں والا اس کا پانی پینے کو نہ دے یا اس کی قیمت لے اور اس بہانے سے گویا گھاس کی چرائی کی بھی قیمت لے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی جنگل میں ہو اس کو مفت دینا چاہیے کئی شرطوں سے ایک یہ کہ وہاں اور کہیں پانی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جانوروں کے پینے کے لیے دیا جائے نہ کھیتی کے واسطے۔ تیسری یہ کہ مالک کو اس کی احتیاج نہ ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور مذہب صحیح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین میں کنواں یا چشمہ کھودے تو پانی بھی اس کی ملک ہوگا۔ اور بعض نے کہا: پانی اس کی ملک نہ ہوگا لیکن جب پانی کو اپنے برتن میں لے لے تو وہ ملک ہو جاتا ہے۔ یہی صواب ہے اور بعض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے انتہی بالاختصار۔

(٤٠٠٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . [نسائی: ٤٦٨٤]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے، اور پانی کو بیچنے سے، اور زمین کو بیچنے سے کھیتی کے لیے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی اس کی اجرت لینے سے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ اونٹ یا اور کوئی جانور نر کی کدائی کی اجرت لینا کیسا ہے؟ تو امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور ابوثور رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں۔ اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ اور مالک رحمہ اللہ نے اس کو جائز رکھا ہے ایک مدت معین اور ضربات معین کے لیے اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے یعنی مزارعت سے اور اس کا بیان مفصل اوپر گزر چکا۔

(٤٠٠٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ)) [بخاری: ٢٣٥٣؛ ترمذی: ١٢٧٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں روکا جائے بیکار پانی تاکہ روکی جائے اس کی وجہ سے گھاس۔''

○ ○ ○ ○

(٤٠٠٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ الْكَلَاَ))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت روکو اس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو گھاس کو روکنے کے لیے۔''

(٤٠٠٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ بیچا جائے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھاس بکے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ

باب: کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے۔

(٤٠٠٩) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .
[بخاری: ٢٢٣٧، ٢٢٨٢، ٥٣٤٦، ٥٧٦١؛ ابوداود: ٣٤٢٨، ٣٤٨١؛ ترمذی: ١١٣٣، ١٢٧٦؛ نسائی: ٤٣٠٣؛ ابن ماجہ: ٢١٥٩]

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے اور نجومی کی مٹھائی سے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے۔ اگرچہ یہ تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس پر قیمت کا تاوان نہیں۔ اور جمہور علما کا جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور اوزاعی اور حکم اور حماد اور شافعی اور احمد اور داؤد اور ابن منذر رحمہم اللہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان کتوں کی بیع درست ہے جن سے منفعت ہے اور ان کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تاوان ہے اور ابن منذر نے جابر اور عطاء اور نخعی رحمہم اللہ سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ اور کتے کا۔ اور امام مالک رحمہ اللہ سے اس میں کئی روایتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے۔ دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی۔ تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی نہیں ہے جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور جو اس کے بعد آتی ہے اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کتے کا تاوان بیس اونٹ دلائے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اس کا تاوان دلایا تو یہ سب روایتیں ضعیف ہیں باتفاق ائمہ حدیث کے اور میں نے ان کو تفصیل سے "شرح مہذب" میں بیان کیا ہے (نووی) جو وہ زنا کی اجرت میں لیتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام۔ اور نجومی کی مٹھائی سے جو غیب کی بات بتانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پنڈت اور رمال اور جفار جو غیب کی باتیں بتلائیں ان کی کمائی سب حرام ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: بغوی رحمہ اللہ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاہن کی اجرت حرام ہونے پر۔ کیونکہ وہ عوض ہے فعل حرام کا اور کھانا ہے لوگوں کا مال فریب اور جھوٹ سے اسی طرح اجرت گانے والے اور نوحہ کرنے والے کی اور یہ جو صحیح مسلم آیا ہے کہ لونڈیوں کی کمائی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو زنا سے ہو نہ اس کمائی سے جو سلائی یا کتوائی سے ہو۔ خطابی رحمہ اللہ نے کہا: عراف کی کمائی بھی حرام ہے اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن آئندہ کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور عراف چوری کا مال اور گمی ہوئی چیز کا پتا بتاتا ہے۔ یہ خطابی نے ابوداؤد کی کتاب البیوع پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ کاہن وہ ہے جو غیب دانی کا دعویٰ کرے اور لوگوں کو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے اور عرب میں کچھ لوگ کاہن تھے جو دعویٰ کرتے تھے بہت باتیں جاننے کا۔ بعض ان میں سے یہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ جنات میں سے کوئی رفیق ہے یا کوئی جن ان کا تابع ہے جو خبریں لادیتا ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ان کو ایسی سمجھ ہے جس سے وہ آئندہ کی باتیں سمجھ جاتے ہیں اور بعض ان میں سے عراف کہلاتے تھے۔ یہ لوگ وہ تھے جو اسباب کو دیکھ کر مقدمات سے مطلب نکالتے تھے مثلاً کوئی چیز چوری ہو گئی تو گمان والے کو پکڑ لیتے تھے۔ اور بعض منجم کو کاہن بولتے تھے اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے ان لوگوں کی بات ماننا اور اس پر یقین کرنا۔ لیکن طبیب تو اس کو بھی کاہن یا عراف کہتے تھے پر وہ اس نہی میں داخل نہیں ہے۔ تمام ہوا کلام خطابی رحمہ اللہ کا۔ امام ابوالحسن ماوردی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "احکام سلطانیہ" کے اخیر میں لکھا ہے کہ محتسب کو روکنا چاہیے ایسے لوگوں کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینی چاہیے دینے والے اور لینے والے کو وَاللّٰهُ أَعْلَمُ انتهى۔

(٤٠١٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ. [راجع: ٤٠٠٩]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠١١) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ))

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی مزدوری۔"

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو پچھنے لگانے کی قیمت کو حرام جانتا ہے اور اس میں علما کا اختلاف ہے اکثر سلف اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہے امام احمد رحمہ اللہ کا اور ایک روایت میں ان سے یہ ہے کہ یہ حرام ہے آزاد کو نہ غلام کو اور ان کی دلیل ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور مزدوری دی پچھنے لگانے کی اور یہ حدیث محمول ہے تنزیہ پر اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھنے لگانے کا پیشہ ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے۔

(٤٠١٢) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ قَالَ: ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ)) [راجع: ٤٠١١]

فرمایا: ”کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٠١٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠١٤) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ ابْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٠١١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠١٥) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

ابوزبیر نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کتے اور بلی کی قیمت کو انہوں نے کہا: منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: بلی کی قیمت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس کے بیچے لوگوں کو مفت دیا کریں اس پر بھی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بیچے تو بیع صحیح ہے اور زرِ ثمن حلال ہے یہی ہمارا مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور طاؤس اور مجاہد اور جابر بن زید رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے اور حجت ان کی یہی حدیث ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ.

باب: کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے۔

(٤٠١٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. [بخاري: ٣٣٢٣؛ نسائي: ٤٢٨٨؛ ابن ماجه: ٣٢٠٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٤٠١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا پھر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کو مدینہ کے سب اطراف کتوں کو مارنے کے لیے۔

(٤٠١٨) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَتَنْبَعِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے تھے کتوں کے قتل کا تو پیچھا کیا گیا مدینہ کے شہر میں اور اس کے چاروں طرف کتوں کا پھر کوئی کتا ہم نہیں چھوڑتے تھے جس کو مار نہ ڈالا ہو یہاں تک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى اِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا.

کہ ہم نے دودھ والی اونٹنی کے ساتھ ساتھ جو کتا رہتا تھا دیہات والوں میں اس کو بھی مار ڈالا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اتفاق کیا ہے کہ کاٹنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اس کتے کے مارنے میں جس سے کوئی نقصان نہیں تو ہمارے اصحاب میں سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے سب کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے منع کیا کتوں کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بجنگ ہو۔ پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ کالا ہو یا اور کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ بہت علما نے ان ہی حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو کتوں کے قتل کے باب میں آئی ہیں۔ لیکن مستثنیٰ کیا ہے ان میں سے شکاری کتوں کو اور یہی مذہب ہے امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا۔ انتہٰی مختصراً

(٤٠١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْمَاشِيَةٍ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِنَّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ زَرْعًا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتا یا بکریوں کے منڈے کا کتا یا اور جانوروں کی حفاظت کا۔ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھیت بھی ہے۔

[ترمذی: ١٤٨٨؛ نسائی: ٤٢٩٠]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تحقیر منظور نہیں ہے اور نہ ان کی روایت میں کوئی شک تھا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس چونکہ کھیت تھا۔ اور ان کو اس کی حفاظت کے لیے کتے کا پالنا ضروری تھا اس لیے انہوں نے یہ لفظ یاد رکھا جناب رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے یاد نہ رہا۔ اور حاصل یہ ہے کہ کھیت کا لفظ کچھ صرف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے تب بھی وہ روایت مقبول اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سب ثقہ ہیں۔ اب کتوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکار یا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے درست ہے اور گھر کی حفاظت کے لیے پالنے میں اختلاف ہے۔ صحیح تر قول یہ ہے کہ جائز ہے ان پر قیاس کر کے۔ انتہٰی ملخصًا۔

(٤٠٢٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ)). [ابو داود: ٢٨٤٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ عورت جنگل سے آتی اپنا کتا لے کر تو ہم اس کو بھی مار ڈالتے پھر آپ ﷺ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا: ”مار ڈالو ایک سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید ٹیکے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے۔“

فائدہ: یعنی شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کھاتا ہے تکلیف دیتا ہے امام احمد رحمہ اللہ اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا شکار بھی درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور شافعی اور مالک اور جمہور علما رحمہم اللہ کے نزدیک اس کا شکار درست ہے اور حکم اس کا مثل اور کتوں کے ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٠٢١) عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ؟)) ثُمَّ رَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ

ابن مغفل سے روایت ہے، حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے مارنے کا پھر فرمایا: ”کتے کیا بگاڑتے ہیں ان کا۔“ پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتا پالنے کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْغَنَمِ. [راجع: ٦٥٤]

○ ○ ○ ○

(٤٠٢٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ يَحْيٰى وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ. [راجع: ٦٥٤]

ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اجازت دی آپ ﷺ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیت کے کتے کی۔

(٤٠٢٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)). [بخاری: ٥٤٨٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی کتا پالا سوا اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کیلئے ہو یا شکاری ہو تو اس کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا۔''

(٤٠٢٤) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)). [نسائی: ٤٢٩٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کیلئے نہ ہو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے جائیں گے۔''

(٤٠٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کتا پالے سوا شکاری کتے یا ریوڑ کے تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

فائدہ: قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے۔ اب علما نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گزشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہوگا یا آیندہ اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال میں سے گھٹے گا ایک رات کے یا ایک فرض میں سے ایک نفل میں سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتوں کے آنے میں حرج ہوتا ہے یا آنے جانے والوں کو اس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور برتن نجس ہو جانے کی وجہ سے۔ نووی رحمہ اللہ

(٤٠٢٦) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: ((أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ)). [نسائی: ٤٣٠٢]

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کتا پالے سوا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری کتے کے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھیت کا کتا زیادہ کیا ہے۔

(٤٠٢٧) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيْ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)) قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ)) وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ. [بخاری: ٥٤٨١؛ نسائی: ٤٢٩٥]

سالم نے روایت کی اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کتا پالے مگر وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کیلئے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔'' سالم نے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور ان کا کھیت بھی تھا (اس وجہ سے انہوں نے یاد رکھا اس لفظ کو)۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٢٨) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ:

سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا اَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْكَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَا طَانِ)).

کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”جس گھر کے لوگوں نے کتا رکھا اور وہ جانوروں کی حفاظت کیلئے یا شکاری نہ ہو ان کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔“

(٤٠٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ اَوْغَنَمٍ اَوْصَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کتا رکھے مگر وہ کھیت کا یا بکریوں یا شکار کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: کسی روایت میں ایک قیراط ہے کسی میں دو قیراط شاید یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہوگا کیونکہ مدینہ منورہ متبرک ہے اور فضیلت رکھتا ہے اور شہروں پر بس وہاں بے ضرورت کتا رکھنا زیادہ گناہ ہے اور باہر پالے تو ایک قیراط ہوگا اور بعض نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتا زیادہ موذی ہو اس میں دو قیراط نقصان ہوگا ورنہ ایک قیراط ہوگا۔

(٤٠٣٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِيْرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الطَّاهِرِ ((وَلَا اَرْضٍ)). [نسائی: ٤٣٠١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کتا پالے اور وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کیلئے ہو نہ زمین کے (یعنی کھیت کے) تو اس کے ثواب میں سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہوگا۔“ اور ابوالطاہر کی روایت میں و لا ارض کا لفظ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْصَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ. [ابوداود: ٢٨٤٤؛ ترمذی: ١٤٩٠؛ نسائی: ٤٣٠٠]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کتا پالے مگر کتا ریوڑ کا یا شکار کا یا کھیت کا اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط کی ہوگی۔“ زہری نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا: رحم کرے اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر وہ کھیت والے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٣٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْمَاشِيَةٍ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ”جو شخص کتا رکھے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا جائے گا مگر کھیت کا کتا یا ریوڑ کا۔“

○ ○ ○ ○

(٤٠٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٣٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَهُ.

○ ○ ○ ○

(٤٠٣٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کتا رکھے اور وہ شکاری یا بکریوں کی حفاظت کیلئے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کا نقصان ہوگا۔''

(٤٠٣٦) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ شَنُوْءَةَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)) قَالَ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِیْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ. [بخاری: ٢٣٢٣، ٣٣٢٥؛ نسائی: ٤٢٩٦؛ ابن ماجه: ٣٢٠٦]

سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور وہ ایک شخص تھے شنوءۃ کے قبیلہ میں سے اور صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا: میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص کتا پالے اور وہ کام نہ آئے اس کے کھیت کے یا تھن کے (یعنی جانوروں کی حفاظت کے لیے) تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔'' سائب بن یزید نے کہا: میں نے سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں قسم ہے اس مسجد کے رب کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٣٧) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٠٣٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ حِلِّ اُجْرَةِ الْحِجَامَةِ.

باب: پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے۔

(٤٠٣٨) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ آنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَجَمَهُ آبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ: ((اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ هُوَ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمْ)). [ترمذی: ١٢٧٨]

حمید سے روایت ہے، انس رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا: پچھنے لگانے والے کی کمائی کو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے ابوطیبہ کے ہاتھ سے، پھر حکم کیا آپ ﷺ نے دو صاع اناج اس کو دینے کا اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تو انہوں نے ہلکا کر دیا اس کے محصول کو (یعنی اس خراج کو جو اس سے لیتے تھے) اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''افضل دواؤں کی جن سے تم علاج کرتے ہو پچھنے لگانا ہے۔''

(٤٠٣٩) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ آنَسٌ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ آنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ وَلَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ)).

حمید سے روایت ہے، انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: حجام کی کمائی کیسی ہے؟ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری، اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افضل ان چیزوں میں جن سے تم دوا کرتے ہو حجامت ہے (یعنی پچھنے لگانا) اور قسط بحری یعنی دریائی کوٹ اور مت ایذا دو اپنے بچوں کو حلق دبا کر۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: جس کو عود ہندی کہتے ہیں گرم وخشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سر دوتر بیماریوں میں نہایت مفید ہے عذرہ یعنی درد حلق کی بیماری میں بلکہ عود ہندی لگانا کافی ہے یا کھلانا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٠٤٠) عَنْ أَنَسٍ ﷺ يَقُوْلُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْمُدٍّ أَوْمُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيْبَتِهِ.

[بخاري: ٢٢٨١]

حمید سے روایت ہے، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام ہمارا بلوایا وہ حجام تھا (یعنی پچھنے لگاتا تھا) پھر اس نے پچھنے لگائے آپ ﷺ کے آپ ﷺ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مد یا دو مد اناج اس کو دینے کا اور گفتگو آئی اس کے باب میں تو گھٹا دیا گیا محصول اس کا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٠٤١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

[بخاري: ٢٢٧٨، ٥٦٩١؛ ابن ماجه: ١٦٨٢]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی اور ناک مبارک میں دوائی ڈالی۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٤٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے بنی بیاضہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں سے) کے ایک غلام نے پھر آپ ﷺ نے اس کو اجرت دی اور اس کے مالک سے اس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا محصول کم کر دیا (جو روزانہ اس سے ٹھہرا تھا اس کو مخارجہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے) اور اگر حجامت کی اجرت حرام ہوتی تو آپ ﷺ کبھی اس کو نہ دیتے۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ.

باب: شراب بیچنا حرام ہے۔

(٤٠٤٣) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهَا أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ)) قَالَ: فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيْرًا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ)) قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنْهَا فِيْ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَفَكُوْهَا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے خطبہ میں مدینہ میں ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے شراب کی حرمت کا اور شاید کہ کوئی حکم اس کے باب میں اتارے اس لیے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچ ڈالے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے۔'' ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: چند روز گزرے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو یہ حرمت کی آیت پہنچ جائے تو وہ نہ پیئے نہ بیچے۔'' ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ اس کو مدینہ کے راستے پر لائے اور بہا دیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: جب جناب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس وقت تک شراب حرام نہ تھی لوگ پیا کرتے تھے بعض نے آپ ﷺ سے پوچھا تو یہ آیت اتری: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ اخیر تک اس آیت میں یہ فرمایا کہ ''شراب میں اگرچہ فائدہ ہے مگر ضرر زیادہ ہے۔'' اس سے لوگوں نے شراب پینا نہ چھوڑا تو دوسری ایک سخت آیت اتری ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ آخر تک اس آیت میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا مگر صاف شراب پینا حرام نہیں کیا لیکن جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ معلوم ہو گیا کہ اب آئندہ اللہ جل جلالہ کا ارادہ یہ ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ شراب کو بالکل حرام کردے تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی شے کے باب میں کوئی حکم نہ اترے تب تک کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے اور اس مسئلہ میں خلاف ہے علمائے اصول کا جو مشہور ہے صحیح یہ ہے کہ قبل شرع کے وارد ہونے کے نہ حکم ہے نہ تکلیف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ دوسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیا میں حرمت ہے جب تک شرع وارد نہ ہو۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیا میں اباحت ہے۔ چوتھا قول یہ ہے توقف کرنا چاہیے انتہی۔ پھر نووی رحمہ اللہ نے کہا: کہ شراب کا بیچنا بالاجماع حرام ہے اور علت اس کی امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور کوئی مباح منفعت اس سے حاصل نہیں ہو سکتی تو مثل اور نجاسات کے جیسے گوہ اور کبوتر کی بیٹ کہ اس کی بیع حرام ہے' اسی طرح ان درندہ جانوروں کی بیع جن میں کوئی فائدہ نہیں، نہ وہ شکار کے کام آتے ہیں جیسے نیولا' سانپ وغیرہ ان کی بیع بھی ناجائز ہے اور یہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کرتا ہے۔'' مراد اس سے وہی چیزیں ہیں جو کھانے کے لیے ہوں برخلاف ان چیزوں کے جو اور کام کی ہوں جیسے غلام، خچر، گدھا کہ ان کا کھانا حرام ہے پر بیچنا جائز ہے اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور جو درست ہوتا تو حضور ﷺ حکم فرما دیتے بلکہ منع نہ کرتے اس کے ضائع کرنے سے جیسے پہلے حرمت کے وقت آپ ﷺ نے حکم فرمایا تھا اس کے بیچ ڈالنے کا اور جیسے مردہ بکری کے مالکوں سے فرمایا تھا: ''کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا۔'' یہی قول ہے شافعی اور احمد اور ثوری اور مالک رحمہ اللہ کا صحیح تر روایت میں اور جائز رکھا ہے اس کو اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ اور مالک رحمہ اللہ نے ایک روایت میں۔

(٤٠٤٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَائِيِّ۔ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ۔ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْحَرَّمَهَا؟)) قَالَ: لَافَسَارَّ اِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِمَ سَارَرْتَهُ؟)) فَقَالَ: اَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ: ((اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)) قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَافِيْهَا. [نسائی: ٤٦٧٨]

عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی سے روایت ہے، جو مصر کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور کے شیرہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو؟'' اس نے کہا: نہیں تب اس نے کان میں دوسرے سے بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کیا بات کی۔؟'' وہ بولا: میں نے کہا بیچ ڈال اس کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔'' یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بہہ گیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٠٤٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٤٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاقْتَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهٰى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ . [بخاری: ٤٥٩، ٢٠٨٤، ٢٢٢٦، ٤٥٤٠، ٤٥٤٣؛ ابوداود: ٣٤٩٠، ٣٤٩١؛ نسائی:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب سورۂ بقرہ کی اخیر آیتیں اتریں تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور وہ آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور منع کیا ان کو شراب کی سوداگری سے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٤٦٧٩؛ ابن ماجه: ٣٣٨٢]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا شراب کی حرمت تو سورہ مائدہ میں ہے اور دہ ربا کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربا کی آیت سب سے آخر میں اتری ہے تو احتمال ہے کہ یہ ممانعت تحریم کے بعد ہو یا خمر کی تحریم کے وقت آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر بیان کیا دوبارہ تا کہ خوب مشہور ہو جائے اور شاید اس مجلس میں ایسے لوگ ہوں جن کو تجارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو۔

(٤٠٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٠٤٦]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب سورۂ بقرہ کی اخیر آیتیں اتریں سود کے باب میں تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ.

باب: شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع حرام ہے۔

(٤٠٤٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ ((إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: ((لَا هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ إِنَّ اللّٰهَ [عَزَّوَجَلَّ] لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا أَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ)). [بخاری: ٢٢٣٦، ٤٦٣٣، ٤٢٩٦؛ ابوداود: ٣٤٨٦، ٣٤٨٧؛ ترمذی: ١٢٩٧؛ نسائی: ٤٢٦٧، ٤٦٨٣؛ ابن ماجه: ٢١٦٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس سال مکہ فتح ہوا آپ ﷺ فرماتے تھے مکہ میں کہ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع کو۔" لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مردار کی چربی تو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالوں میں ملی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔" پھر فرمایا اسی وقت "اللہ تعالیٰ تباہ کرے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا (یعنی کھانا اس کا) تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں وہ حرام ہے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیچنا کسی حال میں درست نہیں کیونکہ اس کی بیع حرام ہے نہ یہ کہ چربی سے منفعت اٹھانا حرام ہے اور شافعی رحمہ اللہ اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع اٹھانا جائز ہے جیسے کشتیوں میں لگانا یا چراغ روشن کرنا وغیرہ جو کھانے میں داخل نہیں اور نہ آدمی کے بدن میں لگے اور یہی قول ہے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ اور محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کا اور جمہور علما کے نزدیک اس سے کوئی منفعت لینا درست نہیں کیونکہ مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کی گئی جیسے دباغت کی ہوئی کھال اب اگر تیل یا گھی نجس ہو جائے تو اس سے روشنی کرنے میں یا اور کوئی استعمال میں سوا کھانے یا بدن میں لگانے کے جیسے صابون بنانے یا جانوروں کے کھلانے میں، اختلاف ہے سلف کا لیکن ہمارے صحیح مذہب میں وہ جائز ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس کو نقل کیا ہے امام مالک رحمہ اللہ اور بہت سے صحابہ سے اور شافعی اور ثوری اور ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اور لیث بن سعد رحمہ اللہ سے اور کہا کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت علی اور ابن عمر اور ابوموسیٰ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ان کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نجس تیل کا بیچنا جب اس کی نجاست بیان کر دے جائز رکھا ہے اور عبدالملک بن ماجشون اور احمد بن حنبل اور احمد بن صالح رحمہم اللہ کے نزدیک ان میں سے کوئی منفعت اٹھانا درست نہیں واللہ اعلم۔ علما نے کہا ہے مردار کی بیع میں کافر کی لاش کی بیع بھی داخل ہے جب وہ جنگ میں مارا جائے اور کافر اس کو خریدنا چاہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ نوفل بن عبداللہ مخزومی کو مسلمانوں نے جنگ خندق میں مار ڈالا تھا پھر کافر اس کی نعش کیلئے دس ہزار درہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے لگے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لیے اور نعش ان کے حوالے کر دی۔ تو علت ان چیزوں کی بیع کے منع ہونے کی نجاست ہے پھر ہر نجس کی بیع ناجائز ہے اور بت کے بیچنے سے ممانعت اس لیے ہے کہ اس سے کوئی منفعت نہیں پھر اگر اس کے ٹکڑوں سے توڑ کر کوئی نفع ہوتا ہو تو اس کی بیع میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نہی کے اور بعض کے نزدیک منفعت کی صورت میں جائز ہے جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی بیع تو باجماع اہل اسلام حرام ہے۔ انتہٰی۔

(٤٠٤٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٥٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا؟)). [راجع: ٤٠٤٨]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ سمرہ نے شراب بیچی۔ انہوں نے کہا: اللہ کی مار سمرہ پر کیا اس کو خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے لعنت کی یہودیوں پر، ان پر چربی کا کھانا حرام ہوا تو چربی کو پگھلایا پھر اس کو بیچا۔“

○ ○ ○ ○

(٤٠٥١) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [بخاري: ٢٢٢٣، ٣٤٦٠؛ ابن ماجه: ٣٣٨٣]

مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا)). [راجع: ٣٠٥٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو پھر انہوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کا پیسہ کھایا۔“

(٤٠٥٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ اللہ یہود کو تباہ کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔“

بَابُ الرِّبَا.

باب: سود کا بیان۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے ربا یعنی سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگرچہ اس کی جزئیات میں اختلاف کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ یعنی ”حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربا کو۔“ اور حدیثیں اس باب میں بہت اور مشہور ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں نص کیا ہے ربا کی حرمت پر چھ چیزوں میں سونا اور چاندی اور گیہوں اور جو اور کھجور اور نمک میں۔ اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزوں کے اور کسی چیز میں ربا نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہو سکتا اور باقی تمام علما نے یہ کہا ہے کہ ربا ان چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی علت پائی جائے گی وہاں حرام ہوگا اور اختلاف کیا انہوں نے علت میں تو شافعی رحمہ اللہ کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) نزدیک علت ثمن اور طعم ہے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ثمن اور اذخار اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل اس صورت میں خربوزہ یا سفرجل یا اور میووں میں جو ناپ تل کر نہیں بکتی ربا حرام نہ ہوگا۔ اب اجماع کیا ہے علمانے کہ بیع ربا کی دوسرے ربا کے بدلے جب علت مختلف ہو تو کم وبیش اور ادھار دونوں طرح درست ہے مثلاً بیع سونے کی گیہوں کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جنس ایک ہو تو کمی اور بیشی اور ادھار دونوں نادرست ہے اور جو جنس مختلف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے بدلے یا گیہوں کی جو کے بدلے تو ادھار نادرست ہے لیکن کمی بیشی درست ہے۔ انتھی مختصراً

(٤٠٥٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). [بخاري: ٢٢٢٤]

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نہ بیچو سونا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ بیچو چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور ادھار نہ بیچو۔“

○ ○ ○ ○

(٤٠٥٥) عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ: اِنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَاْثُرُ هٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فِیْ رِوَایَةِ قُتَیْبَةَ۔ فَذَهَبَ عَبْدُاللّٰهِ وَنَافِعٌ مَّعَهٗ۔ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ رُمْحٍ: قَالَ نَافِعٌ: فَذَهَبَ عَبْدُاللّٰهِ وَاَنَا مَعَهٗ وَاللَّیْثِیُّ۔ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا اَخْبَرَنِیْ اَنَّكَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاَشَارَ اَبُوْسَعِیْدٍ بِاِصْبَعَیْهِ اِلٰی عَیْنَیْهِ وَاُذُنَیْهِ فَقَالَ: اَبْصَرَتْ عَیْنَایَ وَسَمِعَتْ اُذُنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا شَیْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ اِلَّا یَدًا بِیَدٍ)). [بخاري: ٢١٧٧؛ ترمذي: ١٢٤١؛ نسائي: ٢٥٨٤، ٤٥٨٥]

نافع سے روایت ہے بنی لیث کے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کو نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، قتیبہ کی روایت میں ہے یہ سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلے اور نافع ان کے ساتھ تھے اور ابن رمح کی روایت میں ہے نافع نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلے اور میں ان کے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ساتھ تھا یہاں تک کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے اس شخص نے کہا: تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر' یہ سن کر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا پھر کہا: میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور ادھار نہ بیچو مگر دست بدست۔“

○ ○ ○ ○

(٤٠٥٦) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. [راجع: ٤٠٥٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٠٥٧) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیچو سونے کے بدلے میں سونا اور نہ چاندی کے بدلے میں چاندی مگر تول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک۔“

○ ○ ○ ○

(٤٠٥٨) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَیْنِ)).

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیچو ایک دینار کو بدلے میں دو دینار کے اور نہ ایک درہم کو بدلے میں دو درہم کے۔“

فائدہ: کیونکہ جنس ایک ہی ہے اور ایسی حالت میں کمی اور بیشی حرام ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھوٹا ہو اور جو ضرورت آن پڑے تو چاندی کو سونے کے بدل بیچ کر پھر سونے کے بدل اس چاندی کو خرید لے۔

بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا.

باب: بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع۔

(٤٠٥٩) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ: اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ: مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِيْكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ: كَلَّا وَاللّٰهِ! لَتُعْطِيَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْلَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)). [بخاری: ٢١٣٤، ٢١٧٠، ٢١٧٤؛ ابوداود: ٣٣٤٨؛ ترمذی: ١٢٤٣؛ نسائی: ٤٥٧٢؛ ابن ماجه: ٢٢٥٣، ٢٢٦٠]

مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے، میں آیا یہ کہتا ہوا کون بیچتا ہے روپیوں کو سونے کے بدلے؟ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے: اپنا سونا مجھ کو دے پھر ٹھہر کر آ جب نوکر ہمارا آئے گا تو تیرے روپے دے دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے یا اس کا سونا پھیر دے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”چاندی کا بیچنا سونے کے بدل ربا ہے مگر دست بدست اور گیہوں کا بیچنا گیہوں کے بدل ربا ہے مگر دست بدست اور جو کا بیچنا جو کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی دونوں طرف سے مال نقد ہونا چاہیے اسی مجلس میں اور ادھار ناجائز ہے۔

(٤٠٦٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٤٠٥٩]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٤٠٦١) عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فِیْ حَلْقَةٍ فِيْهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ اَبُو الْاَشْعَثِ

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے، میں شام میں چند لوگوں کے بیچ میں بیٹھا تھا اتنے میں ابوالاشعث آیا لوگوں نے کہا: ابوالاشعث، ابوالاشعث۔ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ: قَالُوْا: اَبُو الْاَشْعَثِ فَقُلْتُ اَبُو الْاَشْعَثِ! فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْ اَخَانَا حَدِيْثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَّعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَكَانَ فِيْمَا غَنِمْنَا اٰنِيَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا اَنْ يَّبِيْعَهَا فِيْ اَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ﷛ فَقَامَ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى فَرَدَّ النَّاسُ مَا اَخَذُوْا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: اَلَا مَابَالُ رِجَالٍ يَّتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَادِيْثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ [بْنُ الصَّامِتِ] فَاَعَادَ الْقِصَّةَ فَقَالَ: لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ ـ اَوْ قَالَ: وَاِنْ رَغِمَ ـ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَصْحَبَهُ فِيْ جُنْدِهٖ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا اَوْنَحْوَهُ.

بیٹھ گیا میں نے اس سے کہا: تم میرے بھائی سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرو اس نے کہا: اچھا ہم نے ایک جہاد کیا اس میں معاویہ رضی اللہ عنہ سردار تھے تو بہت چیزیں لوٹ میں حاصل کیں ان میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اس کے بیچنے کا لوگوں کی تنخواہ پر اور لوگوں نے جلدی کی اس کے لینے میں۔ یہ خبر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ منع کرتے تھے سونے کو سونے کے بدلے میں بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر نقد انقد پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو ربا ہو گیا۔'' یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا پھیر دیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑھنے لگے کھڑے ہو کر، کیا حال ہے لوگوں کا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے، پھر عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور قصہ بیان کیا بعد اس کے کہا: ہم تو وہ حدیث ضرور ہی بیان کریں گے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی اگر چہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا معلوم ہو یا یوں کہا: اگر چہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذلت ہو میں پروا نہیں کرتا اگر ان کے ساتھ نہ رہوں ان کے لشکر میں تاریک رات میں۔ حماد نے کہا یا ایسا ہی کہا۔

[ابو داود: ۳۳۴۹، ۳۳۵۰؛ ترمذی: ۱۲۴۰]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جب صدقات میں سے حصہ ملے گا تو قیمت اس کی لے لیں گے غرض ادھار بیچنے کا حکم کیا، معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ دلیل کافی نہیں کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت رکھنے سے ہر بات کا سننا ضروری نہیں اور اسی وجہ سے بہت حدیثیں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں۔

(۴۰۶۲) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[راجع: ۴۰۶۱]

○ ○ ○ ○

(۴۰۶۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گیہوں کو بدلے میں گیہوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو

بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). [راجع: ٤٠٦١]

بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقدا نقد پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گیہوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بیچو (کم وبیش) پر نقد ہونا ضروری ہے۔"

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گیہوں علیحدہ علیحدہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابوحنیفہ اور ثوری اور فقہائے محدثین رحمہم اللہ کا اور مالک اور لیث اور اوزاعی رحمہم اللہ اور اکثر علمائے مدینہ اور علمائے متقدمین شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمر رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور سلف سے اور اتفاق کیا ہے علما نے کہ باجرا ایک قسم ہے اور جوار دوسری قسم ہے اور چاول تیسری قسم ہے مگر لیث رحمہ اللہ اور ابن وہب رحمہ اللہ کے نزدیک یہ تینوں ایک قسم میں داخل ہیں۔

(٤٠٦٤) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبٰى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيْهِ سَوَآءٌ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں اور جو کو جو کے بدلے میں اور کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا، لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔"

(٤٠٦٥) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٠٦٤]

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبٰى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ)). [نسائي: ٤٥٧٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیچو کھجور کو کھجور کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جائے۔" (تو زیادتی اور کمی درست ہے)۔

(٤٠٦٧) عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((يَدًا بِيَدٍ)). [راجع: ٤٠٦٦]

یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں "يَدًا بِيَدٍ" کے الفاظ نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا)). [نسائي: ٤٥٨٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیچو سونے کو سونے کے بدل تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل تول کر برابر۔ جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا۔"

○ ○ ○ ○

(٤٠٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دینار کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَافَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَافَضْلَ بَيْنَهُمَا)).

بدلے دینار کے بیچو اور درہم کو بدلے درہم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے۔“

(٤٠٧٠) عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٠٦٩]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا.

باب: چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض ممنوع ہونے کا بیان۔

(٤٠٧١) عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْإِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ: هٰذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ: قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا)) وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. [بخاری: ٢٠٦١، ٢١٨٠، ٢١٨١، ٢٤٩٧، ٣٩٣٩، ٣٩٤٠؛ نسائی: ٤٥٨٩، ٤٥٩١]

ابوالمنہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے ایک شریک نے چاندی بیچی ادھار حج کے موسم تک وہ مجھ سے پوچھنے آیا میں نے کہا: یہ تو درست نہیں اس نے کہا: میں نے بازار میں بیچی اور کسی نے منع نہیں کیا' پھر میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان سے پوچھا۔انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر نقدا نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادھار ہو تو سود ہے۔“ اور تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جا ان کی سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے) میں ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٧٢) عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ: سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا. [راجع: ٤٠٧١]

ابوالمنہال سے روایت ہے، میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا صرف کو (یعنی چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا کیسا ہے) انہوں نے کہا: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہیں۔میں نے زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے کہا: براء رضی اللہ عنہ سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہیں۔پھر دونوں نے کہا: منع کیا رسول اللہ ﷺ نے چاندی کو سونے کے بدل ادھار بیچنے سے۔

فائدہ۔ اگر دست بدست ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

(٤٠٧٣) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے بدل جس طرح سے ہم چاہیں اور سونا خریدنے کا چاندی کے بدل جس طرح ہم چاہیں۔ایک شخص نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَيْفَ شِئْتُمَا قَالَ: فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَدًا بِيَدٍ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ. [بخاري: ٢١٧٥، ٢١٨٢؛ نسائي: ٤٥٩٢، ٤٥٩٣]

پوچھا اور کہا: نقدا لنقد، انہوں نے کہا: میں نے ایسا ہی سنا۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٧٤) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٠٧٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ.

باب: سونے اور نگینوں والے ہار کی بیع۔

(٤٠٧٥) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ)).

فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خیبر میں تشریف رکھتے تھے آپ ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا اس میں نگ تھے اور سونا بھی تھا، وہ لوٹ کا مال تھا جو بک رہا تھا، آپ ﷺ نے حکم کیا، اس کا سونا جدا کیا گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب سونے کو سونے کے بدل بیچو برابر تول کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کا بیچنا سونے کے بدل درست نہیں جب تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے اب سونے کو سونے کے بدل برابر برابر تول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شئے کو اختیار ہے جتنے داموں پر چاہے بیچے یہی حکم ہے جب کسی شئے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچا جائے اور یہ منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور جماعت سلف سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا علیحدہ کرنا ضروری نہیں۔ اور اس کی بیع اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شئے میں لگا ہے۔ یا اس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اس میں لگی ہو درست ہے اور اس سے کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدل درست نہیں اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اگر سونا یا چاندی تہائی یا تہائی سے کم ہو تو وہ تابع ہو جائے گا اور اس کی بیع ہر طرح درست ہے اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے حدیث کے (انتهى مختصرًا)

(٤٠٧٦) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ)). [ابوداود: ٣٣٥١، ٣٣٥٣؛ ترمذي: ١٢٥٥؛ نسائي: ٤٥٨٧]

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا بارہ اشرفیوں میں۔ اس میں سونا تھا اور نگ تھے جب میں نے سونا جدا کیا تو اس میں بارہ اشرفیوں سے زیادہ سونا نکلا، میں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ہار نہ بیچا جائے جب تک اس کا سونا علیحدہ نہ کیا جائے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٠٧٧) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٠٧٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٧٨) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُوْدَ الْأُوْقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ)). [راجع: ٤٠٧٦]

خیبر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درہم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدل تب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر (برابر برابر)۔“

○ ○ ○ ○

(٤٠٧٩) عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه فِيْ غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِيْ وَلِأَصْحَابِيْ قِلَادَةٌ فِيْهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ: انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِيْ كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِيْ كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ)). [راجع: ٤٠٧٦]

حنش سے روایت ہے، میں فضالہ بن عبید کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جواہر سب تھے، میں نے اس کو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا، انہوں نے کہا: اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر نہ لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر وہ نہ لے مگر برابر برابر۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ.

باب: برابر برابر اناج کی بیع۔

(٤٠٨٠) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ: بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيْرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّيْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)) وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ قِيْلَ [لَهُ] فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ: فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ.

معمر بن عبداللہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں کا دے کر بھیجا اور کہا: اس کو بیچ کر جو لے کر آ۔ وہ غلام لے کر گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ جو لیے۔ جب معمر کے پاس آیا اور ان کو خبر کی تو معمر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا جا اور واپس کر آ اور مت لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اناج بدلے اناج کے برابر بیچو۔“ اور ان دنوں ہمارا اناج جو تھا۔ لوگوں نے کہا: جو گیہوں میں فرق ہے (تو کمی بیشی جائز ہے) انہوں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہیں دونوں ایک جنس کا حکم رکھتے ہوں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام مالک رحمہ اللہ نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے اور جب وہ ایک دوسرے کے بدلے بیچے جائیں تو ان میں کمی ناجائز ہے اور ہمارا اور علمائے جمہور کا یہ قول ہے کہ گیہوں اور جو دونوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں اور ان میں کمی اور بیشی درست ہے جیسے گیہوں اور چاول میں اور دلیل ہماری وہ ہے جو گزر چکا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو بیچو۔“ اور ابوداؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں قباحت نہیں بشرطیکہ دست بدست ہوں۔“ اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ کہاں ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے بلکہ معمر نے احتیاطاً ڈر کر اس سے پرہیز کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٠٨١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہما حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَخَابَنِیْ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰی خَیْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَكُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰكَذَا؟)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَشْتَرِی الصَّاعَ بِالصَّاعَیْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْبِیْعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهٖ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِیْزَانُ)). [بخاری: ٢٢٠١، ٢٢٠٢، ٢٢٠٣، ٤٢٤٤، ٤٢٤٧، ٧٣٥٠، ٧٣٥١؛ نسائی: ٤٥٦٧، ٤٥٦٨]

ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ جنیب (عمدہ قسم کی) کھجور لے کر آیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے۔'' وہ بولا: نہیں قسم اللہ کی! یارسول اللہ! ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب قسم کی کھجور) کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو بلکہ برابر بیچو یا ایک کو بیچ کر اس کی قیمت کے بدل دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر تول کر بیچو تو بھی برابر برابر بیچو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: شاید اس عامل کو اس وقت تک اس بیع کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی کیونکہ ربا کی حرمت کا شروع زمانہ تھا یا اور کسی وجہ سے اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل دی ہے کہ عینہ کی بیع حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہوں اور سود سمیت دو سو دینا ہوں تو وہ صاف طور پر سو روپیہ قرض نہ لے بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شئے مہاجن سے مول لے لے پھر سو روپیہ کو اس کے ہاتھ بیچ کر وہ سو روپیہ اپنے کام میں لائے اور دو سو روپیہ مہاجن کے اپنی میعاد پر ادا کرے اور یہ بیع شافعی رحمہ اللہ اور دوسرے علما کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ نے حرام کہا ہے۔

مترجم کہتا ہے: شافعی رحمہ اللہ کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں میں عینہ کی بیع پر وعید آئی ہے اور وہ سود خواروں کی ایجاد ہے اور حیلہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور ارادے کو خوب جانتا ہے۔

(٤٠٨٢) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَآءَهُ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَكُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰكَذَا؟)) فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ! یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا)). [راجع: ٤٠٨١]

ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو جمع کو روپیوں کے بدلے بیچ۔ پھر روپیوں سے جنیب خرید کر لے''۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٨٣) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ: جَآءَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟)) فَقَالَ بِلَالٌ: تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِیٌّ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ برنی (ایک عمدہ قسم ہے) کھجور لے کر آئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہاں سے لائے؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی تو دو صاع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((أَوَّهْ! عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِبِهٖ)) لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ: عِنْدَ ذٰلِكَ.

[بخاري: ٢٣١٢؛ نسائي: ٤٥٧١]

اس کے دے کر میں نے ایک صاع اس کا آپ ﷺ کے کھانے کے لیے خریدا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افسوس! یہ تو عین سود ہے ایسا مت کر لیکن جب تو کھجور خریدنا چاہے تو اپنی کھجور بیچ ڈال پھر اس کی قیمت کے بدلے دوسری کھجور خرید لے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٠٨٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا)) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا الرِّبَا فَرُدُّوْهُ ثُمَّ بِيْعُوْا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوْا لَنَا مِنْ هٰذَا)).

ابوسعید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کے ایک صاع لیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ربا ہو گیا۔ اس کو پھیر دو اور پہلے ہماری کھجور بیچو پھر اس کی قیمت میں سے یہ کھجور ہمارے لیے خرید لو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٠٨٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ)). [بخاري: ٢٠٨٠؛ نسائي: ٤٥٦٩، ٤٥٧٠؛ ابن ماجه: ٢٢٥٦]

حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے، ہم کو جمع کھجور ملا کرتی تھی، جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں، اور اس میں سب کھجوریں ملی رہتی تھیں تو ہم دو صاع اس کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہیے اسی طرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور ایک درہم دو درہم کے بدلے نہ بیچنا چاہیے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٠٨٦) عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهٖ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيْدٍ فَقُلْتُ: إِنِّيْ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: أَيَدًا بِيَدٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِهٖ قَالَ أَوْ قَالَ ذٰلِكَ؟ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيْكُمُوْهُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ جَآءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهٗ فَقَالَ: ((كَأَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا)) قَالَ: كَانَ فِيْ تَمْرِ

ابونضرہ سے روایت ہے، میں نے ابن عباس ؓ سے پوچھا صرف کو یعنی سونے چاندی کی بیع کو چاندی سونے کے بدلے انہوں نے کہا: نقدا نقد میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا نقدا نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ میں نے ابوسعید ؓ سے کہا: میں نے ابن عباس ؓ سے پوچھا تھا صرف کو انہوں نے کہا: نقدا نقد میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: نقدا نقد میں کچھ قباحت نہیں، ابوسعید ؓ نے کہا: کیا ابن عباس ؓ نے ایسا کہا۔ ہم ان کو لکھیں گے وہ تم کو ایسا فتویٰ نہیں دیں گے اور کہا اللہ کی قسم! بعض جوان آدمی رسول اللہ ﷺ کے لیے کھجور لے کر آئے آپ ﷺ نے اس کو نیا سمجھا۔ اور فرمایا: ''یہ تو ہمارے ملک کی نہیں ہے۔'' انہوں نے کہا: اس سال

www.KitaboSunnat.com

اَرْضِنَا ـ اَوْ فِيْ تَمْرِنَا ـ الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَاَخَذْتُ هٰذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ: ((اَضْعَفْتَ اَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هٰذَا اِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِيْ تُرِيْدُ مِنَ التَّمْرِ)).

میں ہمارے ملک کی کھجور میں کچھ نقصان تھا تو میں نے یہ کھجور لی اور اس کے بدلے میں زیادہ کھجوریں دیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے زیادہ دیا تو سود دیا۔ اب اس کے پاس نہ جانا۔ جب تم کو اپنی کھجور میں نقصان معلوم ہو تو اس کو بیچ ڈالو پھر جو کھجور پسند کرو وہ خرید کرلو۔''

(٤٠٨٧) عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم عَنِ الصَّرْفِ؟ فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَاْسًا فَاِنِّيْ لَقَاعِدٌ عِنْدَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: مَازَادَ فَهُوَ رِبًا فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَآءَهٗ صَاحِبُ نَخْلِهٖ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَنّٰى لَكَ هٰذَا؟)) قَالَ: انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهٖ هٰذَا الصَّاعَ فَاِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِي السُّوْقِ كَذَا وَسِعْرَ هٰذَا كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلَكَ اَرْبَيْتَ اِذَا اَرَدْتَ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ اَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ)) قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ اَحَقُّ اَنْ يَّكُوْنَ رِبًا اَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ؟ قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِيْ وَلَمْ اٰتِ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَحَدَّثَنِيْ اَبُو الصَّهْبَاءِ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ فَكَرِهَهٗ.

ابونضرہ سے روایت ہے، میں نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے پوچھا صرف کو۔ انہوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقد ہو) پھر میں بیٹھا تھا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان سے میں نے پوچھا صرف کو۔ انہوں نے کہا: جو زیادہ ہو وہ ربا ہے میں نے اس کا انکار کیا بوجہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہنے کے۔ انہوں نے کہا: میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر جو سنا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی کھجور اسی قسم کی تھی تب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کھجور کہاں سے لایا۔'' وہ بولا: میں دو صاع کھجور لے کر گیا اور ان کے بدلے ایک صاع اس کا خریدا۔ کیونکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے۔ اور اس کا نرخ ایسا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''خرابی ہو تیری سود دیا تو نے، جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال پھر اس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید لے۔'' ابوسعید نے کہا: تو کھجور جب بدلے کھجور کے دی جائے اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا۔ (اگرچہ نقدا نقد ہو) ابونضرہ نے کہا: پھر میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس کے بعد تو انہوں نے بھی منع کیا اس سے (شاید ان کو ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس میں نہیں گیا لیکن مجھ سے ابوالصہباء نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کو مکہ میں تو مکروہ کہا انہوں نے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ مذہب تھا کہ جب نقدا نقد ہو تو کمی اور بیشی سے ربا نہیں ہوتا اگرچہ ایک ہی جنس ہو اور جائز رکھتے تھے ایک درہم کی بیع کو دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کو دو صاع کھجور کے بدلے اور اسی طرح گیہوں اور تمام ربوی اجناس میں وہ کم وبیش بیچنا جائز رکھتے تھے بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو ادھار ہو تو ربا ہو جائے گا پھر ان دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس میں کم وبیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہوگئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٠٨٨) عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ؓ يَقُوْلُ: الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَّنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ يَقُوْلُ: غَيْرَ هٰذَا فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ فَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ أَجِدْهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ)). [بخاري: ٢١٧٨، ٢١٧٩؛ نسائي: ٤٥٩٤، ٤٥٩٥؛ ابن ماجه: ٢٢٥٧]

ابوصالح سے روایت ہے، میں نے ابوسعید الخدری ؓ سے سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درہم بدلے درہم کے برابر برابر بیچنا چاہیے جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہے میں نے کہا: ابن عباس ؓ تو اور کچھ کہتے ہیں انہوں نے کہا: میں ابن عباس ؓ سے ملا اور میں نے کہا: تم جو یہ کہتے ہو تو کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یا قرآن میں پایا ہے؟ انہوں نے کہا: نہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا نہ قرآن مجید میں پایا بلکہ مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید ؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ربا ادھار میں ہے۔'' (تو اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر نقد کی بیشی کے ساتھ بھی ہو تو ربا نہیں ہے۔)

○ ○ ○ ○

(٤٠٨٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ)). [راجع: ٤٠٨٠]

ابن عباس ؓ سے روایت ہے، مجھ سے اسامہ بن زید ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سود ادھار میں ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا رِبًا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). [راجع: ٤٠٨٠]

عبداللہ بن عباس ؓ نے اسامہ بن زید ؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ربا نہیں ہے نقدا نقد میں۔''

○ ○ ○ ○

(٤٠٩١) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ؓ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ [أَ] شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَمْ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ كَلَّا لَا أَقُوْلُ أَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ [مِنِّيْ] وَأَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ)). [راجع: ٤٠٨٨]

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، ابوسعید خدری ؓ ابن عباس ؓ سے ملے اور ان سے پوچھا: تم جو بیع صرف کے باب میں کہتے ہو، تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، یا اللہ تعالیٰ کے کلام مجید میں پایا ہے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: ہرگز نہیں میں تم سے نہ کہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو میں نہیں جانتا (یہ عاجزی کے طور پر کہا) لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید ؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سود ادھار میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: بعض علما نے کہا ہے کہ اسامہ ؓ کی یہ روایت منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وہ متروک العمل ہے اور بعض نے اس کی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے ان اموال پر جو ربوی نہیں ہیں جیسے بیع دین کے ساتھ دین کی میعاد پر اس طرح پر کہ ایک کپڑا معلوم الصفت قرض ہو پھر اس کو بیچے ایک بردے معلوم الصفت کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ محمول ہے اجناس مختلف پر کیونکہ ان میں کمی بیشی ربا نہیں ہے بلکہ ادھار ربا ہے یا وہ مجمل ہے اور ابوسعید اور عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مبین ہے اور عمل واجب ہے مبین پر۔ انتھی مختصراً

بَابُ لَعْنِ اٰكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهٖ.

باب: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت۔

(٤٠٩٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهٗ قَالَ قُلْتُ: وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ؟ قَالَ: اِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر۔ راوی نے کہا: میں نے پوچھا: سود کا حساب لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر تو انہوں نے کہا: ہم اتنی ہی حدیث بیان کریں گے جتنی ہم نے سنی ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٠٩٣) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں۔

فائدہ: گناہ میں معاذ اللہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر مدد کرنا بھی حرام ہے اب جو مولوی اور منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلاتے ہیں یا جو اہلکار اور منشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی ملعون اور مردود ہیں اس سے ان کو توبہ کرنی چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنی چاہیے۔

بَابُ اَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ.

باب: حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو چھوڑنے کا بیان۔

(٤٠٩٤) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَاَهْوَى النُّعْمَانُ بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ: ((اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)).

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں یعنی ان میں شبہ ہے ان کو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنا یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اس کے جانور رمنا کو بھی چر جائیں گے۔ خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک رمنا ہوتا ہے خبردار رہو اللہ تعالیٰ کا رمنا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔“

[بخاری: ٥٢، ٢٠٥١؛ ابوداود: ٣٣٢٩، ٣٣٣٠؛

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترمذی: ١٢٠٥؛ نسائی: ٤٤٦٥، ٥٧٢٦؛ ابن ماجه: ٣٩٨٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علمانے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اس میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ ان حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جن پر اسلام کا مدار ہے ایک جماعت نے کہا: یہ حدیث تہائی ہے اسلام کی اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) اور ((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيهِ)) اور ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے تین یہی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)) اور بعض نے کہا یہ حدیث ((اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ مَا فِي اَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ)) علمائے کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں کھانے پینے اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کردی اور یہ بھی فرمایا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے اور شبہوں میں پڑنے سے ڈرادیا اور اس کی مثال دی رمنا سے پھر بیان فرمایا اس چیز کو جو انسان کے بدن میں سب چیزوں سے بڑی ہے وہ کیا ہے؟ دل، اس کی روشنی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اس کے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مقرر حلال کھلا ہے''، اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تین قسم کے کام اور چیزیں ہیں ایک تو وہ جو صاف اور کھلم کھلا حلال ہیں جیسے روٹی، میوہ، زیتون کا تیل، شہد، دودھ حلال جانور کا، انڈا حلال جانور کا اور اس کے سوا حلال کھانے اسی طرح بات کرنا دیکھنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب حلال ہیں اور ان کی حلت میں کوئی شک نہیں ہے۔ دوسری وہ جو صاف صاف اور کھلم کھلا حرام ہیں شراب اور سور، مردار، پیشاب، بہتا ہوا خون، اسی طرح زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور مانند ان کے جو کام ہیں۔ تیسرے وہ جو کھلم کھلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں اسی واسطے بہت لوگوں کو ان کا علم نہیں جیسے عوام کو لیکن علما اس کی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہیں پھر جب کوئی شئے ایسی ہو اور اس میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اس کے لیے اجتہاد کرتے ہیں پھر اس کو حلال سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے پھر اگر حلال سے ملایا تو وہ شئے حلال ہوگی اور کبھی حلت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جس میں احتمال رہتا ہے تو تقویٰ یہ ہے کہ اس شئے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شبہ کی چیزوں یا کاموں کو ترک کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ کھلے تو وہ حلال ہوگی یا حرام یا اس میں توقف ہوگا اس باب میں تین مذاہب ہیں جن کو قاضی رحمہ اللہ نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہی حکم ہوگا جو وراشیا میں ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور ان میں چار مذہب ہیں صحیح یہ ہے کہ نہ اس کو حلال کہیں گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے۔ چوتھا توقف۔ انتہیٰ ما قال النووی رحمہ اللہ۔

(٤٠٩٥) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٠٩٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٩٦) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ. [راجع: ٤٠٩٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن زکریا کی حدیث ان سب سے زیادہ مکمل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٠٩٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ:

نعمان بن بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے اور وہ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو حمص (ایک شہر کا نام ہے شام میں) اور کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ ((يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ)) تک۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ)). [راجع: ٤٠٨٦]

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ.

باب: اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا۔

(٤٠٩٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ قَدْ اَعْيَا فَاَرَادَ اَنْ يُّسَيِّبَهُ قَالَ: فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَا لِيْ وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَّمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ: ((بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ)) قُلْتُ لَا: ثُمَّ قَالَ: ((بِعْنِيْهِ)) فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَ نِيْ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَقَالَ: ((اَتُرَانِيْ مَاكَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ؟ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ)).

[بخاري: ٢٣٨٥، ٢٧١٨، ٢٩٦٧؛ ابوداود: ٢٧٧٦؛ ترمذی: ١٢٧٢؛ نسائی: ٤٦٥١، ٤٦٥٢]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ جا رہے تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا۔ انہوں نے چاہا اس کو آزاد کر دینا (یعنی چھوڑ دینا جنگل میں) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے آن کر ملے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا پھر وہ ایسا چلا کہ وہ ایسا کبھی نہیں چلا تھا (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک اوقیہ پر۔'' (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ دیا۔ اور ایک روایت میں دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم ہیں۔ اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت میں چار دینار اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درہم اور ایک روایت میں بیس دینار اور ایک روایت میں چار اوقیہ نقل کیے ہیں) میں نے کہا: نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔'' میں نے ایک اوقیہ پر آپ ﷺ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور شرط کی اس پر سواری کی اپنے گھر تک۔ جب میں اپنے گھر پہنچا تو اونٹ آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا آپ ﷺ نے اس کی قیمت میرے حوالے کی، میں لوٹا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ کو بلا بھیجا اور فرمایا: ''کیا میں تجھ سے قیمت کم کراتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لے جا اور روپیہ بھی تیرا ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ ادنیٰ نمونہ ہے آپ ﷺ کی سخاوت اور احسان کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: کہ امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک یہ شرط جائز ہے جب مسافت سواری کی قلیل ہو۔ اور شافعی رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور باقی علما کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضور ﷺ کو خریدنا منظور نہ تھا صرف جابر رضی اللہ عنہ پر احسان کرنا منظور تھا۔

(٤٠٩٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. [راجع: ٤٠٩٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٠٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَاحَقَ بِيْ وَتَحْتِيْ نَاضِحٌ لِّيْ قَدْ اَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ قَالَ: فَقَالَ لِيْ: ((مَا لِبَعِيْرِكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: عَلِيْلٌ قَالَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو آپ ﷺ مجھ سے ملے (راہ میں) اور میری سواری میں ایک اونٹ تھا پانی کا، وہ تھک گیا تھا اور بالکل چل نہ سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کیا: وہ بیمار ہے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَالَهُ فَمَازَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ [قَالَ] فَقَالَ لِيْ: ((كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ؟)) قَالَ قُلْتُ: بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ: ((اَفَتَبِيْعُنِيْهِ؟)) فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَبِعْتُهُ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَاْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَاَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ فِيْهِ قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَاْذَنْتُهُ ((مَا تَزَوَّجْتَ؟ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟)) فَقُلْتُ لَهُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ: ((اَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟)) فَقُلْتُ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تُوُفِّيَ وَالِدِيْ اَوِاسْتُشْهِدَ وَلِيْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ اِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ ـ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. [راجع: ٤٠٩٨]

یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟'' میں نے کہا: اچھا ہے، آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ہاتھ بیچتا ہے۔'' مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے نہ تھا۔ آخر میں نے کہا: بیچتا ہوں۔ پھر میں نے اس اونٹ کو آپ ﷺ کے ہاتھ بیچ ڈالا اس شرط سے کہ میں اس پر سواری کروں گا مدینے تک۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں نوشہ ہوں (یعنی ابھی میرا نکاح ہوا ہے) مجھے اجازت دیجئے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی) آپ ﷺ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آ پہنچا۔ وہاں میرے ماموں ملے۔ اونٹ کا حال پوچھا میں نے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے مجھ کو ملامت کی (کہ ایک ہی اونٹ تھا تیرے پاس اور گھر والے بہت ہیں اس کو بھی تو نے بیچ ڈالا۔ اور اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ کریم کو جابر رضی اللہ عنہ کا فائدہ منظور ہے) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے؟'' میں نے کہا: نکاحی سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری سے کیوں نہ کی؟ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا۔'' میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میرا باپ مر گیا یا شہید ہو گیا میری کئی بہنیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے اور ایک لڑکی لاؤں، ان کے برابر جو نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کو دبائے۔ اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ ان کو دابے اور تمیز سکھائے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، میں اونٹ صبح ہی لے گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پھیر دیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤١٠١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَلَّ جَمَلِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيْهِ ثُمَّ قَالَ: قَالَ لِيْ: ((بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا)) قَالَ قُلْتُ: لَا بَلْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم لوگ مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ہاتھ اپنا اونٹ بیچ ڈال۔'' میں نے کہا: وہ آپ ﷺ ہی کا ہے یا

www.KitaboSunnat.com

هُوَ لَكَ قَالَ: ((لَا بَلْ بِعْنِيهِ)) قَالَ قُلْتُ: لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا بَلْ بِعْنِيهِ)) قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أُوْقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ: ((قَدْ اَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)) قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ: ((اَعْطِهِ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزِدْهُ)) قَالَ: فَاَعْطَانِيْ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزَادَنِيْ قِيْرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَ فِيْ كِيْسٍ لِّيْ فَاَخَذَهُ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ. [بخاري: ٢٧١٨؛ نسائي: ٤٦٥٣]

رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بیچ ڈال۔“ میرے ہاتھ۔“ میں نے کہا: نہیں وہ آپ ﷺ کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ۔“ میں نے کہا: تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے۔ آپ ﷺ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے لیا پھر تو پہنچ جائے گا اسی اونٹ پر مدینہ تک۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے بلال سے فرمایا: اس کو ایک اوقیہ سونے کا دے دے اور کچھ زیادہ دے۔“ تو بلال رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا: یہ جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تبرک کے) تو ایک تھیلی میں وہ میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحرہ کو چھین لیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یوم الحرہ وہ دن ہے جب ملک شام کے رہنے والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور تاراج کیا تھا۔ یہ واقعہ ٦٣ ہجری میں ہوا۔

(٤١٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَنَخَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((ارْكَبْ بِسْمِ اللّٰهِ)) وَزَادَ اَيْضًا قَالَ: فَمَا زَالَ يَزِيْدُنِيْ وَيَقُوْلُ: ((وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ)). [راجع: ٣٦٤٢]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اس میں پھر ٹھونسا دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے، پھر مجھ سے کہا: ”سوار ہو جا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر۔“ اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھ کو زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے: ”اللہ بخش دے تجھ کو۔“

○ ○ ○ ○

(٤١٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا اَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ اَعْيَا بَعِيْرِيْ. قَالَ: فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَحْبِسُ خِطَامَهُ لِاَسْمَعَ حَدِيْثَهُ فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((بِعْنِيْهِ)) فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ اَوَاقٍ قَالَ: قُلْتُ: عَلٰى اَنَّ لِيْ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: ((وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ)) قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِهِ فَزَادَنِيْ اُوْقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَ لِيْ ﷺ. [بخاري: ٢٧١٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے ٹھونسا دیا وہ کودنے لگا۔ اس کے بعد میں اس کی نکیل کھینچتا کہ آپ ﷺ کی بات سنوں۔ لیکن اس کو تھام نہ سکتا (ایسا تیز چلنے لگا) آخر رسول اللہ ﷺ مجھ سے آ کر ملے اور فرمایا: ”اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔“ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ بیچ ڈالا پانچ اوقیہ پر اور میں نے یہ شرط کر لی کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ تک تو سوار رہ۔“ جب میں مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے ایک اوقیہ اور زیادہ دیا، اور اونٹ بھی مجھ کو بخش دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(٤١٠٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ اَظُنُّهٗ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ: ((يَا جَابِرُ! اَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ)).

[بخاري: ٢٤٧٠، ٢٨٦١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سفر کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، راوی نے کہا: جابر نے شاید جہاد کا سفر کیا پھر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! تو نے قیمت پائی۔'' جابر نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیمت لے اور اونٹ بھی لے، قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٠٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اِشْتَرٰى مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعِيْرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْدِرْهَمَيْنِ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ فَاَرْجَحَ لِيْ. [راجع: ١٦٥٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ مجھ سے خریدا دو اوقیہ اور ایک درہم کو یا دو درہم کو۔ پھر جب آپ ﷺ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا: وہ ایک کنواں ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کی راہ پر اور بعض نے اس کو ضرار ضا معجمہ سے پڑھا ہے اور وہ خطا ہے) میں پہنچے تو حکم دیا ایک گائے کاٹنے کا وہ کاٹی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ میں آئے تو حکم کیا مجھ کو مسجد میں جانے کا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اونٹ کی قیمت مجھ کو تول کر دی اور زیادہ دی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے کا ذبح کرنا اولیٰ ہے نحر سے اور نحر بھی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آئے اس کو پہلے مسجد میں جانا اور دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی نفل کی دو ہی رکعتیں پڑھنی چاہیے جیسے رات کو اور ہمارا اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوۃ میں گزر چکا۔ اور اس حدیث سے بہت سے فائدے معلوم ہوئے۔ ایک تو بڑا معجزہ رسول اللہ ﷺ کا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ کو دم بھر میں چاق اور چست کر دیا۔ دوسرے سوال کرنا بیع کا شے کے مالک سے۔ تیسری چکانے کا جواز۔ چوتھے اپنے ماتحت لوگوں کا حال پوچھنا اور ان کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا۔ پانچویں باکرہ سے نکاح مستحب ہونا۔ چھٹے بی بی سے کھیلنے کا استحباب۔ ساتویں جابر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کہ انہوں نے اپنا حظ نفس چھوڑا اور بہنوں کی تعلیم کو مقدم رکھا۔ آٹھویں سفر سے آتے وقت مسجد میں جانے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا استحباب۔ نویں نیک راہ بتانے کا استحباب۔ دسویں معاملہ میں زیادہ دینے کا ثواب۔ گیارہویں ثمن کے وزن کی اجرت بائع پر ہونا۔ بارہویں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز۔ تیرھویں لشکر کے بعض لوگوں کو اجازت لے کر لوٹنے کا جواز۔ چودھویں وکالت کا جواز ادائے حقوق میں۔

انتهى ماقال النووى رحمہ اللہ۔

(٤١٠٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِثَمَنٍ قَدْسَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاُوْقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا. [راجع: ١٦٥٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، یہی قصہ جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ مجھ سے خریدا اس قیمت پر جو آپ ﷺ نے مقرر کی۔ اور نہ اوقیوں کا ذکر کیا نہ ایک درہم نہ دو درہموں کا اور کہا کہ آپ ﷺ نے حکم کیا ایک گائے کے نحر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا۔

(٤١٠٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِينَةِ)). [بخاری: ۲۳۰۹، ۲۷۱۸]

تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اس پر چڑھ کر جا مدینہ تک۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِمَّا عَلَيْهِ.

باب: جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر دینا مستحب ہے۔

(٤١٠٨) عَنْ اَبِي رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ ؓ اَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ اِلَيْهِ اَبُو رَافِعٍ فَقَالَ: لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ: ((اَعْطِهِ اِيَّاهُ اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). [ابوداود: ۳۳٤٦؛ ترمذی: ۱۳۱۸؛ نسائی: ٤٦٣١؛ ابن ماجه: ۲۲۸۵]

ابو رافع ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے اونٹ کا بچھڑا قرض لیا (یعنی چھ برس سے کم کا) پھر آپ ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے۔ آپ ﷺ نے ابو رافع ؓ کو حکم کیا اس کا اونٹ ادا کرنے کا۔ ابو رافع ؓ آپ ﷺ کے پاس آئے لوٹ کر، اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (ویسا کوئی بچھڑا) نہیں، اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہی اس کو دیدے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں۔"

(٤١٠٩) عَنْ اَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَاِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٤١٠٨]

ابو رافع ؓ سے روایت ہے، جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کا جوان بچھڑا قرض لیا پھر بیان کیا اسی طرح اس میں یہ ہے' کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔"

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: جانور کے قرض لینے میں تین مذہب ہیں ایک تو شافعی ؒ اور جمہور علما کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر لونڈی، اس شخص کو قرض لینا درست نہیں جو اس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اس کا محرم یا عورت خنثیٰ تو درست ہے اور دوسرا مذہب مزنی اور ابن جریر اور داؤد ؒ کا کہ لونڈی کا قرض لینا بھی درست ہے اسی طرح تمام حیوانات کا۔ تیسرا مذہب ابوحنیفہ ؒ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابوحنیفہ ؒ کے مذہب کو اور ان کا دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ بغیر دلیل کے قبول نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ بلاشرط ہے اور منع وہ ہے جس میں شرط کی جائے۔ انتہٰی مختصراً

(٤١١٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)) فَقَالَ لَهُمْ: ((اشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ)) فَقَالُوْا: اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ قَالَ: ((فَاشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ پر قرض آتا تھا۔ اس نے آپ ﷺ کو سخت کہا۔ صحابہ ؓ نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مقرر جس کا حق ہے اس کو کہنا زیبا ہے۔" (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے) پھر آپ ﷺ نے صحابہ ؓ سے فرمایا: "ایک اونٹ خرید کر اس کو دو۔" انہوں نے کہا: ہم کو تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہی خرید کر اس کو دو۔ کیونکہ بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۹۰، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲٦۰٦، ۲٦۰۹، ۲٤۰۱؛ ترمذي: ۱۳۱۷؛ نسائي: ٤٦۳۲، ٤۷۰۷؛ ابن ماجه: ۲٤۲۳]

○ ○ ○ ○

(٤١١١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا فَاَعْطَاهُ سِنًّا فَوْقَهُ وَقَالَ: ((خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٤١١٠]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا پھر اس سے بڑھ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا: ''بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔''

(٤١١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ يَتَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعِيْرًا فَقَالَ: ((اَعْطُوْهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ)) وَقَالَ: ((خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٤١١٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے بہتر اونٹ اس کو دے دو۔'' اور فرمایا: ''اچھا تم میں وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔''

بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جِنْسِهٖ مُتَفَاضِلًا.

باب: جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہے۔

(٤١١٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((بِعْنِيْهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ ((اَعَبْدٌ هُوَ؟)).

[ابوداود: ۳۳۵۸؛ ترمذي: ۱۲۳۹، ۱۵۹٦؛ نسائي: ٤١٩٥، ٤٦۳۵]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک غلام آیا اور اس نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے ہجرت پر۔ آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے۔ پھر اس کا مالک آیا اس کے لینے کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو بیچ ڈال میرے ہاتھ۔'' آپ ﷺ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خریدا۔ اس کے بعد کسی سے آپ ﷺ بیعت نہ لیتے: ''جب تک یہ پوچھ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے) وہ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس کا مالک بھی مسلمان ہوگا۔ اسی لیے اس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ غلام بھی مسلمان ہوں گے اور نہیں جائز ہے مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتھ اور احتمال ہے کہ اس کا مالک کافر ہو اور یہ دونوں کالے غلام بھی کافر ہوں اور اس سے حضور ﷺ کا کمال خلق ثابت ہوتا ہے آپ ﷺ نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپ ﷺ کی صحبت چاہی ناامید پھیرا جائے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک غلام کی بیع دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم و بیش اور اس پر اجماع ہے علما کا جب دست بدست بیع ہو۔ اور یہی حکم ہے تمام جانوروں کا اور جو ادھار بیچے تو وہ بھی جائز ہے شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما کے نزدیک اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهٖ فِی الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ.

باب: گروی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے۔

(٤١١٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اشْتَرٰى رَسُوْلُ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا. [بخاری: ۲۰۶۸، ۲۰۹۶، ۲۲۰۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۳۸۶، ۲۵۰۹، ۲۵۱۳، ۲۹۱۶، ۴۴۶۷؛ نسائی: ۴۶۲۳، ۴۶۶۴؛ ابن ماجه: ۲۴۳۶]

یہودی سے اناج خریدا ادھار۔ پھر آپ ﷺ نے زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

○ ○ ○ ○

(۴۱۱۵) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ. [راجع: ۴۱۱۴]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی کردی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے نکلتا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جو مال ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے ملک میں ہو گا۔ اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی کمی تھی اور فقر سے رغبت تھی۔ اور یہ بھی نکلا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح آلات حرب کا رہن کرنا ذمی کافروں کے پاس اور رہن حضر میں جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا مگر مجاہد رحمہ اللہ اور داؤد رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں درست ہے بدلیل اس آیت کے ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ اخیر تک اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس اس وقت ان کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا اور بعض نے کہا: اس وجہ سے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی رہن قبول نہ کرتے اور آپ ﷺ سے دام نہ لیتے۔ اس لیے آپ ﷺ نے یہودی سے معاملہ کیا اور اجماع کیا مسلمانوں نے اہل ذمہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمانوں کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا۔ نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا۔

(۴۱۱۶) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ. [راجع: ۴۱۱۴]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے اناج لیا اور اس کے پاس زرہ گروی رکھوائی۔

(۴۱۱۷) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيْدٍ. [راجع: ۴۱۱۴]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ''حدید'' کا لفظ نہیں ہے۔

بَابُ السَّلَمِ.

باب: بیع سلم کا بیان۔

فائدہ: سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر۔

(۴۱۱۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ: ((مَنْ سَلَّفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ)). [بخاری: ۲۲۳۹، ۲۲۴۱، ۲۲۵۳،

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ کو تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میووں میں ایک سال دو سال کے لیے، تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی سلف کرے کھجور میں تو سلف کرے مقرر ماپ میں یا مقرر تول میں مقررہ میعاد تک۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو داود: ٣٤٦٣؛ ترمذی: ١٣١١؛ نسائی: ٤٦٣٠؛ ابن ماجه: ٢٢٨٠]

فائدہ: یعنی سلم جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کی جائے اس کی مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا شمار سے ماپ تول میووں اور اناج وغیرہ میں گز کپڑے میں اور شمار جانوروں میں اسی طرح اگر میعاد ٹھہرے تو وہ بھی معلوم ہو۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ میعاد کا ہونا سلم میں ضروری ہے۔ بلکہ بلا میعاد بھی سلم درست ہے۔ شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور امام مالک رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک میعاد کا ہونا ضروری ہے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٤١١٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ اِلَّا فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ)). [راجع: ٤١١٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ میں کرے معین تول میں۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٢٠) عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((اِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ)). [راجع: ٤١١٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اس میں ''آجَلٍ مَعْلُوْمٍ'' کے الفاظ نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤١٢١) عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ ((اِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ)). [راجع: ٤١١٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْاِحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ

باب: احتکار انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے۔

فائدہ: احتکار کے معنی غلہ یا گھاس دانہ وغیرہ خریدنا پھر اس کو رکھ چھوڑنا مہنگائی میں بیچنے کے لیے یہ حرام ہے انہی چیزوں میں جو آدمی یا جانور کی خوراک میں بشرطیکہ گرانی کے زمانے میں خرید کیا جائے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گھر والوں کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح ان چیزوں میں جو خوراک نہیں ہیں۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٤١٢٢) عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ)) فَقِيلَ لِسَعِيدٍ: فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ؟ قَالَ سَعِيدٌ: إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ. [ابو داود: ٣٤٤٧؛ ترمذی: ١٢٦٧]

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب رحمہ اللہ روایت کرتے تھے کہ معمر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار ہے۔'' لوگوں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے کہا: تم خود احتکار کرتے ہو۔ انہوں نے کہا: جنہوں نے یہ حدیث روایت کی وہ بھی احتکار کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابن عبد البر رحمہ اللہ نے کہا: یہ دونوں شخص تیل کا احتکار کرتے تھے اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے۔ مثلاً جس وقت گرانی یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامہ خلائق کو تکلیف نہ ہو۔ اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگوں کو اس کی احتیاج ہو۔ مثلاً: سوا اس کے اور کہیں غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبراً بکوادے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤١٢٣) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِيءٌ)).

[راجع: ٤١٢٢]

معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احتکار نہ کرے گا مگر گنہگار۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٢٤) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى.

[راجع: ٤١١٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ.

باب: بیع میں قسم کھانے کی ممانعت۔

(٤١٢٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ)). [بخاري: ٢٠٨٧؛ ابوداود: ٣٣٣٥؛ نسائي: ٤٤٧٣]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قسم چلانے والی ہے اسباب کی مٹانے والی ہے نفع کی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع مٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے۔

(٤١٢٦) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ ؓ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)).

[نسائي: ٤٤٧٢؛ ابن ماجه: ٢٢٠٩]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر مٹا دیتی ہے۔'' (برکت کو)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الشُّفْعَةِ.

باب: شفعہ کا بیان۔

(٤١٢٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَاِنْ رَضِيَ اَخَذَ وَاِنْ كَرِهَ تَرَكَ)).

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اس کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ دے۔ پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہے جب تک جائیداد کی تقسیم نہ ہو جائے اور شفعہ خاص ہے جائیداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جانور یا کپڑے اور مال یا متاع میں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہے اور یہی روایت ہے عطاء رحمہ اللہ سے اور ہر ایک شے میں یہاں تک کہ کپڑے میں بھی اور یہ ابن منذر رحمہ اللہ نے عطاء سے نقل کیا ہے اور جائیداد قسمت شدہ میں شفعہ جوار سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہے کہ جوار سے شفعہ نہیں اور ابن منذر رحمہ اللہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور یحییٰ انصاری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور مالک اور اوزاعی اور مغیرہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور رحمہم اللہ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک جوار سے شفعہ ثابت ہوتا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل کی ہے کہ شفعہ اسی عقار میں ہے جو قابل قسمت ہو تو حمام صغیر یا چکی میں شفعہ نہیں ہے اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت میں بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا لفظ عام ہے شامل ہے مسلمان اور کافر اور ذمی کو مسلمان پر دعویٰ شفعہ کا ہو سکتا ہے جیسے مسلمانوں کو ذمی پر یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور علمائے کا اور شعبی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہری کو۔ یہی قول ہے شافعی اور ثوری اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور جمہور علمائے کا۔ اور شعبی نے کہا: جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ نہیں ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک اطلاع نہ دے۔“ تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے۔ اور بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دے دی تو پھر شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا اور حکم اور ثوری اور ابوعبید اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک پھر دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق۔ واللہ اعلم (نووی)

(٤١٢٨) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَإِنْ شَآءَ أَخَذَ وَإِنْ شَآءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ. [ابوداود: ٣٥١٣؛ نسائي: ٤٦٦٠، ٤٧١٥]

جابر ؓ سے روایت ہے، حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال میں جو بٹا نہ ہو، زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیئے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے، پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے۔ (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

(٤١٢٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ فِيْ أَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى شَرِيْكِهٖ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبٰى فَشَرِيْكُهٗ أَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ)). [راجع: ٤١٢٨]

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”شفعہ ہر ایک مشترکہ مال میں ہے زمین اور گھر اور باغ میں۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے پھر وہ لے یا چھوڑ دے اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ تر حقدار ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو۔“ (اور وہ چھوڑ نہ دے)۔

بَابُ غَرْزِ الْخَشَبَةِ فِيْ جِدَارِ الْجَارِ.

باب: ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔

(٤١٣٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهٗ أَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ)) قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ؓ: مَالِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ؟ وَاللّٰهِ! لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. [بخاري: ٢٤٦٣؛ ابوداود: ٣٦٣٤؛ ترمذي: ١٣٥٣]

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔“ (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر ہمسایہ ادھر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے) ابوہریرہ ؓ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی! میں اس کو بیان کروں گا تم لوگوں میں۔

فائدہ: اصل ترجمہ یہ ہے کہ ڈالوں گا اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں میں یا تمہارے اطراف میں اگر اکنافکم۔ نون سے پڑھیں۔ اب اختلاف کیا ہے علمانے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے۔ اصح ہے کہ استحبابًا ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا اور احمد اور ابوثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۴۱۳۱) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
[راجع: ۴۱۳۰]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا.
باب: ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے۔

(۴۱۳۲) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)).

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ﴾ اور مماثلت کی تاویل ہیئت یا شکل سے خلاف ہے ظاہر کے۔ اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا، یہ بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقہ ہوں۔ کیونکہ ایک بالشت بھر کے بھی سات طبقہ ہوں گے جو تابع ہوں گے اس کے اور طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن کے طوق کی طرح پہنائی جائے گی۔ اور اس کی گردن لمبی کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

(۴۱۳۳) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ؓ أَنَّ أَرْوٰى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ. فَقَالَ: دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) اَللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ: فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ سے (جو بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے) اروی بنت اویس لڑی گھر کی زمین میں، انہوں نے کہا: جانے دو اور دے دو اس کو جو دعویٰ کرتی ہے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص بالشت برابر زمین ناحق لے لے اللہ اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنا دے گا قیامت کے روز۔'' یا اللہ! اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی بینائی کھو دے اور گھر ہی میں اس کی قبر بنا دے۔ راوی نے کہا: پھر میں نے اروی کو دیکھا اندھی ہو گئی تھی دیواروں کو ٹٹولتی تھی اور کہتی تھی: سعید کی بددعا مجھے لگی ہے ایک روز وہ جا رہی تھی اپنے گھر میں کنوئیں میں گر پڑی وہی اس کی قبر ہو گئی (معاذ اللہ! ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے)۔

(۴۱۳۴) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ؒ أَنَّ أَرْوٰى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ

ہشام بن عروہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اروی بنت اویس نے دعویٰ کیا سعید بن زید ؓ پر کہ انہوں نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا ان سے مروان بن حکم کے پاس (جو حاکم تھا مدینہ کا) سعید ؓ نے کہا: بھلا میں اس کی زمین لوں گا اور میں سن چکا ہوں رسول اللہ ﷺ سے، مروان نے پوچھا: تم کیا سن چکے ہو رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ)) فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا اَسْئَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ! اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. [بخاری: ۳۱۹۸]

اللہ ﷺ سے، انہوں نے کہا: میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے اڑا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنا دے گا۔'' مروان نے کہا: اب میں تم سے گواہ نہیں مانگنے کا، اس کے بعد سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو مار۔ راوی نے کہا: پھر اروی نہیں مری یہاں تک اندھی ہو گئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جا رہی تھی گڑھے میں گری اور مر گئی۔

○ ○ ○ ○

(٤١٣٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ)). [راجع: ٤١٣٤]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص ایک بالشت بھر زمین لے لے ظلم سے اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنا دے گا سات زمینوں میں سے قیامت کے دن۔

(٤١٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص بالشت بھر زمین ناحق نہ لے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنا دے گا سات زمینوں تک قیامت کے دن۔''

(٤١٣٧) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُوْمَةٌ فِيْ اَرْضٍ وَاَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا اَبَا سَلَمَةَ! اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ)). [بخاری: ٢٤٥٣، ٣١٩٥]

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے، ابوسلمہ نے ان سے بیان کیا ان کے اور ان کی قوم کے بیچ میں جھگڑا تھا ایک زمین میں۔ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا۔ انہوں نے کہا: اے ابوسلمہ! بچا رہ زمین سے (یعنی ناحق کسی کی زمین لینے سے) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ظلم کرے بالشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین کا طوق پہنا دے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٣٨) عَنْ يَحْيٰى اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ٤١٣٧]

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قَدْرِ الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ.

باب: جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے۔

(٤١٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)). ''جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑان سات ہاتھ رکھ لو''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ اس قدر کافی ہے آدمی اور جانور کے گزرنے کے لیے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اختلاف کی صورت میں ہے لیکن اگر زمین والے باہمی متفق ہوں تو جس طرح چاہیں راستہ نکالیں ان پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفَرَائِضِ
فرائض یعنی ورثہ کا بیان

بَابُ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.

باب: مسلمان کافر کا اور اسی طرح کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(٤١٤٠) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)) . [بخاري: ٦٧٦٤، ٤٢٨٣؛ ابوداود: ٢٩٠٩؛ ترمذي: ٢١٠٨؛ ابن ماجه: ٢٧٢٩]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں وارث ہوگا کافر مسلمان کا نہ مسلمان کافر کا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر کا وارث نہ ہوگا جمہور علما کے نزدیک۔ اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی مذہب ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا اور صحیح جمہور کا قول ہے اور مرتد بھی مسلمان کا وارث نہ ہوگا اسی طرح مسلمان مرتد کا۔ امام شافعی اور مالک اور ربیعہ اور ابن ابی لیلیٰ رحمہم اللہ کے نزدیک بلکہ اس کا مال مسلمانوں کی لوٹ میں شریک کیا جائے گا اور امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ اور اوزاعی اور اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جماعت سلف سے لیکن ثوری رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جو مال اس نے ارتداد کی حالت میں کمایا وہ مسلمان کا ہوگا اور دوسرے علما کے نزدیک سب اس کے وارث کا ہوگا جو مسلمان ہیں لیکن کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور مجوسی یہودی یا نصرانی کا اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک نہ ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا نہ ذمی حربی کا اسی طرح اگر دو حربی دو مختلف سلطنتوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ ہوں گے جب ان دو سلطنتوں میں جنگ ہو۔ انتہٰی مختصراً

بَابُ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

باب: فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقیہ قریبی مرد کو دینے کا بیان۔

(٤١٤١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)) . [بخاري: ٦٧٣٢، ٦٧٣٥، ٦٧٣٧، ٦٧٤٦؛ ابوداود: ٢٨٩٨؛ ترمذي: ٢٠٩٨؛

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

○ ○ ○ ○

ابن ماجه: ٢٧٤٠]

فائدہ: یعنی عصبہ کو دے دو لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ عصبہ والے یعنی اصحاب الفرائض وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر کر دیئے جیسے بیٹی ماں، باپ، خاوند، جورو، بہن وغیرہ۔ اب میت کا مال بعد ادائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے ان وارثوں کو ملے گا اس کے بعد جو بچ رہے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جائے گا اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا مثلاً کسی نے بیٹی بھائی اور چچا کو چھوڑا۔ بیٹی کو آدھا ملے گا اور باقی بھائی کو اور چچا کو کچھ نہ ملے گا۔

(٤١٤٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). [راجع: ٤١٤١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بانٹ دو مال کو اصحاب فرائض میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پھر جو بچ رہے ان سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے۔'' (مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا اس کے بعد باپ کا اس کے بعد بھائی یا دادا کا اس کے بعد بھتیجے کا یا بھتیجے کے بیٹوں کا یا پوتوں کا اس کے بعد چچا کا اس کے بعد چچا کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے چچا کا اس کے بعد ان کے بیٹوں کا اس کے بعد دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا علیٰ ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہوگا علاتی پر اور علاتی بھائی حقیقی بھتیجے پر مقدم ہوگا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤١٤٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). [راجع: ٤١٣٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق اہل فرائض میں تقسیم کرو اور جو کچھ ذوی الفروض چھوڑیں قریبی مرد اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٤٤) عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ. [راجع: ٤١٤١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مِيْرَاثِ الْكَلَالَةِ.

باب: کلالہ کی وراثت کا بیان۔

(٤١٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرِضْتُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ مَاشِيَانِ فَأُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْءِهِ فَأَفَقْتُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں پیدل میرے پوچھنے کو آئے۔ میں بے ہوش ہو گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟ آپ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ اخیر تک۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[٤/ النسآء: ١٧٦] [بخاري: ٥٦٥١، ٦٧٢٣، ٧٣٠٩؛ ابوداود: ٢٨٨٦؛ ترمذي: ٢٠٩٧، ٣٠١٥؛ نسائی: ١٣٨؛ ابن ماجه: ٢٧٢٨]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور وضو کے پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے جیسے ان کے بچے کھانے یا پانی وغیرہ سے اور ان کے ساتھ کھانے اور پینے سے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک ہے، اور رد کیا ہے ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کا جو اس کی نجاست کے قائل ہیں حالانکہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو برتن میں وضو کے بعد بچ رہا ہو لیکن زیادہ برکت تو اسی پانی میں ہوگی جو آپ ﷺ کے اعضائے شریفہ سے وضو میں لگا ہو اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مریض کی وصیت جائز ہے اگرچہ بعض وقت اس کی عقل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالت افاقہ اور ہوش میں ہو۔ انتهى مختصراً

(٤١٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فِي بَنِي سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَانِي لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَنَزَلَتْ: ﴿يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾

[٤/ النسآء: ١١] [بخاري: ٤٥٧٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بیمار پرسی کی میری جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنی سلمہ میں پیدل آ کر تو دیکھا مجھے بے ہوش۔ آپ ﷺ نے پانی منگایا اور وضو کیا۔ پھر اس پانی سے تھوڑا مجھ پر چھڑکا، مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا کروں؟ (یعنی کیونکر بانٹوں) تب یہ آیت اتری: ﴿يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٤١٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِيْ قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوءِهِ فَأَفَقْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ؟ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

[بخاري: ١٩٤، ٥١٧١، ٧٦٤٣]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور دونوں پیدل آئے۔ مجھ کو بے ہوش پایا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آ گیا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ موجود ہیں' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔

○ ○ ○ ○

(٤١٤٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوْءِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا بے ہوش۔ آپ ﷺ نے وضو کیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔ مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ترکہ تو کلالہ کا ہوگا (کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اس کی تفسیر آگے آئے گی) تب میراث کی آیت اتری۔ شعبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ قَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ.

نے کہا: میں نے محمد بن منکدر سے کہا: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ انہوں نے کہا: اسی طرح اتری۔

(٤١٤٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ. [راجع: ٤١٤٨]

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٥٠) عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟)) وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. [راجع: ١٢]

معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن تو ذکر کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور ذکر کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا، پھر کہا: میں اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ۔ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کلالہ کا پوچھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسی سختی کسی بات میں نہیں کی مجھ سے جیسے کلالہ میں کی، یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں کونچی اور فرمایا: اے عمر! تجھ کو بس نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورہ نساء کے اخیر میں۔'' پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر میں جیوں گا، تو کلالہ کے باب میں ایسا حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلالہ کے فیصلہ میں دیر کی اس لیے انہوں نے خوب غور نہ کیا ہوگا اور ان کی رائے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سختی کی تاکہ وہ بھروسہ نہ کر لیں اس پر جو وارد ہے نص میں اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ نہ دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ﴾ [٤/ النساء: ٨٣] تو استنباط واجبات ضروری میں سے ہے کیونکہ نصوص صریحہ بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چھوڑ دیا جائے تو بہت سے واقعات میں فیصلہ دشوار ہوگا۔ اب کلالہ کے اشتقاق میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اکثر کے نزدیک وہ تکلل سے نکالا گیا ہے جس کے معنی ایک کنارے میں پڑ جانا۔ مثلاً چچا کا بیٹا وہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف پڑ گیا ہے اور بعض نے کہا: تکلل کے معنی گھیرنے کے ہیں۔ اور اسی سے ہے اکلیل جو سر کو گھیرتی ہے اور بعض نے کہا اکل الشے سے نکلا ہے۔ جب وہ شے دور ہو۔ اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ کلالہ سے آیت میں کیا مراد ہے کئی اقوال پر ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وراثت ہے۔ جب میت کی اولاد نہ ہو، نہ والد ہو۔ دوسرے یہ کہ کلالہ اس میت کا نام ہے جس کا نہ ولد ہو نہ والد۔ خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت۔ تیسرے یہ کہ کلالہ ان وارثوں کو کہتے ہیں جن میں نہ ولد ہو نہ والد۔ چوتھی یہ کہ کلالہ اس مال موروث کو کہتے ہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائیوں کو میراث دلاتے ہیں باپ کے ساتھ۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اور یہ منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح نہیں، صحیح وہی ہے جو جماعت علما نے کہا اور بعض علما نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اگر وارثوں میں دادا بھی ہو تو وہ کلالہ ہوں گے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے اور جب وارثوں میں بیٹی ہو تو وہ کلالہ ہوں گے جمہور علما کے نزدیک۔ کیونکہ بھائی بہن بیٹی کے ساتھ وارث ہوتے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ﴾ اور یہی مذہب ہے داؤد رحمۃ اللہ کا۔ اور شیعوں نے کہا: بیٹی ہونے سے وارث کلالہ نہ ہوں گے کیونکہ ان کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنوں کو کچھ نہیں ملتا اور سب مال بیٹی کا ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ مختصراً)

(٤١٥١) عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ١٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اٰخِرُ اٰيَةٍ أُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ.

باب: بلحاظ نزول آیت کلالہ سب سے آخر میں اترنے کا بیان۔

(٤١٥٢) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾. [٤/ النساء: ١٧٦]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اخیر آیت جو اتری یہ ہے ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾۔

○ ○ ○ ○

(٤١٥٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: اٰخِرُ اٰيَةٍ أُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ وَاٰخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ. [بخاري: ٤٦٠٥، ٤٦٥٤؛ ابوداود: ٢٨٨٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے۔ اور اخیر سورت جو اتری سورۂ براءت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٥٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ اٰخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ اٰخِرَ اٰيَةٍ أُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ.

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اخیر سورت جو پوری اتری سورۂ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٥٥) عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: اٰخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٥٦) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اٰخِرُ اٰيَةٍ أُنْزِلَتْ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ﴾. [ترمذي: ٣٠٤١]

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: اخیر آیت جو اتری ﴿يَسْتَفْتُونَكَ﴾ ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ.

متروکہ مال ورثاء کے لیے ہے۔

(٤١٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ: ((صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: ((أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا۔ اور وہ قرض دار ہوتا۔ آپ ﷺ پوچھتے: ''کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے، جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟'' اگر لوگ کہتے: ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہیں تو لوگوں سے فرما دیتے: ''تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔'' پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ ﷺ پر مال کو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کے دوست ہوئے) اب جو کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ)) . [بخاري: ٦٧٣١]

قرضدار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔"

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا۔ آپ ﷺ قرضدار پر اس لیے نماز نہ پڑھتے تھے تاکہ لوگ جو زندہ ہیں ان کو ڈر پیدا ہو اور وہ قرض کی ادائیگی میں کوشش کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مر جائیں اور رسول اللہ ﷺ ان پر نماز نہ پڑھیں اور یہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ جب حضور ﷺ کے پاس اتنا مال نہ تھا کہ لوگوں کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے۔ یہ حدیث بھی حضور ﷺ کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ سوا نبی کے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے ذمہ لے اور مال ان کے وارثوں کو دلائے۔ بعض نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ یہ قرض مسلمانوں کے مال میں سے دلاتے۔ اور بعض نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعض نے کہا: یہ فعل آپ ﷺ پر واجب تھا۔ بعض نے کہا: آپ ﷺ تبرعاً کرتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ جو کوئی قرض دار مرے اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے یا نہیں۔ (نووی مختصراً)

(٤١٥٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثَ . [بخاري: ٢٣٩٨، ٥٣٧١؛ ترمذي: ١٠٧٠؛ نسائي: ١٩٦٢؛ ابن ماجه: ٢٤١٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے زمین پر کوئی ایسا مؤمن نہیں جس کے ساتھ سب سے زیادہ میں قریب نہ ہوں تو جو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے میں اس کا مددگار ہوں (یعنی اسکا قرض ادا کرنا اس کے بال بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے جو کوئی ہو۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٤١٦٠) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ)).

ہمام بن منبہ سے روایت ہے وہ یہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اور بیان کیں کئی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "میں نزدیک زیادہ ہوں ان مؤمنوں کا خود ان کی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بموجب اس آیت ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ پھر جو تم میں سے قرض یا بال بچے چھوڑ جائے مجھ کو بلاؤ میں ان کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کا عصبہ لے لے جو کوئی ہو۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٤١٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا)). [بخاري: ٢٣٩٨، ٦٧٦٣؛ ابوداود: ٢٩٥٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے (قرض یا بال بچے) وہ ہماری طرف ہے۔"

(٤١٦٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ ((وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيتُهُ)). [راجع: ٤١٦١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْهِبَاتِ

ہبہ اور صدقہ کے مسائل

بَابُ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ.

باب: جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے۔

(٤١٦٣) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ)). [بخاري: ١٤٩٠، ٢٦٢٣، ٢٩٧٠، ٣٠٠٣؛ نسائي: ٢٦١٤؛ ابن ماجه: ٢٣٩٠]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا۔ پھر جس کو دیا تھا اس نے اس کو تباہ کر دیا میں سمجھا کہ یہ اس کو اب سستے دام میں بیچ ڈالے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت خرید کر اس کو اور مت پھیر اپنے صدقے کو اس لیے کہ صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اس کو کھانے جاتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤١٦٤) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ)). [راجع: ٤١٦٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ”تو اس کو نہ خرید اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے بدلے میں دے۔“

(٤١٦٥) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيْلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَهُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيْتَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ)). [راجع: ٤١٦٣]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ایک گھوڑا دیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں، پھر دیکھا تو وہ جس کے پاس تھا اس نے تباہ کر دیا، اس کو (گھاس اور دانے کی بے خبری سے) اور وہ نادار تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا پھر خریدنا اس کا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت خرید اس کو اگرچہ ایک درہم کو ملے کیونکہ مثال اس کی جو لوٹائے اپنے صدقے میں مثال کتے کی ہے لوٹتا ہے قے کر کے پھر کھانے کو۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور صدقہ میں لوٹانا درست نہیں البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے۔

(٤١٦٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ وَرَوْحٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[راجع: ٤١٦٣]

○ ○ ○ ○

(٤١٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ)).

[بخاري: ٢٩٧١، ٣٠٠٢؛ ابوداود: ١٥٩٣]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا دیا اللہ کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ گھوڑا بک رہا تھا۔ انہوں نے اس کو خریدنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت خرید اس کو اور مت لوٹا اپنے صدقہ کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٦٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [راجع: ٢٧٧٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ)).

ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ''مت لوٹ اپنے صدقے میں اے عمر۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الصَّدَقَةِ.

باب: صدقہ دے کر لوٹانا حرام ہے۔

(٤١٧٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ)). [بخاري: ٢٦٢١؛ ابوداود: ٣٥٣٨؛ نسائي: ٣٢٩٩، ٣٢٩٩؛ ابن ماجه: ٢٣٨٥]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مثال اس کی جو لوٹاتا ہے اپنے صدقے کو مثال کتے کی ہے قے کر کے پھر جاتا ہے اس کے کھانے کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٧١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٤١٧٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٧٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٤١٧٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٧٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ)). [راجع: ٤١٧٠]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مثال اس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لینا چاہے، کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر قے کو کھاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤١٧٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ)).
[راجع: ٤١٧٠]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہبہ میں لوٹنے والا مثل اس کے ہے جو قے کر کے پھر کھانے جائے اس کو۔''

(٤١٧٥) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[راجع: ٤١٧٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ)). [بخاری: ٢٥٨٩؛ نسائی: ٣٦٩٣، ٣٧٠٣]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کے ہے جو قے کر کے پھر اپنی قے کو کھانے جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيْلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ.

باب: بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے۔

(٤١٧٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ رضی اللہ عنہ أَتَى بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟)) فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَارْجِعْهُ)).

[بخاری: ٢٥٨٦؛ ترمذی: ١٣٦٧؛ نسائی: ٣٦٧٤، ٣٦٧٥، ٣٦٧٦، ٣٦٧٧؛ ابن ماجہ: ٢٣٧٦]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو ان کے باپ بشیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور کہا: میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے۔'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس سے بھی پھیر لے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنی چاہیے۔ اور لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں اور بعض نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا ایک۔ اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے۔ اور ہبہ صحیح ہے اور طاؤس اور عروہ اور مجاہد اور ثوری اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔

(٤١٧٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ: ((أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَارْدُدْهُ)). [راجع: ٤١٧٧]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو یہ غلام تحفہ میں دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ''کیا سب بیٹوں کو تو نے تحفہ دیا؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس سے واپس لے لو۔''

(٤١٧٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا ((أَكُلَّ بَنِيكَ)) وَفِي

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ؟))
وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ.

[راجع: ٤١٧٧]

○ ○ ○ ○

(٤١٨٠) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هَذَا الْغُلَامُ؟)) قَالَ: أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ: ((فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَرُدَّهُ)). [ابوداود: ٣٥١٣؛ نسائی: ٣٦٧٨]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے باپ نے ان کو ایک غلام دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیسا غلام ہے؟'' انہوں نے کہا: میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کے باپ سے کہا: ''کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس سے پھیر لے۔''

(٤١٨١) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ)) فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

[بخاری: ٢٥٨٧، ٢٦٥٠؛ ابوداود: ٣٥٤٢؛ نسائی: ٣٦٨١، ٣٦٨٢، ٣٦٨٤؛ ابن ماجه: ٢٣٧٥]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے ہبہ کیا۔ میری ماں عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا بولی: میں جب خوش ہوں گی تو اس پر گواہ کر دے رسول اللہ ﷺ کو۔ میرا باپ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنے مال میں۔'' پھر میرے باپ نے وہ ہبہ پھیر لیا۔

○ ○ ○ ○

(٤١٨٢) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهُوبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَشِيرُ! أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا؟)) قَالَ: لَا

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کی ماں بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے ان کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کر دیں ان کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک ٹالا۔ پھر وہ مستعد ہوئے ہبہ کرنے کو تو ان کی ماں بولی: میں راضی نہیں ہوں گی جب تک تم گواہ نہ کرو جناب رسول اللہ ﷺ کو اس ہبہ پر، تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور میں ان دنوں لڑکا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی ماں بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے چاہا ہے کہ آپ ﷺ گواہ ہو جائیں اس ہبہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا سوا اس کے اور بھی تیرے لڑکے ہیں؟'' بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((فَلَا تُشْهِدْنِي اِذًا فَاِنِّي لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ)). [راجع: ٤١٨١]

کو بھی تو نے ایسا ہی ہبہ کیا ہے؟" بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو پھر مجھے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔"

(٤١٨٣) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ)). [راجع: ٤١٨١]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا اور بھی تیرے بیٹے ہیں؟" بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور بیٹوں کو بھی تو نے ایسا ایسا ہی دیا ہے۔" بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو پھر میں گواہ نہیں ہوتا ظلم پر۔"

(٤١٨٤) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِاَبِيْهِ: ((لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ)). [راجع: ٤١٧٣]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے باپ سے "مت گواہ کر مجھ کو ظلم پر۔"

○ ○ ○ ○

(٤١٨٥) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اشْهَدْ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِيْ فَقَالَ: ((اَكُلَّ بَنِيْكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلٰى قَالَ: ((فَلَا اِذًا)). [راجع: ٤٢٨١]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے باپ مجھ کو اٹھا کر لے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ رہیے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے۔ جیسے نعمان کو دیا ہے۔" میرے باپ نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو پھر مجھ کو گواہ نہ کر اور کسی کو کر لے۔" بعد اس کے فرمایا: "کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ نیکی کرنے میں۔" میرا باپ بولا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو پھر ایسا مت کر۔" (یعنی ایک کو دے، ایک کو نہ دے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤١٨٦) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَحَلَنِيْ اَبِيْ نَحْلًا ثُمَّ اَتٰى بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ: ((اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَهُ هٰذَا؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((اَلَيْسَ تُرِيْدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيْدُ مِنْ ذَا؟)) قَالَ: بَلٰى قَالَ: ((فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ: اِنَّمَا حُدِّثْتُ اَنَّهُ قَالَ: ((قَارِبُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ)).

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے باپ نے مجھ کو کچھ ہبہ کیا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے؟" میرا باپ بولا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب لڑکے نیک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے؟" اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نہیں گواہ ہوتا۔" ابن عون نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی، انہوں نے کہا: مجھ سے نعمان رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برابر کرو اپنی اولاد کو دینے میں۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٤١٨٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ امْرَاَةُ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بشیر رضی اللہ عنہ کی عورت نے اپنے خاوند سے کہا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَشِيرٍ انحل ابني غلامك واشهد لي رسول الله ﷺ فاتى رسول الله ﷺ فقال: ان ابنة فلان سالتني ان انحل ابنها غلامي وقالت: اشهد لي رسول الله ﷺ فقال: ((اله اخوة؟)) قال: نعم قال: ((افكلهم اعطيت مثل ما اعطيته؟)) قال: لا قال: ((فليس يصلح هذا واني لا اشهد الا على حق)). [ابوداود: ٣٥٤٥]

یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کر دے اور گواہ کر دے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ کو وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور آپ ﷺ کو گواہ کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے اور بھی بھائی ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ان سب کو یہی دیا ہے جو اس کو دیا؟'' وہ بولا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو گواہ نہیں بنوں گا مگر حق پر۔''

بَابُ الْعُمْرٰی.

باب: عمریٰ کا بیان۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: عمریٰ کہتے ہیں یوں کہنے کو کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کیلئے دیا یا زندگی بھر کیلئے یا جب تک تو جئے یا باقی رہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمریٰ کی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یوں کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھر کیلئے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں یا پس ماندوں کا ہے۔ یہ عمریٰ تو بلا خلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کے ہے اس صورت میں موہوب لہٗ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے وارثوں کا ہوگا۔ اگر وارث نہ ہو تو بیت المال میں داخل ہوگا پر عمریٰ کرنے والے کو پھر نہ ملے گا۔ دوسرے یہ کہ یوں کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کیلئے دیا پس صرف اسی قدر اور کچھ نہ کہے۔ اس میں شافعی رحمہ اللہ کے دو قول ہیں: اصح یہ ہے کہ یہ بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ شافعی رحمہ اللہ کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گھر حین حیات اس کے قبضہ میں رہے گا اور بعد اس کی وفات کے عمریٰ کرنے والے کو مل جائے گا۔ اگر وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو ملے گا اور بعض نے کہا ہے کہ قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہوگا جب چاہے عمریٰ دینے والا اس کو پھیر لے۔ اگر وہ مر جائے تو یہ حق اس کے وارثوں کو حاصل ہوگا۔ تیسرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کیلئے دیا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے وارثوں کا اس کی صحت میں خلاف ہے بعض کے نزدیک باطل ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دلیل اس کی احادیث صحیحہ ہیں اور شروط فاسدہ لغو ہیں اور جس کو عمریٰ دیا وہ اس گھر کا مالک ہوگا اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک عمریٰ مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہیں اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک سب صورتوں میں عمریٰ سے منفعت اٹھانے کا حق معمر لہٗ کو حاصل ہوگا اور ملک عمریٰ کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عمریٰ صحیح ہے اور ان کا مذہب وہی ہے جو شافعی رحمہ اللہ کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابوعبیدہ رحمہم اللہ کا انتہٰی بلفظہ۔

(٤١٨٨) عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال: ((ايما رجل اعمر عمرى له ولعقبه فانها للذي اعطيها لا ترجع الى الذي اعطاها لانه اعطى عطاء وقعت فيه المواريث)). [بخاری: ٢٦٢٥؛ ابوداود: ٣٥٥٠، ٣٥٥٢، ٣٥٥٤؛ ترمذی: ١٣٤٨؛ نسائی: ٣٧٤٤، ٣٧٥٢، ٣٧٠٣، ٣٧٥٤؛ ابن ماجه: ٢٣٨٠]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عمریٰ کرے کسی کیلئے اور اس کے وارثوں کے لیے (یعنی یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کو دیا پھر تیرے بعد تیرے وارثوں کو) تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کو عمریٰ دیا گیا (یعنی معمر لہٗ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا اس لیے کہ اس نے دیا اس طرح جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی وارثوں کا حق ہو گیا)۔

○ ○ ○ ○

(٤١٨٩) عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما انه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((من اعمر رجلا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو کوئی عمریٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ)) غَيْرَ اَنَّ يَحْيٰى قَالَ فِيْ اَوَّلِ حَدِيْثِهٖ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ)). [راجع: ٤١٨٨]

کرے کسی کیلئے اور اس کے وارثوں کیلئے تو اس نے اپنا حق کھو دیا اب وہ معمر لہٗ کا ہوگا اور اس کے وارثوں کا۔" یحییٰ کی روایت میں یوں ہے: "جو کوئی عمریٰ کرے تو وہ معمر لہٗ کا ہے اور اس کے وارثوں کا۔"

○ ○ ○ ○

(٤١٩٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَالَ: قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَابَقِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ)). [راجع: ٤١٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص عمریٰ دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے: یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہوگا جس کو عمریٰ دیا جائے اور عمریٰ دینے والے کو نہ ملے گا اس لیے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(٤١٩١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقُوْلَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِيْ بِهٖ. [راجع: ٤١٨٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ عمریٰ جس کو جائز رکھا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ ہے کہ عمریٰ دینے والا یوں کہے: کہ یہ تیرا ہے اور تیرے وارثوں کا ہے اور جو یوں کہے: یہ تیرا ہے جب تک تو جئے تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمریٰ دینے والے کے پاس چلا جائے گا۔ معمر رحمہ اللہ نے کہا: زہری ایسا ہی فتویٰ دیتے تھے۔

(٤١٩٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ بَتْلَةً لَايَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ فِيْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهٗ. [راجع: ٤١٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا جو کوئی عمریٰ دے ایک شخص کو اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو تو قطعی معمر لہٗ کی ملک ہو جاتا ہے اب کوئی شرط یا استثناء عمریٰ دینے والے کا جائز نہ ہوگا۔ ابوسلمہ نے کہا: اس لیے کہ اس نے وہ عطا کی جس میں میراث ہو گئی اور میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٤١٩٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ)). [راجع: ٤١٨٠]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمریٰ اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے۔"

○ ○ ○ ○

(٤١٩٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٤١٨٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٩٥) عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

اس سند سے جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤١٩٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهٖ)).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روکے رہو اپنے مالوں کو اور مت بگاڑو ان کو کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا جائے زندہ ہو یا مردہ اور اس کے وارثوں کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٩٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ خَيْثَمَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: جَعَلَ الْاَنْصَارُ يُعْمِرُوْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ)). [راجع: ٣٧٣٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمریٰ کرنے لگے مہاجرین کیلئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روکے رہو اپنے مالوں کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤١٩٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: اَعْمَرَتِ امْرَاَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَائِطًا لَّهَا ابْنًا لَّهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهٗ وَتَرَكَ وَلَدًا وَلَهٗ اِخْوَةٌ بَنُوْنَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ: رَجَعَ الْحَائِطُ اِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ: بَلْ كَانَ لِاَبِيْنَا حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى طَارِقٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِالْمَلِكِ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَهٗ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: صَدَقَ جَابِرٌ فَاَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ. [نسائی: ٣٧٣٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمرے کے طور پر پھر وہ بیٹا مر گیا۔ اس کے بعد عورت مری اور اولاد چھوڑی اور بھائی تو عورت کی اولاد نے کہا: باغ پھر ہماری طرف آ گیا اور لڑکے کے بیٹے نے کہا: باغ ہمارے باپ کا تھا اس کی زندگی اور موت میں۔ پھر دونوں نے جھگڑا کیا طارق کے پاس جو مولیٰ تھے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جابر رضی اللہ عنہ نے گواہی دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمریٰ اسی کا ہے جس کو دیا جائے پھر یہی حکم کیا طارق نے۔ بعد اس کے عبدالملک بن مروان کو لکھا اور یہ بھی لکھا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ایسی گواہی دی ہے۔ عبدالملک نے کہا: جابر رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں۔ پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک اس کے لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤١٩٩) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ طَارِقًا قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ [بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ] عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے، طارق نے فیصلہ کیا عمرے کا معمرلہٗ کے وارث کے لیے بوجہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

(٤٢٠٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ)). [بخاری: ٢٦٢٦؛ نسائی: ٣٧٣٢، ٣٧٦٢]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ جائز ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٠١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((الْعُمْرٰى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)). [راجع: ٤٢٠٠]

میراث ہے اس کی جس کو عمریٰ دیا گیا ہو۔"

(٤٢٠٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمریٰ جائز ہے۔"

[بخاري: ٢٦٢٦؛ ابوداود: ٣٥٤٨؛ نسائي: ٣٧٥٧، ٣٧٥٩]

○ ○ ○ ○

(٤٢٠٣) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)) أَوْ قَالَ: ((جَائِزَةٌ)).

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ
وصیت کا بیان

بَابُ وَصِيَّةِ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.
باب: وصیت کے لکھے ہونے کا بیان۔

(٤٢٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). [ابوداود: ٢٨٦٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کیلئے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں گزارے بغیر وصیت لکھی ہوئی کے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور اس کو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھ کر ہر وقت اپنے پاس رہنے دے ایسا نہ ہو کہ موت آ جائے اور وصیت نہ لکھ سکے۔

(٤٢٠٥) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: ((وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ)) وَلَمْ يَقُولَا: ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ)). [ترمذی: ٩٧٤؛ ابن ماجہ: ٢٦٩٩]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اور یہ نہیں کہا کہ وہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(٤٢٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ وَقَالُوا جَمِيعًا ((لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ)) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ: ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ)) كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. [ترمذی: ٢١١٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي. [نسائی: ٣٦٢١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شے ہو وصیت کرنے کے قابل وہ تین راتیں گزارے۔ مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے جب سے یہ حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: نووی ﷫ نے کہا: اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وصیت مامور بہ ہے لیکن ہمارا اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے واجب نہیں ہے اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا کوئی حق ہو یا امانت ہو تو بالاتفاق واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اس پر گواہی کرادے اور جو امر نیا ہو اس کو درج کرتا رہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک بات لکھے۔ بلکہ اہم امور کا لکھنا کافی ہے۔

(٤٢٠٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ. [نسائي: ٣٦٢٠]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ.

باب: ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں۔

(٤٢٠٩) عَنْ سَعْدٍ ﷛ قَالَ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَلَغَ بِيْ مَاتَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ قُلْتُ: اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ: ((لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ امْرَأَتِكَ)) قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ: ((اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يُنْفَعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ! اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) قَالَ: وَرَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. [بخاري: ٥٦، ١٢٩٥، ٣٩٣٦، ٤٤٠٩، ٥٦٦٨، ٦٣٧٣، ٦٧٣٣؛ ابوداود: ٢٨٦٤؛ ترمذي: ٢١١٦؛ نسائي: ٣٦٢٨؛ ابن ماجه: ٢٧٠٨]

سعد بن ابی وقاص ﷜ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: آدھا مال خیرات کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ایک تہائی خیرات کر اور ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھریں اور تو جو خرچ کرے گا اللہ کی رضامندی کیلئے اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا اپنے اصحاب کے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا اور بلند ہو گا اور شاید تو زندہ رہے یہاں تک کہ فائدہ ہو تجھ سے بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر ان کو ان کی ایڑیوں پر لیکن تباہ بیچارہ سعد بن خولہ (﷜) ہے۔'' اس کیلئے رنج کیا رسول اللہ ﷺ نے اس وجہ سے کہ وہ فوت ہوا مکہ میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی ﷫ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مریض کی مستحب ہے اور مال جمع کرنا جائز ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مالدار ہوں تو ایک تہائی مال کی وصیت کرلے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) علما نے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں جاری نہ ہوگی۔ مگر وارثوں کی اجازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی ہمارے اور جمہور علما کے نزدیک اور ابوحنیفہ اور اسحٰق اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک ایک روایت میں صحیح ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور عملوں کا ثواب نیت سے ہے جب اللہ کی اطاعت کی نیت ہے تو مباح میں بھی ثواب ہے جیسے کھانا عبادت کی طاقت کیلئے اور سونا عبادت کیلئے بیدار ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا زنا سے بچنے کے لیے۔ یعنی کہ میں رہ جاؤں گا سعد ڈرے کہ کہیں مکہ میں نہ رہ جاؤں حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم مکروہ جانتے تھے مکہ میں مر جانا اس لیے کہ اس کو چھوڑ دیا تھا اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد فتح مکہ کے بھی باقی تھا اور بعض نے کہا: یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جو مکہ سے فتح کے پہلے ہجرت کر چکے تھے لیکن جس نے بعد میں ہجرت کی اس کیلئے یہ حکم نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا صحیح نکلا اور سعد رضی اللہ عنہ زندہ رہے یہاں تک کہ عراق فتح کیا اور ایسا ہی ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ سے فائدہ ہوا مسلمانوں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا کافروں کو جو مارے گئے اور قید ہوئیں ان کی عورتیں اور لونڈیاں بنیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: مہاجر اگر مکہ میں مرے تو اس کی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورت سے ہو اور بعض نے کہا: باطل ہو جائے گی اور بعض نے کہا: ہجرت خاص اہل مکہ پر فرض ہوئی تھی یہ راوی کا قول ہے حدیث نہیں ہے۔ حدیث یہیں تک ہے کہ تباہ بیچارہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ ہے اور یہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا کلام ہے یا زہری رحمہ اللہ کا یہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے جس نے ہجرت نہیں کی مکہ سے اور وہیں مر گیا اور بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس نے ہجرت کی تھی اور بدر کی لڑائی میں شریک تھا پھر مکہ میں آ کر فوت ہو گیا۔ ابن ہشام نے کہا: کہ اس نے دوسری ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی اور بدر میں موجود تھا، پھر مکہ میں وفات ہوئی حجۃ الوداع میں ۱۰ھ یا ۷ھ میں تو اس کی تباہی کا سبب یہی ہے کہ اس کی ہجرت بگڑ گئی اور جہاں سے ہجرت کی تھی وہیں مرا اگرچہ موت اس کے اختیار میں نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں سے ہجرت کی جائے پھر وہاں مرنا خوب نہیں ہے اور اس سے ہجرت کے ثواب میں خلل پڑتا ہے۔

(٤٢١٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
[راجع: ٤٢٠٩]

مذکورہ بالا حدیث بھی اسی سند سے مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢١١) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُوْدُنِيْ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوْتَ بِالْأَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا. [بخاری: ٢٧٤٢، ٥٣٥٤؛ نسائی: ٣٦٢٩، ٣٦٣٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہے کہ انہوں نے برا جانا مرنا اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢١٢) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: دَعْنِيْ أَقْسِمْ مَالِيْ حَيْثُ شِئْتُ فَأَبٰى قُلْتُ: فَالنِّصْفُ؟ قَالَ: فَأَبٰى قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ: فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں بیمار ہوا تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس کہلا بھیجا مجھے اجازت دیجئے اپنا مال بانٹنے کی جس کو چاہوں۔ آپ ﷺ نے نہ مانا۔ میں نے کہا: آدھا مال بانٹنے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے نہ مانا۔ میں نے کہا: تہائی مال کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر اس کے بعد تہائی مال بانٹنا جائز ہوا۔

(٤٢١٣) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد تہائی بانٹنا جائز ہوا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٢١٤) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَادَنِی النَّبِیُّ ﷺ فَقُلْتُ: اُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ فَقَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالنِّصْفِ فَقَالَ: ((لَا)) فَقُلْتُ: أَبِالثُّلُثِ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ)).

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میری عیادت کی رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے عرض کیا: کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کیلئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر میں نے عرض کیا: کیا میں وصیت کروں آدھے مال کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا تہائی کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٢١٥) عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ کُلُّهُمْ یُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی سَعْدٍ یَعُوْدُهٗ بِمَکَّةَ فَبَکٰی فَقَالَ: ((مَا یُبْکِیْكَ؟)) فَقَالَ: قَدْ خَشِیْتُ اَنْ اَمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّذِیْ هَاجَرْتُ مِنْهَا کَمَامَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ! اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ! اشْفِ سَعْدًا)) ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَاِنَّمَا یَرِثُنِی ابْنَتِیْ اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَبِالثُّلُثَیْنِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَبِالنِّصْفِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: ((اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰی عِیَالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مَا تَأْکُلُ امْرَاَتُكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّكَ اَنْ تَدَعَ اَهْلَكَ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ: بِعَیْشٍ۔ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ)) وَقَالَ بِیَدِهٖ.

سعد رضی اللہ عنہ کے تینوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں مکہ شریف میں بیمار پرسی کیلئے وہ رونے لگے آپ ﷺ نے پوچھا: ''تو کیوں روتا ہے؟'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں اس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ مر گیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! اچھا کر دے سعد کو۔'' تین بار پھر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں؟ (فقرا اور مساکین کے لیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: اچھا دو تہائی مال کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے عرض کیا: اچھا نصف کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: تہائی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اور تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے بال بچوں پر وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کھاتی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں کو بھلائی سے اور عیش سے چھوڑ جائے (یعنی مالدار اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جائے ان کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے۔'' اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٢١٦) عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوْا: مَرِضَ سَعْدٌ بِمَکَّةَ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعُوْدُهٗ بِنَحْوِ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تینوں بیٹوں سے روایت ہے، کہ انھوں نے فرمایا: کہ سعد مکہ میں بیمار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٢١٧) عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ کُلُّهُمْ یُحَدِّثُنِیْهِ مِثْلَ حَدِیْثِ صَاحِبِهٖ قَالَ: مَرِضَ سَعْدٌ بِمَکَّةَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ یَعُوْدُهٗ بِنَحْوِ

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ.

○ ○ ○ ○

(٤٢١٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَوْاَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ اِلَى الرُّبُعِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ)) وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ((كَبِيرٌ اَوْ كَثِيرٌ)). [بخاری: ٢٧٤٣؛ نسائی: ٣٦٣٦؛ ابن ماجه: ٢٧١١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کاش لوگ ثلث سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثلث بہت ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو ثلث سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اسحٰق رحمہ اللہ نے ربع کی اور بعض نے سدس کی بعض نے عشر کی اور حضرت علی اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ جس کے وارث بہت ہوں اس کو بالکل وصیت نہ کرنا مستحب ہے جب مال تھوڑا ہو۔

بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ اِلَى الْمَيِّتِ.

باب: صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

(٤٢١٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّ اَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اِنْ تُصَدِّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). [نسائی: ٣٦٥٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال چھوڑ گیا اور اس نے وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

(٤٢٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاِنِّي اَظُنُّهَا تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِيَ اَجْرٌ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). [راجع: ٢٣٢٧]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میری ماں ناگہاں مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو مجھے ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

(٤٢٢١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَاَظُنُّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). [راجع: ٢٣٢٧]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میری ماں یکایک مر گئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اس کو ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ملے گا۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اس کو ثواب پہنچتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے اور یہ حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ وارث پر میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور جو قرض ہو میت پر اس کے ترکے سے ادا کرنا اس کا واجب ہے خواہ میت وصیت کرے یا نہیں اور یہ راس المال سے دیا جائے گا اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوٰۃ اور حج اور نذر اور کفارہ اور صوم کا فدیہ۔ اور اگر ترکہ نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٢٢٢) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ؟ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ. [راجع: ٢٣٢٧]

مذکورہ بالا حدیث کئی اسناد سے مروی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

باب: مرنے کے بعد انسان کو جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔

(٤٢٢٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ)).

[ترمذی: ١٣٧٦؛ نسائی: ٣٦٥٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مرجاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا۔ دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ تیسرے نیک بخت بچے کا جو دعا کرے اس کے لیے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے کہا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور اب نیا ثواب اس کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کیونکہ میت ان کا سبب بنتی ہے اولاد تو اس کی کمائی ہے۔ اسی طرح وہ علم جس کو دنیا میں چھوڑ گیا تعلیم ہو یا تصنیف ہو۔ اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اس نکاح کی جو ولد صالح کی امید سے کیا جائے اور اس میں دلیل ہے صحت وقف کی اور اس کی کثرت ثواب کی اور بین ہے علم کی فضیلت اور ترغیب ہے اس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑ جانے کی تعلیم یا تصنیف سے یا شرح سے اور ضروری ہے کہ تمام علموں میں سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ مفید ہے پھر جو اس کے بعد پھر جو اس کے بعد اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح ادائے قرض کا اور اس پر اجماع ہے اور اس میں اختلاف ہے اور روزہ میت کا ولی اس کی طرف سے رکھ سکتا ہے لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا میت کو پہنچانا یا نماز پڑھنا تو امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور اس میں اختلاف ہے اور اس کا بیان اوپر گزر چکا۔

بَابُ الْوَقْفِ.

باب: وقف کا بیان۔

(٤٢٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَاْمِرُهٗ فِيْهَا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ؟ قَالَ: ((اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبْتَاعُ اَصْلُهَا وَلَا تُبَاعُ وَلَا تُوْرَثُ وَلَا تُوْهَبُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک زمین ملی خیبر میں تو وہ آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے اس باب میں۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے۔ ایسا عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ دے اس کو۔“ (یعنی اس کی منفعت کو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ کر دیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَاَنْبَاَنِيْ مَنْ قَرَاَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ فِيهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا . [بخاري: ٢٧٣٧، ٢٧٧٢، ٢٧٧٣، ابو داؤد: ٢٨٧٨؛ ترمذي: ١٣٧٥؛ نسائي: ٣٦٠١، ٣٦٠٣؛ ابن ماجه: ٢٣٩٦]

جائے نہ خریدی جائے نہ وہ کسی کی میراث میں آئے نہ ہبہ کی جائے اور صدقہ کر دیا اس کو فقیروں اور رشتہ داروں اور غلاموں میں (یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کیلئے) اور مسافروں میں اور ناتواں لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھائے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور اجماع ہے مسلمانوں کا مساجد کے وقف اور سقایوں کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطیں صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

(٤٢٢٥) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَاذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلٰى آخِرِهِ. [راجع: ٤٢٢٤]

ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ. [نسائي: ٣٥٩٩، ٣٦٠٠، ٣٦٠٧]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خیبر کی جگہ سے زمین ملی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے محبوب ترین اور عمدہ ترین مال ملا ہے۔ باقی حدیث وہی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيهِ.

باب: جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے۔

(٤٢٢٧) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ

طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَبْدَاللهِ بْنَ اَبِي اَوْفى رضي الله عنه هَلْ اَوْصَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَاقُلْتُ: فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ اَوْ فَلِمَ أُمِرُوْا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى . [بخاری: ۲۷٤۰، ٤٤٦۰، ۵۰۲۲؛ ترمذی: ۲۱۱۹؛ نسائی: ۳٦۲۲؛ ابن ماجه: ۲٦۹٦]

پوچھا: کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی؟ (مال وغیرہ کے لیے) انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی یا ان کو کیوں وصیت کا حکم ہوا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو کہا کہ حضور ﷺ نے وصیت نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ ثلث مال کی یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں کی اس لیے کہ آپ ﷺ کے پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا اور کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں اور وہ جو آپ ﷺ کی زمین خیبر اور فدک میں تھی تو اس کو آپ ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کیساتھ عمدہ سلوک کرنے کی یا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی۔ انتہٰی۔

(٤۲۲۸) عَنْ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ ابْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قُلْتُ: فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ؟ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ؟. [راجع: ٤۲۲۷]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤۲۲۹) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَاشَاةً وَلَابَعِيْرًا وَلَااَوْصٰى بِشَيْءٍ. [ابوداود: ۲۸٦۳؛ نسائی: ۳٦۲۳، ۳٦۲٤؛ ابن ماجه: ۲٦۹۵]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نہیں چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کے لیے)۔

○ ○ ○ ○

(٤۲۳۰) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٤۲۳۱) عَنِ الْاَسْوَدِبْنِ يَزِيْدَ قَالَ: ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ: مَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ؟ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ اِلٰى صَدْرِيْ۔ اَوْقَالَتْ حِجْرِيْ۔ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِيْ حِجْرِيْ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ؟ . [بخاری: ۲۷٤۱، ٤٤۵۹؛ نسائی: ۳٦۲٤، ۳٦۳۵؛ ابن ماجه: ۱٦۲٦]

اسود بن یزید سے روایت ہے، لوگوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصی تھے رسول اللہ ﷺ کے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ان کو کب وصی بنایا؟ میں آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ ﷺ میری گود میں تھے اتنے میں آپ ﷺ نے طشت منگایا پھر آپ ﷺ گر پڑے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپ ﷺ نے انتقال کیا پھر علی رضی اللہ عنہ کو کیونکر وصیت کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جناب امیر رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی اور جانشین بنا گئے تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل ثابت کریں۔ اہل سنت کو جناب امیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی اور قرابت رسول اللہ ﷺ سے انکار نہیں ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اس کو کیوں کر قبول کریں۔

(٤٢٣٢) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ! وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: ((ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدِيْ)) فَتَنَازَعُوْا وَمَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوْا: مَا شَانُهٗ؟ اَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوْهُ قَالَ: ((دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ اُوْصِيْكُمْ بِثَلَاثٍ: اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ)) قَالَ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَاُنْسِيْتُهَا قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ [اِبْرَاهِيْمُ]: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

[بخاري: ٣٠٥٣، ٣١٦٨، ٤٤٣١؛ ابوداود: ٣٠٢٩]

سعید بن جبیر سے روایت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جمعرات کا دن، کیا ہے جمعرات کا دن؟ پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں۔ میں نے کہا: اے ابن عباس! جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے؟ انہوں نے کہا: جناب رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی سختی ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس لاؤ (دوات اور تختی) میں ایک کتاب لکھ دوں تم کو تا کہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد۔'' یہ سن کر لوگ جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں چاہیے اور کہنے لگے حضور ﷺ کا کیا حال ہے۔ کیا آپ ﷺ سے بھی لغو صادر ہو سکتا ہے پھر سمجھ لو آپ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہٹ جاؤ میرے پاس سے میں جس کام میں مصروف ہوں وہ بہتر ہے (اس سے جس میں تم مشغول ہو جھگڑے اور تکرار میں) میں تم کو تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب سے۔ دوسرے جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا (تا کہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی طرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں کہی یا سعید نے کہا: میں بھول گیا۔

فائدہ۔ صحیح مسلم کی روایت میں اھجر ہے بہمزہ استفہام اور یہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں ھجر یا یھجر ہے اصل میں معنی ہجر بضم ہا کے ہذیان اور فحش گوئی کے ہیں اور یہ امر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بعید ہے کہ حضور ﷺ کی نسبت ایسا کلمہ نکالیں خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔ تو معنی اھجر کے یہ ہیں کہ کیا حضور ﷺ سے بھی ہذیان ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا یہ استفہام انکاری ہے تو اچھی طرح سمجھ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رد کرنا تھا ان لوگوں پر جنہوں نے حضور ﷺ کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپ ﷺ پر بیماری کی سختی ہے، معلوم نہیں اس وقت آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال لغو ہے اور حضور ﷺ سے ہذیان صادر ہونا محال ہے نووی رحمہ اللہ نے کہا: اگر ھجر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اس نے بغیر سمجھے بوجھے ایسا لفظ کہہ دیا اور یہ بعید نہیں پریشانی اور اضطراب اور رنج کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی وجہ سے تو چاہیے تھا یوں کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن اھجر کا لفظ زبان سے نکل گیا۔ نہایہ میں ہے اھجر یعنی کیا آپ ﷺ کا کلام مختلف ہو گیا ہے بوجہ بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ اخبار جس کے معنی فحش اور ہذیان کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ان کے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہ ﷺ کیلئے بولیں اور مجمع البحار میں اھجر' ہے کہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپ ﷺ نے چھوڑ دیا تم کو تو ھجر۔ ضد ہے وصل کی اور ایک روایت میں اھجرا ہے انتہی۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول اللہ ﷺ معصوم ہیں کذب سے یا تغیر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونوں میں اور معصوم ہیں اس سے کہ جس امر کے پہنچانے کا آپ ﷺ کو حکم ہوا اس کو نہ پہنچائیں لیکن بیماری اور دکھ درد سے معصوم نہیں ہیں۔ جن میں کسی طرح کا نقص یا آپ ﷺ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ ﷺ پر سحر ہوا تھا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) تو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ اس کو نہ کیا ہوتا مگر یہ نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے برخلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو۔ جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علما نے اختلاف کیا ہے اس کتاب میں کہ آپ ﷺ کو کیا لکھنا منظور تھا۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ کو منظور تھا خلیفہ کا معین کرنا تاکہ آیندہ جھگڑا فساد نہ ہو اور بعض نے کہا: آپ ﷺ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوادیں تاکہ آیندہ ان کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہیں منصوص پر اور پہلے آپ ﷺ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جائے تو آپ ﷺ نے اس حکم اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ دلیل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انتہائی سمجھ اور دور اندیشی کی اس واسطے کہ انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ بعض ایسی مشکل باتیں لکھوادیں جن کی تعمیل صحابہ رضی اللہ عنہم سے نہ ہو سکے اور وہ گنہگار ہوں تو انہوں نے کہا: کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب، اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ''ہم نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی۔'' اور فرماتا ہے: ''آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا۔'' تو ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپ ﷺ کی سب امت گمراہ نہ ہوگی، اس لیے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو آرام دینا چاہا ایسی تکلیف کی حالت میں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ سمجھ دار تھے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل النبوۃ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیت رسول اللہ ﷺ کو راحت دینا تھی بیماری کی حالت میں اور اگر حضور ﷺ کو یہی منظور ہوتا کہ کتاب لکھی جائے تو آپ ﷺ ضرور لکھوادیتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف سے حکم الٰہی کو موقوف نہ رکھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ﴾ جیسے آپ نے دین کی تمام باتیں پہنچانے میں کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی دشمنی کا خیال نہیں کیا اور جیسے ان باتوں کا آپ ﷺ نے حکم دے ہی دیا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو وغیرہ وغیرہ۔ بیہقی نے کہا: سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا کہ حضور ﷺ نے ارادہ کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے لکھوادیں لیکن جب آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الٰہی یوں ہی ہے تو آپ ﷺ نے لکھوانا موقوف رکھا جیسے شروع بیماری میں بھی آپ ﷺ نے لکھوانا چاہا تھا۔ پھر فرمایا: ہائے سر اور چھوڑ دیا لکھوانا اور فرمایا: ''انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔'' اور جتایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت کیلئے ان کو نماز میں امام کر کے۔ بیہقی رحمہ اللہ نے کہا: اگر غرض حضور ﷺ کی احکام دین کو لکھوانا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پورے کر چکا ہے اور فرماتا ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہوگا جس کیلئے صراحۃً یا اشارۃً قرآن اور حدیث میں بیان نہ ہو تو ایسے کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا ایسی بیماری کی حالت میں اور اس میں یہ بھی غرض تھی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہو جائے اور خود رسول اللہ ﷺ فرما چکے تھے: ''جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر ٹھیک کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو غلطی کرے تو ایک اجر ہے۔'' اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے کاموں کو علما کی رائے پر چھوڑ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کا چھوڑنا اسی حال میں مناسب جانا کیونکہ اس میں درجہ ملے گا علما کو اور رسول اللہ ﷺ کو بھی آرام حاصل ہوگا اور حضور ﷺ نے بھی اس امر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر انکار نہیں کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے ان کی رائے کے ساتھ موافقت کرنے کی۔ خطابی رحمہ اللہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس امر پر محمول نہ کرنا چاہیے کہ انہوں نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ ﷺ پر یا اور کسی طرح کا گمان کیا جو آپ ﷺ کے ساتھ لائق نہیں، مگر جب انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر مرض کی بہت شدت ہے اور وفات آپ ﷺ کی بہت قریب ہے تو ان کو ڈر ہوا کہ شاید آپ ﷺ یہ بات بیماری کی حالت میں بغیر ارادے کے کر رہے ہوں تو منافقوں کو موقع ملے دین میں اعتراض کرنے کا اور حضور ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے گفتگو کیا کرتے بعض کاموں میں جب تک آپ کا ارادہ قطعی نہ ہوتا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو کی اور قریش کے ساتھ صلح کرنے میں گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی مجال نہ رہتی اور اکثر علما اس طرف ہیں کہ آپ ﷺ سے ان کاموں میں خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی رائے سے دیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں کوئی حکم نہ اترے لیکن اس پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ اس خطا پر ثابت اور قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا درجہ سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے اس پر بھی آپ ﷺ لوازم بشریت سے پاک نہ تھے اور نماز میں آپ ﷺ کو سہو ہوا پس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری میں بھی ایسی کوئی بات پیدا ہو، اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دریافت کرنے کا حکم دیا۔ خطابی رحمہ اللہ نے کہا: اور حضور ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کو بہتر سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیوں نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تھا یعنی جاحظ اور دوسرا حماقت میں مشہور یعنی اسحاق بن ابراہیم موصلی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اس نے اپنی کتاب اغانی کے شروع میں اہل حدیث کی برائی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کو خود سمجھتے نہیں ان دونوں کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہوگا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اختلاف کے رحمت ہونے سے اتفاق کا عذاب ہونا ضروری نہیں اور ایسے لزوم کا قائل وہی ہوگا جو جاہل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کہ رات کو تمہارے لیے رحمت کیا'' تو کیا اس سے دن عذاب ہوگا۔ خطابی رحمۃ اللہ نے کہا: اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اس کی توحید میں اور اس کا انکار کفر ہے۔ دوسری اس کی صفات اور مشیت میں اور اس کا انکار بدعت ہے۔ تیسرے فروعی احکام میں جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا حدث یا غیر حدث میں اختلاف پس اس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث میں ہے ((اختلاف امتی رحمة)) مازری رحمۃ اللہ نے کہا: اگر کوئی اعتراض کرے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو آنحضرت ﷺ سے اختلاف ایسے موقعہ میں کیونکر جائز ہوا حالانکہ حضور ﷺ نے صاف حکم دیا کہ میرے پاس دوات اور کاغذ لاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھوں تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی اور وہ حرام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر وجوب کے لیے نہیں ہوتا اور قرائن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا قرینہ معلوم ہوا ہوگا کہ آپ ﷺ کا یہ حکم اختیاری تھا نہ وجوبی پھر انہوں نے اختیار کیا نہ لکھنے کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ یہ سمجھے کہ یہ حکم آپ ﷺ سے بلاقصد مصمم صادر ہوا اور یہی مراد ہے ھجر سے انتہیٰ ملخصًا۔
مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث بڑی نازک حدیث ہے اور شیعوں نے اس کو دلیل گردانا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے کیلئے حالانکہ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خطا ہوئی تو اس میں کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصًا ایسی پریشانی اور رنج کی حالت میں جیسا حضور ﷺ کی بیماری سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تھی باعث طعن نہیں ہو سکتی اکثر جب رنج اور مصیبت میں انسان بدحواس ہو جاتا ہے تو دل قابو میں نہیں رہتا۔ زبان کا ذکر کیا ہے پس صرف ایسی ایک معمولی بات سے جس کی تاویل صحیح بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب متعددہ کو چھوڑ کر ان پر ملامت کرنا انتہا کی بے دینی اور ناخدا ترسی ہے۔ واللّٰہ عَلٰی ذٰلِكَ شهيد۔
نووی رحمۃ اللہ نے کہا: اصمعی نے کہا: جزیرہ عرب انتہائے عدن سے لے کر عراق تک ہے طول میں اور جدہ سے لے کر اطراف شام تک ہے عرض میں اور ہروی نے مالک رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالک رحمۃ اللہ سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد ہے اور اس حدیث سے دلیل لی ہے مالک رحمۃ اللہ اور شافعی رحمۃ اللہ اور علماء نے اور انہوں نے کافروں کے نکالنے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ کافروں کو عرب میں مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جائے گا لیکن وہاں تین دن سے زیادہ ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا، امام شافعی رحمۃ اللہ نے کہا: اس میں مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے۔ وہاں کافروں کو داخل ہونے کی بھی اجازت نہ دی جائے گی اگر پوشیدہ چلا جائے تو اس کا نکالنا فوراً واجب ہے۔ اگر وہاں مر جائے اور دفن ہو جائے تو اس کی نعش نکال ڈالیں گے جب تک اس میں تغیر نہ ہوا ہو۔ یہی قول ہے جمہور فقہا کا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے کافر کو حرم میں جانے کی اجازت دی ہے۔ اور دلیل جمہور کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا ﴿فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی۔ بعض نے کہا کہ وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کا سامان کر دینا ہے۔ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے کہا: وہ تیسری بات یہ ہوگی کہ میری قبر کو وثن نہ بنانا۔ یعنی جیسے بتوں کی پرستش ہوتی ہے اس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعض نے کہا: وہ یہود کا نکالنا تھا۔

(٤٢٣٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيْلُ دُمُوْعُهٗ حَتّٰى رَاَيْتُ عَلٰى خَدَّيْهِ كَاَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا)) فَقَالُوْا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَهْجُرُ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن پھر ان کے آنسو بہنے لگے۔ دونوں گالوں پر جیسے موتی کی لڑی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ یا تختی اور دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوا دوں کہ تم گمراہ نہ ہو۔'' لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ بیماری کی شدت میں بے اختیار کچھ کہہ رہے ہیں۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٢٣٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلُمَّ اكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْنَ بَعْدَهُ)) فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوْا مِنْهُمْ مَّنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُوْلُ مَاقَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْمُوْا)) قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

[بخاري: ١١٤، ٤٤٣٢، ٥٦٦٩، ٧٣٦٦]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آؤ تم کو میں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو گے اس کے بعد۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے بس کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب۔ اور گھر میں جو لوگ تھے انہوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا: دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہ ﷺ کتاب لکھوا دیں گے اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے اور بعض نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق کہا، جب ان کی تکرار زیادہ ہوئی اور اختلاف بہت ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو جاؤ۔'' عبیداللہ نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: بڑی مصیبت ہوئی، بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے اختلاف اور غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے جو انہوں نے حضور ﷺ کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپ ﷺ کی تکلیف کو گوارہ نہ کیا ورنہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مبین میں فرماتا ہے: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾۔ اللہ کی کتاب ہم کو حکم کرتی ہے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور تابعداری کرنے کے لیے اور ایک حدیث میں ہے کہ ''نہ پاؤں میں تم میں کسی کو تکیہ کیے ہوئے اپنی مسند پر میرا حکم اسے پہنچے اور وہ یہ کہے: میں نہیں جانتا میں نے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا اس کی پیروی کی اور دوسری حدیث میں ہے کہ ''میں دیا گیا قرآن مجید اور مانند اس کے۔'' اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا ہی ہوا اور اسی میں کچھ بہتری ہوگی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ النَّذْرِ

نذر کے مسائل

بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ.

باب: نذر کو پورا کرنے کا بیان۔

(٤٢٣٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاقْضِهِ عَنْهَا)) . [بخاری: ٢٧٦١، ٦٦٩٨، ٢٩٥٩؛ ابو داود: ٣٣٠٧؛ ترمذی: ١٥٤٦؛ نسائی: ٣٦٦١، ٣٦٦٢، ٣٦٦٤، ٣٦٦٥، ٣٨٢٦، ٣٨٢٧، ٣٨٢٨؛ ابن ماجہ: ٢١٣٢]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پیشتر ہی مرگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو ادا کر دے اس کی طرف سے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کے پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہ یا مباح کی نذر منعقد نہ ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور یہی اکثر علما کا قول ہے اور امام احمد رحمہ اللہ اور ایک طائفہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا اور میت کی طرف سے مالی حقوق بالاتفاق اس کا وارث ادا کر سکتا ہے۔ اور بدنی میں اختلاف ہے۔ پھر مالی حقوق کا ادا کرنا ہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور امام مالک رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کی نذر مطلق تھی یا روزے کی نذر تھی یا عتق تھا یا صدقہ اس میں اختلاف ہے لیکن ہر حال میں وارث پر ایفائے نذر اسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جائے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے

(٤٢٣٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ. [راجع: ٤٢٣٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا.

باب: نذر ماننے کی ممانعت اور اس سے کوئی چیز نہ لوٹنے کا بیان۔

(٤٢٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ: ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے: "کسی بلا کو نہیں پھیرتی جو تقدیر میں آنے والی ہے لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ٦٦٠٨، ٦٦٩٣؛ ابو داود: ٣٢٨٧؛ نسائي: ٣٨١٠، ٣٨١١، ٣٨١٢؛ ابن ماجه: ٢١٢٢]

سے مال نکلتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی مؤمن کو چاہیے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرے نہ اپنے مطلبوں اور مرادوں کے عوض میں یہ تو ایک تجارت ٹھہری اور تقدیر پر یقین رکھے یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہو کہ اس سے حضور ﷺ منع کریں تو اور بزرگوں کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس سے کیونکر بلا رد ہوگی یہ جاہلوں کے خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

(٤٢٣٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)). [راجع: ٤٢٣٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نذر کسی شے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر میں لکھا ہے اسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے۔"

(٤٢٣٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)). [راجع: ٤٢٣٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نذر سے۔ اور فرمایا: "اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی کوئی آنے والی بلا نہیں رکتی اور تقدیر نہیں پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے۔" (یعنی بخیل یوں تو خیرات نہیں کرتا۔ جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو فائدہ ہوتا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٢٤٠) عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ. [راجع: ٤٢٣٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)). [ترمذي: ١٥٣٨؛ نسائي: ٣٨١٤]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہیں پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٢٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا نذر سے اور فرمایا: "اس سے تقدیر نہیں پھرتی بلکہ بخیل کا مال نکلتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٢٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَهُ لَهُ وَلَكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نذر کسی ایسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق ہوتی ہے تقدیر کے تو نکلتا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جس کو وہ نہیں چاہتا تھا نکالنا۔"

○ ○ ○ ○

(٤٢٤٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَهُ.

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ.

باب: ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اس کو پورا کرنے کا بیان۔

(٤٢٤٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَتَاهُ قَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) فَقَالَ: بِمَ أَخَذْتَنِي؟ وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ- إِعْظَامًا لِذٰلِكَ- ((أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ: ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)) ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَأَتَاهُ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ: ((هٰذِهِ حَاجَتُكَ)) فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ. قَالَ: وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ: وَهِيَ نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ثقیف اور بنی عقیل میں دوستی تھی حلف کے ساتھ۔ تو ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور عضبا (نام ہے حضور کی ناقہ کا) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: یا محمد! یا محمد! آپ ﷺ اس کے پاس گئے اور پوچھا: ”کیا کہتا ہے؟“ وہ بولا: آپ ﷺ نے مجھے کس قصور میں پکڑا۔ اور حاجیوں کے سردار (یعنی عضبا کو) کس قصور میں پکڑا آپ ﷺ نے فرمایا: ”بڑا قصور ہے اور میں نے تجھے پکڑا ہے تیرے دوست ثقیف کے قصور کے بدلے۔“ یہ کہہ کر آپ ﷺ چلے اس نے پھر پکارا: یا محمد! یا محمد! اور آپ ﷺ نہایت رحمدل اور مہربان تھے۔ آپ ﷺ پھر لوٹے اس کی طرف اور پوچھا: ”کیا کہتا ہے؟“ وہ بولا: میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو اس وقت یہ کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تھا (یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا۔“ پھر آپ ﷺ لوٹے، اس نے پھر پکارا: یا محمد! یا محمد! آپ ﷺ پھر آئے اور پوچھا: ”کیا کہتا ہے؟“ وہ بولا: میں بھوکا ہوں۔ مجھے کھانا کھلائیے اور پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ لے۔“ (یعنی کھانا، پانی اس کو دیا) پھر وہ ان دو شخصوں کے بدلے چھوڑا گیا جن کو ثقیف نے قید کر لیا تھا۔ راوی نے کہا: انصار میں کی ایک عورت قید ہو گئی اور عضبا بھی قید ہو گئی پھر وہ عورت بند میں تھی۔ اور کافر اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے اپنے گھروں کے سامنے، وہ ایک رات بھاگ نکلی بند میں سے اور اونٹوں کے پاس آئی جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ عضبا کے پاس آئی اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی۔ پھر ڈانٹا اس کو وہ چلی کافروں کو خبر ہو گئی وہ عضبا کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَطَلَبُوْهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ: وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِیْنَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوْا: الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّهَا نَذَرَتْ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَ مَاجَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَیْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ الْعَبْدُ)) وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ)). [ابوداود: ٣٣١٦]

کے) لیکن عضبا نے ان کو تھکا دیا۔ (یعنی کوئی پکڑ نہ سکا عضبا ایسی تیز رو تھی) اس عورت نے نذر کی اللہ کی کہ اگر عضبا مجھے بچا لے جائے تو میں اس کی قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا اور انہوں نے کہا: یہ تو عضبا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی۔ وہ عورت بولی: میں نے نذر کی ہے اگر عضبا پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اس کو نحر کروں گی۔ یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے (تعجب سے) فرمایا: ”سبحان اللہ! کیا برا بدلہ دیا اس عورت نے عضبا کو (یعنی عضبا نے تو اس کی جان بچائی اور وہ عضبا کی جان لینا چاہتی ہے) اس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ عضبا کی پیٹھ پر اس کو نجات دے تو وہ عضبا ہی کی قربانی کرے گی۔ جو نذر گناہ کے لیے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں۔“ اور ابن حجر رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ”نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے۔ لیکن اس کو غلام بنانا یا اس کے بدل روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چھوڑ دینا درست ہے اور جو قید سے پہلے مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانوں کی طرح بالکل آزاد رہے گا۔ اس موقعہ پر ایک نقل مجھ کو یاد آئی ہے۔ ایک افغان نے کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فارغ ہوا تو ایک روز چھری تیز کر کے اپنے استاد کے پاس تنہائی میں پہنچا اور کہنے لگا: آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اس کا بدلہ میں دنیا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک بدلہ میں نے سوچ کر نکالا ہے۔ استاد نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ شاگرد نے کہا: میں اس چھری سے آپ کو شہید کرتا ہوں آپ مزے سے جنت کو سدھاریے اور میں دوزخ سے سمجھ لوں گا۔ استاد بہت گھبرائے انہوں نے سوچ کر یہ کہا کہ تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن ذرا میں غسل کر لوں اور کپڑے بدل لوں، اتنی مہلت دو۔ شاگرد نے کہا: اچھا اور حجرے سے باہر آیا، استاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یارو! دوڑو یہ مجھے مارے ڈالتا ہے۔ بستی والے جمع ہوئے اور شاگرد کو ملامت کی اس نے کہا: واہ عجب الٹا زمانہ ہے میں نے استاد کی بھلائی کے لیے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا، اگر ان کی عقل ایسی اوندھی ہے تو مجھے کیا غرض ہے کہ ان کو شہید کا درجہ دلاؤں۔ اگرچہ جانور کا نحر گناہ نہیں، پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو اور عمدہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آیا ہو اسی کی قربانی کرے۔ علاوہ اس کے عضبا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی تھی وہ اس عورت کی ملک نہ تھی۔ پھر پرائے جانور کی قربانی کرنا گناہ میں داخل ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور داؤد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا۔

(٤٢٤٦) عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ عُقَیْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ اَیْضًا فَاَتَتْ عَلٰی نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ مُجَرَّسَةٍ وَفِیْ

وہی جو اوپر گزرا۔ حماد کی روایت میں ہے کہ عضبا بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی اور حاجیوں کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہتی تھیں ان میں سے تھی اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تھی ملائم۔ اور ثقفی کی روایت میں ہے اور وہ اونٹنی تھی غریب۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ: وَهِيَ نَاقَةٌ مُدَرَّبَةٌ. [راجع: ٤٢٤٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ.

باب: بیت اللہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر کا بیان۔

(٤٢٤٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ: ((مَا بَالُ هٰذَا؟)) قَالُوْا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)) وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

[بخاری: ١٨٦٥، ٦٧٠١؛ ابوداود: ٣٣٠١؛ ترمذی: ١٥٣٧؛ نسائی: ٣٨٦١، ٣٨٦٢]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں تکیہ لگائے جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اسے عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جانے کا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٤٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِيْ بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا شَأْنُ هٰذَا؟)) قَالَ: ابْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ)) وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ.

[ابن ماجه: ٢١٣٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیکا دے کر چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کیا ہوا ہے۔'' اس کے بیٹوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس پر نذر ہے (پیدل حج پر جانے کی) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار ہو جا اے بوڑھے! کیونکہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے تیرا اور تیری نذر کا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٤٩) عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٢٤٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٥٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِيْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ حَافِيَةً فَأَمَرَتْنِيْ أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ: ((لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ)). [بخاری: ١٨٦٦؛ ابوداود: ٣٢٩٩؛ نسائی: ٣٨٢٣]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میری بہن نے نذر کی کہ بیت اللہ تک ننگے پاؤں جائے گی۔ تو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کا۔ میں نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے اس پر جو عاجز ہو جائے چلنے سے وہ تو سوار ہو جائے اور ایک قربانی کرے اور عقبہ رضی اللہ عنہ کی بہن کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے۔ پھر جب تھک جائے تو سوار ہو لے۔ اس حدیث میں بھی دم دے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور ایک جماعت کا اور ننگے پاؤں چلنے کی صورت میں جوتا پہننا درست ہے۔

(٤٢٥١) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِيْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ. [راجع: ٤٢٥٠]

(٤٢٥٢) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ. [راجع: ٤٢٥٠]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابٌ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ.

باب: نذر کے کفارہ کا بیان۔

(٤٢٥٣) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ)).

[ابو داود: ٣٣٢٣، ٣٣٢٤؛ ترمذی: ١٥٢٨]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر الحاج پر۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی کہے: اگر میں زید سے بات کروں تو ایک حج کرنا اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے پھر وہ بات کرے تو اس کو اختیار ہوگا۔ خواہ قسم کا کفارہ دے یا نذر بجالائے۔ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک محمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دے مثل کفارہ قسم کے۔ اور ایک جماعت فقہائے اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اس کو اختیار ہے خواہ نذر پوری کرے، خواہ کفارہ دے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَيْمَانِ
قسموں کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت۔

(٤٢٥٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ)) قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ! مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا . [بخاري: ٦٦٤٧؛ ابوداود: ٣٢٥٠؛ نسائي: ٣٧٧٦، ٣٧٧٧؛ ابن ماجه: ٢٠٩٤]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! میں نے نہیں قسم کھائی باپ دادا کی جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ علمائے کرام نے کہا: ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت نکلتی ہے اس شخص کی جس کی قسم کھاتے ہیں اور عظمت حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس نہ مشابہ کیا جائے گا اس کے اور کوئی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی قسم سو بار کھاؤں پھر پورا نہ کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کھاؤں اور پورا کروں۔ اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود حضور ﷺ نے فرمایا: ((افلح و ابیه ان صدق)) اور اس کے باپ کی قسم کھائی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی۔ اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے پس وہ شرف دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے علما کے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

(٤٢٥٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا. [راجع: ٤٢٥٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ میں نے جب سے نبی اکرم ﷺ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا میں نے قسم نہیں کھائی اور نہ ہی اس کے ساتھ بات کی خود سے یا کسی سے روایت کرتے ہوئے۔

(٤٢٥٦) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ . [بخاري: ٢٢٤٧؛ ترمذي:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۵۳۳؛ نسائی: ۳۷۷۵]

○ ○ ○ ○

(٤٢٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِيْ رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ)). [بخاری: ٦١٠٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چند سواروں میں اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی تو رسول اللہ ﷺ نے پکارا ان کو اور فرمایا: ''خبردار رہو اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے۔ پھر جو کوئی تم میں سے قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے (یعنی قسم ہی نہ کھائے ضرورت کیا ہے)۔

(٤٢٥٨) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [ابوداود: ٣٢٤٩]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ)) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَآئِهَا فَقَالَ: ((لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ)). [بخاری: ٣٨٣٦؛ نسائی: ٣٧٧٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھانا چاہے وہ قسم نہ کھائے مگر اللہ کی۔'' قریش اپنے باپ دادوں کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی۔''

بَابُ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

باب: جو لات وعزّیٰ کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے۔

(٤٢٦٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ: بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)). [بخاری: ٤٨٦٠، ٦١٠٧، ٦٣٠١، ٦٦٥٠؛ ابوداود: ٣٢٤٧؛ ترمذی: ١٥٤٥؛ نسائی: ٣٧٨٤؛ ابن ماجه: ٢٠٩٦]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے قسم کھائے لات (اور عزیٰ) کی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے زمانے میں جن کی لوگ پوجا کرتے تھے) وہ کہے: لا الٰہ الا اللہ۔ اور جو کوئی کہے دوسرے سے آ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو وہ صدقہ دے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ اس نے وہ کام کیا جو کافر کرتے ہیں اور بتوں کی تعظیم کرنا کفر ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب کوئی قسم کھائے لات اور عزیٰ کی یا اور کسی بت کی یا یوں کہے: اگر میں ایسا کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بری ہوں یا رسول اللہ ﷺ سے بری ہوں تو اس کی قسم منعقد ہی نہ ہوگی اور اس کو استغفار کرنا اور کلمہ پڑھنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہوگا۔ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفارہ لازم ہوگا۔ مگر مبتدع یا بری من النبی یا یہودی یا نصرانی کی صورت میں تاکہ وہ کفارہ ہو جائے گناہ کا۔ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اتنا صدقہ دے جتنے سے وہ جوا کھیلنے والا تھا۔ مگر صحیح یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے اتنا صدقہ دے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے جمہور علما کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل میں جم جائے تو وہ بھی گناہ ہوتا ہے اس کا بیان شروع کتاب میں تفصیل سے گزرا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٤٢٦١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِيْثِ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ)) وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ ((مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى)) قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ: ((تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)) لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ.

[راجع: ٤٢٦٠]

○ ○ ○ ○

(٤٢٦٢) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ)).

[نسائی: ٣٧٨٣؛ ابن ماجه: ٢٠٩٥]

عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت کھاؤ قسم بتوں کی اور نہ اپنے باپ داداؤں کی۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا أَنْ يَّأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ.

باب: جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

(٤٢٦٣) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) قَالَ: فَلَبِثْنَا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا ـ أَوْقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: ((مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ ثُمَّ أَرٰى خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)). [بخاری: ٦٦٢٣، ٦٧١٨؛ ابوداود:

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا چند اشعریوں کے ساتھ' آپ ﷺ سے سواری مانگنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا۔ اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں۔'' پھر ٹھہرے رہے ہم جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ بعد اس کے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹ آئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ہم کو سفید کوہان کے تین اونٹ دینے کا۔ جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعض نے ہم میں سے کہا: اللہ تعالیٰ برکت نہ دے ہم کو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سواری مانگی تو آپ ﷺ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی۔ پھر آپ ﷺ نے ہم کو سواری دی۔ لوگوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو سوار نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا۔ اور میں تو اگر اللہ چاہے کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا۔ پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۳۲۷٦؛ نسائي: ۳۷۸۹؛ ابن ماجه: ۲۱۰۷]

گا۔ مگر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ ڈالے اور کفارہ دے۔ اور اس پر اتفاق ہے علمائے کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب نہ ہوگا۔ اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اس پر بھی اتفاق ہے۔ اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں تو مالک اور اوزاعی اور ثوری رحمہم اللہ کے نزدیک درست ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں۔

(٤٢٦٤) عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ إِذْهُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ۔ فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! لَاأَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ)) وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَاأَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خُذْهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ ـ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ ـ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللّٰهَ ـ أَوْقَالَ ـ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ)) قَالَ أَبُو مُوسَى: فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے ساتھیوں نے مجھ کو بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری مانگنے کو۔ جب وہ آپ ﷺ کے ساتھ گئے تھے جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک میں۔ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے آپ ﷺ کے پاس سواری کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو سواری نہ دوں گا۔“ اور اتفاق سے جب میں نے یہ کہا: آپ ﷺ غصہ میں تھے، مجھے معلوم نہ تھا۔ میں رنجیدہ ہو کر لوٹا اور دو باتوں کا مجھ کو رنج تھا۔ ایک تو رسول اللہ ﷺ کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ ﷺ کو مجھ سے رنج نہ ہوا ہو۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو جو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہہ سنایا۔ تھوڑی دیر میں ٹھہرا تھا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی آواز میں نے سنی عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ! (یہ نام ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا) کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ انہوں نے کہا: چل رسول اللہ ﷺ تجھے بلاتے ہیں میں آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا اور یہ جوڑا اونٹوں کا سب چھ اونٹ جن کو آپ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا۔ اور ان کو لے جا اپنے ساتھیوں کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول نے یہ سواری تم کو دی ہے۔ تو سوار ہو اس پر۔“ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا۔ اور ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں۔ لیکن میں تم کو نہیں چھوڑوں گا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ چلیں ان لوگوں کے پاس جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا انکار سنا ہے۔ پھر دینا آپ ﷺ کا اس کے بعد تم یہ گمان نہ کرنا میں نے تم سے وہ کہہ دیا جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا (چونکہ پہلے رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے سواری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي: وَاللّٰهِ! إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى سَوَاءً.

[بخاري: ٤٤١٥، ٦٦٧٨]

دینے کا انکار کیا اور انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے سواریاں دیں تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ڈرے کہیں میرے یار یہ نہ سمجھیں کہ اس نے اپنی طرف سے بات بنالی اور رسول اللہ ﷺ نے انکار نہ کیا ہوگا اس لیے مقابلہ کرانا چاہا) میرے ساتھیوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جو تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کریں گے۔ (یعنی تمہارے ساتھ چلیں گے) پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے کئی آدمیوں کو لے کر گئے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے پہلے رسول اللہ ﷺ کا انکار اور بعد اس کے دینا دیکھا تھا۔ اور ان لوگوں نے ویسا ہی بیان کیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے یاروں سے جیسے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا تھا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٢٦٥) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ رحمہ اللہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ: هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ: هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ: هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذٰلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) فَلَبِثْنَا مَاشَاءَ اللّٰهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى قَالَ: فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِنِّي وَاللّٰهِ! إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوا

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انہوں نے اپنا دسترخوان منگوایا، اس پر مرغ کا گوشت تھا ایک شخص آیا بنی تیم اللہ میں سے سرخ رنگ کا جیسے غلام ہوتے ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: آؤ (یعنی کھانے میں شریک ہو) اس نے تامل کیا پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آؤ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے یہ گوشت کھاتے ہوئے۔ وہ مرد بولا: میں نے مرغ کو کچھ کھاتے دیکھا (یعنی نجاست وغیرہ) تو مجھے گھن آئی میں نے قسم کھالی اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آ اور شریک ہو میں تجھ سے قسم کے متعلق حدیث بھی بیان کرتا ہوں۔ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (اپنے چند اشعری یاروں کے ساتھ سواری کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں اللہ کی قسم تم کو سواری نہیں دوں گا۔'' پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹوں کی لوٹ آئی آپ ﷺ نے ہم کو بلا بھیجا اور پانچ اونٹ دلوائے سفید کوہان کے۔ جب ہم چلے تو ایک نے دوسرے سے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو بھلا دی وہ قسم جو آپ ﷺ نے کھائی تھی (کہ ہم کو سواری نہ دیں گے اور یاد نہ دلایا ہم نے آپ ﷺ کو) برکت نہ ہوگی ہم کو، پھر ہم لوٹے آپ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آئے تھے آپ ﷺ کے پاس سواری مانگنے کو تو آپ ﷺ نے قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر آپ ﷺ نے سواری دی ہم کو اور آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)). [بخاري: ٣١٣٣، ٤٣٨٥، ٥٥١٧، ٥٥١٨، ٦٦٤٩، ٦٦٨٠، ٦٧٢١، ٧٥٥٥؛ ترمذي: ١٨٢٦، ١٨٢٧؛ نسائي: ٣٧٨٨، ٤٣٥٧، ٤٣٥٨]

بھول گئے یا رسول اللہ ﷺ! اپنی قسم کو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو قسم اللہ کی اگر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسری بات دیکھوں گا تو جو بہتر بات ہے وہ کروں گا اور قسم کھول ڈالوں گا سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے۔'' (اسی طرح تو بھی اپنی قسم کو توڑ اور مرغ کا گوشت جو حلال ہے اس کو کھا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٢٦٦) عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٢٦٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٦٧) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْتَصُّوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. [راجع: ٤٢٦٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٦٨) عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَفِيْهِ قَالَ: ((اِنِّيْ وَاللّٰهِ! مَانَسِيْتُهَا)). [راجع: ٤٢٦٥]

وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نہیں بھولا قسم کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٦٩) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: ((مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ! مَا اَحْمِلُكُمْ)) ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا: اِنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ)). [راجع: ٤٢٦٥]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے سواری مانگنے کو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں تم کو قسم اللہ کی سواری نہیں دوں گا۔'' پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تین اونٹ بھیجے جن کی کوہان چت کبری تھی ہم نے کہا: ہم آپ ﷺ کے پاس گئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر ہم آپ ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا پھر دوسری بات بہتر پاتا ہوں تو وہ بہتر کام کرتا ہوں۔'' (اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔

(٤٢٧٠) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: كُنَّا مُشَاةً فَاَتَيْنَا

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم پیدل تھے سفر میں تو رسول اللہ ﷺ

كتاب و سنت كى روشنى ميں لكهى جانے والى اردو اسلامى كتب كا سب سے بڑا مفت مركز

www.KitaboSunnat.com

نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ.

[راجع: ٤٢٥٧]

سے سواری مانگنے آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٧١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: اَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوْا فَاَتَاهُ اَهْلُهٗ بِطَعَامِهٖ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ مِنْ اَجْلِ صِبْيَتِهٖ ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَاَكَلَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، ایک شخص کو دیر ہوگئی رسول اللہ ﷺ کے پاس، پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں اس کی عورت کھانا لائی اس نے قسم کھائی میں نہ کھاؤں گا اپنے بچوں کی وجہ سے پھر اس کو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اس نے کھا لیا بعد اس کے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔''

(٤٢٧٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ)).

[ترمذی: ١٥٣٠]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور بہتر بات کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٧٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ)).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٧٤) عَنْ سُهَيْلٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ مَالِكٍ: ((فَلْيُكَفِّرْ يَمِيْنَهٗ وَلْيَفْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ)).

اس میں یہ ہے کہ کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٧٥) عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: جَآءَ سَآئِلٌ اِلٰی عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ فَسَاَلَهٗ نَفَقَةً فِیْ ثَمَنِ خَادِمٍ اَوْفِیْ بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ: لَيْسَ عِنْدِیْ مَا اُعْطِيْكَ اِلَّا دِرْعِیْ وَمِغْفَرِیْ فَاَكْتُبُ اِلٰی اَهْلِیْ اَنْ يُّعْطُوْكَهَا قَالَ: فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِیٌّ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا اُعْطِيْكَ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ رَضِیَ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ! لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ ثُمَّ رَاٰی

تمیم بن طرفہ سے روایت ہے، ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتم ؓ کے پاس اور سوال کیا ان سے غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا عدی ؓ نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود، تو میں اپنے گھر والوں کو لکھتا ہوں تجھے دینے کے لیے، وہ راضی نہ ہوا۔ عدی ؓ کو غصہ آیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہوگیا عدی ؓ نے کہا: اگر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیز گاری کی سمجھے تو وہ بات کرے۔'' تو میں اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَتْقَى لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى)) مَا حَنَّثْتُ يَمِينِي.

قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا)۔

[نسائی: ۳۷۹۵، ۳۷۹٦؛ ابن ماجه: ۲۱۰۸]

○ ○ ○ ○

(٤٢٧٦) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ)). [راجع: ٤٢٧٥]

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھائے پھر اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دے''۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٧٧) عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[راجع: ٣٢٧٥]

عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی قسم کھائے پھر اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْنَحْوَهُ. [راجع: ٤٢٧٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٧٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ: تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ؟ وَاللّٰهِ! لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)). [راجع: ٤٢٧٥]

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص ان کے پاس آیا اور سو درم مانگنے لگا۔ انہوں نے کہا: تو مجھ سے سو درہم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں قسم اللہ تعالیٰ کی میں تجھے نہ دوں گا پھر کہا: میں ایسا ہی کرتا (یعنی تجھے نہ دیتا) اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص قسم کھائے کسی کام کی پھر اس سے بہتر دوسرا کام سمجھے تو جو بہتر ہے وہ کرے۔''

(٤٢٨٠) عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ: وَلَكَ أَرْبَعُ مِائَةٍ فِي عَطَائِي. [راجع: ٤٢٦٧]

تمیم بن طرفہ سے روایت ہے، میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو چار سو درہم لے میری تنخواہ میں سے۔

(٤٢٨١) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! مت درخواست کر حکومت کی کیوں کہ اگر درخواست پر تجھے حکومت ملے گی تو اللہ تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست کے ملے تو اللہ تعالیٰ تیرا مددگار ہوگا اور جب تو کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ))۔ [بخاری: ٦٦٢٢، ٦٧٢٢، ٧١٤٦، ٧١٤٧، ابو داؤد: ٣٢٧٧، ٢٩٢٩؛ ترمذی: ١٥٢٩؛ نسائی: ٣٧٩١، ٣٧٩٢، ٣٧٩٩، ٣٧٩٨، ٣٧٩٩، ٣٨٠٠، ٥٣٩٩]

○ ○ ○ ○

(٤٢٨٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَیْسَ فِي حَدِیْثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِیْهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ. [راجع: ٤٢٨١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْیَمِیْنِ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ.

باب: قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی۔

(٤٢٨٣) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَمِیْنُكَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُكَ عَلَیْهِ صَاحِبُكَ)) وَقَالَ عَمْرٌو: ((یُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ)). [ابوداود: ٣٢٥٥؛ ترمذی: ١٣٥٤؛ ابن ماجه: ٢١٢٠، ٢١٢١]

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم تیری اسی مطلب پر ہوگی جس پر تیرا صاحب تجھے سچا سمجھے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٢٨٤) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ)). [راجع: ٤٢٨٣]

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم کا مطلب قسم دینے والے کی نیت کے موافق ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دے اور وہ مکاری سے اپنے تئیں گناہ سے بچانے کیلئے قسم کھائے اور اس کا مطلب دوسرا رکھے تو یہ مکر اس کو فائدہ نہ دے گا اور قسم کا گناہ اس پر پڑے گا اور اس پر اجماع ہے۔ (نووی ؒ)

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْیَمِیْنِ وَغَیْرِهَا.

باب: قسم میں ان شاء اللہ کہنا۔

(٤٢٨٥) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ لِسُلَیْمَانَ ؑ سِتُّوْنَ امْرَأَةً فَقَالَ: لَأَطُوْفَنَّ عَلَیْهِنَّ اللَّیْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا یُقَاتِلُ فِي سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ اسْتَثْنٰی لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا یُقَاتِلُ فِي سَبِیْلِ اللّٰهِ)).

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، حضرت سلیمان ؑ کی ساٹھ بیبیاں تھیں۔ انہوں نے کہا: میں ان سب کے پاس ایک رات میں ہو آؤں گا اور سب کو پیٹ رہے گا پھر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان ؑ ان سب کے پاس گئے) لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سوا ایک عورت کے اور وہ بھی آدھا بچہ جنی (جو کسی کام کا نہ نکلا) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر حضرت سلیمان ؑ ان شاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنتی اور سوار ہوتا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ جو کام آیندہ کرنے کو کہے اس کے ساتھ ان شاءاللہ تعالیٰ کہے۔ دوسرے جب حلف کے ساتھ ان شاءاللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹے گی کیونکہ حلف منعقد ہی نہ ہوگی بشرطیکہ حلف کے ساتھ ہی کہے اور جو بعد کہے تو جائز نہ ہوگا اور طاؤس رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر سے ہے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب یاد آئے اسی طرح اگر طلاق یا عتاق میں ان شاءاللہ لگائے تو طلاق اور عتاق واقع نہ ہوگا اور ضروری ہے کہ زبان سے کہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک دل سے نیت بھی کافی ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٢٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عليهما السلام نَبِيُّ اللّٰهِ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوِ الْمَلَكُ قُلْ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ)).
[بخاري: ٦٧٢٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام پیغمبر نے کہا: میں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (ایک روایت میں نوے ہیں ایک میں ننانوے اور ایک میں سو) ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں' ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا: کہو ان شاءاللہ تعالیٰ لیکن انہوں نے نہیں کہا وہ بھول گئے پھر کوئی عورت نہیں جنی البتہ ایک جنی وہ بھی آدھا بچہ۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاءاللہ تعالیٰ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٨٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ. [بخاري: ٦٧٢٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٨٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عليهما السلام: لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقِيلَ لَهُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ)) قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ)). [بخاري: ٥٢٤٢؛ نسائي: ٣٨٦٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام نے کہا: میں رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ایک لڑکا جنے گی، جو جہاد کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں، ان سے کہا گیا ان شاءاللہ کہو، انہوں نے نہیں کہا: اور رات کو سب کے پاس ہو آئے، کوئی نہ جنی مگر ایک عورت وہ بھی آدھا بچہ۔'' تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاءاللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہوتا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٢٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عليهما السلام: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ إِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام نے کہا: میں اس رات کو نوے (90) عورتوں کے پاس ہو آؤں گا ہر ایک سے ایک لڑکا ہوگا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا' ان کا ساتھی (کوئی آدمی ہوگا یا فرشتہ) بولا کہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْقَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ)).

ان شاء اللہ انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر وہ سب عورتوں کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی، ایک ہوئی وہ بھی ایک ٹکڑا آدمی کا جنی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر وہ ان شاءاللہ کہتے تو سب کی سب عورتیں لڑکے جنتیں اور سب لڑکے جہاد کرتے سوار ہو کر اللہ کی راہ میں سب مل کر۔“

(٤٢٩٠) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی)).

اس سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے جو گزر ی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِصْرَارِ عَلَی الْيَمِيْنِ فِيْمَا يَتَاَذّٰی بِهٖ اَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب: جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔

(٤٢٩١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ آثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ)). [بخاري: ٦٦٢٥]

ہمام بن منبہ سے روایت ہے، یہ حدیثیں بیان کی ہیں ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے، ان میں سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”قسم اللہ کی مقرر تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ گناہ ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔“

فائدہ: یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کا نقصان ہو، ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے اور جو نہ توڑے گا وہ گنہگار ہوگا۔ بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو مثلاً یوں کہے میں بی بی کے ساتھ نہ کھانا کھاؤں گا یا اس سے بات نہ کروں گا یا بازار سے اس کیلئے کوئی چیز نہ لاؤں گا ایسی قسموں کا توڑ ڈالنا بہتر ہے اور کفارہ دے دینا اور جو اس کا توڑنا گناہ ہو مثلاً یوں کہے کہ بیوی کے ساتھ شراب نہ پیوں گا یا جوا نہ کھیلوں گا تو ایسی قسم کو پورا کرنا ضروری ہے۔

بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيْهِ اِذَا اَسْلَمَ

باب: کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے۔

(٤٢٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: ((فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ)). [بخاري: ٢٠٣٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی کہ کعبہ کی مسجد کے اندر ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر پورا کر اپنی نذر کو۔“

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اور بعض کے نزدیک صحیح ہے بدلیل اس حدیث کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی اور حسن بصری اور ابوثور اور داؤد، ابن منذر رحمہ اللہ کا اور یہی اصح روایت ہے امام احمد رحمہ اللہ سے۔

(٤٢٩٣) عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا اِعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ: جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ. [بخاری: ٢٠٤٢، ٢٠٤٣؛ ابوداود: ٣٣٢٥؛ ترمذی: ١٥٣٩؛ نسائی: ٣٨٢٩؛ ابن ماجه: ١٧٧٢، ٢١٢٩]

الفاظ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے جو گزری۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٩٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ: ((اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا)) قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَعْطَاهُ جَارِيَةً مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَصْوَاتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اَعْتَقَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيْلَهَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ (ایک مقام کا نام ہے) میں تھے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہا: یارسول اللہ! میں نے نذر کی تھی جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جا اور اعتکاف کر ایک دن۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ایک لونڈی ان کو عنایت کی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آوازیں سنی وہ کہہ رہے تھے ہم کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا ہے قیدیوں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے سے) کہا: اے عبداللہ! اس لونڈی کے پاس جا اور اس کو بھی چھوڑ دے۔

○ ○ ○ ○

(٤٢٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ حُنَيْنٍ سَئَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِعْتِكَافِ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرِ ابْنِ حَازِمٍ. [راجع: ٤٢٩٤]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے حنین سے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کو جو انہوں نے جاہلیت میں کی تھی ایک دن کے اعتکاف کی پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٢٩٦) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عُمْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ: لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوْبَ. [راجع: ٤٢٩٤]

نافع سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ ﷺ کے عمرے کا ذکر آیا جعرانہ سے، انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے عمرہ نہیں کیا جعرانہ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شاید اس کا علم نہ ہوگا امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الحج میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے عمرہ باندھا حنین کے سال جعرانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔

(٤٢٩٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِيْكِ.

باب: غلام، لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے۔

(٤٢٩٨) عَنْ زَاذَانَ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوْكًا قَالَ: فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُوْدًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ: مَا فِيْهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هٰذَا إِلَّا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ لَطَمَ مَمْلُوْكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)). [ابوداود: ٥١٦٨]

زاذان ابی عمر سے روایت ہے، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا کوئی چیز اٹھا کر کہا: اس میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے، مگر میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا مار لگائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ آزاد کرنا استحبابا ہے نہ وجوبا اس پر اجماع ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٢٩٩) عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ: أَوْجَعْتُكَ قَالَ: لَا قَالَ: فَأَنْتَ عَتِيْقٌ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَالِيْ فِيْهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هٰذَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)). [راجع: ٤٢٩٨]

زاذان سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھا تو کہا: میں نے تجھے تکلیف دی۔ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو آزاد ہے پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا: اس کے آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص غلام کو بن کیے حد لگائے (یعنی ناحق مارے) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ یعنی اتار یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔“

(٤٣٠٠) عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِيْ عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيْهِ ((حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ)) وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ((مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ))

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ. [راجع: ٤٢٩٠]

○ ○ ○ ○

(٤٣٠١) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ: كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((أَعْتِقُوْهَا)) قَالُوْا: لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ: ((فَلْيَسْتَخْدِمُوْهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا)).

[ابوداود: ٥١٦٦، ٥١٦٧؛ ترمذی: ١٥٤٢]

معاویہ بن سوید سے روایت ہے، میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر میں بھاگ گیا، پھر میں آیا ظہر سے تھوڑے پہلے اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے غلام کو بلایا اور مجھ کو بھی بلایا پھر کہا غلام سے بدلہ لے اس سے، اس نے معاف کر دیا۔ سوید نے کہا: ہم مقرن کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کے زمانے مبارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ مارا۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر دو۔'' لوگوں نے کہا: ان کے پاس اور کوئی شخص خدمت کیلئے نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اس سے خدمت لیں جب ان کو اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔''

فائدہ۔ یعنی تو بھی اس کو طمانچہ لگا سبحان اللہ! غلام، لونڈی رکھنا ان لوگوں کا حق تھا جو اولاد کی طرح ان کی تعلیم اور تربیت کرتے تھے جو آپ کھاتے تھے وہی ان کو کھلاتے تھے جو آپ پہنتے وہی ان کو پہناتے تھے اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیتے تھے کبھی مارتے پیٹتے نہ تھے اگر کوئی ان کا بچہ مارتا تو اس کو وہی سزا دیتے جو اس نے غلام لونڈی کے ساتھ کیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ غلام کے دل خوش کرنے کیلئے سوید رضی اللہ عنہ نے کہا ورنہ طمانچہ میں قصاص نہیں ہے صرف تعزیر واجب ہے۔

(٤٣٠٢) عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَالَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا. [راجع: ٤٢٩٣]

ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طمانچہ مار دیا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے اور کوئی جگہ نہ ملی سوا اس کے عمدہ چہرے کے، مجھ کو دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقرن کا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لونڈی تھی، سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا۔

(٤٣٠٣) عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ﷬ قَالَ: كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ ابْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ. [راجع: ٤٣٠٢]

ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم کپڑا بیچتے تھے سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے، ایک لونڈی وہاں نکلی، اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس نے لونڈی کو طمانچہ مارا، سوید رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے، پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٠٤) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ

سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا۔ سوید رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھ کو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِخْوَةٍ لِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَالَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ. [راجع: ٤٣٠٢]

ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا اس کو میرے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کے آزاد کرنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٠٥) عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِالصَّمَدِ. [راجع: ٤٣٠٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٠٦) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِيْ ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ)) فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ إِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ! اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ!)) قَالَ: فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِيْ فَقَالَ: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ! أَنَّ اللّٰهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ)) قَالَ فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

[ترمذی: ١٩٤٨]

ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوڑے سے، ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے: ”جان لے ابومسعود!“ میں غصے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ فرما رہے ہیں: ”جان لے ابومسعود! جان لے ابومسعود!“ میں نے اپنا کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اے ابومسعود! جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔“ میں نے کہا: اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٠٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ. [راجع: ٤٣٠٦]

وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ کو دیکھ کر ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٠٨) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)). [راجع: ٤٣٠٦]

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے غلام کو مار رہا تھا، اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی ”جان ابومسعود! بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔“ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! وہ آزاد ہے اللہ کیلئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔“

○ ○ ○ ○

(٤٣٠٩) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ قَالَ: فَجَعَلَ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام کہنے لگا: اللہ کی پناہ، وہ اور مارنے لگے۔ غلام نے کہا: رسول اللہ کی پناہ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَضْرِبُهُ فَقَالَ: أَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) قَالَ: فَأَعْتَقَهُ. [راجع: ٤٣٠٦]

ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اللہ کی اللہ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا۔'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے غلام کو آزاد کر دیا۔

(٤٣١٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ. [راجع: ٤٣٠٦]

وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ، اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ۔

بَابُ التَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا.

باب: اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لیے وعید کا بیان۔

(٤٣١١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ)). [بخاري: ٦٨٥٨؛ ابوداود: ٥١٦٥؛ ترمذي: ١٩٤٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اس پر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب کہ وہ سچا ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی دنیا میں غلام، لونڈی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ محصن نہیں لیکن تعزیر دی جائے گی پر آخرت میں اگر تہمت غلط ہے تو پوری سزا ملے گی۔

(٤٣١٢) عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ نَبِيَّ التَّوْبَةِ. [راجع: ٤٣١١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم ﷺ سے جو نبی تھے توبہ کے (یہ آپ ﷺ کا ایک نام ہے اس لیے تو یہ آپ ﷺ کی امت پر آسان ہو گئی۔ اگلی امتوں پر تو یہ تب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ إِطْعَامِ الْمَمْلُوْكِ مِمَّا يَأْكُلُ وَإِلْبَاسِهِ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ.

باب: غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پیتے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو۔

(٤٣١٣) عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِأَبِيْ ذَرٍّ ﷺ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِيْ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ

معرور بن سوید سے روایت ہے ہم ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کا نام ہے) وہ ایک چادر اوڑھے تھے ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر پہنے تھا۔ ہم نے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا۔ انہوں نے کہا: مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی، اس کی ماں عجمی تھی، میں نے اس کو ماں کی گالی دی، اس نے میری شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے، جب میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوْا اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ: ((يَااَبَاذَرٍّ! اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ)). [بخاری: ۳۰، ۲۵٤٥، ٦۰٥۰؛ ابوداود: ٥١٥٧، ٥١٥٨؛ ترمذی: ۱۹٤٥؛ابن ماجہ: ۳٦۹۰]

آپ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے۔“ (یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے، جس زمانے میں لوگ اپنے ماں، باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے کہا: یارسول اللہ! جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو) وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بھائی کہا) اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے ان کو کر دیا (یعنی تمہاری ملک میں) تو کھلاؤ ان کو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ ان کو جو تم پہنتے ہو اور مت تکلیف دو ان کو ان کی سکت سے زیادہ اگر ایسا کام لو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٣١٤) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَاَبِيْ مُعَاوِيَةَ بَعْدَقَوْلِهٖ: ((اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ)) قَالَ قُلْتُ: عَلٰى حَالِ سَاعَتِيْ مِنَ الْكِبَرِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ ((نَعَمْ عَلٰى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ)) وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى ((فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ)) وَفِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: ((فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ ((فَلْيَبِعْهُ)) وَلَا ((فَلْيُعِنْهُ)) اِنْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ: ((وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ)). [راجع: ٤٢٨٩]

وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ میں جاہلیت ہے۔“ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے بڑھاپے پر، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ”تیرے اتنے بڑھاپے پر۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اس کو ایسے کام کی تکلیف دے تو اس کو بیچ ڈالے۔“ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ”اس کو تکلیف نہ دے ایسے کام کی بس۔“

○ ○ ○ ○

(٤٣١٥) عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ عَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَذَكَرَ اَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَيَّرَهُ بِاُمِّهٖ قَالَ: فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ

معرور بن سوید سے روایت ہے، میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص سے گالی گلوچ ہوئی میں نے اس کو ماں کی گالی دی (نووی رحمہ اللہ نے کہا: وہ شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے) اس نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تجھ میں جاہلیت ہے، وہ تمہارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ)). [راجع: ٤٣١٣]

بھائی ہیں تمہارے غلام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے تلے ہو وہ اس کو کھلائے جو خود کھاتا ہے اور پہنائے جو خود پہنتا ہے اور مت کہو ان کو وہ کام کرنے کو جس میں عاجز ہو جائیں اگر کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔"

(٤٣١٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيقُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اتنا ہی کام لو جس کی اسے طاقت ہو۔"

○ ○ ○ ○

(٤٣١٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ)) قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ. [ابوداود: ٣٨٤٦]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا تیار کرے پھر لے کر آئے اور وہ اٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے اور کھلائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اس کیلئے رکھ چھوڑے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ ثَوَابِ الْعَبْدِ وَاَجْرِهِ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ.

غلام کے اجر و ثواب کا بیان اگر وہ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے۔

(٤٣١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)). [بخاري: ٢٥٤٦؛ ابوداود: ٥١٦٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ جب خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کا دوہرا ثواب ہوگا۔" (بہ نسبت آزاد شخص کے)۔

○ ○ ○ ○

(٤٣١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. [بخاري: ٢٥٥٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٢٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ)) وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّي لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوتَ وَاَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ اُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو غلام نیک ہو اس کو دوہرا ثواب ہے۔" (ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! اگر جہاد نہ ہوتا اور حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حج نہیں کیا اپنی ماں کی خدمت میں رہے جب تک وہ زندہ رہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَبُو الطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوْكَ. [بخاری: ٢٥٤٨]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ غلام پر نہ حج ہے نہ جہاد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو حج کو نہیں گئے تو وہ نفل حج تھا نہ فرض کیونکہ فرض حج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے۔

(٤٣٢١) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ. [راجع: ٤٣٢٠]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٢٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ)) قَالَ: فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ: لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ (یعنی غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔'' راوی کہتا ہے: میں نے یہ حدیث کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی انہوں نے کہا: اس کا حساب بھی نہ ہوگا (کیونکہ اس کی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اس مؤمن کا جو محتاج ہو۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٣٢٣) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٤٣٢٤) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ أَنْ يُّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جائے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کرتا ہوا کیا اچھا ہے وہ۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ.

باب: مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان۔

(٤٣٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). [راجع: ٣٧٧٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے غلام میں سے آزاد کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک، قیمت باقی (حصہ یا) حصوں کی وہ اپنے ساجھیوں کو ادا کرے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہوگا اور نہیں تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا اتنا ہی سہی۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان احادیث کا بیان کتاب العتق میں مفصل گزر چکا اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثوں کو مکرر بیان کیا۔

(٤٣٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). [راجع: ٣٧٧١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے غلام میں سے آزاد کر دے اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی قیمت کے موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوگا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٣٢٧) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيباً لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). [راجع: ٣٧٧١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ جس کسی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس پورے غلام کی قیمت کے برابر مال ہے تو غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٣٢٨) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ ((وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ)) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالَا: لَا نَدْرِي أَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْقَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. [راجع: ٣٧٧١]

اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوْسِرًا)). [بخاري: ٢٥٢١؛ ابوداود: ٣٩٤٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایسا غلام آزاد کرے جو ساجھی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ زیادہ لگائیں گے اور اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٣٣٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ)). [ابوداود: ٤٩٤٦؛ ترمذي: ١٣٤٧؛ نسائي: ٤٧١٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے غلام میں تو باقی حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو اس حصہ کی قیمت کے برابر۔''

(٤٣٣١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْمَمْلُوْكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ: ((يَضْمَنُ)). [راجع: ٣٧٧١، ٣٧٧٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام ساجھی کا ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو ''وہ دوسرے حصہ کے بھی دام دے گا۔''

(٤٣٣٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ مَمْلُوْكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِّنْ مَّالِهِ)).

اسی سند سے شعبہ سے روایت ہے، فرمایا: ''جو آزاد کر دے ایک حصہ غلام کا تو وہ کل آزاد ہوگا اس کے مال میں سے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[راجع: ٣٧٧٢]

○ ○ ○ ○

(٤٣٣٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شَقِيْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)). [راجع: ٣٧٦٨]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے کسی غلام کا اس کا چھڑانا بھی اسی کے مال میں سے ہو اگر مال نہ ہو تو غلام سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر اس پر جبر نہ ہوگا۔''

(٤٣٣٤) عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ((ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)). [راجع: ٣٧٥١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٣٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَابِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. [ابوداود: ٣٩٥٨، ٣٩٥٩، ٣٩٦٠؛ ترمذی: ١٣٦٤؛ ابن ماجه: ٢٣٤٥]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے اپنے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس سوا ان کے اور کوئی مال نہ تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیاں کیں، بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام نکلا، وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپ ﷺ نے میت کے حق میں سخت لفظ فرمایا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایت میں وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہم ایسا پہلے جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے'' اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر رحمہ اللہ نے ایسی صورتوں میں قرعہ ڈالنے کے لیے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ثلث آزاد ہوگا اور یہ مذہب مردود ہے صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کا یہ مضمون کہ آپ ﷺ نے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شعبی اور نخعی اور شریح اور حسن نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اتفاق کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن مسیب رحمہ اللہ سے انتہیٰ مختصراً۔

(٤٣٣٦) عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ. [راجع: ٤٣٣٥]

وہی ہے جو اوپر گزرا ثقفی کی روایت ہے، کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٣٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ. [ابوداود: ٣٩٦١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ.

باب: مدبر کی بیع درست ہے۔

(٤٣٣٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه أَنَّ

مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ؓ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلَ.

[بخاری: ٦٧١٦، ٦٩٤٧]

آزاد ہے۔ جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد کیا، اپنے مرنے کے بعد اور اس کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا۔ یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس غلام کو کون خریدتا ہے مجھ سے؟'' نعیم بن عبداللہ ؓ نے اس کو آٹھ سو درہم کے بدلے خرید لیا اور آپ ﷺ نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا۔ عمرو بن دینار نے کہا وہ غلام قبطی تھا اور عبداللہ بن زبیر ؓ کی خلافت کے پہلے سال میں مرا۔

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: شافعی ؒ کا مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع اس کے مولیٰ کی موت سے پہلے درست اور امام ابوحنیفہ ؒ اور مالک ؒ کے نزدیک درست نہیں۔

(٤٣٣٩) عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَابِرٌ: فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِي اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؓ. [بخاری: ٢٢٣١؛ ترمذی: ١٢١٩؛ ابن ماجہ: ٢٥١٣]

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیچا تو نحام کے بیٹے نے اس کو خریدا، وہ غلام قبطی تھا اور عبداللہ بن زبیر ؓ کی خلافت کے پہلے سال مرا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: نحام کا بیٹا جو اس روایت میں مذکور ہے وہ غلط ہے اور صحیح نحام ہے اور نحام لقب ہے نعیم بن عبداللہ کا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا نحمہ سنا۔'' نحمہ آواز کو کہتے ہیں۔'' انتہیٰ۔

(٤٣٤٠) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

[راجع: ٢٣١٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٤١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ [بْنُ سَعِيدٍ] حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى- يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ- عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

مذکورہ بالا حدیث کی مزید اسناد مذکور ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ.

[بخاری: ۲۱۴۱، ۲۴۰۳]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

قسامہ، لڑائی، قصاص اور دیت کے مسائل

بَابُ الْقَسَامَةِ. باب: قسامت کا بیان۔

فائدہ۔ قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور محلہ والوں پر شبہ ہو تو ان کو جمع کر کے ان سے قسم لینا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یا مقتول کے وارثوں سے قسم لینا اور اس کا بیان آگے آتا ہے۔

(٤٣٤٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ. قَالَ يَحْيٰى: وَحَسِبْتُ قَالَ. وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَبِّرْ)) . الْكُبْرَ فِي السِّنِّ. فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ: ((أَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ؟)) . أَوْ قَاتِلَكُمْ. قَالُوْا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا؟)) قَالُوْا: وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰى عَقْلَهُ.

سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے، یحییٰ نے کہا: شاید بشیر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ ان دونوں نے کہا: عبداللہ بن سہل بن زید رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہ دونوں نکلے جب خیبر میں پہنچے، تو الگ الگ ہو گئے۔ پھر محیصہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو کسی نے مار کر ڈال دیا ہے۔ انہوں نے دفن کیا عبداللہ کو پھر آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل۔ عبدالرحمٰن سب میں چھوٹے تھے انہوں نے چاہا بات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو سن میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر۔“ (یعنی اس کو بات کرنے دے حالانکہ عبدالرحمٰن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعویٰ سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے تھے۔) عبدالرحمٰن چپ ہو رہا اور حویصہ اور محیصہ نے باتیں کیں، عبدالرحمٰن بھی ان کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو آپ ﷺ نے فرمایا ان تینوں سے ”تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو۔“ (یعنی قصاص یا دیت اور وارث تو صرف عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تھے لیکن آپ ﷺ نے تینوں کی طرف خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ قسم کھائیں) تینوں نے کہا: ہم کیونکر قسم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[بخاري: ٢٧٠٢، ٣١٧٣، ٦١٤٣، ٦٨٩٨، ٧١٩٢؛ ابوداود: ٤٥٢٠، ٤٥٢١، ٤٥٢٢، ٤٥٢٣؛ ترمذي: ١٤٢٢؛ نسائي: ٤٧٢٤، ٤٧٢٥، ٤٧٢٦، ٤٧٣٣؛ ابن ماجه: ٢٦٧٧]

کھائیں؟ خون کے وقت ہم نہ تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے۔'' انہوں نے کہا: ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے؟ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ حال دیکھا تو دیت دی۔ (اپنے پاس سے)۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: قسامت کے باب میں یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام علما نے سوا ایک جماعت کے جس نے قسامت کا انکار کیا ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے اس کی کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں مالک اور لیث اور اوزاعی رحمہم اللہ کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے اور شافعی رحمہ اللہ کا قول قدیم بھی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس سے قصاص نہ ہو گا صرف دیت لازم آئے گی اور شافعی رحمہ اللہ کا بھی صحیح قول یہی ہے اور اختلاف ہے کہ قسامت میں کون قسمیں کھائے تو مالک اور شافعی اور جمہور علما رحمہم اللہ کے نزدیک مقتول کے وارث پچاس قسمیں کھائیں گے اور وہ نہ کھائیں تو جن پر شبہ ہوا ان سے قسمیں لی جائیں اور اہل کوفہ کے نزدیک قسمیں ان ہی پر ہوں گی جو مدعیٰ علیہ ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس مقدمہ میں دیت دی اس لیے کہ وارث نے خود بھی حلف نہ کی اور نہ حلف لینے پر راضی ہوا اور یہ دیت آپ ﷺ نے تبرعاً دی۔ اس خیال سے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا خون ضائع نہ جائے اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے آپ ﷺ نے سو اونٹ دے دیے اور امام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف کرنا درست ہے (انتهٰى مختصرًا)

(٤٣٤٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَاللهِ ابْنَ سَهْلٍ رضي الله عنه انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُوْدَ فَجَاءَ أَخُوْهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ رضي الله عنهم إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيْهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) أَوْ قَالَ: ((لِيَبْدَإِ الْأَكْبَرُ)) فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ؟)) قَالُوْا: أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟ قَالَ: ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ [قَالَ] فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ: فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٣٤٢]

سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درخت میں جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مارے گئے۔ لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی یہودیوں نے مارا ہو گا) پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بھائی عبدالرحمٰن آیا۔ اور اس کے چچا کے بیٹے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہم یہ سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہیے۔'' پھر حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما نے حال بیان کیا عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھائیں کہ وہ قاتل ہے وہ اپنے گلے کی رسی دیدے گا (یعنی اپنے تئیں سپرد کر دے گا تمہارے قتل کے لیے) انہوں نے کہا: جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں دیکھا۔ ہم کیونکر قسم کھائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے تئیں پاک کریں گے۔'' انہوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ تو کافر ہیں۔ آخر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے دیت دی عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی۔ سہل نے کہا: میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدۃ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسامت سے قصاص بھی ہو سکتا ہے جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلے کی رسی سپرد کر دے گا۔ اور جن کے نزدیک قصاص نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کر دے گا دیت دینے کے لیے۔ واللہ اعلم

(٤٣٤٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ. [راجع: ٤٣٤٢]

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

(٤٣٤٥) عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [راجع: ٤٣٤٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٤٦) عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ رضی اللہ عنہم فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ؟)) أَوْ صَاحِبَكُمْ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَاشَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ؟)) فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ. [راجع: ٤٣٤٢]

بشیر بن یسار سے روایت ہے، عبداللہ بن سہل بن زید انصاری اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری رضی اللہ عنہما جو بنی حارثہ میں سے تھے خیبر کو گئے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا۔ اور یہودی وہاں رہتے تھے پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو تو عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مارے گئے اور ایک حوض میں ان کی نعش ملی۔ محیصہ رضی اللہ عنہ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور عبدالرحمٰن بن سہل مقتول کا بھائی اور محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم (چچازاد بھائی) ان تینوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حال بیان کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جن کو حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اس نے پایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو۔'' انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم وہاں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر یہود اپنے تئیں صاف کر لیں گے تمہارے الزام سے پچاس قسمیں کھا کر۔'' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم کیونکر قبول کریں گے قسمیں کافروں کی۔ آخر بشیر نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کی دیت اپنے پاس سے دی۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٤٧) عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُاللّٰهِ

وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ سہل نے یہ کہا: مجھ کو ایک اونٹنی نے ان اونٹنیوں میں سے لات ماری باڑے میں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ. [راجع: ٤٣٤٢]

○ ○ ○ ○

(٤٣٤٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. [راجع: ٤٣٤٢]

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، چندلوگ ان کی قوم میں سے خیبر کو گئے وہاں الگ الگ ہو گئے پھر ایک ان میں سے مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جانا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون ضائع ہونا تو سو اونٹ دیئے صدقے کے اونٹوں میں سے دیت کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٤٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللهِ! قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا: وَاللهِ! مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ ﷺ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ ((كَبِّرْ كَبِّرْ)) يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ؟)) فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللهِ! مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ: ((أَتَحْلِفُونَ

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما دونوں خیبر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جوان پر آئی تو محیصہ سے کسی نے کہا: عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے۔ وہ یہود کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: قسم اللہ کی تم نے اس کو مارا ہے۔ یہودیوں نے کہا: قسم اللہ کی ہم نے اس کو نہیں مارا۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا پھر محیصہ رضی اللہ عنہ اور ان کا بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ جو اس سے بڑا تھا اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ تینوں آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کرنا چاہی وہی خیبر کو گیا تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا محیصہ رضی اللہ عنہ سے ''بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے۔'' پھر حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی بعد اس کے محیصہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں۔'' پھر جناب نے یہود کو لکھا اس بارے میں۔ انہوں نے جواب میں لکھا، قسم اللہ کی! ہم نے نہیں مارا اس کو تب جناب رسول اللہ ﷺ نے حویصہ محیصہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو۔'' انہوں نے کہا: نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ؟)) قَالُوْا: لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهُ نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

[راجع: ٤٣٤٢]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہود قسم کھائیں گے تمہارے لیے۔'' انہوں نے کہا: وہ مسلمان نہیں ہیں ان کی قسم کا کیا اعتبار، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سو اونٹ ان کے پاس بھیجے یہاں تک کہ ان کے گھر میں گئے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٥٠) عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَاكَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

[نسائی: ٤٧٢١، ٤٧٢٢، ٤٧٢٣]

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسامت کو اسی طور پر باقی رکھا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: قسامت سات صورتوں میں ہوگی ایک تو یہ کہ مقتول مرتے وقت کہہ جائے کہ مجھ کو فلاں نے مارا یا زخمی کیا ہے اگر چہ اس پر نشان نہ ہو اور یہ قول مالک رحمہ اللہ اور لیث رحمہ اللہ کا ہے۔ دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں کی جو عادل نہیں ہیں مالک اور لیث اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک۔ تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دیں کہ فلاں نے زخمی کیا ہے۔ پھر چند روز زخم کے بعد جی کر مر جائے لیکن اچھا نہ ہوگیا ہو۔ مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہے۔ چوتھی یہ کہ مقتول متہم کے پاس ملے یا اس سے قریب یا متہم ادھر سے آرہا ہو، اس کے پاس آلۂ قتل ہو یا اس پر نشان ہو خون وغیرہ کا اور درندے کا وہاں گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہوں اور وہ مارا گیا ہو اس صورت میں مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک قسامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ دو گروہ لڑیں پھر ان میں سے ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک اور امام مالک رحمہ اللہ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس گروہ کا ہو اس کی دیت دوسرے گروہ والوں پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا نہ ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہوگی۔ چھٹی یہ کہ ازدحام اور ہجوم میں کوئی مرا ہوا ملے شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ ہدر ہے۔ اور ثوری رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔ ساتویں یہ کہ مقتول کی نعش کسی محلہ یا قبیلہ یا مسجد میں کسی محلہ والوں کی ملے تو امام مالک اور لیث اور شافعی اور احمد اور داؤد رحمہ اللہ کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ خون ہدر ہوگا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے محلہ میں ڈال دیتا ہے تاکہ وہ پکڑے جائیں۔ مگر شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جب نعش اس کے دشمنوں کے محلے میں ملے تو جیسے خیبر کا قصہ ہے کہ انصاری اور یہود میں عداوت تھی تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت میں ہے کہ نعش کسی محلے یا گاؤں میں ملے اور اس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں۔ اگر نعش مسجد میں ملے تو اہل محلہ کو حلف دیں گے اور دیت بیت المال میں سے دی جائے گی یہ جب ہے کہ محلہ والوں پر دعویٰ کیا جائے اور اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا کہ جب محلہ میں نعش ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اس پر مار کا نشان نہ ہو۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٣٥١) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ.

[راجع: ٤٣٥٠]

ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسامت کا حکم کیا درمیان انصاری کے ایک مقتول پر کہ جس کے قتل کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا یہود پر۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٥٢) عَنْ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بَابُ حُكْمِ الْمُحَارِبِيْنَ وَ الْمُرْتَدِّيْنَ.

باب: لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم۔

(٤٣٥٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا)) فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا ثُمَّ مَالُوْا عَلَى الرُّعَاءِ فَقَتَلُوْهُمْ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَسَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَرِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا.

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، کچھ لوگ عرینہ کے (ایک قبیلہ ہے) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور ان کو وہاں کی ہوا موافق نہ آئی۔ استسقاء ہو گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارا جی چاہے تو صدقے کے اونٹوں میں جاؤ۔ (جو شہر سے باہر رہتے تھے جنگل میں) اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔“ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اچھے ہو گئے پھر جھکے چرواہوں پر (جو مسلمان تھے)۔ اور ان کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو بھگا لے گئے یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ ﷺ نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا وہ لائے گئے تب آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں یا آنکھیں پھوڑیں اور میدان میں ان کو ڈال دیا وہ مر گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مالک ؒ اور احمد ؒ کے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جو جانور حلال ہے اس کا پیشاب اور گوبر پاک ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ دوا کے لیے حکم دیا اور دوا کے واسطے ہر ایک نجاست کا استعمال درست ہے سوا خمر اور مسکرات کے (انتهى ما قال النووی ؒ) یہ حدیث محاربین اور مرتدین کی سزا میں اصل ہے اور موافق ہے اس آیت کے ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ اخیر تک اور اختلاف کیا ہے علما نے اس بات میں تو امام مالک ؒ کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان سزاؤں میں جو آیت میں مذکور ہیں (قتل کرنا، سولی دینا، ہاتھ پاؤں کاٹنا، قید کرنا) جو سزا چاہے دے مگر قتل کی صورت میں اس کا قتل ضروری ہے اور ابوحنیفہ ؒ اور ابومصعب ؒ کے نزدیک ہر صورت میں امام کو اختیار ہے اور امام شافعی ؒ اور باقی علما کے نزدیک اگر محاربین نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لیا تو وہ قتل کیے جائیں گے اور قتل بھی کیا اور مال بھی لیا تو قتل کیے جائیں گے اور سولی دیے جائیں گے اور جو صرف مال لیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور جو صرف ڈرایا اور دھمکایا تو ان کو جلا کر سزا دیں گے اور نفی سے یہی مراد ہے اور یہ محاربہ عام شہر میں ہو یا جنگل میں اور ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک شہر میں یہ حکم نہ ہو گا اور علما نے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ مثلہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعض نے کہا: منسوخ نہیں اور آپ ﷺ نے قصاصا ایسا کیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ (نووی ؒ)

(٤٣٥٤) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعُوْهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْاَرْضَ وَسَقُمَتْ اَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا؟)) فَقَالُوْا: بَلٰى فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا

انس ؓ سے روایت ہے، آٹھ آدمی عکل (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے بیعت کی اسلام پر، پھر ان کو ہوا نا موافق ہوئی اور ان کے بدن بیمار ہو گئے۔ انہوں نے شکوہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ، اونٹوں میں وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔“ انہوں نے کہا: اچھا۔ پھر وہ نکلے اور اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُدْرِكُوْا فَجِيْءَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسُمِّرَ اَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نُبِذُوْا فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا: وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِيْ رِوَايَتِهٖ: وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ: وَسُمِّرَتْ اَعْيُنُهُمْ. [بخاري: ٢٣٣، ٣٠١٨، ٤١٩٣، ٤٦١٠، ٦٨٠٢، ٦٨٠٣، ٦٨٠٤، ٦٨٠٥، ٦٨٩٩؛ ابوداود: ٤٣٦٤، ٤٣٦٥، ٤٣٦٦؛ نسائی: ٤٠٣٢، ٤٠٣٧، ٤٠٣٨، ٤٠٣٩]

اچھے ہو گئے۔ انہوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ لے لیے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے دوڑ بھیجی، وہ گرفتار ہو کر لائے گئے آپ ﷺ نے حکم کیا تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، آنکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں۔ پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٥٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْمٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْعُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ وَقَالَ: وَسُمِّرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ. [راجع: ٤٣٥٤]

وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈال دیئے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسا حکم کیا تھا یا ان کو پانی دینے سے منع کیا تھا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگے تو اس کو پانی دیا جائے اور اس کو دو طرح کے عذاب نہ دیں گے ایک پیاس کا اور دوسرے گردن مارنے کا۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے چرواہوں کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے، اب ان کی کوئی خاطر نہ رہی، نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی۔ اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتھ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اس مرتد کو نہ دے جو پیاس سے مر رہا ہو۔ البتہ اگر ذمی کافر یا جانور ہو تو اس کو پانی پلانا واجب ہے اور وضو کرنا ایسے وقت میں درست نہیں۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٣٥٦) عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَقَالَ عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ: اِيَّايَ حَدَّثَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھا تھا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا: قسامت میں کیا کہتے ہو؟ عنبسہ نے کہا: ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ایسی ایسی۔ میں نے کہا: مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ ابوقلابہ نے کہا: جب میں نے حدیث کو تمام کیا تو عنبسہ نے سبحان اللہ کہا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْ قِلَابَةَ: فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ: فَقُلْتُ: أَتَتَّهِمُنِيْ يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا هٰكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضی اللہ عنہ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيْكُمْ هٰذَا أَوْ مِثْلُ هٰذَا. [راجع: ٤٣٤٦]

میں نے کہا: کیا میرے اوپر تہمت کرتے ہو (جھوٹ کی)۔ تو عنبسہ نے کہا: نہیں ہم سے بھی انس رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی حدیث بیان کی۔ اے ملک شام والو! تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص رہے (یعنی ابو قلابہ کے حفظ اور یاد کی تعریف کی)۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٥٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ: وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ. [راجع: ٤٣٥٤]

وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو داغ نہیں دیا۔ (کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہیں اور وہاں اس کی ضرورت نہ تھی)۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٥٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَفَرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُوْمُ ـ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ـ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ: وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيْبٌ مِنْ عِشْرِيْنَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ أَثَرَهُمْ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرینہ سے چند لوگ آئے وہ مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ میں، اس وقت موم یعنی برسام کی بیماری پھیلی۔ (نووی رحمہ اللہ نے کہا: برسام عقل کا فتور ہے یا ورم سر کا یا ورم سینہ کا۔ بحرالجواہر میں ہے برسام ورم ہے اس پردے کا جو جگر اور معدے کے بیچ میں ہے) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح، اتنا زیادہ کیا کہ آپ انصار کے بیس نوجوانوں کے قریب تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے پیچھے دوڑایا اور ایک پہچاننے والے کو بھی ساتھ کیا۔ جو ان کے قدموں کے نشان پہچانے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٣٥٩) عَنْ أَنَسٍ وَفِي حَدِيْثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ وَفِي حَدِيْثِ سَعِيْدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاری: ٣٠٦٤، ٤٠٩٠، ٥٧٢٧، ٥٦٨٦؛ نسائی: ٣٠٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٦٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْيُنَ أُولٰئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوْا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ. [ترمذی: ٧٣؛ نسائی: ٤٠٥٤]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں اس لیے کہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

فائدہ: پس یہ سزا سختی اور بے رحمی نہیں بلکہ عین عدل اور انصاف ہے۔ اگر بدمعاشوں اور ڈاکوؤں پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی ہے خلق اللہ پر۔

نکوئی باہداں کردن چناں ست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بَابُ ثُبُوْتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ.

باب: پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے۔

(٤٣٦١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ: فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا: ((أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟)) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [بخاری: ٥٢٩٥، ٦٨٧٧، ٦٨٧٩؛ ابوداود: ٤٥٢٩؛ نسائی: ٤٧٩٣؛ ابن ماجہ: ٢٦٦٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مارا، چند چاندی کے ٹکڑوں کے لیے تو پتھر سے اس کو مارا۔ وہ لائی گئی رسول اللہ ﷺ کے پاس، اس میں کچھ جان باقی تھی، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟'' اس نے اشارہ کیا سر سے نہیں۔ پھر فرمایا: ''فلانے نے مارا ہے؟'' اس نے اشارہ کیا سر سے نہیں پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا: ہاں اور اشارہ کیا اپنے سر سے (آپ ﷺ نے اس یہودی کو بلوایا، اس نے اقرار کیا) تب آپ ﷺ نے اس کو قتل کیا، دو پتھروں سے کچل کر۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٦٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ إِدْرِيْسَ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [راجع: ٤٣٦١]

وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا سر کچلا دو پتھروں کے بیچ میں۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٦٣) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلِيْبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ. [ابوداود: ٤٥٢٨؛ نسائی: ٤٠٥٥، ٤٠٥٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو قتل کیا، کچھ زیور کے لیے جو پہنے تھی پھر اس کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا، بعد اس کے وہ پکڑا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم کیا اس کو پتھر مارنے کا مرنے تک وہ پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٦٤) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٣٦٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوْهَا مَنْ صَنَعَ هٰذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰى ذَكَرُوا الْيَهُوْدِيَّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک لونڈی کا سر کچلا ہوا ملا، دو پتھروں میں۔ اس سے پوچھا: کس نے تجھے کچلا۔ فلاں نے؟ یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارہ کیا اپنے سر سے۔ وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا تب رسول اللہ ﷺ نے حکم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَاَقَرَّ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرَضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ . [بخاری: ٢٤١٣، ٢٧٤٦، ٦٨٧٦، ٦٨٨٤؛ ابوداود: ٤٥٢٧؛ ترمذی: ٤٧٥٦؛ ابن ماجه: ٢٦٦٥]

دیا اس کا سر کچلنے کے لیے پتھر سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور اس پر اجماع ہے۔ دوسری یہ کہ عمداً جو قتل کرے اس کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مارا ہے اگر تلوار سے مارا ہے تو تلوار سے ماریں گے۔ اور جو لکڑی یا پتھر سے مارا ہے تو لکڑی یا پتھر سے ماریں گے۔ اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔ تیسری یہ کہ بھاری چیز سے مارنا بھی قتل عمد ہے جیسے پتھر یا موٹی لکڑی سے اور اس میں قصاص ہے شافعی اور احمد اور مالک اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قصاص اسی صورت میں ہے جب دھار دار چیز سے مارے لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی یا اس آلہ سے جو قتل کے لیے بنا ہے جیسے گوپھن وغیرہ یا انگار میں ڈالنے سے اور اگر اس آلہ سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہیں بنا ہے جیسے چھوٹی لکڑی یا کوڑا یا طمانچہ یا غلیل وغیرہ سے لیکن عمداً مارے تو وہ بھی قتل عمد ہے اور مالک رحمہ اللہ اور لیث رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں قصاص واجب ہوگا۔ اور شافعی اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابوثور رحمہم اللہ کے نزدیک اس میں قصاص نہ ہوگا۔ چوتھی یہ کہ مسلمان کو جو مارے اس پر قصاص ہے۔ پانچویں یہ کہ مجروح کا بیان سننا اور اس سے پوچھنا تاکہ قتل کا پتہ معلوم ہو اور اس کی گرفتاری کی جائے پھر اگر وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہو گیا۔ اور جو انکار کرے تو اس کو قسم کھانا چاہیے اگر قسم کھا لے تو بری ہو جائے گا۔ اور صرف مجروح کے کہنے سے اس پر خون ثابت نہ ہوگا۔ یہی اکثر علما کا قول ہے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ثابت ہو جائے گا اس حدیث کی دلیل سے اور یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی حدیث میں دوسری روایت میں ہے کہ اس یہودی نے اقرار کیا تھا۔ (انتھی ما قال النووی رحمہ اللہ)

بَابُ الصَّائِلِ عَلٰى نَفْسِ الْاِنْسَانِ اَوْ عُضْوِهٖ اِذَا دَفَعَهُ الْمَصُوْلُ عَلَيْهِ فَاَتْلَفَ نَفْسَهٗ اَوْ عُضْوَهٗ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ.

باب: جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیاری جرم نہیں ہے)۔

(٤٣٦٦) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ اَوِ ابْنُ اُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فَمِهٖ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اَيَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ لَا دِيَةَ لَهٗ)) . [بخاری: ٦٨٩٢؛ ترمذی: ١٤١٦؛ نسائی: ٤٧٧٣، ٤٧٧٤؛ ابن ماجه: ٢٦٥٧]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یعلیٰ بن منیہ یا یعلیٰ بن امیہ ایک شخص سے لڑے، پھر ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانت سے دبایا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے منہ سے، اس کے دانت نکل پڑے، پھر دونوں لڑتے جھگڑتے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے۔ دیت نہیں ملے گی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: جس کے دانت نکل پڑے وہ یعلیٰ تھا یا اس کا نوکر، بہرحال اس نے دیت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے دیت نہیں دلائی کیونکہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ بچایا اور ہاتھ بچانے کا حق از روئے حفاظت خود اختیاری اس کو حاصل تھا، پھر اس حق کے حاصل ہونے پر دوسرے کے نقصان کا تاوان لازم نہ آئے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٣٦٧) عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
[بخاري: ٢٢٦٥، ٢٩٧٣، ٤٤١٧، ٦٨٩٣؛ ابوداود: ٤٥٨٤؛ نسائي: ٤٧٨٠، ٤٧٨١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٦٨) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ: ((أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ؟)). [راجع: ٤٣٦٦]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے ہاتھ گھسیٹا، دوسرے کے دانت نکل پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا: ''تو چاہتا تھا کہ اس کا گوشت کھالے۔''

(٤٣٦٩) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى اَنَّ اَجِيرًا لِيَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ: ((أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟)). [راجع: ٤٣٦٧]

صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یعلیٰ بن منیہ کے ایک نوکر نے (جھگڑا کیا ایک شخص سے) دوسرے نے اس کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا تو دوسرے کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا: ''تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ چباڈالے جیسے اونٹ چبالیتا ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٣٧٠) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَأْمُرُنِي؟ تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتّٰى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا)). [نسائي: ٤٧٧٢]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا، اس کے دانت نکل پڑے، جس کے دانت نکل آئے تھے، اس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا چاہتا ہے؟ کیا یہ چاہتا ہے میں اس کو حکم دوں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چباڈالے اس طرح جیسے اونٹ چباتا ہے اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر گھسیٹ'' (یعنی اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص ہوسکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اس کے دانت بھی ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہوگا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٣٧١) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ)). [راجع: ٤٣٦٧]

اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٧٢) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بھروسے کا عمل ہے میرا تو میرا ایک نوکر تھا، وہ ایک شخص سے لڑا۔ اور دونوں میں سے ایک نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِيْ أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ. قَالَ: لَقَدْ أَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ. فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ.

[راجع: ٤٣٦٧]

دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے کہا: مجھ سے صفوان بن یعلیٰ نے بیان کیا تھا۔ کس نے کس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ پھر جس کا ہاتھ کاٹا تھا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا کاٹنے والے کے منہ سے، اس کا ایک دانت گر پڑا۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے اس کے دانت کو لغو کر دیا (یعنی اس کی دیت نہیں دلائی)۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٧٣) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٤٣٦٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا فِيْ مَعْنَاهَا.

باب: دانتوں میں قصاص کا بیان۔

(٤٣٧٤) عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ)) فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيْعِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ؟ وَاللّٰهِ! لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! يَا أُمَّ الرَّبِيْعِ! الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ)) قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ! لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ: فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ)). [نسائی: ٤٧٦٩]

حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ام حارثہ ؓ ربیع کی بہن نے (جو حضرت انس ؓ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کیا۔ (اس کا دانت توڑ ڈالا) پھر انہوں نے جھگڑا کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قصاص لیا جائے گا۔ قصاص لیا جائے گا۔'' ام ربیع نے کہا: یا رسول اللہ! کیا فلانے سے قصاص لیا جائے گا؟ (یعنی ام حارثہ سے) اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہ لیا جائے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اے ام ربیع! اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا۔'' اُم ربیع نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پھر اُم ربیع بھی کہتی رہی۔ یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے کنبے والے دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کرے گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ بخاری میں ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تھی اور قسم انس بن النضر ؓ نے کھائی تھی اور ام ربیع نے جو قسم کھائی اس سے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ ﷺ سفارش کریں مجروح کے کنبے والوں سے اور ان کو دیت پر راضی کریں اور قسم کھائی اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سچا کر دیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا۔ نفس اور مادون النفس دونوں میں۔ اور جمہور کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک نفس میں قصاص ہوگا۔ اور مادون النفس میں نہ ہوگا۔ اور بعض کے نزدیک مطلق قصاص نہ ہوگا۔ (نووی ؒ مختصراً)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ.

باب: مسلمانوں کا قتل کب درست ہے۔

(٤٣٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدَیٰ ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). [بخاري: ٦٨٧٨؛ ابو داود: ٤٣٥٢؛ ترمذي: ١٤٠٢؛ نسائي: ٤٠٢٧، ٤٧٣٥؛ ابن ماجه: ٢٥٣٤]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں، مارنا درست نہیں مگر تین میں سے کسی ایک بات پر یا اس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے، یا جان کے بدلے جان (یعنی کسی کا خون کرے) یا جو اپنے دین سے پھر جائے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے حنفیوں نے استدلال کیا ہے مسلمان ذمی کافر کے بدلے مارا جائے گا اور آزاد غلام کے بدلے۔ مگر جمہور علما اس کے خلاف ہیں جیسے مالک اور شافعی اور احمد اور لیث رحمہم اللہ اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دین سے پھر جائے۔'' تو شامل ہے ہر ایک مرتد کو۔ پھر وہ قتل کیا جائے گا۔ اگر توبہ نہ کرے اور شامل ہے اس کو جو بدعت یا بغاوت اختیار کر کے مسلمانوں کی جماعت سے نکل جائے جیسے خوارج وغیرہ واللہ اعلم۔

(٤٣٧٦) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٣٧٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٧٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ: التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ـ اَوِ الْجَمَاعَةَ ـ شَكَّ فِيْهِ اَحْمَدُ ـ وَالثَّيِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ)). [راجع: ٤٣٧٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ ہم کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس کا بھیجا ہوا ہوں۔ مگر تین شخصوں کا ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ دوسری یہ کہ جس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے۔ تیسری جان بدلے جان کے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٣٧٨) عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ ((وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ)). [راجع: ٤٠٢٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ اِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

باب: جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کے گناہ کا بیان۔

(٤٣٧٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)). [بخاري: ٣٣٣٥، ٦٨٦٧، ٧٣٢١؛ ترمذي: ٢٦٧٣؛

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ کا) کیونکہ اس نے اول قتل کی راہ نکالی۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نسائی: ۳۹۹۶؛ ابن ماجہ: ۲۶۱۶]

○ ○ ○ ○

فائدہ قابیل نے اپنے بھائی کو ناحق مارا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد میں سے یعنی جو کوئی بری بات نکالے اس کو قیامت تک گناہ ہوتا جائے گا۔ اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ نکالنے والے پر پڑے گا اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا ڈالے اس کو قیامت تک ثواب ہوتا رہے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا نیکی نکالنے والے کو بھی ثواب ملے گا اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح میں موجود ہے۔ (انتہیٰ)

(٤٣٨٠) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ ((لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ)) لَمْ يَذْكُرَا: أَوَّلَ. [راجع: ٤٣٧٩]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

باب: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔

(٤٣٨١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ)). [بخاري: ٦٥٣٣، ٦٨٦٤؛ ترمذي: ١٣٩٦، ١٣٩٧؛ نسائي: ٤٠٠٣، ٤٠٠٤، ٤٠٠٥، ٤٠٠٧؛ ابن ماجه: ٢٦١٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سب سے پہلے رہے گی اور خون حقوق العباد میں۔

(٤٣٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ ((يُقْضٰى)) وَبَعْضُهُمْ قَالَ: ((يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ)). [راجع: ٤٣٨١]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے بعض نے ''یُقْضٰی'' کے بجائے ''یُحْکَمُ'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ.

باب: خون اور عزت اور مال کا حق کیسا سخت ہے۔

(٤٣٨٣) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اس دن تھا، جب اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تھے، برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں۔ (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں) تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں، ذیقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور چوتھا رجب، مضر کا مہینہ جو جمادی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ: ((اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: ((فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ: ((اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟)) قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: ((فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ: ((اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ۔ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالَ ابْنُ حَبِيْبٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ((وَرَجَبُ مُضَرَ)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ: ((فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ)).

[بخاری: ٦٧، ١٠٥، ١٧٤١، ٣١٩٧، ٤٤٠٦، ٤٦٦٢، ٥٥٥٠، ٧٠٧٨، ٧٤٤٧]

الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہے۔'' بعد اس کے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ ﷺ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں۔'' ہم نے عرض کیا: ذی الحجہ کا مہینہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کونسا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ پھر چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ ﷺ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ شہر نہیں ہے؟'' (یعنی مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کونسا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ ﷺ اس کا اور کوئی نام رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ یوم النحر نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک یہ یوم النحر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (عزتیں) حرام ہیں تم پر جیسے یہ دن حرام ہے، اس شہر میں، اس مہینے میں (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان، عزت، دولت بھی حرام ہے اس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہیں) اور قریب تم ملو گے اپنے پروردگار سے وہ پوچھے گا تمہارے عملوں کو پھر مت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنی آپس میں لڑو) اور ایک دوسرے کو مارو۔ (یہ حضور ﷺ کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبیٰ کو الگ تباہ کیا) جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جس کو پہنچائے گا زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا۔ اس وقت سننے والے سے۔'' پھر فرمایا: ''دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی ہے۔ سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے، جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کو محرم کر دیتے اس طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو گول مول کر ڈالا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا تھا۔ جس سال جناب رسول اللہ ﷺ نے اخیر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی۔ تب حضور ﷺ نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمیوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے اور یہ جو فرمایا: ''مضر کا رجب'' تو مضر ایک قوم ہے عرب میں ان کا رجب بھی تھا جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے ان کے مقابل دوسری قوم تھی ربیعہ وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ رجب وہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہیں۔'' اور بعض نے کہا: مضر بہ نسبت اور قوموں کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اس لیے رجب ان کی طرف منسوب ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

(٤٣٨٤) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَاَخَذَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ فَقَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ اَیَّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوَى اسْمِهٖ فَقَالَ: ((اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((اَلَيْسَ بِذِی الْحِجَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوَى اسْمِهٖ قَالَ: ((اَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) قَالَ: ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

[ترمذی: ١٥٢٠، نسائی: ٤٤٠١]

ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب یوم النحر ہوا تو آپ ﷺ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھامی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟'' انہوں نے کہا: اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ ﷺ اس دن کا کوئی اور نام لیں گے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: بے شک یہ یوم النحر ہے، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: بیشک یہ ذی الحجہ ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کونسا شہر ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ ﷺ اس کا اور کوئی نام لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ شہر نہیں ہے؟'' (یعنی مکہ' عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا: بیشک شہر ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے۔'' پھر آپ ﷺ متوجہ ہوئے دو مینڈھوں کی طرف جو چت کبرے تھے اور ذبح کیا ان کو اور ایک گلہ کی طرف بکریوں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں۔

(٤٣٨٥) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ ذَاكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ: وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهِ. أَوْقَالَ: بِخِطَامِهِ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ. [راجع: ٤٣٨٤]

چند الفاظ کے فرق سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٤٣٨٦) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((اَیُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا یوم النحر کو تو فرمایا: ''یہ کونسا دن ہے؟'' اور بیان کیا اسی حدیث کو جیسا اوپر گزر امگر اس میں عزتوں کا ذکر نہیں ہے نہ دو مینڈھوں کے کاٹنے کا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ: ((وَأَعْرَاضَكُمْ)) وَلَا يَذْكُرُ: ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: ((كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِ كُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلَىٰ يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَاهَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ)). [راجع: ٤٣٨٣]

اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہ ہے کہ ''جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں اس دن تک جب ملو گے اپنے پروردگار سے آگاہ رہو میں نے پہنچا دیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کے حکم کو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ تو گواہ رہ۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِيْنِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ.

باب: قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالہ کر دیں گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے۔

(٤٣٨٧) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ؓ حَدَّثَهُ قَالَ: إِنِّيْ لَقَاعِدٌ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا قَتَلَ أَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَتَلْتَهُ؟)) فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْلَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ: نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ: ((كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ فَأَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَىٰ قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَّكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَّفْسِكَ؟)) قَالَ: مَالِيْ مَالٌ إِلَّا كِسَائِيْ وَفَأْسِيْ قَالَ: ((فَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ؟)) قَالَ: أَنَا أَهْوَنُ عَلَىٰ قَوْمِيْ مِنْ ذَاكَ فَرَمٰى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ: ((دُوْنَكَ صَاحِبَكَ)) فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ)) فَرَجَعَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! [إِنَّهُ] بَلَغَنِيْ أَنَّكَ قُلْتَ: ((إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ)) وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا تُرِيْدُ أَنْ يَبُوْءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ؟)) قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔ لَعَلَّهُ قَالَ۔ بَلٰى قَالَ: ((فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ)) قَالَ:

علقمہ بن وائل سے روایت ہے ان کے باپ نے کہا: میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا دوسرے کو کھینچتا ہوا تسمہ سے اور کہنے لگا: اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے اس کو قتل کر دیا ہے؟'' بولا: اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لاتا تب وہ شخص بولا: بیشک میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے کیونکر قتل کیا؟'' وہ بولا: میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے اتنے میں اس نے مجھ کو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری وہ مر گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے میں دے؟'' وہ بولا: میرے پاس کچھ نہیں سوا اس کملی اور کلہاڑی کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑائیں گے؟'' اس نے کہا: میری اتنی قدر نہیں ہے ان کے پاس، تب وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا وہ لے کر چلا جب پیٹھ موڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو اس کے برابر ہی رہے گا۔'' (یعنی نہ اس کو کوئی درجہ ملے گا نہ اس کو کوئی مرتبہ حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لیا) یہ سن کر وہ لوٹا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے خبر پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں اس کو قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پکڑا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَرَمٰى بِنِسْعَتِهٖ وَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ . [ابوداود: ٤٤٩٩، ٤٥٠١]

سمیٹ لے۔'' وہ بولا: ایسا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: اگر ایسا ہے تو خیر اور اس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اتنی باتیں نکلتی ہیں مجرموں کو باندھنا، ان کو حاضر کرنا حاکم کے سامنے، مدعی سے مدعا علیہ سے پہلے جواب دعویٰ لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کیلئے معافی کا درست ہونا، مقدمہ رجوع ہونے کے بعد بھی دیت کا جائز ہونا قتل عمد میں اقرار کا صحیح ہونا قتل میں۔ قاتل کو قصاص کیلئے مقتول کے وارث کے سپرد کرنا۔

(٤٣٨٨) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُوْلِ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهٖ وَفِيْ عُنُقِهٖ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) قَالَ: فَاَتٰى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهٗ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَشْوَعَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِنَّمَا سَاَلَهٗ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ فَاَبٰى . [راجع: ٤٣٨٧]

علقمہ بن وائل سے روایت ہے، اس نے سنا اپنے باپ سے، کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو آپ ﷺ نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کی اور اس کے گلے میں ایک تسمہ تھا جس کو وہ کھینچ رہا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔'' ایک شخص اس سے جا کر ملا اور جو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا وہ بیان کیا اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسماعیل بن سالم نے کہا: میں نے یہ حبیب بن ابی ثابت سے بیان کیا انہوں نے کہا: مجھ سے ابن اشوع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تھا معاف کرنے کو لیکن اس نے انکار کیا۔

فائدہ۔ مراد یہ قاتل اور مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جو آپس میں ہتھیار لے کر ایک دوسرے کو مارنے کے لئے اٹھیں اور اس موقع پر اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے تئیں بھی اس میں داخل سمجھے اور معاف کر دینے پر راضی ہو جائے جیسے پہلی حدیث میں فرمایا: ''کہ اگر قتل کرے گا تو وہ اس کے مثل ہوگا۔'' جس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ بھی اس کی طرح جہنم میں جائے گا حالانکہ یہ مقصود نہیں کیونکہ وہ تو آپ ﷺ کے حکم سے اپنے حق کیلئے مارتا تھا عربی میں ایسے کلام کو تعریض کہتے ہیں اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیاء علیہم السلام پر کذب محال ہے بلکہ علماء نے کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعریض مستحب ہے مثلاً خون کرنے والا ہو اور یہ مسئلہ پوچھے کہ خونی کی توبہ درست ہے وہ اس کے جواب میں یوں کہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہیں اگر چہ مفتی کے نزدیک ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کا یہ قول صحیح نہ ہو۔ (مختصر از نووی رحمہ اللہ)

بَابُ دِيَةِ الْجَنِيْنِ وَوُجُوْبِ الدِّيَةِ فِيْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَشِبْهِ الْعَمَدِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْجَانِيْ .

باب: پیٹ کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان۔

(٤٣٨٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ . [بخاري: ٥٧٥٩، ٦٩٠٤ نسائي: ٤٨٣٣]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا، اس کا بچہ گر پڑا، تب جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا ایک غلام یا لونڈی دینے کا۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ۔ خواہ بچہ ہو یا بچی، نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مر جائے تو اس میں پوری دیت واجب ہوگی یعنی سو اونٹ مرد کے لیے اور پچاس عورت کیلئے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی نہ مجرم کی ذات پر یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا اور مالک رحمہ اللہ اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم کی ذات پر ہوگی اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کفارہ نہ ہوگا۔ (انتھی نووی رحمہ اللہ)

(٤٣٩٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا. [بخاری: ٦٧٤٠، ٥٧٦٠، ٦٩٠٩؛ ابوداود: ٤٥٧٧؛ ترمذی: ٢١١١؛ نسائی: ٤٨٣٢]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کے لیے غلام دینے کا حکم ہوا وہ مر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کنبے والوں پر ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٣٩١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ)) مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ . [بخاری: ٦٩١٠؛ ابوداود: ٤٥٧٦؛ نسائی: ٤٨٣٣]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دو عورتیں ہذیل (ایک قبیلہ ہے) کی لڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا۔ وہ بھی مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے دیں اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں۔ حمل بن نابغہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم کیونکر تاوان دیں اس کا، جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بولا، نہ چلایا، یہ تو گیا آیا (یعنی لغو ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔'' ایسی قافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت میں ہے کہ ڈیرے کی لکڑی سے مارا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے جس سے اکثر آدمی نہیں مرتا وہی شبہ عمد ہے اس میں کنبے والوں پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا نہ اس کی ذات پر دیت آتی ہے امام شافعی اور جمہور علما رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔
علما نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی برائی کی دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس نے حکم شرع کے باطل کرنے کیلئے ایسی تقریر کی، دوسری یہ کہ تقریر میں تکلف کیا اور بناوٹ کی اور اس قسم کا سجع مذموم ہے نہ وہ سجع جو احادیث میں وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو۔

(٤٣٩٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا اور جو وارث اس کے ساتھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ نَعْقِلُ؟ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ. [ابوداود: ٤٥٦٨، ٤٥٦٩؛ ترمذی: ١٤١١؛ نسائی: ٤٨٣٦، ٤٨٣٧، ٤٨٣٨، ٤٨٣٩، ٤٨٤٠، ٤٨٤١، ٤٨٤٢]

ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابغہ کا بلکہ یہ ہے کسی نے کہا: ہم کیونکر دیت دیں ایسے کی جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا تو گیا آیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٩٣) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لَحْيَانِيَّةٌ قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْعَاقِلَةِ وَغُرَّةً لِّمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ: أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَّا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟)) قَالَ: وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت نے اپنی سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی مرگئی، ان میں سے ایک بنی لحیان کی عورت تھی جناب رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی اور پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام مقرر کی ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا: ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ چلایا ایسا گیا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بدویوں کی طرح قافیہ دار عبارت بولتا ہے اور واجب کیا ان پر دیت کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٣٩٤) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأُتِيَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا: أَنَدِي مَنْ لَّا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ؟ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ: ((سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟)). [راجع: ٤٣٨٥]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا، پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے۔'' مقتولہ پیٹ سے تھی آپ ﷺ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام دلایا قاتلہ کے کنبے والوں میں سے۔ ایک شخص بولا: ہم کیونکر دیت دیں اس کی جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ رویا نہ چلایا یہ تو گیا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گنواروں کی طرح مسجع اور مقفیٰ بولتا ہے۔''

(٤٣٩٥) عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ. [راجع: ٤٣٩٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٩٦) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٣٩٣]

حدیث وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٣٩٧) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ:

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ النَّاسَ فِي مِلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ﷺ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ ﷺ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ: فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

[ابو داود: ٤٥٧٠؛ ابن ماجه: ٢٦٤٠]

سے پیٹ کے بچے کی دیت کے باب میں۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس میں ایک غلام کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لا جو تیرے ساتھ گواہی دے، پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے موافق بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ہر چند مغیرہ رضی اللہ عنہ صادق تھے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احتیاطاً اور ایک گواہی طلب کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْحُدُوْدِ
حدود کے مسائل

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا.
باب: چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان۔

(٤٣٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. [بخاری: ٦٧٨٩؛ ابوداود: ٤٣٨٣؛ ترمذی: ١٤٤٥؛ نسائی: ٤٩٣١، ٤٩٣٣، ٤٩٣٤، ٤٩٣٥، ٤٩٣٦؛ ابن ماجه: ٢٥٨٥]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ پاؤں چوتھائی دینار یا زیادہ کے مال میں کاٹتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: چور کا ہاتھ بالاجماع کاٹا جائے گا لیکن چوری کے نصاب میں علما کا اختلاف ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل، کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن بصری رحمہ اللہ اور خوارج سے اور جمہور علما کے نزدیک نصاب شرط ہے اب اختلاف ہے اس کی مقدار میں تو امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اس قدر مالیت کی اور کوئی چیز اور مالک اور احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک ربع دینار یا تین درہم اور ابن شبرمہ رحمہ اللہ اور ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے نزدیک پانچ درہم اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دس درہم اور صحیح شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مخالف ہیں حدیث صریح کے۔ (مختصراً)

(٤٣٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٤٣٩٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٠٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)). [بخاری: ٦٧٩٠؛ ابوداود: ٤٣٨٤؛ نسائی: ٤٩٣٠، ٤٩٣٢]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری میں۔“

○ ○ ○ ○

(٤٤٠١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ)). [نسائی: ٤٩٥٠، ٤٩٥١، ٤٩٥٤، ٤٩٥٥]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔“

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٤٠٢) عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

[نسائي: ٤٩٤٣، ٤٩٤٤، ٤٩٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٠٣) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٤٠٢]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ.

[بخاري: ٦٧٩٢]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، چور کا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں کٹا ڈھال سے کم قیمت میں حجفہ ہو یا ترس۔ یہ دونوں قیمت دار ہیں (حجفہ بتقدیم حائے مہملہ مفتوحہ پھر جیم مفتوحہ اور ترس دونوں ڈھال کو کہتے ہیں اسی طرح مجن اس کو کہتے ہیں جس سے آڑ کی جائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٤٠٥) عَنْ أَبِي أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ [بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ] الرُّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ.

[بخاري: ٦٧٩٢، ٦٧٩٤]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[بخاري: ٦٧٩٥؛ ابوداود: ٤٣٨٥؛ نسائي: ٤٩٢٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا سپر کی چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کی اور شافعی رحمہ اللہ نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس وقت میں تین درہم چوتھائی دینار کے ہوں گے۔

(٤٤٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ: قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ: ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[بخاري: ٦٧٩٧؛ ابوداود: ٤٣٨٥؛ ترمذي: ١٤٤٦؛ نسائي: ٤٩٢٤، ٤٩٢٥]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ بعض نے "قیمته" کی جگہ "ثمنه" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر چراتا ہے انڈے کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)) .

چراتا ہے رسی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا۔"

[نسائی: ٤٨٨٨؛ ابن ماجہ: ٢٥٨٣]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کاذب پر یا بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لے اور بعض نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جائے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

(٤٤٠٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُوْلُ: ((إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيْفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ .

باب: چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدود میں سفارش نہ کرنا۔

(٤٤١٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ رضی اللہ عنہ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ (رضی اللہ عنہا) بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ: ((إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ)). [بخاری: ٣٤٧٥، ٣٧٣٢، ٦٧٨٧، ٦٧٨٨؛ ابو داود: ٤٣٧٣؛ ترمذی: ١٤٣٠؛ نسائی: ٤٩١٤؛ ابن ماجہ: ٢٥٤٧]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریف تھی) انہوں نے کہا: کون کہہ سکتا ہے اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ سے؟ لوگوں نے کہا: اتنی جرأت تو کسی میں نہیں البتہ اسامہ رضی اللہ عنہ جو جناب رسول اللہ ﷺ کا چہیتا ہے وہ کہے تو کہے (کیونکہ اسامہ، زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اور زید رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لے پالک بیٹے تھے) آخر اسامہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اسامہ! تو سفارش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حد میں۔" (جب امام تک حد کا مقدمہ پہنچ جائے تو سفارش کرنا درست نہیں، البتہ اس سے قبل بعض کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مجرم شریر نہ ہو) پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا: "اے لوگو! تم سے پہلے لوگ انہی کرتوتوں سے تباہ ہوئے جب کوئی اچھا شریف آدمی ان میں کا چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی ناتواں (بے وسیلہ) ایسا کرتا تو اس پر حد قائم کرتے، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) (محمد ﷺ) کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔"

فائدہ۔کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جائے وہ سب پر بلا لحاظ چلنا چاہیے ورنہ ملک برباد ہوگا حکومت تباہ ہو جائے گی افسوس ہے کہ مسلمان جو سب سے زیادہ ایک زمانے میں قانون کے خصوصاً قانون الٰہی کے پابند تھے اب سب قوموں سے بڑھ کر بے قانون اور بے قاعدہ ہو رہے ہیں۔ان لوگوں میں نہ مذہبی قانون باقی رہا ہے نہ ملکی۔ہر شخص شتر بے مہار ہے اور بعض بے وقوف اس کو آزادی اور حریت خیال کرتے ہیں حالانکہ حریت یہی ہے کہ انسان قانون کا پابند ہو کہ اپنے اپنے منافع کے حاصل کرنے میں بلا خوف و خطر مشغول رہیں اور زبردست سب مطیع اور منقاد اور وابستہ قانون ہوں یہ حدیث (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) بھی عقلمندوں کے نزدیک حضور ﷺ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے۔ اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص للّٰہیت اور راست بازی ایسی ناتربیت یافتہ قوم میں جیسے اس زمانے میں عرب تھے بغیر رب کریم کی تعلیم اور امداد کے سمجھ میں نہیں آتی۔

(٤٤١١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوْا: مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ [لَهُ] اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَطَبَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ [تَعَالٰى] بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاِنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ (رضی اللہ عنہا) بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ يُوْنُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [بخاری: ٢٦٤٨، ٤٣٠٤، ٦٨٠٠؛ ابوداود: ٤٣٩٦؛ نسائی: ٤٩١٧، ٤٩١٨]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی، قریش کو فکر پیدا ہوئی اس عورت کی جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب مکہ فتح ہوا چوری کی۔ لوگوں نے کہا: کون کہے گا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے کہا: اتنی جرأت کون کر سکتا ہے آپ ﷺ کے سامنے سوا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے جو چہیتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا، آخر وہ عورت جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے سفارش کی آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصے سے) اور فرمایا: ”تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے۔“ اسامہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ میرے لئے دعا کیجئے معافی کی، جب شام ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان ہے۔ پھر فرمایا: ”بعد اس کے! تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتواں کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا)، (محمد ﷺ) کی بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔“ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (ہاتھ کاٹنے کے بعد) وہ چور عورت اچھی ہوگئی اور اس نے نکاح کر لیا وہ میرے پاس آتی میں اس کے مطلب کو جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دیتی۔

○ ○ ○ ○

(٤٤١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتِ امْرَاَةٌ مَّخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ [بْنَ زَيْدٍ] فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک عورت مخزومی اسباب مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنے کے لیے، اس کے لوگوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سفارش کی اسامہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہا پھر اسی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللَّيْثِ وَيُونُسَ . [ابوداود: ٤٣٧٤]

بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

فائدہ: یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ اسی جرم میں کٹا کیونکہ لے کر مکر جانا سرقہ نہیں ہے بلکہ خیانت ہے اکثر ائمہ کا بھی یہی قول ہے اور احمد رحمۃ اللہ اور اسحاق رحمۃ اللہ کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(٤٤١٣) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) فَقُطِعَتْ. [نسائي: ٤٩٠٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ حَدِّ الزِّنٰى .

باب: زنا کی حد کا بیان۔

(٤٤١٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)) . [ابوداود: ٤٤١٥، ٤٤١٦؛ ترمذي: ١٤٣٤؛ ابن ماجه: ٢٥٥٠]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے سیکھ لو، سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں) اللہ تعالیٰ نے عورتوں کیلئے ایک راہ نکالی جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کیلئے ملک سے باہر کر دو اور ثیب ثیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ نے کہا: بکر جب زنا کرے بکر سے یا ثیب سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہوگا اور ثیبہ کو رجم کریں گے اسی طرح ثیب اگر زنا کرے باکرہ سے تو ثیب کو رجم کریں گے اور باکرہ کو سو کوڑے لگائیں گے اور ایک برس کے لیے جلاوطن کریں گے اور بکر سے مراد مرد یا عورت ہے جس نے بنکاح صحیح جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علما نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگائیں گے اور ثیب کو رجم کریں گے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں البتہ خوارج اور بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رجم کا انکار کیا ہے اور ثیب کو پہلے کوڑے لگائیں گے پھر رجم کریں گے۔ اسحاق رحمۃ اللہ اور داؤد رحمۃ اللہ اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علما کے نزدیک صرف رجم کافی ہے اور بکر کو ایک سال کیلئے جلاوطن کریں گے مرد ہو یا عورت، امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور حسن رحمۃ اللہ کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک رحمۃ اللہ اور اوزاعی رحمۃ اللہ نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے۔ انتھی مختصراً۔

(٤٤١٥) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٤٠٦]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤١٦) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ: فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: ((خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سختی معلوم ہوتی۔ اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آجاتا۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی جب وحی موقوف ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیکھ لو مجھ سے، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راستہ کر دیا اگر ثیب ثیب سے زنا کرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ)). [راجع: ٤٤١٤]

اور بکر بکر سے تو ثیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے۔ اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کر دیں گے ایک سال تک۔''

(٤٤١٧) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا: ((الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ)) لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً [راجع: ٤٤١٤]

وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزِّنٰى.

باب: شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان۔

(٤٤١٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ [قَدْ] بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ آيَةَ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ. [بخاري: ٦٨٢٩، ٦٨٣٠؛ ابوداود: ٤٤١٨؛ ترمذي: ١٤٣٢؛ ابن ماجه: ٢٥٥٣]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا: اللہ جل شانہ نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی (اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا) لیکن اس کی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی ہے ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے بعد رجم کیا، میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے: ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا۔ پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا (یہ کہنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے) بیشک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمودار ہو یا خود اقرار کرے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل نمودار ہو تو اس کو زنا کی حد لگا دیں گے اور مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبر اجماع کرنا ثابت نہ ہو اور عورت پردیسی نہ ہو جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے یا مولیٰ سے ہے اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے نزدیک صرف حمل کے نمودار ہونے سے حد نہ پڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے۔

(٤٤١٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٤٤١٨]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالزِّنٰى.

باب: جو شخص زنا کا اعتراف کرلے اس کا بیان۔

(٤٤٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں اور پکارا آپ ﷺ کو، کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں نے زنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى ثَنّٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَبِكَ جُنُوْنٌ؟)) قَالَ لَا قَالَ: ((فَهَلْ اَحْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

[بخاري: ٦٨١٥، ٧١٦٧، ٦٨٢٥]

کیا آپ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے اقرار کیا جب چار بار اقرار کر چکا تو آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور پوچھا: ''تو دیوانہ تو نہیں ہے؟'' وہ بولا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو محصن ہے۔'' یعنی ثیب ہے (اس کے معنی اوپر گزر رے) وہ بولا: ہاں تب آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ''اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو۔'' (اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضروری نہیں) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس کو رجم کیا عیدگاہ میں (یا جنازگاہ میں) (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازہ کی نماز کے لیے جو میدان ہو اس کا حکم مسجد کا نہیں ہے) جب پتھروں کی تیزی اس کو معلوم ہوئی تو بھاگا، پھر ہم نے اس کو حرہ میں پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٢١) قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَاهُ اللَّيْثُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ اور احمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ زنا ثابت نہیں ہوتا جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جائے اور مسلمان کی جان سلامت رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی قوم والوں سے اس کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا: وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار صحیح نہیں اور اس پر حد واجب ہے اور اس پر اجماع ہے۔ (نووی رحمہ اللہ) نووی رحمہ اللہ نے کہا: شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جائے تو اس کو چھوڑ دیں گے ورنہ رجم کریں گے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا پیچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل وہ ہے جو ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا۔ انتھی مختصراً

(٤٤٢٢) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ.

[بخاري: ٥٢٧١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [بخاري: ٥٢٧٠، ٦٨١٤،

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

○ ○ ○ ○

۶۸۲۰؛ ابو داود: ۴۴۳۰؛ ترمذی: ۱۴۲۹؛ نسائی: ۱۹۵۵]

(۴۴۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ حِيْنَ جِيْءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَصِيْرٌ اَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَعَلَّكَ؟)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! اِنَّهٗ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ قَالَ: فَرَجَمَهٗ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ((اَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا [غَازِيْنَ] فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ يُّمَكِّنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمْ لَاُنَكِّلَنَّهٗ عَنْهُ)). [ابو داود: ۴۴۲۲]

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب وہ لائے گئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ایک شخص تھے ننگے ان پر چادر نہ تھی یعنی اس وقت ان کا بدن ننگا تھا انہوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تو نے (بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا؟)'' ماعز بولا: نہیں قسم اللہ کی اس نالائق نے زنا کیا۔ جب آپ ﷺ نے ان کو رجم کیا پھر فرمایا: ''جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ (یعنی جماع کرتا ہے) (دودھ سے مراد منی ہے) قسم اللہ کی! اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو سزا دوں گا۔'' (تاکہ دوسرں کو عبرت ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا مقصود حضور ﷺ کا یہ تھا کہ وہ اپنے اقرار سے پھر جائے اور اس کی جان بچ جائے۔ اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے امام اس کو اس طرح سے تعلیم دے اور اگر وہ پھر جائے تو اس سے مؤاخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد میں درست نہیں نہ پھرنا ان میں صحیح ہے۔

(۴۴۲۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَصِيْرٍ اَشْعَثَ ذِيْ عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَقَدْ زَنٰى فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ اَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيْبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ اِحْدٰهُنَّ الْكُثْبَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُمَكِّنِّيْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا)) اَوْ نَكَّلْتُهٗ قَالَ: فَحَدَّثْتُهٗ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: اِنَّهٗ رَدَّهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ. [ابو داؤد: ۴۴۲۳]

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ٹھگنا شخص گھٹیل مضبوط ازار باندھے ہوئے آیا اس نے زنا کیا تھا آپ ﷺ نے دو بار اس کی بات کو ٹالا پھر حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب ہم نکلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا میں اس کو ایسی سزا دوں گا جو نصیحت ہو دوسرں کے لیے۔'' راوی نے کہا: میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی، انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے چار بار اس کی بات کو ٹالا۔

(۴۴۲۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهٗ شَبَابَةُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَامِرٍ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا. [راجع: ۴۴۲۵]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٤٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِمَا عِزِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: ((اَحَقٌّ مَّا بَلَغَنِیْ عَنْكَ؟)) قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّیْ؟ قَالَ: ((بَلَغَنِیْ اَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ)) قَالَ: نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ اَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ.

[ابوداود: ٤٤٢٢؛ ترمذی: ١٤٢٧]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''جو خبر میں نے تیری سنی ہے وہ سچ ہے؟'' ماعز نے کہا: وہ کیا خبر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے جماع کیا فلاں لوگوں کی لونڈی سے۔'' ماعز نے کہا: ہاں سچ ہے پھر اس نے چار بار اقرار کیا۔ آپ ﷺ نے حکم کیا پتھروں سے مارا گیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٢٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهٗ: مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَاَقِمْهُ عَلَیَّ فَرَدَّهُ النَّبِیُّ ﷺ مِرَارًا قَالَ: ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهٗ فَقَالُوْا: مَا نَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا اِلَّا اَنَّهٗ اَصَابَ شَيْئًا يَرٰى اَنَّهٗ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُّقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّرْجُمَهٗ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ اِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ: فَمَا اَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهٗ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ: فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهٗ حَتّٰى اَتٰى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ يَعْنِی الْحِجَارَةَ حَتّٰى سَكَتَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا مِّنَ الْعَشِیِّ قَالَ: ((اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِیْ عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَیَّ اَنْ لَّا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ)) قَالَ: فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهٗ وَلَا سَبَّهٗ. [ابوداود: ٤٤٣١]

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص قبیلہ اسلم کا جس کا نام ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ تھا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھ سے گناہ ہوا ہے تو سزا دیجئے مجھ کو، جناب رسول اللہ ﷺ نے کئی بار اس کی بات کو ٹال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی قوم سے پوچھا اس کا حال (کہیں مجنون تو نہیں ہے) انہوں نے کہا: اس کو کوئی بیماری نہیں، مگر اس سے ایسا کام ہوگیا ہے وہ سمجھتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں سوا حد قائم کرنے کے۔ پھر وہ لوٹ کر آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اور آپ ﷺ نے حکم کیا ہم کو اس کے رجم کرنے کا۔ ہم اس کو لے کر چلے بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان ہے۔ یا اللہ! میرا دفن بقیع کو کردے) کی طرف، نہ ہم نے اس کو باندھا، نہ اس کے لیے گڑھا کھودا۔ ہم نے اس کو مارا ہڈیوں اور ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے وہ دوڑ کر بھاگا۔ ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ یہاں تک کہ حرہ میں آیا۔ وہاں نمودار ہوا تو ہم نے حرہ کے پتھروں سے مارا، ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر شام کو جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جب ہم چلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کو کوئی نہ کوئی ہمارے پیچھے رہ کر بکری کی آواز کرتا ہے۔ مجھ پر ضروری ہے جو کوئی شخص ایسا کرے میرے پاس لایا جائے تو میں اس کو سزا دوں۔'' پھر نہ آپ ﷺ نے دعا کی اس کے لیے، نہ اس کو برا کہا (دعا اس لیے نہیں کی کہ اور کوئی اس طمع سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس لیے نہیں کہا کہ اس کے گناہ کا تدارک ہوگیا اور اس کی توبہ قبول ہوگئی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: باندھنا تو کسی کے نزدیک ضروری نہیں۔ گڑھا کھودنے میں علما کا اختلاف ہے۔ مالک اور ابو حنیفہ اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک مرد یا عورت کسی کے لیے گڑھا نہ کھودنا چاہیے۔ اور قتادہ اور ابو ثور اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں کے لیے گڑھا کھودنا چاہیے۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جس کا رجم شہادت سے ہو اس کے لیے گڑھا کھودیں اور جس کا اقرار سے ہو۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اس کے لیے نہ کھودیں اور شافعیہ کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھودیں۔ لیکن عورت کے باب میں تین قول ہیں: ایک یہ کہ سینہ تک گڑھا مستحب ہے تاکہ اس کا ستر نہ کھلے۔ دوسرے نہ مستحب ہے نہ مکروہ بلکہ حاکم کی رائے پر ہے۔ تیسرے یہ کہ گواہی کی صورت میں مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں۔ تاکہ اس کو بھاگنے کا موقع ملے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٤٤٢٩) عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((فِيْ عِيَالِنَا)).

[راجع: ٤٤١٩]

وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی۔ پھر فرمایا: ”بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسے بکری۔“ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٣٠) عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٤٤٢٩]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٣١) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِيْمَ أُطَهِّرُكَ؟)) فَقَالَ: مِنَ الزِّنٰى فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبِهِ جُنُوْنٌ؟)) فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ: ((أَشَرِبَ خَمْرًا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَزَنَيْتَ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيْئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَآءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِيْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ: فَلَبِثُوْا

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ارے چل اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر۔“ تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا۔ پھر آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا۔ جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کا ہے سے پاک کروں تجھ کو؟“ ماعز رضی اللہ عنہ نے کہا: زنا سے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں سے) پوچھا: ”کیا اس کو جنون ہے؟“ معلوم ہوا جنون نہیں ہے۔ پھر فرمایا: ”کیا اس نے شراب پی ہے؟“ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کا منہ سونگھا تو شراب کی بو نہیں پائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”(ماعز رضی اللہ عنہ سے) کیا تو نے زنا کیا؟“ وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے حکم کیا وہ پتھروں سے مارا گیا۔ اب اس کے باب میں لوگ دو فریق ہو گئے۔ ایک تو یہ کہتا: ماعز رضی اللہ عنہ تباہ ہوا گناہ نے اس کو گھیر لیا۔ دوسرا یہ کہتا کہ ماعز رضی اللہ عنہ کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں رکھ دیا اور کہنے لگا: مجھ کو پتھروں سے مار ڈالیے، دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ)) قَالَ فَقَالُوْا: غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ)) قَالَ: ثُمَّ جَآءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ: ((وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ)) فَقَالَتْ: اَرَاكَ تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِيْ كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ؟)) قَالَتْ: اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ: ((اٰنْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ فَقَالَ لَهَا: ((حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ)) قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: ((اِذًا لَّا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَّيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِلَيَّ رِضَاعُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا.

[ابوداود: ٤٤٣٣]

نے سلام کیا۔ پھر بیٹھے فرمایا: ''دعا مانگو ماعز (رضی اللہ عنہ) کے لیے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ بخشے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماعز (رضی اللہ عنہ) نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں بانٹی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔'' بعد اس کے آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی غامد کی (جو ایک شاخ ہے) ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی: یارسول اللہ! پاک کر دیجئے مجھ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اری چل اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اس کی درگاہ میں۔'' عورت نے کہا: آپ ﷺ مجھ کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو لوٹایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟'' وہ بولی: میں پیٹ سے ہوں زنا سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو خود؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا ٹھہر۔ جب تک تو جنے۔'' (کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہوسکتا اور اس پر اجماع ہے اسی طرح کوڑے لگانا یہاں تک کہ وہ جنے) پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی۔ جب وہ جنی تو انصاری جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: غامدیہ جن چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے۔ اور اس کے بچے کو بے دودھ کے نہ چھوڑیں گے۔'' ایک شخص انصاری بولا: یارسول اللہ (ﷺ)! میں بچے کو دودھ پلوالوں گا تب آپ ﷺ نے اس کو رجم کیا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحۃً موجود ہے۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اس کی سزا ملی تو وہی کفارہ ہو گیا اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور قتل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خلاف ہے۔

سبحان اللہ! یہ غامدیہ عورت ہمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

(٤٤٣٢) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْاَسْلَمِيَّ رضی اللہ عنہ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ زَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَرَدَّهٗ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى قَوْمِهٖ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو پاک کریں۔ آپ ﷺ نے ان کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میں نے زنا کیا آپ ﷺ نے ان کو پھیر دیا بعد اس کے ان کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کرایا'' ان کی عقل میں کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا؟)) فَقَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. قَالَ: فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللّٰهِ! إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ: ((إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي)) قَالَ: فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ: هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ: ((اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ)) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ: ((مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ)).

ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ . [ابوداود: ٤٤٤٢]

فتور ہے اور تم نے کوئی بات دیکھی۔'' انہوں نے کہا: ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اور ان کی عقل اچھی ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں، پھر تیسری بار ماعز رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے ان کی قوم کے پاس پھر بھیجا اور یہی دریافت کرایا انہوں نے کہا: ان کو کوئی بیماری نہیں نہ ان کی عقل میں کچھ فتور ہے۔ جب چوتھی بار وہ آئے اور انہوں نے یہی کہا: میں نے زنا کیا ہے مجھ کو پاک کیجئے۔ حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعز رضی اللہ عنہ کو یہ شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو تو آپ نے ایک گڑھا ان کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ رجم کیے گئے۔ اس کے بعد غامد کی عورت آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ! میں نے زنا کیا مجھ کو پاک کیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھے کیوں لوٹاتے ہیں شاید آپ ﷺ ایسے پھرانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو پھرایا تھا قسم اللہ کی! میں تو حاملہ ہوں تو اب زنا میں کیا شک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اگر تو نہیں لوٹتی (اور توبہ کر کے پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جا جننے کے بعد آنا۔'' جب وہ جنی تو بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کو تو نے جنا جا اس کو دودھ پلا، جب اس کا دودھ چھٹے تو آ۔'' (شافعی اور احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جننے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست نہ ہو، ورنہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جنتے ہی رجم کریں گے) جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ اور عرض کرنے لگی: اے نبی اللہ تعالیٰ کے! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا۔ اور یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان کو دے دیا پرورش پرورش بچہ ایک مسلمان کو دے دیا پرورش کے لیے۔ پھر حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا، اس کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اس کے سنگسار کرنے کا۔ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر خالد رضی اللہ عنہ کے منہ پر گرا، خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو برا کہا، یہ برا کہنا جناب رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار اے خالد! (ایسا مت کہو) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس نے ایسی توبہ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے۔'' (حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا) پھر حکم کیا آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور وہ دفن کی گئی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی۔ اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے۔ اور ایک قول ہمارے مذہب کا اور مالک رحمہ اللہ کے مذہب کا یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہو جائے گی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب کے نزدیک حد ساقط ہو جائے گی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ساقط نہ ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے خود اس عورت پر نماز پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ زانیہ تھی اور اختلاف کیا ہے علما نے اس باب میں مالک رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑھیں مرجوم پر اور باقی لوگ پڑھ لیں۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سب لوگ پڑھیں اور زہری رحمہ اللہ کے نزدیک کوئی نہ پڑھے۔ اور قتادہ کے نزدیک ولد الزنا پر نماز نہ پڑھیں یہاں تک کہ فساق اور فجار اور اہل حدود وغیرہ پر بھی اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا تھا کہ مردوں سے بھی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ حضور ﷺ کی نماز کے طفیل سے اس زمانے کے اولیا اور صلحا سے بھی بڑھ کر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(٤٤٣٣) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَتْ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ: ((اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ بِهَا)) فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضي الله عنه: تُصَلِّيْ عَلَيْهَا؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَقَدْزَنَتْ قَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْقُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى)) . [ابوداود: ٤٤٤٠، ٤٤٤١؛ ترمذی: ١٤٣٥؛ نسائی: ١٩٥٦]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت جہینہ کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور وہ حاملہ تھی زنا سے اس نے کہا: اے نبی اللہ کے! میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ کو حد لگائیے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا: ''اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ جنے تو میرے پاس لے کر آ۔'' اس نے ایسا ہی کیا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے تاکہ ستر نہ کھلے (نووی رحمہ اللہ نے کہا: عورت کو بٹھا کر رجم کریں گے اور مرد کو کھڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مرد کو بھی بٹھائیں گے اور بعض نے کہا: امام کو اختیار ہے۔) پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے توبہ بھی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سب کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی کہ اس نے اپنی جان اللہ کے واسطے دے دی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: سبحان اللہ! ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اس کے درجے بلند کرے اور اپنی رحمت سے ہم گناہ گار روسیاہوں کی بھی مغفرت کرے جو کام اس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت میں اچھے اچھے بزرگ عالموں اور درویشوں سے بھی دشوار ہے جان دینا تو بہت بڑا کام ہے۔ ذرا سی بے عزتی یا دنیا کی تکلیف اور سختی بھی دین کے کام کے لیے گوارہ نہیں کرتے اور دنیا داروں کی خوشامد اور چاپلوسی میں ایسے غرق ہیں کہ دین کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٤٣٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٤٣٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ. وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْ)) فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)) قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَتْ.

[بخاري: ٢٣١٤، ٢٣١٥، ٢٦٩٥، ٢٦٩٦، ٢٧٢٤، ٤٧٢٥، ٦٦٣٣، ٦٦٣٤، ٦٨٢٧، ٦٨٣١، ٦٨٥٩، ٦٨٦٠، ٧١٩٣، ٧١٩٤، ٧٢٥٨، ٧٢٥٩، ٧٢٦٠، ٧٢٧٨، ٧٢٧٩، ٦٨٤٢، ٦٨٤٣؛ ابوداود: ٤٤٤٥؛ ترمذي: ١٤٣٣؛ نسائي: ٥٤٢٥، ٥٤٢٦؛ ابو داؤد: ٢٥٤٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص جنگلی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ ﷺ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجیے۔ دوسرا اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھ دار تھا بولا: بہت اچھا آپ ﷺ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیے۔ اور اذن دیجیے مجھ کو بات کرنے کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے گھر نوکر تھا اس نے زنا کیا اس کی بی بی سے مجھ سے لوگوں نے کہا: تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی پھر میں نے عالموں سے پوچھا انہوں نے کہا: تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنے چاہئیں اور ایک برس تک جلا وطن اور اس کی بی بی پر رجم ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق کروں گا لونڈی اور بکریاں تو پھیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک برس تک جلا وطن رہے اور اے انیس! (بن ضحاک اسلمی جو صحابی ہیں) صبح کو تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اس کو رجم کر۔'' وہ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا آپ ﷺ نے حکم دیا وہ رجم کی گئی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: انیس رضی اللہ عنہ کو اس لیے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کرے کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اس کو حد قذف لگوا سکتی ہے۔ مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہوگی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہوگی اور یہ تاویل ضروری کس لیے کہ زنا کی حد کے لیے انیس رضی اللہ عنہ کا بھیجنا ضروری نہ تھا بلکہ اگر زانی اقرار کرے تب بھی اس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا۔

(٤٤٣٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[راجع: ٤٤٣٦]

بَاب رَجْمِ الْيَهُودِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الزِّنٰى.

باب: ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان۔

(٤٤٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَ يَهُوْدَ فَقَالَ: ((مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى؟)) قَالُوْا: نُسَوِّدُ وُجُوْهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوْهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ: ((فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ)) فَجَاءُوْا بِهَا فَقَرَأُوْهَا حَتّٰى إِذَا مَرُّوْا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِيْ يَقْرَأُ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيْهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت آئی دونوں نے زنا کیا تھا جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے یہود کے پاس اور پوچھا: ''تورات میں زنا کی کیا سزا ہے؟'' انہوں نے کہا: ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں (اونٹ پر) ایک کا منہ ادھر اور ایک کا منہ ادھر (یعنی دونوں کی پیٹھ ملی رہتی ہے تاکہ لوگ دونوں کا منہ دیکھیں) پھر ان کو چکر لگواتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تورات لاؤ اگر تم سچ کہتے ہو۔'' وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (یہودیوں کے عالم جو مسلمان ہو گئے تھے) وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا: آپ ﷺ اس شخص سے کہیے اپنا ہاتھ اٹھائے اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ دونوں رجم کیے گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ان کو رجم کیا میں نے دیکھا مرد عورت کو بچاتا تھا پتھروں سے اپنی آڑ کر کے۔ یعنی پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محصن کیسے ہوگا اور کافروں پر فروع دین کا بھی حکم ہے اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے اور آپ ﷺ نے یہودیوں سے دریافت کیا ان کو الزام دینے کیلئے نہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی۔ (انتھٰی مختصراً)

(٤٤٣٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَمَ فِي الزِّنٰى يَهُوْدِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُوْدُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ. [ابوداود: ٤٤٤٦؛ ترمذی: ١٤٣٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے زنا میں دو یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی تو یہود جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(٤٤٣٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ. [بخاري: ١٣٢٩، ٤٥٥٦، ٧٣٣٢]

○ ○ ○ ○

(٤٤٤٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُوْدًا فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: ((هٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ: ((أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ؟)) قَالَ: لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِيْ بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِيْ أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيْفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيْفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا: تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيْمُهُ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَوَّلُ مَنْ أَحْيٰى أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوْهُ)) فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ﴾ يَقُوْلُ: ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيْمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوْهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوْا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ [٥/ المآئدة ٤٤] ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [٥/ المآئدة: ٤٥] ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [٥/ المآئدة: ٤٧] فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا.

[ابو داود: ٤٤٤٧، ٤٤٤٨؛ ابن ماجه: ٢٣٢٧، ٢٥٥٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک یہودی نکالا، کوئلے سے کالا کیا ہوا اور کوڑے کھایا ہوا آپ ﷺ نے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا: ”کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں؟“ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے عالموں میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا: ”میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی جس نے اتارا تورات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟“ وہ بولا: نہیں اور جو تم مجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں نہ کہتا ہماری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے لیکن ہم میں کے عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے آخر ہم نے کہا: سب جمع ہوں اور ایک سزا ٹھہرالیں جو شریف رذیل سب کو دیا کریں پھر ہم نے منہ کالا کرنا کوئلے سے اور کوڑے لگانا رجم کے بدلے مقرر کیا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ! میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں جب ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا۔“ (یعنی ختم کر ڈالا) پھر آپ ﷺ نے حکم کیا وہ یہودی رجم کیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ یہاں تک کہ فرمایا ﴿اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ﴾ یعنی یہود یہ کہتے ہیں محمد ﷺ کے پاس چلو اگر آپ ﷺ کالا منہ کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جو رجم کا فتویٰ دیں تو بچے رہو (یعنی نہ مانو) پھر اللہ نے یہ آیتیں اتاریں ”جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں، جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں، جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔“ یہ سب آیتیں کافروں کے حق میں اتریں۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٤٤١) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ: مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُولِ الْآيَةِ. [راجع: ٤٤٤١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٤٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتَهُ. [ابوداود: ٤٤٥٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے اسلم کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور غامدیہ ایک عورت کو جواز دمیں سے تھی۔

(٤٤٤٣) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَامْرَأَةٌ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٤٤) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ﷺ هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [بخاري: ٦٨١٣، ٦٨٤٠]

ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: سورۂ نور اترنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے کہا: یہ میں نہیں جانتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابواسحاق رحمہ اللہ نے یہ اس لیے پوچھا کہ سورۂ نور میں زنا کی حد سو کوڑے مذکور ہیں مگر مراد اس سے وہی زانی اور زانیہ ہیں جو محصن نہ ہوں ورنہ رجم کیے جائیں گے اور اس پر اجماع ہے علما کا جیسے اوپر گزرا۔

(٤٤٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)). [بخاري: ٢١٥٢، ٢٢٣٤، ٦٨٣٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرائے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے (گواہوں سے یا اقرار سے) تو اس کو حد کے کوڑے لگائے (اگرچہ اس کا نکاح ہو چکا ہو کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں ہے) اور نہ جھڑکے اس کو، پھر اگر وہ زنا کرائے تو پھر حد کے کوڑے لگائے اور نہ جھڑکے اس کو، پھر اگر تیسری بار زنا کرائے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت آئے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی، غلام کو حد لگا سکتا ہے۔ شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حاکم کا کام ہے اور تیسری بار کے زنا میں بھی حد لگانا چاہیے اگر کئی بار زنا کیا لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لیے ایک ہی کافی ہے اور بیچنے کا حکم استحبابًا ہے جمہور کے نزدیک اور داود رحمہ اللہ اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے۔ (انتہی مختصرا)

(٤٤٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ((ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ)).
[ابوداود: ٤٤٧٠، ٤٤٧١]

○ ○ ○ ○

(٤٤٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ؟ قَالَ: ((إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا لونڈی جو محصنہ نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت کی آئے۔'' ابن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ. [بخاری: ٢١٥٣، ٢١٥٤، ٢٢٣٢، ٢٢٣٣، ٦٨٣٧، ٦٨٣٨، ٢٥٥٥، ٢٥٥٦؛ ابوداود: ٤٤٦٩؛ ترمذی: ١٤٣٣؛ ابن ماجه: ٢٥٦٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.
[راجع: ٤٤٤٨]

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النُّفَسَاءِ.

باب: نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان۔

(٤٤٥٠) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَحْسَنْتَ)). [ترمذی: ١٤٤١]

ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا: اے لوگو! اپنی لونڈی، غلاموں کو حد لگاؤ۔ خواہ محصن ہوں یا نہ ہوں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا۔ دیکھا تو وہ ابھی جنی تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اچھا کیا۔'' (جو ابھی کوڑے لگانا موقوف رکھا)۔

(٤٤٥١) عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ:

وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ''میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں جب تک وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ: ((اتْرُكْهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ)).

اچھی ہو۔" (یعنی نفاس سے صاف ہو یہی حکم ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہ ہو)

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ.

باب: شراب کی حد کا بیان۔

(٤٤٥٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ . قَالَ: وَفَعَلَهُ اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ ﷺ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ﷺ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ ﷺ. [بخاری: ٦٧٧٣، ترمذی: ١٤٤٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو چھڑیوں سے چالیس مار ماریں اور ایسا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: سب حدوں میں ہلکی اسی کوڑے ہیں (یعنی حد قذف جو قرآن میں وارد ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا (شرابی کے لیے)

(٤٤٥٣) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٥٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ ﷺ اَرْبَعِيْنَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ ﷺ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيْفِ وَالْقُرٰى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِيْ جَلْدِ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ﷺ: اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ قَالَ: فَجَلَدَ عُمَرُ ﷺ ثَمَانِيْنَ. [بخاری: ٦٧٧٣، ٦٧٧٦، ٤٤٧٩؛ ابن ماجه: ٢٥٧٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے میں مارا شاخوں اور جوتوں سے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہو گئے چراگاہوں سے اور گاؤں سے تو انہوں نے کہا: تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد میں؟ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کو سب سے ہلکی حد کے برابر رکھیے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٥٥) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٤٤٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٥٦) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ: الرِّيْفَ وَالْقُرٰى. [راجع: ٤٤٥٤]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں چالیس مار مارتے تھے ٹہنیوں سے اور جوتوں سے، اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٥٧) عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ سَاسَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ اُتِيَ

حصین بن منذر سے روایت ہے، میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ولید بن عقبہ کو لے کر آئے انہوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِالْوَلِيْدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: اَزِيْدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ: اَحَدُهُمَا حُمْرَانُ اَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ اٰخَرُ اَنَّهُ رَاٰهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ اَنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ: يَا عَلِيُّ رضی اللہ عنہ! قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ: قُمْ يَاحَسَنُ! فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا فَكَاَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ! قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ: اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعِيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَرْبَعِيْنَ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ: وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيْثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ اَحْفَظْهُ . [ابو داود: ٤٤٨٠، ٤٤٨١؛ ابن ماجه: ٢٥٧١]

تھیں پھر کہا: میں زیادہ کرتا ہوں تمہارے لیے تو دو آدمیوں نے ولید پر گواہی دی۔ ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب پی ہے۔ دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے قے کر رہا تھا شراب کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو قے کا ہے کو کرتا شراب کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا: اٹھو اس کو حد لگاؤ (یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عزت اور عظمت بڑھانے کیلئے حکم دیا اور امام کو یہ امر جائز ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حسن! اٹھ اور اس کو کوڑے لگا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: عثمان خلافت کا سرد لے چکے ہیں تو گرم بھی انہیں پر رکھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات پر غصہ ہوئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر اور کہا: اے عبداللہ بن جعفر! اٹھ اور کوڑے لگا ولید کو وہ اٹھے اور ولید کو کوڑے لگائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے جب چالیس کوڑے لگائے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بس ٹھہر جا پھر کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لگائے اور سب سنت ہیں اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ پس شراب کی قے پر گواہی دینا گویا شراب پینے پر گواہی دینا ہے تو دو گواہ شراب پینے کے ہو گئے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس میں دلیل ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کہ جو شخص قے کرے شراب کی اس کو حد ماری جائے گی اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ صرف قے سے حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے نادانستہ پیا ہو یا زبردستی سے پیا ہو اور دلیل امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کیلئے۔ یعنی خلافت کے مزے انہوں نے لوٹے اب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی انہی کو کرنے دو یہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلاح اور مشورہ کے طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ کوڑے تو ہم لگائیں اور لوگوں سے دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھائیں۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے احکام کی عزت کرتے تھے اور ان کے حکم اور قول کو سنت جانتے تھے اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور رد ہو گیا شیعہ کا جو اس کے برخلاف سمجھتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلفائے راشدین کا فعل اور قول دین کی باتوں میں سنت ہے گو ہم کو اس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسری حدیث میں صاف وارد ہے "میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے راشدین کی سنت پر۔" اور مسلم کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوڑے لگائے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مشہور مذہب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہیں اور انہوں نے کہا کہ شراب تھوڑی پی جائے یا بہت اس میں اسی کوڑے ہیں اور ان سے منقول ہے نجاشی کو اسی کوڑے لگانا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شراب میں اسی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتوں سے بخاری کی روایت کو ترجیح ہوتی ہے اور یہ اختلاف اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ اس کوڑے کے دو سرے ہوں گے تو چالیس کے اسی ہو گئے اور احتمال ہے کہ (هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ) جو حدیث میں ہے اس سے مراد اسی کوڑے ہوں گے مگر اس صورت میں چالیس کے بعد تھم جانے کا کیوں حکم دیتے واللہ اعلم انتہٰی مع زیادۃ۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کہ مسلمانوں نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(❁❁ گزشتہ سے پیوستہ) اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پیئے یا بہت اور اجماع کیا ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کریں گے اگرچہ بار بار پیتا جائے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ایک طائفہ شاذہ سے نقل کیا ہے کہ چار بار کوڑے لگائیں گے پھر پانچویں بار میں مار ڈالیں گے بوجہ اس حدیث کے جس میں ((فاقتلوہ)) کا لفظ ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے کہ ناسخ اس کی وہ حدیث ہے جو اوپر گزری ((لَایَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ)) اخیر تک اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اس کے اختلاف پر اجماع ہونا اور اختلاف کیا ہے علما نے خمر کی حد کتنے کوڑے ہیں تو شافعی اور ابوثور اور داؤد رحمہم اللہ اور اہل ظاہر کے نزدیک چالیس کوڑے ہیں اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک اسی کوڑے ہیں اور اجماع کیا ہے علما نے کہ یہ چالیس یا اسی بار خواہ کوڑے سے ماریں خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے اور بعض نے سوا کوڑے کے اور چیزوں سے جائز نہیں رکھا اور یہ غلط فاحش ہے کیونکہ خلاف ہے احادیث صحیحہ کے۔ انتھی مختصراً

(٤٤٥٨) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاكُنْتُ اُقِيْمُ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ فِيْهِ فَاَجِدُ مِنْهُ فِيْ نَفْسِيْ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِاَنَّهُ اِنْ مَّاتَ وَدَيْتُهُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ . [بخاري: ٦٧٧٨؛ ابوداود: ٤٤٨٦؛ ابن ماجه: ٢٥٦٩]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اگر کسی پر حد قائم کروں تو وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا مگر شراب کی حد میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضور ﷺ نے اس کو بیان نہیں فرمایا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی اس میں کوئی حد معین نہیں کی نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اجماع کیا ہے کہ جس پر شرع کی حد واجب ہو پھر امام یا اس کا جلاد اس کو حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے، نہ کفارہ، نہ امام پر، نہ جلاد پر، نہ بیت المال پر اور جو تعزیر سے مر جائے تو اس میں دیت اور کفارہ ہے لیکن دیت امام کی عاقلہ پر ہوگی نہ کفارہ خاص اس کے مال سے دیا جائے گا اور بعض کے نزدیک دیت بیت المال سے دی جائے گی اور کفارہ بھی بیت المال سے دیا جائے گا اور بعض کے نزدیک تعزیر میں بھی کوئی تاوان نہ ہوگا نہ امام پر نہ اس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر۔ انتھی۔

(٤٤٥٩) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ قَدْرِ اَسْوَاطِ التَّعْزِيْرِ.

باب: تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے۔

(٤٤٦٠) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ)) . [بخاري: ٦٨٤٨، ٦٨٤٩، ٦٨٥٠؛ ابوداود: ٤٤٩١، ٤٤٩٢؛ ترمذي: ١٤٦٣؛ ابن ماجه: ٢٦٠١]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ فرماتے: ”کوئی نہ مارا جائے دس کوڑوں سے زیادہ مگر کسی حد میں اللہ کی حدوں میں سے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام احمد رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور جمہور علما کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ان کی کوئی حد نہیں یہاں تک کہ امام مناسب سمجھے اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہوں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک آزاد کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور صحیح امام احمد رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔

بَابُ الْحُدُوْدِ كَفَّارَاتٌ لِّاَهْلِهَا.

باب: حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے۔

(٤٤٦١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ مَجْلِسٍ فَقَالَ:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ)). [بخاری:۱۸، ۳۸۹۳، ۳۹۹۹، ٤٨٩٤، ٦٧٨٤، ٦٨٠١، ٧٢١٣، ٧٤٦٨؛ ترمذی: ۱٤۳۹؛ نسائی: ٤١٧٢، ٤١٧٣، ٤١٨٩، ٤٢٢١، ٥٠١٧]

کا شریک کسی کو نہیں کرنے کے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہیں کریں گے پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہو گا اور جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنی حد لگے گی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپا لے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کر دے چاہے عذاب کر لے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: جو ان میں سے کر بیٹھے مراد اس سے وہ گناہ ہیں جو سوا شرک کے مذکور ہوئے کیونکہ شرک کی بخشش نہیں نہ اس کا کچھ کفارہ ہے۔

(٤٤٦٢) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَلَا عَلَيْنَا اٰيَةَ النِّسَآءِ: ﴿اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا﴾ الْاٰيَةَ. [راجع: ٤٤٦١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی یہ آیت پڑھی: ﴿اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا﴾ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٦٣) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا: ((فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ)). [ابن ماجه: ٢٦٠٣]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی، جیسی عورتوں سے لی ان باتوں پر، ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں گے کسی کو، نہ چوری کریں گے، نہ زنا کریں گے، نہ اپنی اولاد کو ماریں گے، نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا جادو کریں گے) پھر ”جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ ڈھانپ دے اس کے گناہ کو (تو قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے۔“

(٤٤٦٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، انہوں نے کہا: ہم نے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شرطوں پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، نہ زنا کریں گے نہ چوری، نہ خون ناحق جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ نافرمانی کریں گے (اللہ کی، اس میں سب گناہ آ گئے) اگر ہم ایسا کریں تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: كَانَ قَضَاءُهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ہمارے لیے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے (چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے)۔

[بخاري: ٣٨٩٣، ٦٨٧٣]

○ ○ ○ ○

بَابُ جَرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ أَيْ هَدَرٌ.

باب: جانور کسی کو مارے یا کان یا کنوئیں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی۔

(٤٤٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنی اس کا تاوان کسی پر نہ ہوگا) اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔“

[بخاري: ٦٩١٢؛ ترمذي: ١٣٧٧]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: جانور اگر نقصان کرے دن کو یا رات کو لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کے ساتھ نہ ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا لیکن اگر جانور کے ساتھ ہانکنے والا ہو یا کھینچنے والا یا سوار اور وہ ہاتھ یا پاؤں سے کچھ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد رحمہ اللہ اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تاوان نہ ہوگا مگر جس صورت میں مالک خود جانوروں کو بھڑکائے (جیسے کتے کو کسی پر اکسائے) اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مالک پر تاوان ہے اور شافعیہ نے بھی کہا ہے کہ جس جانور کی نقصان رسانی مشہور ہو جائے اس میں تاوان ہوگا کیونکہ مالک پر اس کا باندھنا ضروری تھا اور رات کو نقصان پہنچائے تو امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک تاوان ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے ورنہ نہ ہوگا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تاوان نہیں خواہ رات کو خواہ دن کو اور جمہور کے نزدیک دن میں چر جانے کا ضمان نہیں۔ اور لیث اور سحنون کے نزدیک ضمان ہے اور کان کو جو فرمایا: ”لغو ہے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اپنی ملکی زمین میں کان کھودے یا بنجر زمین میں پھر کوئی راہ چلنے والا اس میں گر کر مر جائے یا مزدوری کرنے میں وہاں ہلاک ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ملکی یا بنجر زمین میں کنواں کھودے اور اس میں گر کر ہلاک ہو۔ یا کنواں کھودنے والا مزدور ہلاک ہو تو اس میں تاوان نہیں ہے۔ البتہ اگر راہ میں کنواں کھودے یا غیر کے ملک میں بغیر اس کی اجازت کے اور اس سے کوئی ہلاک ہو تو تاوان ہوگا اور یہ جو فرمایا: ”رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔“ تو رکاز کہتے ہیں جاہلیت کے زمانے کے خزانے کو ہمارا اور اہل حجاز کا یہی مذہب ہے اور جمہور علما کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اہل عراق نے کہا کہ رکاز سے مراد کان ہے اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیونکہ رکاز کو کان سے علیحدہ بیان کیا۔

(٤٤٦٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

[ابوداود: ٣٠٨٥، ٤٥٩٣؛ ترمذي: ١٣٧٧؛ نسائي: ٢٤٩٤، ٢٤٩٦؛ ابن ماجه: ٢٥٠٩، ٢٦٧٣، ٢٤٩٦]

○ ○ ○ ○

(٤٤٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٢٤٩٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْبِئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کنوئیں کا زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جَرْحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٤٦٩) عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[راجع: ٦٩١٣]

اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ
احکام اور فیصلوں کے مسائل

بَابُ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

باب: مدعیٰ علیہ پر قسم ہوتی ہے۔

(٤٤٧٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ)). [بخاري: ٤٥٥٢، ٢٥١٤، ٢٦٦٨؛ ابوداود: ٣٦١٩؛ ترمذي: ١٣٤٢؛ نسائي: ٥٤٤٠؛ ابن ماجه: ٢٣٢١]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو دلا دیا جائے جو دعویٰ کریں تو بعض دوسروں کی جان اور مال لے لیں گے۔ لیکن مدعیٰ علیہ کو قسم کھانا چاہیے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٤٧١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٤٤٧٠]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا قسم کا مدعیٰ علیہ کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے جس سے ہزاروں جھگڑوں کا فیصلہ کرنا معلوم ہو گیا جب کوئی دعویٰ کرے اور مدعیٰ علیہ منکر ہو تو مدعی سے گواہ مانگیں گے اگر وہ گواہ نہ لا سکے تو مدعیٰ علیہ سے قسم لیں گے پھر اگر وہ قسم کھائے تو دعویٰ پاک ہوا اور جو قسم نہ کھائے تو دعویٰ ثابت ہو گیا۔ اور اس حدیث سے شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے گی خواہ مدعی سے تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو۔ اور امام مالک رحمہ اللہ اور فقہائے سبعہ مدینہ کا یہ قول ہے کہ مدعیٰ علیہ سے اس وقت قسم لیں گے جب اس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کاروبار یا تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیوں سے بار بار قسم لے گا۔ مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہیں ہے (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ وَالشَّاهِدِ.

باب: ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔

(٤٤٧٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ. [ابوداود: ٣٦٠٨، ٣٦٠٩؛ ابن ماجه: ٢٣٧٠]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: جمہور علما جیسے مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی اس سے قسم لے کر اس کے موافق فیصلہ کر دے اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور لیث رحمہم اللہ کے نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم سے دعویٰ ثابت نہ ہوگا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(﴿ گزشتہ سے پیوستہ) لیکن ان کا قول مخالف ہے اس حدیث کے اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علی اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے اور اس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا پس امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ.

باب: حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا۔

(٤٤٧٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ)). [بخاري: ٢٤٥٨، ٦٩٦٧، ٧١٦٩، ٧١٨١، ٧١٨٥؛ ابو داود: ٣٥٨٣؛ ترمذی: ١٣٣٩؛ نسائی: ٥٤١٦، ٥٤٣٧؛ ابن ماجه: ٢٣١٧]

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اس کے موافق حکم دیتا ہوں پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلاؤں (اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو) تو اس کو نہ لے۔ کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا اسے دلا رہا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

(٤٤٧٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٤٤٧٣]

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٧٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا)). [راجع: ٤٤٧٣]

حضرت ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا: ”میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لے یا چھوڑ دے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ جو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں آدمی ہوں۔“ اس سے یہ غرض ہے کہ آپ ﷺ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ ﷺ غیب کو نہیں جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں جو امر اوروں سے ہوتا ہے وہ آپ ﷺ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور آپ ﷺ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور چھپی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو آپ ﷺ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر مقدمہ میں آپ ﷺ کو اصلی امر بتلا دیتا۔ مگر منظور یہ تھا کہ آپ ﷺ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ ﷺ کی پیروی کرے اور جن لوگوں نے آپ ﷺ کے اجتہاد میں خطا جائز رکھی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہوا گرچہ واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے۔ اور اس حدیث سے جمہور علما جیسے مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ﴿)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور کوئی حرام حاکم کے فیصلہ سے حلال نہیں ہوتا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا۔ اور یہ مخالف ہے حدیث صحیح اور اجماع کے (انتهى مختصراً)

(٤٤٧٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ. [راجع: ٤٤٧٣]

اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کی پکار سنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ قَضِيَّةِ هِنْدٍ .

باب: ہند رضی اللہ عنہا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بی بی کا فیصلہ۔

(٤٤٧٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِيْ سُفْيَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ لَا يُعْطِيْنِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَيَكْفِيْ بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَّالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذِيْ مِنْ مَّالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ)).

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہند بیٹی عتبہ کی ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بی بی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ابوسفیان بخیل ہے مجھ کو اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو۔ مگر میں اس کے مال میں سے لے لیتی ہوں اور اس کو خبر نہیں ہوتی تو کیا اس کا گناہ ہو گا مجھ پر؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے مال میں سے لے لے دستور کے موافق جتنا تجھ کو اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دے یا یہ اس کو خبر کر کے نہ لے سکے تو اس کے مال میں سے بغیر اجازت کے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو نا جائز رکھا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سننا بضرورت فیصلہ یا حکم یا اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا نکلنا گھر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہے جب یہ معلوم ہو کہ خاوند برا نہ مانے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قضا علی الغائب درست ہے اس میں علما کا اختلاف ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں اور شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما کے نزدیک حقوق الناس میں جائز ہے نہ کہ حقوق اللہ میں۔ انتهى مختصراً۔

(٤٤٧٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [نسائي: ٥٤٣٥؛ ابن ماجه: ٢٢٩٣]

ہشام سے اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٧٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ [مِنْ] أَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ)) ثُمَّ قَالَتْ: يَا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہند زوجہ ابوسفیان کی (جو عتبہ کی بیٹی تھی اور بڑی دشمن تھی حضور ﷺ کی اس کا باپ اور چچا جنگ بدر میں امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس عداوت سے اس نے احد کی جنگ میں جناب امیر کا کلیجہ چباڈالا پھر مسلمان ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی کہنے لگی: یا رسول اللہ! ساری زمین پر کوئی ڈیرہ کے لوگ ایسے نہ تھے، جن کو میں یہ چاہتی ہوتی کہ اللہ ان کو تباہ کرے، آپ ﷺ کے ڈیرے والوں سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَّالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ)). [ابو داود: ۳۵۳۳]

زیادہ۔ اور اب ساری زمین پر کوئی ڈیرے والے ایسے نہیں ہیں جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ ان کو عزت دے آپ ﷺ کے ڈیرے والوں سے زیادہ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا۔ اور اب سب سے زیادہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل مجھ کو محبوب ہے) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابھی اور زیادہ تجھ کو محبت ہوگی (جب اسلام کا نور تیرے دل میں سمائے گا) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔“ پھر ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ابو سفیان بخیل ہے تو کیا مجھے حرج ہوگا اگر میں اس کا روپیہ اس کے بال بچوں پر صرف کروں اس کی اجازت کے بغیر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے۔“ (یہ نہیں کہ اس کا مال لٹا دے اور بے جا خرچ کرے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٤٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ [وَاللّٰهِ!] مَاكَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ خِبَاءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَذِلُّوا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ خِبَاءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ [مِنْ] اَنْ يَعِزُّوا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ)) ثُمَّ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا: ((لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ آئیں اور کہنے لگیں: کہ اے اللہ کے رسول! مجھے سب سے زیادہ پسند یہ بات تھی کہ آپ کے گھر والوں کو ذلت ہو اور آج کے مجھے آپ کے گھر والوں کی عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کہ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور بھی زیادہ ہوگی۔“ پھر ہند نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ابو سفیان کنجوس آدمی ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہ نہیں مگر دستور کے موافق ہو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسَائِلِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ.

باب: بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت۔

(٤٤٨١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے، اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسی سب مل کر پکڑے رہو۔ (یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَفَرَّقُوْا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)).

قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ گفتگو سے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو۔ اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے۔" (یعنی بے فائدہ اٹھانے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی، آتش بازی میں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٤٨٢) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ: وَلَا تَفَرَّقُوْا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے غصہ ہوتا ہے اور پھوٹ کا بیان نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٨٣) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)). [بخاری: ١٤٧٧، ٢٤٠٨، ٥٩٧٥]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر نافرمانی ماؤں کی اور زندہ گاڑ دینا لڑکیوں کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں) اور برا جانتا ہے تین باتوں کو (گو اتنا گناہ نہیں جتنا پہلی تین باتوں میں ہے) بے فائدہ تکرار اور بہت پوچھنا اور مال کو برباد کرنا۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٤٨٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَقُلْ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ٤٤٨٣]

وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تمہارے اوپر۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٨٥) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيْلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)).

[راجع: ٤٤٨٣]

شعبی سے روایت ہے مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا: میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتوں کو ایک بے فائدہ گفتگو (فلاں ایسے تھے فلاں ایسے ہیں سلیم شاہ کی داڑھی بڑی تھی شیر کی چھوٹی) دوسرے مال کو تباہ کرنا (بیجا خرچ کرنا) تیسرے بہت پوچھنا۔"

(٤٤٨٦) عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ رضی اللہ عنہ إِلَى مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ

وراد سے روایت ہے، مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا سلام ہو تم پر بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ثَلَاثًا وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلٍ وَقَالٍ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ)). [راجع: ٤٤٨٣]

ہے تین باتوں سے، حرام کیا ہے باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیوں کو گاڑ دینا اور نہ دینا جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا چاہیے اور منع کیا ہے بے فائدہ تکرار سے اور بہت پوچھ پاچھ کرنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ.

باب: جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اس کا ثواب۔

(٤٤٨٧) عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)). [بخاري: ٧٣٥٢؛ ابوداود: ٣٥٧٤؛ ابن ماجه: ٢٣١٤]

ابو قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص کے، انہوں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: "جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر صحیح کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو سوچ کر حکم دے اور غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد وہ حاکم ہے جو عالم ہو، حکم کے لائق ہو اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں۔ اگر وہ حکم کرے تو گناہ گار ہوگا اگرچہ اس کا حکم اتفاقاً حق ہو جائے اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے یا ایک مصیب ہے اور باقی مخطی ہیں لیکن مخطی کو بھی ایک ثواب اور اجر ہے اس لیے کہ اس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں جتنے علمائے مجتہدین گزرے ہیں جیسے امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ کوفی، امام اجل احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام اسحاق بن راہویہ، امام بخاری، امام اشہب، امام سحنون، امام ابن المبارک، امام ابن شبرمہ، امام ابن ابی لیلیٰ، امام وکیع، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام مزنی، امام طحاوی، امام ابوثور، امام ابن منذر، امام لیث بن سعد، امام ابن تیمیہ، امام ابن جریر طبری امام شوکانی رحمہم اللہ ان سب لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اجر اور ثواب ہوا ہے گو ان سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ انہوں نے اللہ کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی یا بدگوئی سے باز رہنا چاہیے راضی ہو اللہ ان سب بزرگوں سے۔ آمین یا رب العلمین۔

(٤٤٨٨) عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٤٤٨٧]

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٤٨٩) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِالْعَزِيزِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا. [راجع: ٤٤٨٧]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانٌ.

باب: غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے۔

(٤٤٩٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ اَبِىْ وَكَتَبْتُ لَهٗ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِى سِجِسْتَانَ اَنْ لَّا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)).

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے روایت ہے، میرے باپ نے لکھوایا اور میں نے لکھا عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے سجستان کے۔ مت حکم کر دو آدمیوں میں جب تو غصے میں ہو کیوں کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصوں میں جب وہ غصہ میں ہو۔''

[بخاري: ٧١٥٨؛ ابوداؤد ٣٥٨٩؛ ترمذي: ١٣٣٤؛ نسائي: ٥٤٢١، ٥٤٣٦؛ ابن ماجه: ٢٣١٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اور یہی حکم ہے جب بھوکا ہو یا پیاسا شدت سے یا بہت پیٹ بھرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو۔ کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہوتا اور دل اور طرف متوجہ ہوتا ہے اس پر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا۔ کیونکہ حضور ﷺ نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت میں۔ انتہی۔

(٤٤٩١) عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[راجع: ٤٤٩٠]

○ ○ ○ ○

بَابُ نَقْضِ الْاَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ.

باب: غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا بیان جو دین میں نکالی جائیں۔

(٤٤٩٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ)). [بخاري: ٢٦٩٧؛ ابوداود: ٤٦٠٦؛ ابن ماجه: ١٤]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے) وہ رد ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی لغو ہے اور مردود ہے اس سے بچنا چاہیے اور اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مخترعات کو جو لوگوں نے دین میں داخل کی ہیں۔ اور دوسری حدیث میں اس سے بھی زیادہ صاف ہے۔

(٤٤٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)). [راجع: ٤٤٩٢]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فائدہ۔ یعنی وہ عمل لغو ہے اس میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتایا اور بندوں کو اس کے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتیوں کا سارا ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور ان کا گھر اجڑ گیا۔ کیونکہ اگر انہوں نے خود بعض کام نہیں نکالے تو کیا ہوتا ہے ان کے اگلوں نے نکالے ہیں۔ اور حدیث تو سب پر رد کرتی ہے۔

بَابُ بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُوْدِ .

باب: اچھے گواہوں کا بیان۔

(٤٤٩٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا)) .

[ابوداود: ٣٥٩٦؛ ترمذی: ٢٢٩٥، ٢٢٩٦، ٢٢٩٧؛ ابن ماجه: ٢٣٦٤]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم کو بتلاؤں بہتر گواہ کون ہے؟ جو اپنی گواہی ادا کرے پوچھنے سے پہلے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جب کسی کا حق ڈوبتا ہو یا خون تلف ہوتا ہو اور حق والے کو اس کی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلائے گواہی دینا چاہیے۔ اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی نہ چاہی جائے گی اور وہ گواہی دیں گے کیونکہ وہاں مراد وہ گواہی ہے جو بے ضرورت ہو یا جھوٹی ہو یا جو لائق نہ ہو گواہی دے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ .

باب: مجتہدوں کا اختلاف۔

(٤٤٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ: هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ اَنْتِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى)) قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ! اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَاكُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو عورتیں جارہی تھیں اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اتنے میں بھیڑیا آیا۔ اور ایک کا بچہ لے گیا، ایک نے دوسری سے کہا: تیرا بیٹا لے گیا آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں، انہوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا۔ (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہوگا یا ان کی شریعت میں ایسی صورت میں بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اس کے ہاتھ میں ہوگا)۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا: چھری لاؤ۔ ہم بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیں گے (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی ماں کا دریافت کرنا منظور تھا) چھوٹی نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے، مت کاٹ بچے کو وہ بڑی کا بیٹا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ بچہ چھوٹی کو دلایا۔“ (تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کے خلاف حکم دیا۔ اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے۔ اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں گو حکم توڑنا درست نہیں۔ مگر شاید حضرت داؤد علیہ السلام نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا۔ یا صرف بطور فتویٰ کے ہوگا) ابو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث میں میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا جو چھری کو کہتے ہیں ہم تو مدیہ کہا کرتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٤٩٦) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرْقَاءَ. [نسائي: ٥٤١٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ.

باب: حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرا دینا بہتر ہے۔

(٤٤٩٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ: فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا)). [بخاري: ٣٤٧٢]

ہمام بن منبہ سے روایت ہے، یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیں ہم سے جناب رسول اللہ ﷺ سے سن کر۔ پھر بیان کیں کئی حدیثیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی پھر جس نے زمین خریدی اس نے ایک گھڑا سونے کا بھرا ہوا اس میں پایا، جس نے خریدی تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے): تو اپنا سونا لے لے میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، جس نے زمین بیچی تھی، اس نے کہا: میں نے تیرے ہاتھ زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا۔ (تو سونا بھی تیرا ہے سبحان اللہ! بائع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایمان دار تھے) پھر دونوں نے فیصلہ چاہا ایک شخص سے، وہ بولا: تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے، دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا: اچھا اس کے لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو۔ اور اس سونے کو دونوں پر خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی دو۔'' (غرض صلح کرا دی اور یہ مستحب ہے تا کہ دونوں خوش رہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

بَابُ مَعْرِفَةِ الْعِفَاصِ وَالْوِكَاءِ وَحُكْمِ ضَالَّةِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ.

باب: گم شدہ چیز کا اعلان کرنا اور بھٹکی ہوئی بکری اور اونٹ کے حکم کا بیان۔

(٤٤٩٨) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا)) قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)) قَالَ يَحْيَى: أَحْسِبُ قَرَأْتُ: عِفَاصَهَا . [بخاري: ٩١، ٢٣٧٢، ٢٤٢٧، ٢٤٢٩، ٢٤٣٦، ٢٤٢٨، ٢٤٣٨، ٥٢٩٢، ٦١١٢؛ ابوداود: ١٧٠٤، ١٧٠٥، ١٧٠٧، ١٧٠٨؛ ترمذي: ١٣٧٢؛ ابن ماجه: ٢٥٠٤]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بتلا اس کی تھیلی اور اس کا ڈھکن ایک سال تک۔ پھر اگر اس کا مالک آئے تو دیدے نہیں تو تجھے اختیار ہے۔'' (چاہے تو اپنے صرف میں لا) پھر اس نے پوچھا: بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔'' پھر اس نے پوچھا: بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے تجھے کیا مطلب ہے اس کے ساتھ اس کی مشک ہے (پیٹ میں جس میں کئی دن کا پانی بھر لیتا ہے) اور اس کا جوتہ بھی اس کے پاس ہے۔ پانی پیتا ہے درخت کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لیتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: لقطہ یعنی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا واجب ہے یا مستحب ہے؟ اس میں علما کا اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے واجب نہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ جگہ ایسی ہو جہاں امن ہو تو اٹھا لینا مستحب ہے ورنہ واجب ہے تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اس کو بتلانا اور شناخت کرانا واجب ہے بالاتفاق اگر وہ حقیر شے نہ ہو اور یہ جب ہے کہ اٹھانے والے کی نیت اس کے مالک ہونے کی ہو۔ اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اس کے مالک پیدا ہونے تک تو شناخت واجب نہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی واجب ہے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو۔ اور حقیر شئے کو اتنے دنوں تک بتلانا کافی ہے کہ یقین ہو جائے کہ اب اس کا مالک نہ آئے گا۔ اور بتلانے کی صورت یہ ہے کہ جہاں وہ چیز ملے وہاں اور بازاروں اور مسجدوں اور مجمعوں میں پکارے کہ جس کی کوئی چیز کھوگئی ہو وہ میرے پاس آئے پھر اگر مدت کے اندر اس کا مالک آجائے اور اپنی شئے پہچان لے تو وہ شے اس کے حوالہ کی جائے گی اسی طرح اگر مدت کے بعد آئے مگر پانے والے سے اپنے ملک میں داخل کرنے سے پہلے گو اس میں زیادتی ہوگئی ہو۔ جیسے موٹا پا یا اولاد وغیرہ اور اگر کوئی شخص آئے اور اپنے دعویٰ کو ثابت نہ کرے اور پانے والا اگر تصدیق نہ کرے تو دینا درست نہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ سے پیوستہ) اور جو تصدیق کرے تو دینا درست ہے اور جب تک گواہ قائم نہ ہوں اس وقت تک پانے والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جائے گا یہ سب جب تک ہے کہ پانے والا اس کا مالک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر سال بھر تک بتلائے اور مالک نہ ملے تو پانے والے کو اختیار ہے۔ خواہ اس کو اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے یا اس کا مالک بن جائے امیر ہو یا غریب اور مالک بننے کی یہ شکل ہے کہ زبان سے کہے: میں اس کا مالک ہو گیا یا اس میں تصرف کرے یا صرف نیت ملک کی کر لی اب اس کے بعد اگر مالک آئے تو وہ اپنے شے مع زیادت کے لے لے گا۔ اور جو بعد مالک ہونے کے وہ شے پانے والے کے پاس تلف ہو جائے اس کا تاوان لازم ہوگا۔ اور داؤد رحمہ اللہ کے نزدیک لازم نہ ہوگا۔ اور بکری اور اونٹ میں آپ ﷺ نے فرق کیا۔ اس لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور اونٹ محتاج نہیں۔ پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک بتلائے بعد اس کو کاٹ کر کھا گیا۔ اب مالک آیا تو تاوان دینا ہوگا۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک تاوان نہ ہوگا۔ (انتھی مختصراً)

(٤٤٩٩) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْلِأَخِيْكَ أَوْلِلذِّئْبِ)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ۔ ثُمَّ قَالَ: ((مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)). [راجع: ٤٤٩٨]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لقطہ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال تک اس کو بتلا پھر پہچان رکھ اسکا ڈھکنا اور اس کی تھیلی (یہ دوسری پہچان ہے ایک سال بعد تاکہ اگر مالک آئے تو اس کو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اس کو اب اگر مالک آئے تو ادا کر دے اس کو۔'' ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔'' ایک شخص بولا: یارسول اللہ! بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ سے تجھے کیا کام؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے اور مشک ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ملے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٥٠٠) عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ وَقَالَ: قَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيْثِ: ((فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا)). [راجع: ٤٤٩٨]

یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٠١) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ: أَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِيْنُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ کا منہ اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ ﷺ غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ''ایک سال تک بتلا۔ پھر اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس امانت رہے گا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[راجع: ٤٤٩٨]

(٤٥٠٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ اَوِالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: ((اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَّمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَآءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ)) وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ؟ فَقَالَ: ((مَالَكَ وَلَهَا؟ دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآءَهَا وَسِقَاءَ هَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا)) وَسَاَلَهُ عَنِ الشَّاةِ؟ فَقَالَ: ((خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ)).

[راجع: ٤٤٩٨]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا سونا یا چاندی کے لقطہ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا بندھن اور اس کی تھیلی پہچان رکھ۔ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت رہے گا تیرے پاس (اور صرف کرنے سے پیچھے جب مالک آئے تو تاوان دینا ہوگا) پھر جب اس کا مالک کسی دن بھی آئے تو اس کو ادا کر۔'' اور پوچھا آپ ﷺ سے اونٹ کو جو بھولا بھٹکا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے تجھے کیا کام؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے مشکیزہ ہے، پانی پیتا ہے، درخت کے پتے کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا مالک پائے اس کو۔'' اور پوچھا آپ ﷺ سے بکری کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو لے لے کیونکہ وہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٥٠٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ؟ زَادَ رَبِيْعَةُ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ: ((فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَآءَ هَا فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ''جب اس کا مالک آئے تو پوچھ اس سے تھیلی کو (وہ کیسی ہے؟) اور گنتی کو (کتنے روپے ہیں؟) اور بندھن کو (وہ کیسا ہے؟) پھر اگر وہ بیان کرے تو دے دے اس کو ورنہ وہ تیرا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٠٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَّمْ تَعْتَرِفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَا ثُمَّ كُلْهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ)). [ابو داود: ١٧٠٦؛ ترمذی: ١٣٧٣؛ ابن ماجه: ٢٥٠٧]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لقطہ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال تک دریافت کر۔ پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تھیلہ اور بندھن یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کر کے) جب اس کا مالک آئے تو ادا کر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٠٥) عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: ((فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَاءَ هَا وَعَدَدَهَا)).

[راجع: ٤٥٠٤]

وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''اگر کوئی پہچانے تو دیدے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کا بندھن اور اس کا تسمہ اور اس کا تھیلہ اور اس کا شمار۔''

○ ○ ○ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(٤٥٠٦) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ غَازِيْنَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَا لِيْ: دَعْهُ فَقُلْتُ: لَا وَلٰكِنْ أُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَآءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ: فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِيْ أَنِّيْ حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ: إِنِّيْ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلًا)) قَالَ: فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلًا)) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلًا)) [فَعَرَّفْتُهَا] فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ: ((احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَآءَ هَا وَوِكَآءَ هَا فَإِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا)) فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لَا أَدْرِيْ بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ.

[بخاري: ٢٤٢٦، ٢٤٣٧؛ ابوداود: ١٧٠٢، ١٧٠٣؛ ترمذي: ١٣٧٤؛ ابن ماجه: ٢٥٠٦]

حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے، میں نے سوید بن غفلہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ جہاد کو نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا پایا، اس کو اٹھا لیا۔ زید اور سلمان نے کہا: پھینکو۔ میں نے کہا: نہیں پھینکتا۔ بلکہ میں اس کو دریافت کروں گا۔ پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھوں گا۔ وہ کہتے گئے پھینک۔ پر میں نے نہ مانا ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا۔ وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا۔ ان سے میں نے کوڑے کا حال بیان کیا اور جو زید اور سلمان کہتے تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے ایک تھیلی پائی سو اشرفیوں کی جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں، میں اس کو آپ ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سال بھر دریافت کر، اس کے مالک کو۔'' میں نے دریافت کیا۔ کوئی پہچاننے والا نہیں ملا، پھر میں آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال اور دریافت کر۔'' میں نے پوچھا: کوئی نہ ملا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی گنتی کر اور اس کی تھیلی اور ڈھکن دل میں جما لے پھر اگر اس کا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ میں لا۔'' میں نے اس کو خرچ کیا۔ راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے کیلئے فرمایا یا ایک سال کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٠٧) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيْهِمْ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہما فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ: فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ يَقُوْلُ: عَرِّفْهَا عَامًا وَاحِدًا. [راجع: ٤٥٠٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ شعبہ نے کہا: میں سلمہ سے ملا دس برس کے بعد تو وہ کہنے لگے: ایک سال تک بتلا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: جو بعض روایتوں میں تین سال تک دریافت کرنے کیلئے منقول ہے یہ راوی کی غلطی ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(گزشتہ سے پیوستہ) یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے۔ مگر علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے۔

(٤٥٠٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيْثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ اِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِيْ حَدِيْثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ((فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ)) وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ((وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيْلِ مَالِكَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا)). [راجع: ٤٥٠٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ .

باب: حاجیوں کی پڑی چیز کا بیان۔

(٤٥٠٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ .
[ابو داود: ١٧١٩]

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: واسطے ملک کے نہ واسطے حفاظت کے (نووی رحمہ اللہ)

(٤٥١٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَّالَمْ يُعَرِّفْهَا)).

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے گری ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرے۔“ (اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا پہنچانا اور بتلانا ضروری ہے)۔

بَابُ تَحْرِيْمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا .

باب: جانور کا دودھ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے۔

(٤٥١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). [بخاري: ٢٤٣٥؛ ابو داود: ٢٦٢٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے مگر اس کی اجازت سے، کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کوٹھڑی میں کوئی آئے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے؟ اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے خزانے ہیں کھانے کو۔ تو کوئی نہ دوہے کسی کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے۔“ (مگر جو مرتا ہو مارے بھوک کے وہ بقدر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضرورت کے دوسرے کا کھانا بلا اجازت کھا سکتا ہے لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی۔ اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک مردار کھا لے اور بعض کے نزدیک غیر کا کھانا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٥١٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَيُنْتَثَلَ)) إِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ)) كَرِوَايَةِ مَالِكٍ. [ابو داؤد:٢٣٠٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الضِّيَافَةِ وَنَحْوِهَا.

باب: مہمان داری کا بیان۔

(٤٥١٣) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)) قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ)) وَقَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)). [راجع: ١٧٥]

ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ خاطر داری کرے اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ۔“ لوگوں نے کہا: تکلف کب تک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تکلف ایک دن رات تک ہے۔“ (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ کھانا کھلائے اور مہمانی تین دن تک ہے یعنی دو دن معمولی کھانا کھلائے) پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے صدقہ ہے اور جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علمائے کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت ہے واجب نہیں ہے لیکن لیث رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گاؤں کے رہنے والوں پر (جہاں مسافر کو بازار میں کھانا نہیں ملتا) اور شہر والوں پر واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث ایسی عمدہ ہے کہ اس پر عمل سے انسان تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے۔ علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کیلئے ضروری ہے جیسے علم طب، بدنی صحت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے۔ تمام شر و راور بری باتیں اور آفتیں انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہیں۔ از ماست کہ بر ماست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزیں ہیں زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور شرمگاہ پھر جس نے ان تینوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا۔ وہ مراد کو پہنچ گیا اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ کوئی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور مطابقت شرع کے نہ کی جائے جب تک آدمی خاموش ہے تو بے فکر ہے جہاں کوئی بات کرنا چاہے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضروری ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی حال یا مال میں تو پیدا نہ ہوگی اگر غور سے یہ امر ثابت ہو تو مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس بات یا کام کی ضرورت ہو ورنہ بہر حال خاموشی اور سکون بہتر ہے۔ فقط۔

(٤٥١٤) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ

ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ضیافت تین دن تک ہے اور اس کا تکلف ایک دن رات تک چاہیے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: ((يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ)). [راجع: ١٧٥]

کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کس طرح اس کو گناہ میں ڈالے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو کھلانے کے لیے۔''

فائدہ: تو خواہ مخواہ وہ اس کی غیبت کرے گا کہ بڑا بے حیا آدمی ہے یا کہیں سے حرام مال لا کر کھلائے گا۔ ہر حال میں گناہ گار ہوگا۔ غرض تین روز سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود درخواست کرے یا یہ یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قباحت نہیں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٥١٥) عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِيْ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيْهِ: ((وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ)) بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ. [راجع: ١٧٥]

وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا، آنکھ نے دیکھا، دل نے یاد رکھا جب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥١٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ)). [بخاری: ٢٤٦١، ٦١٣٧؛ ابوداود: ٣٧٥٢؛ ترمذی: ١٥٨٩؛ ابن ماجه: ٣٦٧٦]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہم کو بھیجتے ہیں پھر ہم اترتے ہیں کسی قوم کے پاس، وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کر دیں جو مہمان کے لیے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا ان کو چاہیے لے لو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام احمد رحمہ اللہ اور لیث رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور جمہور نے تاویل کی ہے کہ یہ حدیث مضطر کے باب میں ہے جو بھوک کے مارے سرتا ہو۔ اس کی ضیافت واجب ہے اگر لوگ نہ کریں تو وہ اپنی حاجت کے موافق ان کے مال میں جبراً لے لے یا مراد یہ ہے کہ تم ان سے یہ حق وصول کرو زبان سے ان کی شکایت بیان کر کے یا یہ حدیث اوائل اسلام میں تھی مہمانداری جب واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہوگئی۔ حضور ﷺ نے صلح کی تھی کافروں سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری کریں مسلمانوں کی پر یہ دونوں تاویلیں ضعیف اور باطل ہیں کیونکہ نسخ کی کوئی دلیل چاہیے اور صلح اس شرط پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاتِ بِفُضُوْلِ الْمَالِ

باب: جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے۔

(٤٥١٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَآءَهُ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم سفر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ ﷺ کے پاس آیا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَّهٗ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ)) قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ.

[ابو داؤد: ١٦٦٣]

دائیں بائیں دیکھنے لگا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس فاضل سواری ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل توشہ ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے بہت سی قسم کے مال بیان کیے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جو اس کی حاجت سے فاضل ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استحباباً ہے نہ وجوباً کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق نہیں ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْاَزْوَادِ اِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيْهَا.

باب: جب توشے کم ہوں تو سب توشے ملا دینا مستحب ہے۔

(٤٥١٨) عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا اَنْ نَّنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا فَبَسَطْنَا لَهٗ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ: فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهٗ كَمْ هُوَ؟ فَحَزَرْتُهٗ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ: فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ مِنْ وَّضُوْءٍ؟)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ [لَهٗ] فِيْهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا فِيْ قَدَحٍ فَتَوَضَّاْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهٗ دَغْفَقَةً اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ: ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ [ذٰلِكَ] ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوْا: هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَرِغَ الْوَضُوْءُ)).

ایاس بن سلمہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے، وہ کہتے تھے ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ایک لڑائی میں، وہاں ہم کو تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) یہاں تک کہ ہم نے قصد کیا سواریوں کے کاٹنے کا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا اور ایک چمڑا بچھایا، اس پر سب لوگوں کے توشے اکٹھے ہوئے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں لمبا ہوا اس کے ناپنے کے لیے، تو ناپا اس کو وہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ (لشکر کے) چودہ سو تھے پھر ہم سب لوگوں نے کھایا خوب پیٹ بھر کر اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا۔ تب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو کا پانی ہے؟“ ایک شخص ڈول میں ذرا سا پانی لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک گھڑے میں ڈال دیا اور ہم سب لوگوں نے اسی پانی سے وضو کیا خوب بہاتے جاتے تھے، چودہ سو آدمیوں نے، بعد اس کے آٹھ آدمی اور آئے انہوں نے کہا: وضو کا پانی ہے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو ہو چکا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں دو معجزے ہیں حضور ﷺ کے، ایک تو کھانا بڑھ جانا، دوسرے پانی بڑھ جانا۔ مازری رحمہ اللہ نے کہا: یہ معجزہ اس طرح پر تھا کہ جو جزو غذا یا پانی کا صرف ہوتا اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوسرا اجزاء اور پیدا کر دیتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے۔ اور آپ ﷺ کے معجزے دو قسم کے ہیں: ایک تو قرآن مجید جو بتواتر ثابت ہے۔ دوسرے جیسے کھانا بڑھنا یا پانی بڑھنا اور مانند اسکے اور یہ لفظاً اگر متواتر نہیں ہیں پر معنًا متواتر ہیں جیسے حاتم کی سخاوت یا احنف بن قیس کا حلم اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سکوت ایسے معجزے بیان ہوتے وقت دلیل ہے اس کی صحت کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

Sahih Muslim

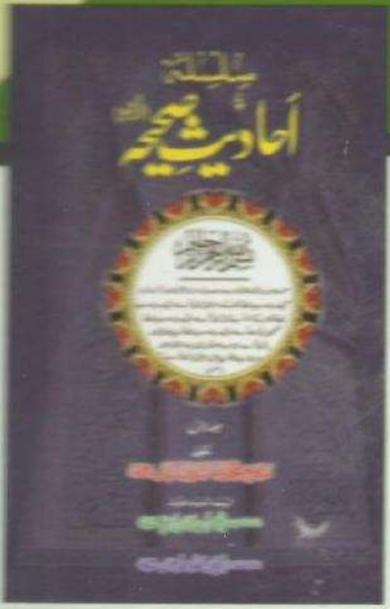

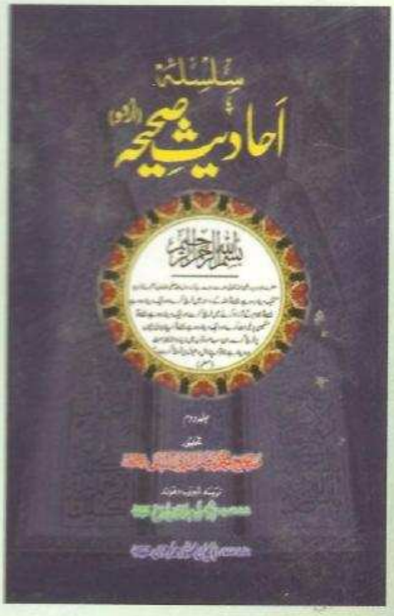

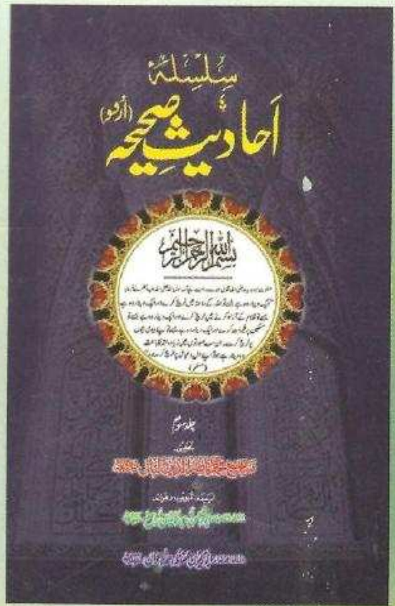

www.minhajusunat.com

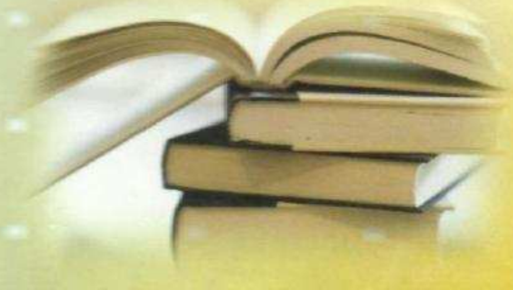

Al-Kitab International الکتاب انٹرنیشنل
Jamia Nagar, New Delhi-25
Ph.: 26986973 M. 9312508762